UNIVERSAL
LIBRARY

OU-234563

UNIVERSAL
LIBRARY

۱۱۱۲۷

تاریخ بغاوت ہند ۱۸۵۷ء

جسکا ترجمہ چند کتب معتبر تواریخ انگریزی سے پنڈت کنھیا لال صاحب مرحوم سابق مترجم
چیف کمشنری اور مہاراجہ گڑھ اٹیھی کے منصرم ریاست نے زبان اردو مین فرماکر

محاربۂ عظیم

۱۲۷۷ھ

تاریخی نام رکھا حقیقت مین اسم بامسمّی ہے کہ بڑا معرکہ تھا اور واقعات صحیحہ وسوانح معتبرہ
ابتدائے ۱۸۵۷ء سے اختتام ۱۸۵۸ء تک حتی الوسع معتبرہ تواریخ کے مقابلے سے لکھی

بمطبع منشی نولکشور واقع کانپور مین چھپی

1007 III

اعلان حق تالیف اس کتاب کا بحق مطبع اودھ اخبار محفوظ ہے۔

للہ جز
۶ ورق

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلۂ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیبل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب تواریخ شاہان و رئیسان وغیرہ کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانونکو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب حالات شاہان و رئیسان اردو

تاریخ ٹاڈ راجستان - بڑی عمدہ تاریخ مبسوط ہے مع نقشجات و تصویرات یہ کتاب دو جلد ہیز جسکو صاحب ذیشان مورخ کامل لفٹنٹ کرنیل جیمس ٹاڈ صاحب بہادر سابق پولیٹکل ایجنٹ حصۂ غربی ریاستہاے راجپوتانہ نے نہایت صحت حال کے ساتھ مدون فرمایا اور بعد ملاحظہ و منظوری شاہ جارج چہارم بادشاہ انگلستان کے سنہ ۱۸۲۹ع مقام لندن مین چھپی اسمین ہر مقام کی موجودہ حالت اور گذشتہ کیفیت اور وہان کے باشندگان کا حال بہت تفریح سے لکھا ہے اور مشہور مقامات و راجگان نامور ان کی بھی تصاویر ہیز چنانچہ مجمل توضیح ہر حال کی فہرست آغاز کتاب سے ظاہر ہے اور یہ دو جلد مین ہے ہر ایک جلد علیحدہ علیحدہ -

صولت افغانی - اسمین واقعات فرمانروایان ہندوستان اور تحقیق انساب افغانان کمال تشریح سے مع شجرہ ہاے خاندان قوم نامی افغانان کے لکھے ہین مولفہ حاجی محمد زردار خان جاگیردار راج کرولی

فتوحات ہند - خلاصہ تاریخ واقعات ہند مولفۂ منشی عنایت حسین -

تاریخ چین - ملک چین کے حالات ابتدا سے طوفان سے لغایت سنہ ۱۸۲۱ع خوب مفصل اسمین ہین اور سوا ے اسکے اور عجائبات اور غرائبات مذکور ہین تصنیف جناب جیمس کارن صاحب بہادر -

تذکرۃ الکاملین - ذکر مشاہیر حکما و علما کا مع اُنکی تصاویر کے مولفہ منشی رام چندر پروفیسر سررشتہ تعلیم ریاست پٹیالہ -

اقوام الہند - ہند کی اقوام مختلف کا بیان مولفۂ منشی کشوری لال -

عجائبات روزگار - بیان عجائبات اشیاء و مقامات مع تصاویر مولفہ ماسٹر رامچندر صاحب بہادر -

تاریخ طلسم ہند - جسمین احوال تمامی راجگان ہند

فہرست ابواب کتاب تاریخ بغاوت ہند ۱۸۵۷ء مسمی بحمار بہ عظیم

نام مقامات	صفحہ
ا	
انبالہ	۱۴۶
امرتسر	۲۲۰
آگرہ	۲۵۰
آرہ	۲۵۹
الہ آباد	۲۹۶
اڈگر	۳۱۵
اندور	۳۴۲
اعظم گڈھ	۳۴۶
اوریا	۳۵۹
بریلی	۳۶۰
اورنگ آباد	۳۶۸
ب	
بہاولپور	۱۷۶
بانسی	۲۸۶
بڑشہر	۳۲۹
بنارس	۳۴۶
پ	
پشاور	۲۰۹
پونا	۲۲۲

نام مقامات	صفحہ
ج	
جلیگوری	۲۲۳
جہیلم	۲۵۴
جونپور	۲۶۸
جھانسی	۲۷۸
جلندھر	۳۱۱
جبل پور	۳۵۲
ح	
حصار	۱۹۲
حیدرآباد	۳۵۰
حیدرآباد سندھ	۳۶۹
د	
دیباچہ	۱
دہلی	۵۵
دنیاپور	۲۱۵
دیوگڈھ	۲۲۵
ڈیسا	۲۲۸
ر	
روہتک	
روڑکی	۱۶۰

نام مقامات	صفحہ
روہنی	۱۹۰
راول پنڈی	۲۲۰
س	
سہارن پور	۲۳۴
سیال کوٹ	۲۶۹
سکردرہ اودھ	۲۸۴
ساگر	۳۰۱
سرسا	۳۳۱
سلطان پور	۳۶۲
ش	
شروع احوال غدر	۴۲
شکارپور	۲۱۳
شاہ جہان پور	۲۹۳
شملہ	۱۶۳
ف	
فیروزپور	۱۸۲
فتح گڑھ	۱۹۶
فیض آباد	۲۴۷
ک	
کانپور	۶۵
کالپی	۱۴۳
کراچی	۲۰۷
گ	

نام مقامات	صفحہ
گوالیار	۱۹۷
گوپی گنج	۳۳۳
ل	
لکھنؤ	۱۴۷
لاہور	۲۳۰
م	
میرٹھ	۴۳
منصوری کوہ	۱۶۵
مادھوپور	۱۶۷
ملتان	۱۸۷
مری کوہ	۲۱۷
مرادآباد	۲۲۳
مہدپور	۲۶۸
مئو	۳۱۳
منگیر	۳۴۶
مندراس	۳۶۸
[illegible]	۳۷۰
[illegible]	۱۷۸
[illegible]	۲۰۰
نصیرآباد	۲۵۵
[illegible]	۳۱۵
ناگور	۳۳۱
نصیرپور	۳۰۷
[illegible]	۳۳۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نامش زبان گفتم از بیخرد نیست ؛ وصفش بدہان گفتم از بیخرد نیست ؛ فی الجملہ چنانست کہ دانم گفتن
انصاف چنان گفتم از بیخرد نیست ؛ بعد حمد و نعت کے مدعا طرازی کہ حقیر پر تقصیر وزہ متمال
پنڈت **کنہیالال** کہ بدو شعور سے آج کے دن تک کہ حیات مستعار قریب چہل کے پہونچی
بدل و جان کار سرکار الکلیشہ مین مصروف و مشغول رہا تھا اب فلک کج رفتار و گردون دوار نے
ایسا چرخ مارا کہ روزگار سالہا سال ہاتھ سے جاتا رہا اس عرصہ بیکاری و ایام بے شغلی مین
کوئی صورت ایام گذاری کی نظر نہ آئی ایک روز یہ خیال دل نیاز منزل مین گذرا کہ کچھ حال
بلوۂ برمعاشان کج عقل جو سابق مین اخبارات وغیرہ سے استنباط کیا تھا درج صفحۂ قرطاس کرتا
کہ دوستان دوستی شعار و شایقان جزو اخبار کو ذریعہ شغل و دلبستگی ہم پہونچے یہ ارادہ روبرو ئے
احباب صادق الولا کے لباس ظہور مین بیان کر کے مقبول نظر آن صاحب نظرون کے ہوا
مگر اب ایک امر اور تنقیح طلب تھا اور وہ یہ کہ یہ دروس زیبا حلیہ فارسی سے مزیب ہو یا خلعت
اردو سے مخلع آخر ش صلاح دوستان دوستی شعار اسپر قرار پائی کہ زیور اردو اس پردہ نشین محلہ
خفا کے واسطے بہت شایستہ اور زیبا ہے لہذا بتبعیت ارشاد صداقت نہاد احباب صادق الاتحاد
اور بہ نظر اسکے کہ ہر ایک شائق بے تکلف اسکے مطالعہ سے بہرہ ور ہو اور کسی طرح کی دقت
فہم مین نہ آید نہ اس کتاب کو زبان روزمرہ اور صاف صاف مین تحریر کر کے نام اس کتاب کا
ہجاۂ بہ غیظیم رکھا گیا وجہ یہ کہ اس نام کے حروف سے تاریخ طبع ہونے کتاب کی ظاہر ہوتی ہے
اور لطف یہ کہ اگر ہمین لفظ ہند و ستانی زیادہ کیا جاوے تو شتاع یعنی سال شروع علامات فساد
اسمین سے نکلتے ہین اسواسطے یہ نام رکھا گیا اور جو کچھ اس کتاب مین درج ہے اسکا حال ترجمہ دیباچہ

مولف کتاب انگریزی سے واضح رائے اصحاب شوق ہوگا صرف اسقدر بیان تحریر کرنا کافی ہے کہ آخر کتاب میں جو مقدمہ تحریر ہوا ہے آئین مجمل اور یکجا حال ان تدابیر کا درج ہے جو واسطے انسداد فساد و بلوۂ عام کے منجانب سرکار گورنمنٹ دفعتاً ظہور میں آئی تھیں اور آئین حال جنگ دہلی بھی ثبت کیا گیا ہے دہیں نظر احوال جنگ مذکور حالات تمام مزبور بر قسطاس نہیں ہوا التماس خدمات عالی ناظرین کتاب ہذا ہیں یہ ہے کہ اجیاناً اگر سہو یا غلطی نظر سے گذرے تو فضل عفو اسپر ڈالیں اور اس حقیر ہیچ میرز کو بکلمات تسخیر یاد فرماویں الانسان مرکب من الخطا والنسیان

مولف کا ناظرین از مولف کتاب انگریزی

مولف ہیچ بیان کرتا ہے حالات مرقومہ ذیل کے دعوی تصنیف کا نہیں رکھتا بلکہ جو لکھا گیا ہے وہ اکثر چشمیات و اخبارات سے جو ممالک ہندوستان میں زمانہ مفسدہ میں ہوئے تھے استنباط کیا ہے اور علاوہ اسکے اکثر حالات دلچسپ ایسے بھی ہیں جو کبھی کسی اخبار سے ظاہر نہیں ہوئے تھے اس سے ثابت ہے کہ مولف کو محنت صرف فراہم کرنے اخبار کی اور تصحیح کرنے حالات مختلفہ کی ہوئی ہے چونکہ فراہم کرنے میں اقوال غلطی کا بھی واقع ہوسکتا ہے لہذا عرض پرداز ہے کہ اگرچہ مولف نے ایسی غلطی بھی حتی الامکان واقع نہیں ہونے دی ہے الا اگر شاذ و نادر واقع ہوئی ہو تو ناظرین کتاب ہذا سے امیدوار ہوں کہ معاف فرماوینگے ترتیب وقائع میں ان حالات کے مولف نے قید تاریخ کی بدیں خیال نہیں رکھی ہے کہ از شروع مفسدہ مقام میرٹھ اور دہلی کے تمام ملک شعلہ ور ہوگیا تھا اور اکثر فساد پانچ پانچ چھ چھ مقاموں میں ایک ہی تاریخ شروع ہوا پس فرض کرو کہ منجملہ ان مقامات کے دو کی اطلاع تو اسی وقت ہوئی اور دو کی خبر ایک ہفتہ یا دو ہفتے کے بعد سننے میں آئی اور باقی ماندہ دو جگہ کا حال صرف زبانی ہندوستانیوں کے ظاہر ہوا جنکے اظہارات پر چندان اعتبار نہیں ہوسکتا پس تاریخ وار حالات کیونکر درج ہوسکتا تھا اسی لحاظ سے مولف نے قید تاریخ کی نہ رکھکر وقائع وار اول سے آخر تک جستہ جستہ بہم پہونچا تمام و کمال درج صفحات ذیل کیا ہر چند اس تالیف میں باحتیاط کم بہم پہونچے حالات واقعی کے احتمال و گرگون ہوسکتا ہے مگر مولف کو یقین ہے کہ بیشتر اس محنت کا نتیجہ یعنی اس کتاب سے امید ہے کہ خوانین ہند کو بیان کرنے حالات اس مفسدہ کے جو کسی وقت اور کسی ملک میں ظہور ہوا ہوگا امداد کامل پہونچیگی

دیباچہ مؤلف کتاب انگریزی

حکومت انگلستان پر جو ہندوستان مین تھی ایک نہایت نازک وقت گذرا بلکہ عافیت تنگ ہوگئی تھی اور اسکی آمدنی پر تخلل عظیم واقع ہوا اور شجاعت و دلیری غلیل فوج ولایتی کی جو اس ملک ہندوستان مین مقیم تھی محک امتحان پر چڑھی اور آتش بغاوت اور ہوائے فساد نہایت حرکت نامردانہ یعنی قتل عورات و اطفال انگلیشہ سے تمام ملک مین پھیل گئی اور دغابازی اُن لوگونکی نے جو اپنے تئین بیحد وفادار ظاہر کرتے تھے نام سیاہ گری کو داغ لگایا اور ہندوستانی رئیسون نے بھی جنکی جان و مال کی ہستی اور حفاظت باعث سرکار انگلشیہ کے ہوئی تھی حمایت و شراکت مفسدون کی بزور فوج کی مگر بافضال الٰہی تمام کوشش ان بیوفا اور بے ایمانون کی گو کہ ہزارون بڑے نامی قیدیان جیلخانہ اور ڈاکو اشتہار و معروف کی امداد بھی انکو پہونچی کام نہ آئی اور خدائے تعالے نے حفاظت انگلستان کی کی اور بروقت ضرورت شدید کو کمک بھی پہونچائی اور ہندوستان اب بحیمہ انگلستان کا ہے اگرچہ آیندہ بھی زمین ہندوستان کی خون انگلستانیون سے آلودہ ہوا اور گروہ قزاقان کے ملک کو خراب اور ویران کرین مگر بہ فضل خدا غلبہ انگلستانیون کا تبک رہا ہے اور آیندہ بھی رہیگا اور چند روز مین جمیع امور ہیئت سابق امنیت اور آسایش کی حاصل کرینگے قبل از بیان کرنے حالات جگرخون کن قتل انگریزان اور غارت گری اموال سرکار و رعایا جو امور کہ بعد از تاریخ دہم جنوری ۱۸۵۷ء وقوع مین آئے ہین مؤلف ارادہ رکھتا ہے کہ اول مختصر احوال ان واقعات کا بیان کیا جاوے کہ جو پہلے برپا ہونے فساد میرٹھ اور دہلی کے واقع ہوے ہین کہ جنکے باعث مفسدون کو شدہ شدہ ترغیب اس امر کی ہوئی تھی کہ متابعت غیر قوم کی موقوف کرکے اپنی پسند کا بادشاہ مقرر کرین۔

رائے اکثر اصحاب کی یہ ہے کہ یہ سرکشی جو ہندوستان مین ہوئی ہے اسکی تجویز کئی برس سے ہو رہی تھی اور اب کلکتے مین وجوہ اسکے ظاہر ہوتے ہین مگر نام کو اغذ سے جو نظر مین آئے ہین ایسی دلیل قوی کوئی امین نہین ملتی کہ جس سے اوقت اتفاق رائے اس امر پر ہونا ابتداے جنگ یا ان سے ارادہ اس فساد کا ہونا ثابت ہو لیکن اسقدر ہوا تھا اسوقت مین یعنی اواخر ختم ہونے سال گذشتہ اور شروع ہونے سال [illegible]

کچھ علامتین اسکی ظاہر ہوئی تھین ہنوز خبر فتح ہرات بخوبی ہم ملک نہین پہونچی تھی کہ آوازہ جنگ حسین بلند ہوا اور توجہ بجانب سرحدات ملک اودھ اور نیپال معروف ہوئی اور ملک برھما جو ہمارے قبضے مین تھا اسکی حفاظت کا بھی تفکر درپیش ہوا اور ممالک نظام اور دکن اور گوالیار اور راجپوتانہ اور سونٹھال مین بھی انتظام قوی اور ارسال افواج ضروری پڑا اور یہ بھی پایا گیا کہ ہندوستانی فوج ولایتی کی طاقت ضعیف سمجھتے ہین اور اکثر معالات جنگی مین کمی تصور کرتے خصوصاً مقدار نفری فوج ولایتی جو ہندوستان مین تھی انکے نزدیک بہت کم تھی اور گفتگو صلح جو فیمابین سرکار انگریزی اور امیر دوست محمد خان کے درپیش تھی اسکی طرف سے اور غلجان خاطر تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ یہ بھی ایک دام بلا مبسوط ہونے والا ہے ۔

جب ہماری فوج نے مقام محمرہ مین فوج ایران پر فتح پائی تو درمیان اموال غنیمہ خیمہ شہزادے سے دستیاب ہوا تھا ایک اشتہار مشتہرۂ شاہ ایران جسپر دستخط بھی شاہ کے تھے مگر تاریخ تحریر نہ تھی برآمد ہوا مضمون اسکا یہ ہے چونکہ سرکار انگلشیہ نے بوجہ طاقت و قدرت اپنی کے جو اسکو باعث فتح ہند اور بہ سبب فوائد جو اس فتح سے حاصل ہوئے ہین یہ ارادہ کیا ہے اور بلکہ طریق زیادتی کا بھی بدین خیال اختیار کیا ہے کہ تمامی ملک شرقی قبضۂ سرکار مذکور مین آجاوے اور راستی نیت سے سرکار مزبور نے عزم فتح افغانستان کیا تھا گو کہ اس مہم مین بہت سی زک اٹھائی اور شکست فاش نصیب ہوئی مگر ملک افغانستان مین بڑا فتور برپا ہوا اور سرکار انگلشیہ نے لاہور اور پشاور اور دیگر مضافات افغانستان فتح کر لیے اور اس فتح سے انکا قصد یہ ہے کہ ملک ایران پر مناسط ہون اور وجوہ یہ چاہتے ہین کہ ہماری خود کتابت کسی رئیس افغانستان سے کہ جو ہمارے ہمسایہ اور ہم مذہب ہین اور ہمیشہ سے ہمارے دوست اور رفیق رہے ہین نہ ہووے اس سے غرض انکی یہ ہے کہ انکو رابطہ واسطے آنے ایران کے ہر طرف سے ملے اور بشرط دست قدرت شاہ ایران کو بطور راجہ ہائے ہندوستان زیر نگین کرین اور مذہب اسلام کو خراب کر کے مثال مذہب مسلمانان ہند ہمین بھی فوج ڈالین اور اس مطلب کے حاصل کرنے کو سرکار انگلشیہ نے فوج کشی اور یہ ملک ایران مکرر شروع کی ہے اور جہال وہ ہاتین کو بدغا بازی و بے ایمانی فریب دیکر مصدر افعال ناشایستہ ہوئے تھے اور سرکار مابدولت ہنوز کوئی تدبیر بعوض

ایسی حرکات ناشایستہ کے عمل مین نہین لائی ہے گو کہ اُس سرکار نے بخیال ضعف سلطنت و حرکات ناشایستہ و بدعہدی کے یہانتک پہونچائے ہین کہ ترغیب ترک کرنے ملازمی شاہی اور اختیار کرنے نوکری سرکار انگلشیہ شاہزادہا و منشیان ملازم ایران کو دیتے ہین اور یہ طرز بفریب و کارستانی دعویہاے باطل و تجویزات نادرست پیش کرکے عزم حصول مطلب دلی کیا چاہتے تھے کہ رفتہ رفتہ تمام افتدار پر دازی انکی ظاہر ہوگئی الغرض سرکار انگلشیہ نے فوج اپنی ملک ایران مین بھیجی اور چونکہ یہان گمان بھی ایسے امر کا نہ تھا اور اسی سبب سے کچھ تیاری عمل مین نہ آئی تھی ایک قلعہ ملک اسلام جو برلب دریائے شور واقع تھا اور فوج قلیل اسمین بطور محافظ قائم تھی انکے قبضے مین آگیا اور چونکہ کچھ اور فوج شاہی وہان موجود نہ تھی قلعہ مذکور مین جاکر فوج انگلشیہ قائم ہوئی مگر جب انھون نے دیکھا کہ پیش قدمی اس جگہ سے باعث تردد ہوگا اور اُس قلعہ سے باہر نکلنا گویا ماہی بے آب کی طرح بیقراری مین پڑنا ہے وہین مقیم رہے کیونکہ پر ظاہر ہے کہ اگر وہ پیش قدمی کرتے تو شمشیر ہاے آبدار شجاعان اسلام انکے تن مین دم باقی نہ رکھتی۔

لیکن حضور مابدولت شاہنشاہ کو اب موقع اظہار مکنون خاطر طیب دل بباعث بدعہدی سرکار انگلشیہ حاصل ہوا اور احکام مابدولت صادر ہوئے ہین کہ فوج بیشمار سرحدات ممالک پر جمع ہون اور بنام فوج نصرت قرین حکم محکم شرف نفاذ پایا ہے کہ بطرف سرحد روانہ ہوکر دشمنان دین کو نکالدین اور اس خس و خاشاک کو بجانب دریاے عرب منتشر کردین خدا جسکو چاہے فتح بخشتا ہے اور اب مطابق قول پیغمبر جسنے تکلیف تمکو دی اسنے تکلیف پیغمبر کو دی ہر ایک ساکن ایران کو فرض عین سمجھنا چاہیے کہ بموجب قول جو تمکو مارنا چاہتا ہے اسکو تم بنام خدا مار دو کار بند ہون اور ہر ایک کبیر و صغیر غریب و امیر عالم و جاہل رعیت و سپاہ کو چاہیے کہ واسطے حفاظت دین محمدی کے بمت کرین اور کمر شجاعت چست باندھکر با سلاح و ایراق اپنے جسمون کو زیب و زینت دین اور ہر ایک عالم و واعظ کو چاہیے کہ مساجد و مقامات جرگہ و جلسہ اور ممبرون پر ندائے عام دیوین کہ ہر ایک شخص بنام خدا جہاد پر آمادہ ہو اور اس بیعہ رضیہ سے غازیان راہ خدا مستوجب وعدہ انحضرت ہونگے بالتحقیق ہم انمین سے ہین جو براہ خدا لڑتے ہین لیکن چونکہ فوج ظفر موج نے ہنوز شمشیر دشمنون پر علم نہین کی ہے اور اس گروہ ہمہ تن شوق کو اجازت کوچ کرنے کی ابتک

حاصل نہین ہوتی ہے اسواسطے مابدولت نے تقرری افواج بدین نمط فرمائی ہے کہ امیرالامرا مرزا محمد خان
کشتکی باشی اور امیر علی خان شجاع الملک اور دیگر جرنیلان و کمانیر مع پچیس ۲۵ ہزار سپاہ کے بطرف قندہار
اور شاہزادۂ نواب صمصام الدولہ مع بیس ہزار سپاہ کے بجانب ہرات اور غلام حسین خان سپہ دار اور
جعفر علی خان میر بخہ بافسری رجمنٹہاے درسالہ ہاے کرانچی داعی و آذربیجان و کرمان بقدر
بیس ہزار کے بطرف کرمان روانہ ہون اور بنام نواب احتشام السلطنت حکم ہوا ہے کہ براہ کچ
بکرام جو واقع ملک سندھ ہین اور بنام سرداران افاغنہ مثل سردار سلطان احمد خان سردار
شاہ دولہا خان و سردار سلطان علی خان و سردار محمد عالم خان حکم نافذ ہوا ہے کہ براہ افغانستان مع
تیس ۳۰ ہزار سپاہ و چالیس ضرب توپ و دیگر سامان بیشمار حرب و ضرب بجانب ہندوستان روانہ
ہون اور بفضل الٰہی امید ہے کہ اس فوج قہار کو فتح نصیب ہوگی ۔

اب یہ امر ضروری ہے کہ اقوال افاغنہ و دیگر باشندگان افغانستان جو ہم مذہب ایرانیون کے ہین
اور جو انمین سے اسی اقران اور قبلہ اور مسائل محمدی کے پیرو ہین شریک جہاد ہون اور دست اتحاد
برادرانہ دراز کرین اور بعد وصول کرنے اس خوشخبری کے بموجب قول محمدی کے کاربند ہون بالتحقیق
جو باایمان ہین وہ آپسمین بھائی ہین اور اس حکم خدا کو عمل مین لاوین کہ خدا بایمانون کے اور کو بے ایمان
اور شریرون کے عمل سے مختلف اور ان مین فرق کریگا اور واسطے فرو کرنے اس فساد کے
یہی صرف ضرور نہین کہ ایک جروی گروہ حق پرستون کا آمادہ محافظت دین ہو بلکہ لازم ہے
کہ تمام باشندگان ممالک ہمارے حکم کی متابعت کرین اور یہ بھی واضح رائے اقوام افاغنہ ہو
کہ شہنشاہ ایران کا یہ ارادہ ہرگز نہین ہے کہ جانب افغانستان ملک گیری کرے بلکہ یہ خواہش ہے
کہ ملک قندہار سردار رحم دل خان اور خاندان کہن دل خان کو ملے اور حاکم کابل اپنے ملک
مقبوضہ و مفتوحہ مین حکمران رہے مگر یہ منشا ہمارا ہے کہ سب متفق جہاد بخلاف دشمنان دین ہون اور
امین شاہ رہون جنکی نسبت آنحضرت نے یہ فرمایا ہے کہ رحمت خدا انپر نازل ہوتی ہے جو
جہاد مین لڑتے ہین اور یہکو یقین ہے کہ بعد ملاحظہ اس اشتہار کے سردار دوست محمد خان
امیر کابل جسکی خواہش دلی ہمیشہ سے یہ تھی کہ فوج ایران جانب افغانستان متوجہ ہو اور
رابطۂ دوستی و اتحاد اس سلطنت ایران سے پیدا ہو تاکہ اس وسیلہ سے استحکام اسکی

سلطنت کا بخلاف گمراہان از راہ راستی متصور ہو شامل ہمارے اس امر خیر مین ہون گے اور اس جہاد دین سر پرست ایک گروہ حق پرستون کے ہو کر غازی ہندوستان کہلاوینگے کیونکہ یہ خارج از قیاس ہے کہ وہ طلبگار ایسی قوم کی دوستی کے ہونگے جسکی شان مین پیغمبر نے یہ فرمایا ہے بالتحقیق وہ تمکو پیار نہین کرتے تم بھی انکو پیار نہ کرو اور یہ بھی عقل گوارا نہین کرتی کہ وہ واسطے دوات دنیا کے ایمانفروشی کرینگے - یہ اشتہار واسطے اطلاع آور آگہی حق پرستون کے مشتہر ہوا ہے اور انشاء اللہ جمیع پیروان اسلام ساکن ہندوستھ بھی ہمارے شریک ہونگے اور اس قوم نصارا سے عوض اُن زیادتیون کا لینگے جو مذہب پاک پر انسے عائد ہوئی ہین اور کسی چیز سے اس امر متبرک مین دریغ نہ کرینگے فقط

اشتہار مندرجہ بالا مین مضامین محررہ ذیل بعبارت صاف درج ہین اول یہ کہ مسلمانان ہندوستان کو محل خطر ایمان باعث بدعہدی اور فریبانہ حرکات انگلشیہ دربارۂ تقلب و تصرف ملک سمجھنا چاہیے دوم یہ کہ جو جنگ شاہ ایران شروع کرتا ہے وہ مذہب کے واسطے ہے اسواسطے تمام مسلمانان مسلم الایمان کو چاہیے کہ مسلح ہو کر واسطے حفاظت دین محمدی کے مستعد اور امادہ ہو کر براہ خدا نصارا کو ہلاک اور نیست و نابود کردین سوم یہ کہ واسطے جانے ہندوستان کے امدد کرنے باایمان ساکنین ولایت مذکور کے افواج آراستہ اور مقرر ہوئی ہے چہارم یہ کہ شراکت کی استدعا اور کلیہ فساد کی درخواست ہر ایک رئیس و غریب پیر و جوان سے کی گئی ہے پنجم یہ کہ تمام باایمان آدمیون کو اطلاع دیجاتی ہے کہ یہ جنگ صرف بعوض رخنہ و تخلل کے جو از دست انگلشیہ دین متین محمدی مین واقع ہوئی ہین قائم کی گئی ہے -

پس ہمارے نزدیک مضامین مذکورۂ بالا کچھ نہ کچھ واسطہ اس مفسدہ عظیم سے کہ اب فرو ہو گیا ہے رکھتے ہین -

مشہور ہے کہ شراکت شاہ معزول اودہ کی بھی اکثر کو اغذ سے جو اسکے قیامگاہ سے برآمد ہوے اور جنپر اسکے دستخط موجود ہین پائی جاتی ہے فوراً بعد از تسلط سرکار انگلشیہ بملک اودھ جو بماہ مارچ ۱۸۵۶ء وقوع مین آیا تھا شاہ معزول نے رسم سل در سائل ساتھ شاہ دہلی کے شروع کیا اور لکھا کہ تمام فوج ہندوستانی جو ملازم سرکار ہین انکو ترغیب اس امر کی دیجاوے کہ وہ تمام یک تن ہو کر ایک دو جو بعد ازین قرار پاوینگا

فساد شروع کر کے اپنے افسران انگریزی اور دیگر انگریزون کو اور ہندوستان زاعیہ عیسائیون کو جو انکے ہاتھ لگین قتل کرین اور تمام راجہ ہا ور رئیسان ہندوستانی کو صلاے عام واسطے شامل ہونے کے دین اور بعد از قتل کرنے یا بھگا دینے فوج گورہ کے تمام ممالک ہندو و مسلمین کو جو قبل از آمدن قوم غربی اور مردود فرنگیون کے قبضہ اقتدار اولیاے شاہنشاہی مین تھین دوبارہ تسلط شاہنشاہ دہلی مین کر دین اور اول قدم جو شاہ معزول نے اس جادۂ مفسدہ پر رکھا تھا وہ یہ تھا کہ دو رجمنٹ ہندوستانی نمبر ۱۹ اور ۴۱ اس زمانے مین مقام لکھنؤ مین قیام پذیر تھین انکو ترغیب اس امر کی دی اور وقت تبدیلی معمولی افواج ۱۸۵۶ء و ۱۸۵۷ء یہ دونو رجمنٹ لکھنؤ سے تبدیل ہو کر ایک تو بہام پور اور دوسری بارکپور کو روانہ ہوے مگر تخم فساد جو انکی زمین دل مین بو دیا گیا تھا انکے ساتھ مقامات مذکورہ مین پہونچا اور وہان ۱۸۵۷ء کے بیا ہیان رجمنٹہاے مذکور خصوصاً سپاہیان رجمنٹ ۳۴ در پے ترغیب شرکشی بد گیر رجمنٹہا رہے اور ہر ایک رجمنٹ ہندوستانی سے خط کتابت اس امر مین کرتے رہے اور فہمایش کرتے رہے کہ حمایت اور پاسداری اپنے قدیم بادشاہون کی بہتر ہے اور سبب ناراضمندی کا اصلی بیان کیا کہ انکے اکثر حقوق باعث تسلط سرکار کے ملک اودھ پر اور بسبب بھرتی ہونے اکثر اقوام سکھہ و پنجابی فوج انگلشیہ مین مردود گذاشت ہو گئے اور آیندہ کو زیادہ تر قباحت ہوگی کیونکہ ہو فائدہ خدمت سرکار مین اب تک انکو حاصل ہوتا تھا وہ اب سکھہ وغیرہ کو ملیگا اور تلقین کرتے رہے کہ وقت ہو جو بادشاہان و رئیسان ہند اپنی اپنی حق رہی کے واسطے جو مدت مدید سے باعث غلبہ انگلشیہ کے معزول مانند مین آگیا تھا مستعد ہون اور سپاہ کو لازم ہے کہ اپنے قدیم بادشاہونکی رفاقت کرین اور اغیار عیسا یون کی صحبت سے فراغت حاصل کرین۔

استہار فارسی کا جو کہتے ہین کہ شہر دہلی مین برآمد ہوا تھا اسمین درج تھا کہ جو شہر والون کو سلح بندی و قتل عام کل سفید رویون کے بنظر دوبارہ قائم کرنے خاندان تیموریہ شہر دہلی مین کی گئی ہے اسمین شرکت اہل اسلام کی ہونی ہوگی اور انھون نے کوشش بخ بخ بوقت خشم ناخوشی و ناراضمندی کا بیسج مرزوعہ دل فوج ہندوستانی کے کی ہوگی۔

کیا عجب ہے کہ سخنان مذکورہ بالا سبب اس مفسدہ کا ہوے ہون مگر ہمارے خیال مین یہ

آتا ہے کہ اشتہار شاہ ایران نے تمام ملک کے پختہ مسلمانوں کے دل مین خلل ڈالکر اس
بات پر آمادہ کیا ہے کہ جس تدبیر سے ہو سکے حکومت سابق جو سالہا سال سے انکے حیطہ اختیار اور
اقتدار سے باہر ہو گئی ہے حاصل کرین اور نیز اتفاق بوا حاطۂ مدراس اور بمبئی مین ظاہر
ہوئی تھی اُس سے بھی پایا جاتا ہے کہ محض رعایت و پاسداری شاہ دہلی اور شاہ معزول اودھ مطلب اصلی
اور علت غائی اس فساد کی نہ تھی اور یہ رائے یا یہ صدق کو اس سے بھی پہونچتی ہے کہ جب خبر شرکشی
کی ملک طہران مین پہونچی تھی تو عالم اور موذن شہر مذکور کے درباب صداقت اور راستی اس مہم
سرکشی کے مساجد وغیرہ مین بیان کرتے تھے اور دعا مانگتے تھے کہ اللہ تعالی برکت اس مہم شرکشانہ
ایک اخبار اخبار بمبئی مین سے مخبر ہے کہ اضلاع شمالی و مغربی مین پوربیہ یعنی ساکنین مشرق
اصل ترغیب دہندہ و برانگیختہ کنندہ فساد ہین دیگر اطراف مین گفتگو یہ ہے کہ ہندو بیچارہ
باختیار مسلمان ہین جب چاہا اپنے خدمت لی اور جب نہ چاہا علحدہ کر دیا مگر اس بات کا تحقیق کرنا مشکل
ہی یہ تو ظاہر ہے کہ ہندو بھی بدرجۂ مساوی شریک مفسدہ تھے اور انھون نے بھی ہر اسلامون کے
سرکشی کی تھی ہر چند چند زمانہ تک علامات دلسوزی سرکار انگلشیہ ظہور مین آئے تھے کہ ہندو مراد
اختیار کی گئی تھی کہ آیندہ کو زیادہ تر قباحت سرکار انگلشیہ کو اس اعتبار سے لاحق ہو مخالف اقوام
مقامات چھاؤنی وغیرہ جہان فساد شروع ہوا بمجرد سننے خبر مفسدہ کے مستعد جمعی ہو گئے
انکی حرکات یہ تھین کہ صرف خلقت اور آبادی کو لوٹتے تھے اور مفسدہ بدین خیال خام عورات
اور اطفال کو غارت و قتل کرتے تھے کہ بنیاد عیسائیون کی برکندہ ہو آدمی بھی بہت تھوڑے شہرون
مین مدین ارادہ جاتے تھے کہ انتظام سرکار مین کسی طرح خلل انداز ہون اور دیسی و عیسائی
سپاہیون کے دل بجانب فساد مائل کرین اور سرکشی نے نہایت جلد پھیل کر تمام کیا مگر یہ تدابیر
تراکیب جو مفسدین اس فساد کے برپا کرنے مین عمل مین لائے ہین وہ اگلے زمانہ مین بھی
جو کہین کسی آدم وحوش سیرت و بہائم سریرت سے کہ جنکا نام بھی زمرہ انسان مین لینا نہ چاہیے
یہ آفتے ہوئی گر موجودان سرکشی نے دربارہ وقت مناسب اور درباب قوم جسنے خلاف انھون
نے فساد کیا تھا دھوکا کھایا انکو جوش خام خیالی بلکہ جنون سے ترغیب سرکشی ہوئی تھی اور یہ امر
انکی تدبیر حصول مطلب اور حالات آئندہ سے اور نہ ہونے راستی پر مبنی تھی اور یہ امر

ظاہر ہے بلکہ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو انکو سالہا سال صحبت ایسے دانا ؤن کی رہی ہے جنکی نیت ہمیشہ مصروف اسکی تھی کہ ان لوگون مین بھی دانائی اور علم اثر پذیر ہو اُنسے ایک قدم بھی جہالت اصلی اور وحشت ذاتی سے انکو بالاتر نہین کیا ایک پردہ خفا اب تک اس واقعہ قبیحہ مین حائل ہے مگر عرصہ قلیل مین مصروفان عرصہ ہنگامہ کو طاقت بے نہایت جو اہل انگلستان کی ہے معلوم ہوگی اور سوائے بربادی کے اور جو کچھ انکے نصیب نہوگا بہت جلد اُن لوگون کو بالتحقیق واضح ہوگا کہ انکی جد وجہد ایسی تھی کہ جیسے طاقت سحر سے کسی جسم بیجان مین پیچ وتاب پیدا ہوتا ہے مگر یہ انکے خیال خام مین نگذرا کہ آسیب اور اسرار بچون کو خوف دیتے ہین اور نزدیک حکما و فضلا کے انکا اثر کچھ بھی نہین ہوتا معاودت طاقت وتسلط انگلشیہ ایسا یقینی امر ہے جیسے شکستہائے متواترہ جو مفسدین کو بخلاف ہماری افواج کے نصیب ہوئی ہین جو کچھ کہ نقص اور کمی سرکار کی تھی قطع نظر اُسکے اب یہ تحقیق وظاہر ہے کہ کیا امر مناسب وقت سرکار کے ہے اب وہ طاقت اور قوت سرکار کی کام مین آویگی جس سے واضح ہوگا کہ اسباب محافظت رعایا بخلاف حیلہ ہاے مفسد اور سامان دوبارہ قائم کرنے حکومت سرکار بقاعدہ مستحکم تر از سابق سرکار کے پاس کسقدر کافی اور موجود ہے۔

علامات مفسدہ

بتاریخ ۲۲ جنوری چھاؤنی بانی گنج مین آگ لگی اور بعد دو یا تین راتون کے بنگلہ ساز جنٹ میجر صاحب کا وہی حال ہوا اور بتاریخ ۵ ماہ مذکور دفتر تار برقی بمقام بارک پور بھی آتش دیدہ ہوا اور اسی طرح بادشاہ ناری نے جائزہ اسباب اکثر مقامات اضلاع شمالی مغربی کا لینا شروع کیا۔

بماہ فروری ایک اور امر ایسا ہی واقع ہوا تھا جو نزدیک اہل انگلستان کے اسوقت مین حقیر اور پوچ تھا مراد اس امر سے انتقسام نان یعنی چپاتی ہے اسوقت مین دریافت ہوا تھا کہ چوکیداران اضلاع مابین فرخ آباد اور گورگانوہ اور باندہ بتقسیم نان گندمی ہمہ تن مصروف ہین اور بعد دینے روٹیون کے رسید انکی پٹواری دیہ سے بعد تصدیق تھانہ طلب کرتے ہین۔

طریق تقسیم نان کا یہ تھا کہ چوکیدار دیہ دو روٹیان لیکر اپنے قریب کے گانون مین جاتا تھا اور

روٹیان وہان کے چوکیدار کو دیکر یہ کہتا تھا کہ چھ روٹیان اور بنا کر چوکیداران دیہات قرب وجوار کو دو دو فی نفر دیکر یہ ہی طریق تقسیم بدیہات آیندہ سمجھا دینا اور ہر ایک چوکیدار دوکان اسمین سے اپنے پاس موجود رکھتا تھا کہ اگر کوئی شخص یا حاکم وقت طلب کرے تو پیش کیجاوین اور ہدایت فوراً تعمیل کی گئی تھی اور روٹیان دیہ بدیہ تقسیم ہوئین -

ایک چٹھی مورخہ صاحب مجسٹریٹ بہادر گورگانوہ جسمین طریق انقسام نام وطرز تعمیل ہدایت درج ہے ذیل مین لکھی جاتی ہے -

ترجمۂ چٹھی بطور رمز وکنایہ

مین آپکو اطلاع دیتا ہون کہ ایک امر درمیان اکثر دیہات اس ضلع کے واقع ہوا ہے جسکی غرض کچھ ابتک ظاہر نہین ہوئی -

چوکیداران دیہات ضلع ہذا کو جو بضلع متھرا ہین کچھ روٹیان گندم کی واسطے تقسیم کرنی تمام ضلع کے ملی ہین -

نان مذکور اسطرح پر تقسیم ہوتی ہین کہ ایک چوکیدار بروقت وصول ان مذکور کے پانچ یا چھ اور ویسی ہی روٹیان بناکر تقسیم کرتا ہے اور اسی طرح روٹیان دیہ بدیہ پہونچ گئی ہین اور ایسی جلدی اس امر کی تعمیل ہوئی ہے کہ گانون گانون یہ روٹیان تقسیم ہوگئین -

آج یہ روٹیان دیہات ضلع گورگانوہ مین بھی تقسیم ہوگئین اور لوگون کو یہ خیال ہے کہ حکم سرکار سے تقسیم ہوئی ہین -

دستخط ڈبلیو فورڈ مجسٹریٹ

یہ چہ اخبار جو اضلاع شمالی ومغربی مین بہت معتبر ہے اسمین درباب اس امر کے مضمون مندرجہ ذیل تمسخرانہ درج تھا -

ہمارے ناظرین اخبار کو قصد اُس نامعلوم سوار کا یاد ہوگا جو ہمراہ دباے ہیضہ جسکا وہ پیش قدم قرار دیا گیا تھا مشتہر ہوا تھا - ویسا ہی کوئی شخص شاید اب پھر ان اضلاع مین آنے والا ہے جہان بہ نظر گندہ ہونے موسم کے چند سال نہ آوے تو بہتر ہے اگر ہمکو درباب انتظام ملک کے کچھ شک ہوتا یا ضعف یا یاد آتا تو شاید لوگون کو تو بجانب اندفاع اس شعلہ بدبختی کے بعوض ان گرم

رویٹون کے ہوتی مگر اب اگر کچھ تحقیقات دربارہ اصلیت اس امر کے گو کہ کچھ اور قدرے حال
اس واقعہ کا زبانی خوش آمدگویون کے واضح بھی ہو تو بھی باعث استعجاب و استغراب ہوگا جیسے
شہر لندن مین دیوک آف یورک سے براہ بھی وہ دور ہوک گرینٹ برنزر سٹریٹ تک ہوا تھا۔

قریب تین ہفتہ بعد تقسیم ہونے نامہائے مذکور کے ضلع دہلی مین یعنی تاریخ پنجم ماہ مارچ تک جمیع
اضلاع قرب وجوار دہلی و لکھنؤ و دیگر مقامات اودھ مین پھیل کر روہیلکھنڈ بلکہ تمام
اضلاع مین جنکو ہندوستان کہتے ہین پھیل گئی تھی ظاہر ہے کہ کوئی امر جو اس سے دوسرے تمام
کرنے تمام مسلمانون کے ایک خاص امر مین اور جسے وہ خواہ مخواہ دخل مین لانے اس امر کے نہیں معلوم ہوا
بعد ازین مقدمہ کارتوس درپیش ہوا جسکو اصل باعث اس فساد کا کہتے ہین ایک بیان قابل
حال کا جسکے باعث شبہہ سپاہیون کے دل مین پیدا ہوا یہ ہے کہ جب ہدایت واسطے استعمال
کرنے رائفل کے جو ایک نئی وضع کی بہت دور رس بندوق ہے مقام کلکتہ مین پہونچی تو حاکم بالادست
نے ایک بابو کو جو خاندان بزرگ سے تھا اور علم انگریزی سے بھی بہرہ رکھتا تھا واسطے ترجمہ
کے دی بنگالی مذکور نے اس مقام تک ترجمہ خوب کیا کہ جہان بیان کارتوس کے بنانے کا تھا
اور اس جگہ پہونچکر شامل ہوا گویا اسکے دل مین خود بخود یہ وہم پیدا ہوا وجہ کیا کہ جس چیز سے
کارتوس کو چکنا کرنا لکھا تھا وہ ایک لفظ انگریزی مین ایسا تھا کہ جسکے معنی چربی گائے اور عرفا
معنی چربی بز وغیرہ کے بھی اس سے بنتے ہین اس شبہہ سے بنگالی مذکور نے اس حاکم بالادست
سے جس نے ہدایت ترجمہ کے واسطے دی تھی استفسار قسم چربی کا کیا حاکم ممدوح نے اسکو
اصل معنی لفظ سمجھا کر حکم دیا کہ ہندی زبان مین اس چیز کو جو کہتے ہین وہ درج کرنا چاہیے چنانچہ
مترجم نے بعد از تامل بلالحاظ مذکور فوق معنی تحت لفظی لکھ کر ترجمہ تمام کیا اسی سبب سے شہرت
اس امر کی ہو گئی کہ کارتوس مین جو چیز سے چکنے کیے جاتے ہین کہ جسکو ہندو مسلمان کوئی منہ مین
نہین لیتا اور بسرعت برق یہ خبر تمام روئے زمین مین شہرت پذیر ہوئی۔

ایک اخبار اخبارات کلکتہ سے در باب اس مقدمہ کارتوس کے اسطرح پر بیان طراز
ہے اور یہ روایت بھی اسی قدر درست اور قرین قیاس معلوم ہوتی ہے جسقدر بیان
مسبوق الذکر صحیح اور درست ہے۔

کہا کہ جب سرکار نے استعمال رائفیلد رائفل کا اس ملک مین قرار دیا تو واسطے تیاری کارتوس
جو موافق اسکی خال کے ہون ٹھیکہ دار مقرر کیے بلکہ انگلستان مین سنا ہے کہ ایسے کارتوس بہ چربی
گاؤ تیار ہوتے ہین مگر اس ملک ہندوستان مین بروقت ٹھیکہ دینے کے کوئی شے مجرب قرار
دینا مناسب تصور ہوا تھا اور یہ امر ٹھیکہ دار کی رائے پر منحصر کیا گیا تھا الغرض مقام مذکور مین
ان کارتوسون کا طیار ہونا مقرر ہوا اور ایک تعلیم گاہ بھی مقام مذکور مین واسطے تعلیم
سپاہیون کے بیچ قواعد اس رائفل کے قرار دی گئی اور ہنوز سپاہیون نے مشق سر کرنے رائفل
مذکورہ بالا کی شروع بھی نہین کی تھی ایک روز ایک خلاصی جو کارخانہ طیاری کارتوس مین ملازم
تھا ایک سپاہی کو جو ذات کا برہمن تھا اور تعلیم گاہ کارتوس مین فن رائفل سیکھتا تھا ملا سپاہی
مذکور کے ہاتھ مین ایک لوٹا تھا اور خلاصی مذکور نے اس سے تھوڑا پانی پینے کو مانگا سپاہی نے انکار
کیا کیونکہ وہ خلاصی مذکور کی ذات سے واقف نہ تھا خلاصی نے بجواب اسکے کہا کہ ذات کیا پوچھتے ہو
چند روز مین تمھاری بھی ذات باقی نہ رہیگی کیونکہ جو کارتوس تمکو ملینگے اور تم انکو بوقت سر کرنے
رائفل کے دانت سے کاٹوگے اسمین چربی گاؤ خوک کی لگائی گئی ہے پس یہی گمان سپاہیونکے
دل مین جاگیر ہوا اور یہ خیال انکے مخیلہ مین آیا کہ جو کارتوس آیندہ انکو ملینگے انکے مذہب کو خراب
کرینگے اور طرفہ یہ کہ اسی وقت اسکی خاطر مین شک اس امر کا واقع ہوا کہ حاکمون کا ارادہ انکو
عیسائی کرنے کا مصمم ہوا غالب کہ اور امور بھی حسب موقع مماس گمان صدق نما کے ہوے ہونگے
الغرض یہ دونون ظن قوی کہ انکے دھرم و ایمان بگاڑنے کا اور انکو عیسائی کرنے کا ارادہ سرکار
کا ہے انکے دلون مین متمکن ہوگئے اور ایسے خیالات کا گذرنا تعجبات سے نہین کیونکہ کارتوس جو
انکے واسطے طیار ہوتے تھے چکنے تھے اور ان سپاہیون کو اپنے دھرم و ایمان کا بڑا پاس تھا اور
یہ شہرت جو بند سپاہیون مین ہوئی تھی اور جا بجا اور جرگہ بجرگہ منتشر ہوئی تھی یہ بھی کچھ خلاف واقع
نہ تھی کیونکہ یہان پر ہم یہ بھی گمان کرتے ہین کہ ٹھیکہ دار نے جو مسلمان تھا بے اطلاع سرکار کچھ
چربی گاؤ بھی طیاری کارتوس مین لگائی تھی اور جو جوش طبائع سپاہ سے آیندہ نتیجہ امتزاج
ہوا وہ سب پر ظاہر ہے اور اس جگہ یہ امر بھی محتاج بیان کا نہین کہ سرکار نے جب خیالات
فاسدہ عوام گوش زد فرمایے تو فوراً ہر ایک کارخانے مین جہان کارتوس اس قسم کے

طیار ہوتے تھے حکم نافذ فرمایا کہ کارتوس مذکور سپاہ کو مدیے جاوین اور ہم قسمیہ بیان کرتے ہین کہ احاطۂ بنگالہ مین ایک بھی اس قسم کا کارتوس سپاہ کو نہین دیا گیا اور وہ کارتوس جنکے بارہ مین اکثر مقامات مین اسقدر تقریرات لاطائل عمل مین آئین ہر طرح سے دیسی ہی ہین جیسے ابتک سپاہی استعمال کرتے ہین اور وہ کارتوس جو انفیلڈ رائفل مین چلتے ہین وہ سپاہیون نے خود تیل اور گھی سے چکنے کرکے بنائے ہین۔

آخر ماہ جنوری سرکار کو یہ خبر پہونچی کہ چند سپاہیون کو جو تعلیم گاہ مین مشق قواعد رائفل کرتے ہین عذر استعمال کرنے کارتوس مجرب کا ہوگا اس خبر کے استماع فرماتے ہی احکام جاری ہوے کہ کسی ہندوستانی سپاہ کو کارتوس مجرب مدیے جاوین اور راستی یہ ہے کہ ایک بھی کارتوس مجرب کسی سپاہ ہندوستانی کو نہین دیا گیا۔

بنظر رفع عذر و قطع حجت حکام منتظم تعلیم گاہان معاودہ کو حکم ہوا تھا کہ کوئی اور شے بے علت بجاے چربی کے خرید کرکے سپاہیان تعلیم گاہ کو اجازت دین کہ وہ خود کارتوسون پر لگاوین اور نیز ایک ترکیب قواعد کی ایسی پیدا کی گئی تھی کہ جس سے کارتوس کا سرا منہ مین نہین دینا پڑتا تھا اور بغیر دانت لگانے کے وہ کٹ جاتا تھا۔ مگر فور رفع ہونے حجت چربی کے شبہات درباب کاغذ کارتوس کے بہ نزدیک سپاہ تعلیم گاہ کے پیدا ہوئے زیرا کہ کاغذ ان کارتوسون کا نسبت کاغذ اور کارتوسون کے باریک تھا اور باعث تنگ ہونے دہان رائفل کے ضرورتًا کاغذ باریک بنایا گیا تھا مگر وہ چکنا نہ تھا اور کوئی چیز عذر انگیز اور حیلہ آور اسمین نہ تھی بلکہ بمثل اجزاے کاغذ سابق جو ہمیشہ سپاہ کے استعمال مین تھا یہ بھی ویسے ہی اجزا سے ترکیب پاکر طیار ہوا تھا۔

مگر یہ درست ہے کہ کارتوس بناوبق سابق اس کاغذ کے نہ تھے اور اسکا کاغذ دس بارہ برس سے مقام سریرام پور مین طیار ہوتا تھا گو اسکے رنگ مین بھی اکثر اتفاقیہ تفاوت ہوتا تھا مگر بنظر خفیف ہونے معاملہ کے کسی کے دل مین گمان بسبب اس اختلاف کے عائد نہین ہوتا تھا اور یہ وہ کاغذ ہے جسکی نسبت ۱۹ جنوری ہندوستانی نے عذر و پیش کیا اور یہ وہ کاغذ ہے جو انکو دیا گیا تھا اور یہ خیال عوام غلط ہے کہ کوئی اور کاغذ یا کوئی اور

کارتوس کسی رجمنٹ کو دیا گیا تھا صرف اختلاف اون کو جو سابق بھی اکثر واقع ہوتا تھا وجہ شبہہ قرار دیکر بیان کیا کہ اس کاغذ مین کچھ فی ہے مگر واقعی مین یہ امر نہین تھا سوائے تبدیل اون کے یہ کاغذ ویسا ہی ہے اور اسی اجزا سے طیار ہوا ہے جس سے کاغذ سابق بنتا تھا جو اب تک استعمال مین ہے

۱۹ـ رجمنٹ ہندوستانی نے جو مقام برہام پور مین قیام پذیر تھی اول علامت ناخوشی کی ظاہر کی اور خبر کارتوس مذکورۂ بالا کی اس مقام تک پہونچ چکی تھی ـ

بتاریخ ۲۶ـ ماہ فروری اس رجمنٹ کو حکم ہوا کہ فی نفر پندرہ عدد کارتوس خالی لیکر دوسرے روز پریٹ پر حاضر ہو کیونکہ اسی قدر کارتوس خالی مقام مذکور مین موجود تھے اور یہ کارتوس وہ تھے جو ۷ـ رجمنٹ ہندوستانی نے کہ وہ مقام مذکور مین پیشتر ۱۹ رجمنٹ کے قیام پذیر تھی بنائے تھے اور بروقت تبدیلی رجمنٹ مذکور کے اسقدر بچ رہے تھے اور یہ وہی کارتوس تھے جو ریکروٹ یعنی نو ملازم متعلقہ رجمنٹ ۱۹ـ اس تاریخ تک استعمال مین لاتے تھے ـ

جب کہ تمام سامان جو روز دوم کے واسطے درکار تھا چھاؤنی مین پہونچا تو معلوم ہوا کہ سیاہ بسبب دورنگ ہونے کاغذ کے کچھ عذر اسکے لینے مین درپیش کرتے ہین اور جب حوالدار نے واسطے دینے ٹوپیون کے سب کو طلب کیا تو تمامی سپاہ نے متفق اللفظ بیان کیا کہ ہمکو کارتوس مین شبہہ ہے ـ

بعد ازین سپاہ نے ایک عرضی بدین مضمون بخدمت میجر جرنیل صاحب بہادر کمانیر کلکتہ دوزن گذرانی کہ عرصہ زیادہ از دو ماہ گذرتا ہے کہ ہمنے مختلف افواہ در باب تیاری کارتوس کے بمقام کلکتہ سنی اور یہ مشہور ہے کہ اسمین ایسا کاغذ لگا ہے جو چربی گاؤ خوک سے چکنایا گیا ہے اور یہ بھی ہماری سماعت مین آیا ہے کہ ارادہ سرکار کا یہ ہے کہ زبردستی کارتوس مذکور سپاہ سے کٹوا دیگی ایسے خیالات سے ہمکو خوف اپنے مذہب اور دھرم کا ہے اور انھون نے یہ بھی بیان کیا کہ بوتلی کرنیل صاحب بہادر نے دی ہے کہ یہ امر کبھی ظہور مین نہ آویگا اس سے ہمکو اطمینان بھی ہو گیا ہے مگر اسکے ساتھ یہ بھی ظاہر کیا کہ بتاریخ ۲۶ـ فروری ہمنے کارتوس دو قسم کے دیکھے اور ایک قسم کے چکنے بھی تھے ہمین خیال

ہمنے انکے لینے سے عذر کیا تھا۔

صاحب کمان افسر نے جب یہ عذر سنا تو چھاونی مین جاکر تمام ہندوستانی افسران سپاہ کو بلاکر فہمایش کی کہ ان کارتوسون مین کچھ نقص نہین ہے اور یہ کارتوس وہ ہین جو رجمنٹ یہان چھوڑ گئی ہے صاحب ممدوح نے افسران مذکورین کو حکم دیا کہ سپاہ کو اطلاع کردینی کہ کل صبح ہر ایک کمپنی کا افسر کارتوس اپنی کمپنی کی سپاہ کو تقسیم کریگا اور جو اسوقت عذر یا انکار کریگا اسکی کورٹ مین تحقیقات ہوگی اور حسب تجویز سزا دیجاویگی یہ گفتگو بوقت نو اخت آٹھ گھنٹہ شب درمیان آئی تھی۔

درمیان دس اور گیارہ بجے شب کے سپاہ اپنے اسلحہ لینے کو مستعد ہوئی اور بیلون پر زبردستی گرکر دروازہ توڑ کر تمام ساز و سامان اپنا لیکر اپنے مقامات چھاونی مین مع اسلحہ واپس چلی گئی۔

باستماع اس واردات کے کرنیل مچل صاحب نے حکم واسطے طیاری رسالہ یازدہم اور توپ کے صادر کیا جب رسالہ قریب پریٹ کے پہونچا سپاہ ۱۹ رجمنٹ اپنی چھاونی سے شور و غل مچاتی ہوئی باہر آئی اور بیلون کے پاس جاکر انھون نے بندوق پر کرنی شروع کین اور جب کرنیل مچل صاحب اور دیگر صاحبان رجمنٹ نزدیک سپاہ کے پہونچے تو یہ آواز انکے گوش زد ہوئی کہ صاحب آگے نہ بڑھو ورنہ سپاہ گولی مارگی۔

افسران ہندوستانی تمام جمع ہوئے اور کرنیل مچل صاحب بہادر نے سپاہ کی طرف متوجہ ہوکر افسران مذکورین کو حکم دیا کہ کمپنی کمپنی علیحدہ کرکے سپاہ سے ہتھیار لے تو سپاہ نے اول تو کچھ تامل کیا مگر بعد ازان سب ہتھیار دیکر اپنی چھاونی مین چلی گئی۔

یہ علامات عظیم مفسدے کی تھین جو بتاریخ ۲۶۔ فروری بمقام برہام پور ظہور مین آئی تھین۔ باوجود اس گستاخانہ اور مضرت رسان عذر و انکار کے اور اس سرکش خلاف ورزی احکام کے اور اس کلیہ نمکحرامی آئین جنگی کے اور اس کلیتہً اظہار عزم فساد کے رسالے ایک خبار پولس کلکتہ کی یہ تھی کہ یہ طریق بجز مون کا صرف محبت طفلانہ ہے اور کچھ دانستہ اور سنگین امر نہین مگر اظہار ہمنے مذکور کو یہ یاد نہین کہ سلاح جنگی اگر اطفال کے ہاتھ مین بھی ہون تو بھی مضرت رسان

ہوتے ہین اور شاید انکے نزدیک قتل عام تمام افسران انگلشیہ اور عیسائیان ہندوستان کا ایک امر سنگین نہ ہوگا جو ایسی بد نظمی کو بازیچۂ طفلان کہتے ہین۔

اب چونکہ برہام پور مین فوج گورہ موجود نہ تھی اسواسطے یہ امر بعید از دانائی معلوم ہوا کہ سواران اور توپخانہ کو حکم زبردستی اور سختی کرنے کا اور انکے سرکش بھائیون کے دیا جاوے کیونکہ درصورت انکی نافرمانی کے نتیجہ ہاے قبیح تر متصور تھے بدین خیال تجاویز اطفاے نائرۂ فساد کے بچشم پوشی و فروگذاشت منجانب سرکار عمل مین آئین اور وہ یہ تھیں کہ شہرت اس امر کی دی گئی کہ حکم کاٹنے کارتوس کا منسوخ ہوا اور سپاہیون کو روپیہ دیا گیا کہ روغن زرد خرید کر کے بجاے چربی کے کارتوس مین لگاوین اور استعمال اُس کاغذ کا بھی جسمین گمان شبہہ واقع تھا معطل رکھا گیا اور دیگر تدابیر عمل مین آئین جنسے ثابت ہوتا تھا کہ سرکار گاہر گز یہ ارادہ نہین کہ تمام ہندوستانی سپاہ کا ایمان بدل دین۔

بعد ازین ۱۹ رجمنٹ کو حکم ہوا کہ وہ بارک پور کو کوچ کرے اور رجمنٹ مذکور مقام مسطورہ مین تاریخ ۳۱ ماہ مارچ داخل ہوگئی گو تاریخ ۲۶ ماہ مذکور تجویز ہوا تھا اور تحریر حکم نسبت اسر رجمنٹ کے باجلاس کونسل قرار پا چکا تھا اور بجز دو ار دہونے رجمنٹ کے حکم برطرفی صادر ہوا اور اس حکم کی تعمیل کرنے مین کوئی دقیقہ حزم و ہوشیاری کا فروگذاشت نہ ہوا اور ہر ایک سامان قوت نمائی اور زبردستی کا درصورت نافرمانی و عذر سپاہ کے کہ یہ دونون امر نا امیدی روزگار آیندہ سے پیدا ہوتے ہین مہیا کیا گیا تھا اور سنگینہاے اور رجمنٹ شاہی اور نیز رسالہ گورنر مقیم بارک پور سے جو پریت پر موجود ہے حکام کو گمان قوی تھا کہ یاد حقوق سابق جو تنزل پر تھی ترقی پذیر ہوئی اور ایک رسالہ توپخانۂ مندراس نے جسکی چندان ضرورت مقام دم دم مین نہ تھی اس سامان کو اور بھی رونق دی اور یہ ظاہر ہوا کہ ایک فوج ذی عزت مردانہ طریق پر مستعد ہے اور دوسری اسی قسم کی نے یہ کورنگی ظاہر کی اور نیز یہ بھی اس سے واضح ہے کہ سرکار نے کسقدر سامان احتیاط بکمال ضرورت بھی موجود رکھا ہے اور کسقدر استغنا اور بے پروائی افسران سرکاری کے دلمین قائم ہے اور ارادہ نواب گورنر جنرل بہادر موجودگی رسالہ گورنری سے ظاہر ہے اور اس موقع پر

اور انکو سمجھایا کہ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ سرکار تمھاری درخواست عفو جرائم کی سماعت فرماوین تو تمکو لازم ہے کہ اقرار اس امر کا کرکہ راستہ مین جسطرح فوج آئینی باانتظام اور انضباط کوچ کرتی ہے اسی طرح تم بھی کسی سے فساد یا کسی پر زیادتی نہ کروگے تمام سپاہ مذکور نے متفق اللفظ اقرار کیا کہ ہم کبھی نام اور نمبر اپنی قدیم رجمنٹ کا بدنام نہ کرینگے اور سرکار کو ثابت ہوجاویگا کہ ہم احسان فراموش نہین ہین لیکن ارادہ فاسد سپاہیان بارک پور کا بجاے فرد ہونے کے اور زیادہ بلکہ بعزم قتل اجٹین صاحب اور سارجن میجر صاحب ۳۴ رجمنٹ کے شعلہ ور ہوا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ رجمنٹ مذکورہ مین سے منگل پانڈے سپاہی نے کہ قوم کا برہمن تھا اپنی بندوق پر کرکے اور ایک ہاتھ مین تلوار اور دوسرے مین بندوق لیکر اپنے مقام سے باہر آیا اور نعرہ زن ہوا کہ وقت قتل کرنے گورہ لوگوں کا آگیا ہے اور یہ صدا کرتا ہوا ۳۴ رجمنٹ کے گارد کی طرف سے آگے بڑھا اس اثنا مین سارجن میجر صاحب نے ارادہ اسکے روکنے کا کیا مگر بعلولہ تفنگ مجروح شدید ہوے جب یہ خبر لفٹنٹ یا صاحب اجٹین کو پہونچی وہ پریٹ پر آئے اور پستول بجانب سپاہی سر لیا مگر گولی نے خطا کی اور سپاہی مذکور نے اسپ سواری اجٹین صاحب کو گولی سے اور خود صاحب بہادر کو شمشیر سے زخمی کیا بعد ازان منگل پانڈے پریٹ کے بیچ مین گیا اور وہان دوبارہ اپنی بندوق کو پر کرکے اور ٹوپی چڑھاکر ایک ہاتھ مین شمشیر خون آلودہ اور دوسری مین بندوق لیے ہوئے باین ارادہ آمادہ ہوکر پس وپیش گشت کنان ہوا کہ جو افسر یا سپاہی وغیرہ باارادہ گرفتاری آگے آوے اوسکو مجروح یا مقتول کرے بمعائنہ اس حال کے جب کسی نے گارد ۳۴ رجمنٹ مین سے یا افسرون مین سے پیش قدمی نہ کی تو میجر جنرل ہیرسی صاحب بہراہی کپتان ہیرسی صاحب متعلق ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی جو انکی مصاحب تھے اور باتفاق لفٹنٹ ایندرو ہیرسی متعلق ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی جو دونون جرنیل صاحب کے صاحب زادہ تھے سوار ہوکر پریٹ پر تشریف لے گئے اور کپتان راس صاحب سے جو اسسٹنٹ اجٹین تھے اور اسی وقت مقام پریٹ پر وارد ہوئے تھے استفسار حال کیا کوئی صاحب حاضرین مین سے جواب طراز ہوے کہ وہ آدمی یعنی منگل پانڈے دیکھو پس وپیش گشت کر رہا ہے اور اسکی بندوق پر ہے۔

باستماع اس کلمہ کے جرنیل صاحب نے فرمایا کہ یہان کوئی گارڈ نہین ہے جو اسے گرفتار کرے یا اسکو مثال سگ دیوانہ قتل کو پہونچاوے اسکا جواب یہ ملا کہ گارد والے نہین جاتے اسپر جرنیل صاحب نے اپنا پستول خانہ زین سے نکال کر اور دونون صاحبزادگان اور راس صاحب کو ہمراہ لیکر قدم آگے رکھا اور جمعدار اور گارد والون کو حکم دیا کہ ساتھ آوین جمعدار مذکور نے بجواب کچھ عرض کی مگر جرنیل صاحب نے ہنوز اسکی عرض سماعت نہ فرمائی تھی کہ مکرر حکم ہمرہی صادر فرمایا تاہم گارد والے اپنی جگہ سے نہ سرکے بوا دیدا اس حال کے جرنیل صاحب نے باواز غضب ناک شہ کر حکم ہمرہی دیا ابتو جمعدار نے دست و پا گم کرکے عرض کی کہ سپاہی اپنی بندوقین پر ٹوپی چڑھاتے ہین بعد چڑھانے ٹوپی کے گارد والے جرنیل صاحب کے پیچھے ہو کر بطرف منگل پانڈے سپاہی کے روانہ ہوے جب قریب بفاصلہ پچاس یا ساٹھ قدم سپاہی مذکور سے پہونچے کپتان ہیرسی صاحب نے جو بجانب جیب گارد مذکور کے تھے جرنیل صاحب سے کہا کہ وہ آدمی زانو پر بیٹھ کر آپکی طرف نشانہ تاک رہا ہے۔

جرنیل صاحب نے بجواب فرمایا کہ اسے مارنے دو اگر مین مارا جاؤنگا تو تم اسکو گرفتار کرکے بہ کنار راجل پہونچا دینا اسی اثنامین سپاہی مذکور نے بندوق فیر کی اور تمام گارد والے و دیگر سپاہی باستثنا ایک سپاہی کے کہ ذات کا سکھ تھا اور ایک اور سپاہی کے زمین سے لگ گئے اور چلائے کہ اسنے خودکشی کی اور بیک مرتبہ سب اُسکے گرد جا کھڑے ہوے اُس سکھ نے اسکے نیچے سے تلوار خون آلودہ جسپر سپاہی مجروح پڑا تھا نکالی اسکا کپڑا جو گرد گردن کے تھا دور جل رہا تھا جرنیل صاحب نے جمعدار مذکور کو حکم دیا کہ اسکو منطفی کرے اور اسنے تعمیل حکم کی ایک زخم کلان پہلوے جیب سے گردن اور شانے تک کھلا ہوا تھا اور خون بشدت اسمین سے جاری تھا اور سپاہی مذکور حالت نزع مین پیچ و تاب کھا رہا تھا اکثر افسران واتی اب جمع ہو گئے تھے اور جرنیل صاحب نے بخیال اسکے کہ سپاہی مذکور مر گیا حکم نشست کیمپ صادر فرمایا اور آپ بطرف چھاونی ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی جسمین اکثر سپاہی ارادہ فاسد رکھتے تھے تشریف لیگئے اور ربانی فہمایش اور اطمینان انکی کی کیونکہ منگل پانڈے اُنسے بھی کہہ آیا تھا کہ اہل انگلستان انکی ذات لینے آئے ہین۔

بعد ازین جرنیل صاحب ۴ رجمٹ مین گئے جہان ازدحام بکثرت تھا اور انکو بھی فہمایش کی گروہ مذکور نے ظاہر کیا کہ منگل پانڈے دیوانہ تھا باستماع اس جواب کے جرنیل صاحب نے فرمایا کہ اگر وہ دیوانہ تھا تو تمکو لازم تھا کہ تم اسکو بہر نہج گرفتار کرتے یا بمثل سگ دیوانہ قتل کرتے بعدہ جرنیل صاحب نے انکا اس امر سے بھی اطمینان کلی فرمایا کہ سیاہ گورہ انکی مزاحمت کو نہین آتی ہے بعد از قیل وقال جرنیل صاحب مع ہردو صاحب زادونکے اپنی کوٹھی پر واپس تشریف لائے ڈاکٹر ہچنسن صاحب نے بر سر موقع منگل پانڈے سپاہی مذکور کا زخم ملاحظہ کیا اور کہا کہ زخم کاری نہین ہے پس سپاہی مجروح کو اسپتال مین روانہ کیا اور ایک پہرہ اسکے اوپر تعینات فرمایا اور دست دیا اسکے زنجیر مین کیے ۔

بہ روز دوم نوزدہ نفر سپاہیان ۴ رجمٹ باعث انکار جو انھون نے واسطے جانے کلکتہ کے کا مقید ہو کر بیچ گارد سپاہیان ۵ رجمٹ کے محبوس کیے گئے مگر دہ سپاہی جسنے یالفسٹن صاحب کو گولی چلائی تھی اور محبوس تھا کسی ترکیب سے فراری ہو گیا جمعدار گارد جسنے اپنے پہرے مین منگل پانڈے کے رکھنے سے انکار کیا تھا وہ بھی قید کیا گیا اور یہ بھی مشہور ہے کہ جب یہ جمعدار کلکتہ سے بارک پور مین آیا تھا تو اسنے اپنی کمپنی کے آدمیون کو بہکایا تھا کہ تم کارتوس لینے سے انکار کرنا اور جہاد فی اپنی مت بنانا ۔

حالات مرقومہ صدر کو ہم مفسدہ پردازی مین شامل کر سکتے ہین کیونکہ ہر چند صرف ارادہ فساد کا حرکات مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے مگر اسمین شبہہ نہین کہ مقصد قتل اور غارت گری پر بھی مستعد اور آمادہ ہوتے اگر انکے خیر اختیار اور احاطۂ امکان مین ہوتا مگر یہ امور تو انکے دست قدرت سے بالفعل باہر تھے اسواسطے وہ اظہار نارضامندی پر جس سے ارادہ فساد تراوش پاتا تھا متوقف ہوے ہر ایک خاص و عام پر بخوبی روشن ہے کہ جب سپاہیان بارک پور کو حکم ہوا تھا کہ وہ خود کارتوس چکنائی وغیرہ سے طیار کرین تو انھون نے انکار کیا تھا اور تخم فساد کا فوراً تمام سپاہ بارک پور و دیگر مقامات ہند کے مزروعہ دلون مین بویا تھا اور ہر وقت شب اکثر سپاہ جمع ہو کر گفتگو در باب برپا کرنے فساد کے کرتی تھی بلکہ مقام بارک پور مین ایک پنچایت قرار پائی تھی اور اسمین یہ تجویز ہوئی تھی کہ کلکتہ سے بھی سپاہ آکر شامل ہو کر آپسمین تجویز کرین کہ کسطرح فساد عام

برپا ہوا اور کسطرح بشرط امکان قلعہ کلکتہ پر قبضہ سیاہ ہو جاوے یہ تجویز انکی بھی اتنی ہی بیہودہ تھی کہ جتنا انکا ارادۂ فساد شرارت آمیز تھا مگر بعد ازین اپنے موقع پر ظاہر ہوگا کہ فی الحقیقت ارادہ انکا کیا تھا کہ فساد برپا کرین —

جتنے عرصہ تک کہ سپاہ بارک پور حالت سرکشی مین مبتلا تھی تمامی سپاہ ہندوستانی مقیم کلکتہ انکے حال اور خیال کو مستوجب رحم تصور کرتی تھی اور چند سپاہی انمین سے بباعث اظہار علامات گستاخی و ترش روئی گرفتار بھی ہو گئے تھے —

اس موقع پر یہ ذکر بھی خارج از محل نہوگا کہ ہندوستانون کے مخیلہ مین ایک خیال مستولی و متمکن ہو گیا تھا اور ایسی جلدی شہرت پذیر ہوا تھا جیسے ہر ایک امر دروغ مشتہر ہوجاتا ہی اور وہ یہ تھا کہ نواب گورنر جنرل بہادر حال یعنی لارڈ کینٹک صاحب اس امر کا بیڑا اٹھا کر ہندوستان مین تشریف لائے ہین کہ ہندوستانیون کو مذہب عیسائی مین داخل کرینگے اور نواب محتشم الیہ نے سرکار گورنمنٹ سے یہ وعدہ کر لیا ہے کہ قبل از مراجعت بولایت اس امر مہم کو عرصہ تین سال مین سرانجام فرما دینگے اور افواہ عام ہے کہ یہی باعث ناخوشی و ناراضمندی سپاہ ملک ہند کا ہوا ہے مگر مثال دیگر بواعث بمثل کارتوس وغیرہ یہ بھی ایک عذر دخیلہ بے بنیاد ہے —

منگل پانڈے جسکا ذکر پیشتر آچکا ہے بتاریخ ہشتم اپریل بسزائے جرم معلومہ پھانسی دیا گیا اور مقدمہ جمعدار ایشری سنگھ کا بتاریخ دہم ماہ مذکور کورٹ مین واسطے تحقیقات کے سپرد ہو کر بتاریخ بست و یکم ماہ مذکور اسکی نسبت بھی حکم پھانسی صادر ہوا اور اسی روز بسزائے پھانسی عمل مین آئی جرائم جو نسبت جمعدار مذکور کے پایہ ثبوت کو پہونچے یہ تھے —

اول بتاریخ بست و نہم ماہ مارچ ۱۸۵۷ع جب جمعدار مذکور بارک پور مین تھا اور کمان گارد رجمنٹ کی اسکے سپرد تھی اسنے کوشش بلیغ بلکہ کچھ ارادہ بھی واسطے فرو کرنے فساد منگل پانڈے سپاہی کمپنی نمبر ۵ رجمنٹ مذکور کے عمل مین نہ لایا جب سپاہی مذکور بوقت سہ پہر بتاریخ مذکور اپنے مکان سے نکل کر متصل اردوبرگارد مذکور کے مسلح با بندوق و شمشیر ایستادہ ہوا اور وہان پر سپاہیان رجمنٹ کو ترغیب دی اور بہکایا کہ آن کو اسکے شامل ہون اور مقابلہ حکام ذی حق کا کرین اور وہان سپاہی مذکور نے بندوق بجانب سارجنٹ میجر ہیوسن صاحب اڈجوٹنٹ

یا صاحب متعلق ۳۴ رجمنٹ کے سر کی اور اُسی مقام پر دونون صاحبون کو بزخم شمشیر مجروح کیا تب بھی جمعدار مذکور نے کوئی تدبیر یا کوشش واسطے گرفتاری سپاہی مذکور کے یا دربارہ امداد لفٹنٹ یا صاحب اور میجر ہیوسن صاحب کے نہ کی اور سوائے ازین جمعدار مذکور نے دیگر سپاہیان گارد کو اعانت کرنے صاحبان ممدوحین سے منع کیا بلکہ سد راہ اس امر مین ہوا۔

دوم جب کہ افسر نے جمعدار مذکور کو حکم دیا کہ ساتھ گارڈ کے جاکر منگل پانڈے کو گرفتار کرے اسنے تعمیل حکم نہ کی اور نافرمان برداری سے پیش آیا یہ امر قبل از وقوع جرائم مسبوق الذکر واقع ہوا تھا اور اسیوقت کرنیل ویلر صاحب نے جو کہ ان افسر ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی کے تھے یہ حکم اسکو دیا تھا جسکی متابعت اُسنے نہین کی تھی۔

قطع نظر ان جرائم کے بروقت تحقیقات مقدمۂ مذکورہ بالا ظاہر ہوا کہ جمعدار مذکور قبل از وقوع واقعہ مسبوق الذکر مصدر حرکات مفسدانہ ہوا تھا یعنی اسنے بنظر برانگیختہ کرنے فساد کے اپنی کمپنی کے سپاہیون کو یہ کہا تھا کہ جو کوئی کارتوس میرے دہن لگا مین اسکا سر تراش ڈالونگا اور اسنے سپاہیان رجمنٹ ہندوستانی کو اطلاع دی تھی کہ واسطے برپا کرنے فساد عام کے بروز تہوار ہولی مستعد اور آمادہ رہین اور اسنے یہ بھی شہرت دی تھی کہ مین نے اپنے مکان پر پنچایت کی تھی اور اسمین دو بے حوالدار اور ایک نایک اور ایک لیس نایک ۳۴ رجمنٹ شامل تھے اور پنچایت مذکور تجویز ہوئی ہے کہ جمیع سپاہیان ہندوستانی بخلاف سرکار شورش کرینگے فقط بروقت اطلاع یابی اس امر کے دو بے حوالدار وغیرہ مذکورۂ بالا اور ایک جمعدار متعلق ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی گرفتار ہوئے۔

بروقت پھانسی کے ایشری سنگھ جمعدار نے چند کلمہ بآواز بلند اپنے شرکا یعنی سپاہیان مفسدین کو کہے مضمون کلمات جمعدار مذکور واسطے اطلاع کے ذیل مین درج کیے جاتے ہیں۔

سپاہیو سنو کہ مین کتا ہون مین نے ایسی سرکار نیک و منصف سے دغا کی اور اس گناہ کبیرہ کے عوض مجکو سزا ملتی ہے مجھے اب پھانسی ہوگی اور مین مستوجب اس سزا کا ہون۔ سپاہیو تم اطاعت اپنے افسرون کی کرو تمہارے افسر حق شناس اور

منصف ہین اور اگر نہ کروگے تو تم بھی میری طرح پھانسی پاوگے سپاہیو تم اپنے افسرونکی
فرمان برداری کرو اور بگوش دل سنو اور بہ تہ دل مانو کیا وہ تمکو کہتے ہین اور کسی بیہودہ کو
اور دغل باز کے کہنے پر مت جاؤ مین نے ناصحان مذکور کا کہنا نہ مانا اور دیکھو کس نتیجہ کو
مین پہونچا اب مین دعا مانگتا ہون کہ گورنر جنرل صاحب بہادر اور جلیل القدر عہدہ داران
سرکار کو اور جرنیلون کو اور دیگر صاحب لوگون کو جو یہان موجود ہین خدا برکت
دے ستیارام ستیارام ستیارام ۔

بہ نظر اسکے کہ تحلیل بیچ بیان واردات مذکورہ بالا واقع نہو مضمون مندرجہ ذیل اپنے مقام
مناسب پر درج نہوا اسواسطے اب واسطے آگہی ناظرین کے ثبت ہوتا ہے کہ بتاریخ دہم
مارچ دو سپاہیان دوم گرانڈیل نے جنکا نام بودھی لال تواری اور بہادر سنگھ تھا ارادہ
کیا تھا کہ گارڈ ٹکسال سے جو مقام کلکتہ مین ہے سازش کرین مگر سپاہیان مذکورین گرفتار ہوکر
بحکم کورٹ چودہ چودہ برس کو قید ہوے جرائم ذیل انکی نسبت قرار دیے گئے تھے ۔

اول بتاریخ دہم ماہ مارچ ۱۸۵۷ع قریب نو اخت دہ گھنٹہ شب بیے گارڈ سے جو قلعہ
کلکتہ مین فوج میجر صاحب کے تعینات تھا بغیر مدبی ہونے کے اور بلا اجلاف علحدہ ہوکر چلے
گئے اور بعد انکے دوسرے روز گرفتار ہوکر شامل قیدیان اپنے گارڈ مین آئے ۔

دوم در اثناے غیر حاضری گارڈ چنانکہ جرم اول مین ذکر ہوا ہے دونون باتفاق ٹکسال مین
گئے اور وہان میر خان صوبہ دار کو جسکے تحت حکم گارڈ ٹکسال تھا ترغیب دینی شروع کی کہ اسی
شب باتفاق سپاہیان گارڈ قلعہ مین جاکر شامل مفسدہ و سازش جو بخلاف سرکار ہونی والی ہے ہوے
مقدمہ کا رتوس رفتہ رفتہ تا آخر ماہ مارچ ملک پنجاب مین بھی پہونچ گیا یہ ارادہ مفسدین کا
ہوا کہ سیالکوٹ کو بھی شامل فساد کرین اور اسی نظر سے کاغذ اس مضمون کا لکھ کر روانہ
مقام مذکور کیا اور یہ کاغذ اس لین یعنی جانب چھاونی سیالکوٹ سے برآمد ہوا جو تحت بمکان سلح
خانہ تھا جسکو زبان انگریزی مین ڈپو کہتے ہین مضمون اسکا یہ تھا کہ تم بھی شامل دیگر برادران پاکپور
بتعمیل حکم فسخ مذہب بہ مقابلہ پیش آؤ اور کچھ کار سرکار نہ کرو جبتک تمکو اطلاع نہ پہونچے
اور اسی طرح کا بہت سا مضمون درج تھا ۔

کچھ احوال بر ملا فسادات کا بھی جو اوائل مین ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی سے ظہور پذیر ہوا ظاہر کیا
اور جو بحرکات جمعدار ایشری پانڈے و باظہارات مختلف گواہان اثنائے تحقیقات مقدمہ
جمعدار مذکور اور باجتماع پنچایت وغیرہ جو مذکورۂ سابق بگوش حکام پہونچا تھا مگر کبھی مشتہر نہوا تھا
بیان ہوچکا اب رائے حکام اس امر پر قرار پذیر ہوئی کہ اس رجمنٹ کو بھی برطرف کیا چاہیے
عجب شامت ایام اس نمبر کی رجمنٹ پر نازل ہوا کرتی ہے کہ سابق مین بھی ۱۸۴۳ء مین
بوجہ انکار کرنے واسطے جانے ملک سندھ کے یہ رجمنٹ تمام وکمال برطرف ہوچکی تھی
اور اس ایام مین حکم جناب سپہ سالار بہادر کا بدین مضمون نسبت اس رجمنٹ کے
بتاریخ ۲۰ ماہ مارچ ۱۸۴۴ء صادر ہوا تھا۔
دربارۂ رجمنٹ نمبر ۳۴ کوئی وجہ تخفیف سزا و ترحم کی باقی نہین۔
بدنیتی ہر ایک ادنی و اعلی کے دل مین روز اول سے سمائی ہوئی ہے افسران انگریزی
نے ہر طرح انکو سمجھایا اور نیک و بد جتایا اور پند و نصیحت کی مگر ان بہودہ اور مفسدہ پرداز
کے دل مین کوئی امر اثر پذیر نہوا اور جو دلیل یا وجہ مدد و معاون پیش کی اسکی تردید اور اسکی
تنسیخ بوجہ کامل کی گئی مگر وہ لوگ اپنی حجت اور خلاف ورزی سرکار سے باز نہ رہے لہذا
اب کوئی امر سوائے اسکے باقی نہین کہ اس ۳۴ رجمنٹ کو وہ سزا ملے جسکی وہ مستحق ہے ایسا
رویہ غیر متعرف و بدنام کنندۂ نام افواج بنگالہ جسکی یہ رجمنٹ مجرم قرار پائی ہے بغیر استصواب
و زسارش افسران ہندوستانی کے تجویز اور وقوع مین نہین آسکتا جسکی یہ دلیل قوی اور ہے
کہ کسی نے افسران ہندوستانی مین سے دربارہ منع کرنے اور بعد ازان سزا دینے ان سپاہیون
کے کوشش اور اعانت افسران ولایتی کی نہین کی لہذا جناب صاحب سپہ سالار بہادر کی رائے
مین ہر ایک سپاہی مع افسر ہندوستانی اس ۳۴ رجمنٹ کا لائق ہتک کرنے کے ہے اور بنظر
اس امر کے کہ انتظام اور نیکنامی باقیماندہ سپاہ کی جو صاحب محتشم الیہ کے زیر حکم ہین باقی رہے
صاحب معزالیہ بذمہ داری خود و بہ توقع اتفاق رائے و منظوری سرکار گورنمنٹ ہند حکم صادر
فرماتے ہین کہ نمبر ۳۴ فہرست افواج سے حکم کیا جاوے اور ہر ایک افسر ہندوستانی باہم
نوازا اور سپاہی بہ نظر اسکے کہ کوئی انمین سے لائق اعتبار خدمات سرکار اور قابل نام سپاہ گری کا نہین ہے

برطرف کیا جاوے اور اس حکم کی تعمیل اس تاریخ سے ہوگی جس تاریخ حکم ہذا مقام میرٹھ مین مشتہر کیا جائیگا اور مقام مذکور کی تمام اور کمال فوج کے روبرو سپاہیان رجمنٹ مذکور کو سنایا جاویگا اور سپاہیان مجرم کے سلاح اور وردی کہ یہ مال سرکار ہے اور انکے لگانے اور پہننے کے قابل وہ نہین ہین لیکر اور انکی تنخواہ اس روز تک دام دام ادا کرکے بیرگو نہ ندامت دیکر متی انکو چھاونی سے بدر کرنا چاہیے۔

سپاہ بندیل کنڈ نے برضا و رغبت خود پھر نمبر رجمنٹ ۱۸۴۶ء مین قرار دیا اور اب دس برس بعد یعنی بتاریخ ششم اپریل ۱۸۵۷ء کو سات کمپنیان اس رجمنٹ کی برخاست ہوئین اور سپاہیان برخاست شدہ کو دام دام حساب بیباق کرکے بلتا گھاٹ پہ لیجاکر برخاست کیا اور مضمون مندرجہ ذیل بر گڈیر جنرل ہیرسی صاحب نے بزبان مبارک سپاہ برخاست شدہ کو قبل از خاستگی سنایا مضمون یہ ہے۔

بتاریخ ۲۹۔ مارچ ایک سپاہی ۳۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مقیم بارک پور نے ایک بھری ہوئی بندوق اور ایک شمشیر برہنہ ہاتھون مین لیکر زمین پریٹ پر گیا اور مفسدانہ و سرکشانہ اپنی رجمنٹ کے سپاہیون سے کہا کہ اگر بخلاف حکام اسکے شامل ہون اور اسنے اپنی رجمنٹ کے صاحب اجیٹن اور سارجن میجر صاحب کو جو اسکو منع کرنے پیشتر قدم زن ہوئے تھے مجروح شدید کیا اس آدمی کے مقدمہ کی تحقیقات ہوکے اور سزاے پھانسی تجویز ہوکر اسکو بجھاے گلو قتل کیا ایسے موقع پر ایک جمعدار نے جو گارڈ رجمنٹ مذکور کی کمان پر تعینات تھا نافرمانی کو شیوہ اپنا کیا اور سب الحکم سپاہی مذکورۂ بالا کو گرفتار نہ کیا اسکی تحقیقات بھی کوٹ مین ہوئی اور یہ بھی اسی طرح مجرم ثابت ہوکر پھانسی دیا گیا مگر یہ ہی وہ شخص اس موقع پر مجرم نہ تھے۔

نواب گورنر جنرل بہادر اجلاس کونسل کو نہایت افسوس ہے کہ رویہ دجلن ہندوستانی افسران سپاہ ۳۴ رجمنٹ کا اس موقع پر ایسا ثابت ہوا جس سے اعتبار انکا فسخ ہوا اور نواب محتشم الیہ کو سزاے سخت انکی نسبت تجویز فرمانی پڑی۔

سپاہی مفسد جسکا ذکر اوپر آیا ہے بے غل و غش زمین پریٹ پر روبرو تمام سپاہ کے پس و پیش قدم زن رہا اور اپنے افسران ولایتی کو سخت و سست کہتا رہا مگر کسی نے تجویز اسکی مغلوبی کی نہ کی بلکہ جب اسنے نشانہ باندھ کر اپنے سارجن میجر کی طرف بندوق سر کی اسوقت بھی کوئی مانع

اسکا نہ ہوا اور بعد ازان بھی کسی نے اُسکو اس حرکت قبیح سے باز نہ رکھا جب اسنے دوبارہ اپنی بندوق پُر کرکے اپنے اجینٹ کی طرف جو اسکو سمجھانے آیا تھا سوکی اور اسکے سواری کے گھوڑے کو زخمی کیا اور جب گھوڑا زخمی ہوکر گرا اسوقت بھی کسی نے جو پہرے پر تھے یا پریٹ پر موجود تھے اجینٹ صاحب کی مدد بھی نہ کی پھر جیمدار وارداتدس قدم کے فاصلہ پر مقام گارڈ سی وقوع مین آئی تھی بلکہ جب اجینٹ صاحب گئے اور سپاہی مفسد کے دست بدست آویزش رہی اور سارجن میجر صاحب بھی حتی المقدور اجینٹ صاحب کی کرتے تھے سب سپاہی بجگردی تھے اور وہ جو وردی پہنے تھے سب گرد و پیش جمع ہوئے مگر کسی نے مدد نہ کی اور نہ سپاہی مذکور کو اس حرکت فاسد سے باز رکھا اور وردی والے سپاہی تو شامل فساد بھی ہوگئے اور سارجن میجر صاحب کو بندوق کے کندون سے مار مار کر زمین پر گرا دیا اور اسپر بھی مضروبات کندہ کم نہ کین ۔

نواب گورنر جنرل بہادر کو نہایت افسوس ہے کہ وہ سپاہی جسنے یہ حرکت نامردانہ کی تھی گو شناخت بھی اسکی ہوگئی ہو گئی تھی مگر فراری ہوکر سزائے جرم سے محفوظ رہا ۔

بیان مگر ایک سپاہی یعنی گران ڈیل نے جسکا نام شیخ پلٹو تھا اور اب وہ عہدہ حوالداری پر مقرر ہوگیا ہے نقش ادبدل اپنے ہم جنسون کے رکھا اور بے تامل اطاعت حکام پر مستقل رہا اور بچانے اجینٹ صاحب مین مجروح بھی ہوا مگر اسنے وہ کام کیے جو بے ہتھیار سپاہی کے امکان مین تھا اور اسکی خدمات محمول اوپر ایمان داری اور مردانہ شعاری کے ہوئین ۔

جب اجینٹ صاحب مجروح و خستہ مقام واردات سے اپنے مقام قیام پر واپس آتے تھے تو سپاہی مذکور یعنی شیخ پلٹو چھاؤنی کے سامنے ہوکر گذرا اسنے اور مجمع سپاہ کو بہ سخت و درشت کلامی متکلم ہوکر کہا کہ لعنت تمپر ہے کہ تمنے اپنے افسر کو روبرو اپنی آنکھون کے مجروح ہونے دیا اور کچھ اعانت نہ کی سپاہیان مجمع نے کچھ جواب نہ دیا اور درشت وے کر چین بجبین ہوکر چلے گئے سپاہیان گارڈ مذکور نے جو اپنے کام مین پہلوتہی کی تھی عوض اسکے جمعدار گارڈ کو پھانسی ہوئی اس گارڈ مین سے جسمین بیس سپاہی تھے چار سپاہی برخلاف مفسد شنیل حکم مستعد ہوئے تھے مگر جمعدار نے انکو منع کیا اور جب حاکم بالادست نے انکو حکم ہمرہی دیا تو اکثر

سپاہی جبراً انکے ساتھ ہوئے ہیں۔

بہ نظر حالات مرقومۂ بالا و دیگر وجوہ متعلقہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کے نزدیک یہ امر صاف اور روشن ہے کہ تمام کمپنی ہائے ۳۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مقیم کلکتہ کے دل میں فساد غالب ہے اور بدین وجہ کہ اس جنگ و جدل میں جو عرصہ تک رہی تھی کوئی اپنی جگہ سے متحرک نہوا اور نہ کسی نے ارادہ فرو کرنے اس نائرہ فساد کا کیا اسی سبب سے تمام و کمال سپاہی مستوجب سزائے مفسدین قرار پائے اور نواب گورنر جنرل بہادر آئندہ انپر اعتماد نہیں رکھ سکتے اور بہیں لحاظ انکو خدمت سرکار سے معزول فرما کر حکم دیتے ہیں کہ آئندہ انکو روزگار سرکار سے نہیں ملیگا۔

کہ نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کا یہ حکم ہے کہ ہندوستانی افسر اور سپاہی ۳۴ رجمنٹ پیادگان کے جو بالفعل مقام بارک پور میں مقیم ہیں بر طرف ہو کر فوج بنگالہ سے برخاست کیے جاوین اور مردمان مفصلہ ذیل جنکی وفاداری و ایمان داری و خدمات شائستہ جو انسے اسوقت میں نسبت بکام و انتظام سرکار ظہور میں آئی ہیں اور نواب گورنر جنرل بہادر کے روبرو پایۂ صداقت کو پہونچی ہیں حکم برخاستگی سے مستثنا کیے جاوین۔

صوبہ دار سویمبر پانڈے	صوبہ دار مدح خان	جمعدار دریاؤ سنگھ	حوالدار شیخ پلٹو	
حوالدار گوربخش سنگھ	حوالدار جیورالھن تیواری	رام سہاے لال سپاہی	صوبا سنگھ سپاہی	
آتما سنگھ سپاہی	مہولال سپاہی	شیوبخش تیواری سپاہی	علاوہ ازاسامیان	

مذکورۂ بالا وہ لوگ بھی حکم برخاستگی سے مستثنا ہونگے جو بتاریخ ۲۹ ماہ مارچ چھاؤنی میں موجود نہ تھے یا اسپتال یا کسی اور سبب سے غیر حاضر تھے اور انکی غیر حاضری بروز مذکورہ پایۂ ثبوت کو پہونچیگی مگر یہ استثنا نسبت افسران ہندوستانی کے نہیں ہے بلکہ کل افسر سوائے افسران مذکورۂ بالا برخاست ہونگے۔

افواج ہند پر بخوبی روشن ہے کہ سرکار صرف افسرون کو ذمہ دار انتظام اور خوش وضعی و ایمان داری سپاہ قرار دیتی ہے بلکہ ایک حکم اس مضمون کا احکام گورنری یعنی جنرل اورڈر مورخہ ۲۳ جنوری ۱۸۵۶ء نمبر ۱۲۲ میں مشتہر کیا گیا تھا اور ہر ایک رجمنٹ کو یقین واثق

سمجھنا چاہیے کہ یہی قاعدہ مدام و مستدام سے لے کر قیامت تک عملدرآمد ہوگا۔
حکم برخاستگی چھاؤنی کلکتہ میں تعمیل ہوگا اور تمام رجمنٹ جو وہ منزلہ راہ تک مقیم ہونگی
اس موقع پر طلب فرمائے جاویگی اور انکے روبرو تعمیل حکم مصدرہ بالا ہوگی۔
اس رجمنٹ کی پریڈ ہوگی اور ہر ایک مسئول سپاہی اپنے اسلحہ دیگر تمام وکمال تنخواہ
واجب الادا حاصل کرکے چھاؤنی سے باہر نکالدیا جاویگا اور اسکی وردی بھی لے لیجاویگی۔
اول دفعات حکم مذکورہ بالا حاوی ان تین کمپنیوں پر ۲۴ رجمنٹ کے نہیں ہے جو
مقام بیرکپور میں مقیم ہیں اور جنکی نسبت کچھ الزام شور و فساد کا عائد نہیں ہوا ہے۔
اب ایک امر اور تنقیح طلب بداشت نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل باقی رہا ہے
اور وہ یہ ہے۔ وہ سپاہی جو اصل مفسد اس فساد ۲۹۔ ماہ مارچ کا تھا اسنے اپنے رفیقوں سے کہا
تھا کہ ہماری مدد کرو کیونکہ ہمارا مذہب خلل میں پڑا چاہتا ہے اور اب سرکار وہ کارتوس کنوائیگی
جسکے دانت سے کاٹنے میں زیان مذہب ہے اور جس تقریر سے اسنے یہ مطلب ادا کیا تھا
اس سے معلوم ہوتا تھا کہ اکثر سپاہی اس خیال خام میں اسکے شریک ہیں۔
غرضہ چند روز کا گذرتا ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے باجلاس کونسل سپاہیان بنگالہ کو
سمجھنا دیا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے کبھی اپنی سپاہ سے بجبر و بردستی کسی امر کی تعمیل کا جو اسکے
خلاف مذہب ہو آج تک حکم نہیں دیا ہے اور ہم یقیناً بیان کرسکتے ہیں کہ گورنمنٹ ممدوح کبھی
ایسی حرکت نہ کریگی اور نواب محتشم الیہ کو یقین واثق ہے کہ اسکے اس وعدہ نے ہر ایک
سپاہی کے دل سے رفع شک و خام خیالی کردیا ہوگا۔
[illegible] سپاہی اور بدگوئی [illegible] گنجایش رکھتی ہی مگر
افسران ہندوستانی اور سپاہیان ۳۴ رجمنٹ غدر فریبی و بدگوئی پیش نہیں کرسکتے کیونکہ
چند روز قبل از وقوع واقعہ ۲۹ ماہ مارچ ان لوگوں کو یہ امر خلاف و بدفعات فہمایش کیا گیا
تھا اول مرتبہ انکے صاحب کمان افسر نے انکے دل نشین کردیا تھا کہ خطرہ مذہب بیجا ہے
اور [illegible] جنرل [illegible] نے بھی یہی امر انکے ذہن نشین کیا تھا اور یہ امر انکو
[illegible] کارتوس انکو ملینگے انمیں کوئی شے خلاف [illegible] مذہب

نہین ہی اگر بعد از نمایش چندین وجوہ طمانیت آمیز بھی سپاہ ۳۴ رجمنٹ اگر بنگالی اور رجمنٹ کے سپاہی اپنے افسرون اور گورنمنٹ پر اعتبار نہین کرینگے اور اسپر اور اسپر بھی شبہات بیجا اپنے دل مین قائم کرکے برخلافی اور نافرمان برداری اور فساد پر بہ حجت بے محل و بے بنیاد مستعد اور کمربستہ رہینگے تو قصور انکا ہی اور سزا انکے سرون پر گھیگی اور نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل انکو آگہی بخشتے ہین کہ سزا ایسے قصور کی بے تامل نہایت سخت ہوگی ۔

یہ حکم ہر ایک رجمنٹ و رسالہ اور کمپنی ملازم سرکار کو پریٹ پر سنایا جاویگا اور بروقت وصول اس حکم کے ہر ایک صاحب کمان افسر اپنی ماتحت فوج کو پریٹ کرکے یہ حکم سنا دینگے ۔

اس مقام پر کہ بیان علامات مفسدہ پیش نظر ہے احوال مندرجہ ذیل بھی بے محل اور خارج از آہنگ متصور نہوا ایک ہندوستانی افسر سپاہ میرٹھ نے ایک حاکم اعلے سے بتکرار استفسار کیا کہ کیا سرکار نے حکم اسطرح کا جاری فرمایا ہی کہ استخوان گاؤ غلہ گندم کے ساتھ سائیدہ ہوکر شامل گندم کے بازار مین فروخت ہوا کرین اور اس طرز تقریر سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ روایت اکثر سپاہ اور باشندگان کو یقینی تھی اب لازم آیا کہ کچھ بیان باعث اس روایت کا کیا جاوے تا بتاریخ ہشتم ماہ مارچ ۱۸۵۷ء ایک بیوپاری بنام ولوالی سنگھ نے دو صد من آرد گندم آسیا بھولا سے کہ بفاصلہ پانچ کروہ مقام میرٹھ سے واقع ہی خرید کرکے براہ گنگ شرق روانہ کیا اور کانپور مین پہونچکر بازار مین کھلا اور نرخ سترہ سیر فی روپیہ دست بدست فروخت ہوگیا بعد ازین تا آخر ماہ مذکور بیوپاری مسطور نے اور دیگر بیوپاریان نے قریب آٹھ سو من آرد آسیا ہاے مختلفہ سے خرید کرکے مقام کانپور کو روانہ کیا اس آرد مین شک آمیزش کا پیدا ہوا کیونکہ نرخ اسکا ارزان تھا اور ارزانی آرد کی باعث گرانی خاطر آردفروشان ہوئی اور یہ تقریر درمیان آئی کہ گندم تو اٹھارہ سیر فروخت ہوتا ہے اور یہ آرد کہ فاصلہ سے آیا ہے کس وجہ سے ارزان بکتا ہی مگر یہ اصل مطلب نہ سوچے کہ بیوپاری نے خبر سنی تھی کہ دیگر بیوپاری آرد خرید کرکے نیت روانگی مقام کانپور رکھتے ہین پس اسنے یہ خیال کیا تھا کہ اگر آرد مال آگرا تو کیا عجب ہی کہ اسکی فروخت مین یا نرخ مین کچھ فتور واقع ہو اس نظر سے اسنے قبل آنے آٹھ سو من آرد دیگر کے اپنا مال بہ نرخ ارزان فروخت کردیا تھا الغرض ایک سپاہی نے جس نے خود تھوڑا آٹا خریدا تھا یہ شہرت دی کہ اس آٹے مین

گاؤ اور خوف کے استخوان سائیدہ آمیز کیے ہین یہ شہرت رفتہ رفتہ ہر خاص و عام کے گوش زد ہوئی اور جو لوگ کہ ارادہ فساد کا دل مین رکھتے تھے انھون نے اور راشتعالک دی جو خص کہ اب آٹے کی خرید موقوف ہوئی ہر چند بیوپاری وغیرہ نے ہر طرح فحایش کی کہ یہ شہرت بے اصل اور بے بنیاد ہے مگر چند روز کچھ فائدہ مترتب نہ ہوا ایک منشی بنام کریم بخش جو گماشتہ کمسریٹ تھا خود مقام آسیا پر گیا اور تمام و کمال احوال دریافت کر کے خود تین روپیہ کا آٹا اپنے خرچ کے واسطے لایا بلکہ قریب سو نفر سپاہی بھی مختلف الاوان مین واسطے دریافت حال کے گئے اور آکر بیان کیا کہ اس آرد مین کسیطرح کی آمیزش نہین اور یہ شہرت محض بے بنیاد ہے مگر سوائے ازین اور کچھ فائدہ نہوا کہ کچھ اور آٹا اسی قسم کا بہ نرخ اٹھائیس سیر کے خرید کیا گیا اور دیگر رسد آسیا ہا سے آئی بلکہ جو آرد باقی ماندہ تھا وہ پڑا پڑا خراب ہو گیا دو ہزار من آٹا چکیون پر جو تھا مگر کسی نے نہ لیا کیونکہ تاریخ دہم اپریل خرید و فروخت اس قسم کے آٹے کی یکدست موقوف ہو گئی ۔

بعد ازین ارادہ فاسد سپاہ ہندوستانی کا جا بجا مبسوط ہونا شروع ہوا اور اول ظہور اس ارادے کا بکثرت واردات آتش زنی مقام انبالہ مین بتاریخ ۶ اپریل نمایان ہوا یعنی ایک اسپتال سپاہ ہندوستانی مین بوقت نواخت آٹھ گھنٹہ شب آگ لگی اور تمام مکان خاک سیاہ ہو گیا مگر بخوبی طالع سے یہ اسپتال خالی تھا اور ایک گھنٹہ بعد گودام شراب کمسریٹ جو بفاصلہ ایک کروہ اسپتال آتش زدہ سے واقع تھا شعلہ ور ہوا اس گودام مین چار سو بیالیس پیپے شراب کے تھے جنکے سوختہ ہونے سے علاوہ قیمت مکان گودام مذکور جو ایک جزو چھاونی گورہ کا تھا سولہ ہزار روپیہ کا نقصان سرکار ہوا شب دوم کو اور چند مقامات پر شاہ ناری نے دست درازی کی اور چند روز مین متعدد عمارات مثال دل مفسدان جل کر خاک سیاہ ہو گئین مگر ہنوز یہ نہ معلوم ہوا کہ موجد اور مصدر اس امر ناخدا ترسی کے کون ہین لیکن گواہی چوکیداران گودام مذکور سے واضح ہوا کہ جب گودام مین آگ لگی تھی اسکے بعد ایک سوار گودام مین سے طرف شہر انبالہ کے پاشنہ کوب گیا تھا ۔

بتاریخ اٹھارہوین ماہ مذکورہ بالا جو رجمنٹ ہندوستانی مقیم چھاونی انبالہ تھین انکو حکم ہوا

کہ کارتوس نئے استعمال مین لاوین مگر انھون نے پوست کندہ جواب انکار یہ دیا اسپر یہ بین لحاظ کہ کوئی امر صریح باعث فساد یا زیادتی متجانب سرکار واقع نہو سپاہ مذکور کو حکم ہوا کہ وہ کارتوس نئے قسم کے خود طیار کرلین اس موقع پر لفظ صریح اسواسطے لکھا گیا کہ قبل ازین نواب گورنر جنرل بہادر نے بذات خود سپاہ بارک پور کو آگہی بخشی تھی کہ نئے کارتوس مین کوئی شی منافی مذہب ہنود و مسلمین نہین ہے اور اب جو انکو طیار کرنے کا حکم ہوا تو اس سے صراحت ماہیت کارتوس بخوبی معلوم ہو سکتی ہے اور اس حکم سے یہ بھی متصور تھا کہ جب سپاہ کو کل حال سے نقصی کارتوس معلوم ہوگا تو چھاونی بلاے آتش زدگی سے محفوظ رہیگی مگر سپاہ تو بیحد برگشتہ ہو گئی تھی اور ایک دلیل قوی انکی برخلافی سرکار سے یہ ہے کہ تمام قیمتی اسباب افسران ہندوستانی نے باندھ کر برآمدہ مین نکال رکھا تھا کہ جسوقت آتش زدگی انکی چھاونی مین مشتعل ہو فوراً اپنا اسباب لیکر رہی ہون۔

اب سرکشی دوسری جانب بھی رفتہ رفتہ نمودار ہوئی یعنی ہفتم رجمنٹ پیادگان اودھ نے سر بشورش اٹھایا اور ارادہ کیا کہ ۳۴ اور ۴۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کو بھی شریک اپنا گردانین بیان شورش رجمنٹ مذکور کا بمقام لکھنؤ ذیل مین درج ہوتا ہے۔

چند روز گذرتے ہین کہ سپاہ رنگروٹ یعنی نئی بھرتی نے نئے کارتوس کے کاٹنے سے انکار کیا تھا مگر جب انکے افسران والایتی نے فہمایش کی تو وہ اس حرکت سے باز آئے اور دوسرے روز بوقت پریٹ سب نے کارتوس لیے اور کاٹے اور افسران مذکورین نہایت خوش ہو کر باہم کلمہ مبارک باد زبان پر لائے کیونکہ ایسی مہم مشکل پر اتنی آسانی سے غالب آئے تھے مگر افسوس کہ انکی خوشی اور مبارکباد کی کچھ اصل نہ تھی کیونکہ بتاریخ یکم سپاہ مذکور نے دوبارہ عذر پیش کیا اور نافرمانبردار رجمنٹ بن ہو گئے مگر افسران ہندوستانی ان نوملازمون کی حرکات پر نفرین کرتے تھے اور بار بار افسران انگریزی کی طمانیت کرتے تھے کہ پرانے سپاہی سب راضی اور خالی از شبہات لاطائل ہین بتاریخ دوم ماہ مذکور صبح کو اکثر سپاہ رجمنٹ دولتخانہ سے کہ جہان وہ نوکری پر میگزین مین تھی واپس آئے اور قبل از انکے رجعت کرنے کے صاحب کمان افسر وائس صاحب بہادر نے تصور فرما کر انکو اطلاع کی کہ کیا تو ملازم سپاہیون نے کیا تھا اور انکی حرکت بیجا ہے کیا سزا انکو دی گئی اور بعد ازان سپاہ مذکور کو فہمایش کی کہ تم اپنے کام پر مستعد رہنا اور کسی طرح کا

عذر بیجا پیش نہ کرنا اور دیکھنا کسی طرح کا خلل انتظام رجمنٹ مین واقع نہ ہوتا کہ جو نیکنامی تمہاری
رجمنٹ کی ابتک مشہور ہی اسمین کچھ خلل واقع ہو اور نام سپاہ گری کا بدنام نہ ہو جاوے سپاہیان
مذکور نے کلمات مندرجہ بالا بہ توجہ تمام سنے اور خاموش اپنی لین یعنی چھاؤنی کو رخصت ہو کر چلے
گئے مگر انکے بشرے سے ایک صورت زشت و زبون نظر پڑی اور انکے حرکات سے ناخوشی تصور
مین آئی جسکے ملاحظہ سے کپتان والسن نے مناسب سمجھا کہ برگیڈیر گری صاحب کو اطلاع ان حالات
کی ضرور ہی مگر قبل ازین کہ صاحب موصوف برگیڈیر صاحب ممدوح کو اطلاع حالات زبون کی دین
تمام افسر ہندوستانی جمع ہو کر حاضر ہوے اور صاحب موصوف کو بہر طور قسم اور قول سے یقین کیا
کہ ہمارے سپاہی سب خوش اور راضی ہین اور وہ سب کارتوس کاٹنے پر مستعد ہین بلکہ اس نہج سے
صاحب کی خاطر نشان کی کہ ہم سب افسر انکے اطمینان کے واسطے روبرو اپنی اپنی کمپنی کے سپاہی
کرینگے تاکہ وہ سب پیروی ہماری کرین اور انکو یقین کامل ہو جاوے کہ کارتوس مین کوئی شے مخالف
مذہب نہین ہی مگر کچھ وقفہ درکار ہے اور صاحب ممدوح کی بہر طور خاطر جمع کی کہ ہمارے قول و
فعل کی سب سپاہی قدیم پیروی کرینگے اور صاحب کو اسپر آمادہ کر لیا کہ کچھ وقفہ دینے مین ہرج
نہین ہی اور اطلاع وہی بالفعل موقوف رہی جب بوقت نواخت تین گھنٹہ سہ پہر صاحب نے
کل رجمنٹ کو اس امر کی تعمیل کے واسطے طلب کیا تو سب حاضر آئے مگر بجاے ایفاے وعدہ و
باستجواب تمامی افسران انگریزی کسی افسر ہندوستانی نے کارتوس کو ہاتھ نہین لگایا اور یہ کہا
کہ ہمکو خوف ہی کہ سپاہ بعوض اس حرکت کے ہمکو جان سے تلف کر ڈالیگی افسران ولایتی نے کچھ اور
فہمایش مناسب تصور نہ کر کے رجمنٹ کو رخصت کیا اور تمام سپاہ اپنی چھاؤنی مین بشور و غل داخل
ہوئی گویا کہ انکے تمام مقاصد دلی اور مطالب لابدی حاصل ہوے اب تمام امور طشت از بام ہو گئے
اور اطلاع اس حال کی برگیڈیر گری صاحب کو کی گئی اور برگیڈیر صاحب کپتان بارلو صاحب
برگیڈیر میجر کو ہمراہ لیکر فوراً چھاؤنی ہفتم رجمنٹ مین تشریف لیگئے اور سب رجمنٹ کو جمع کر کے
استفسار اس امر کا فرمایا کہ تم سب جو کارتوس ابتک استعمال کرتے ہو انکو آیندہ بھی کاٹوگے
یا نہین تمام و کمال سپاہیان رجمنٹ مذکور نے انکار صاف کیا باستماع جواب صاف برگیڈیر صاحب
نے حکم دیا کہ سپاہ منصفی نگرانی رہے اور خود واپس اپنے مقام پر تشریف لائے رات تو باین طور آئی

گذر گئی مگر صبح یعنی تیسری تاریخ کو قریب دس گھنٹہ بجنے کے کمپنی گرانڈیل ہر ایک کمپنی کے پاس جاکر
معین ہوئی کہ تم اپنے اپنے آفیسر اور کوارٹر ماسٹر سارجنٹ اور ریل حوالدار کو مار ڈالو عرصہ ایک یا
دو گھنٹہ کا گذرا ہوگا کہ کچھ آدمی دوان دوان صاحب لوگون کے پاس آئے اور التماس کی کہ حضور
جلدی مسلح ہوجاین کیونکہ رجمنٹ اپنے ہتھیار لینے کے واسطے دوڑ پڑی ہے افسران ولایتی یہ حال سنکر
فوراً بجانب چھاونی روانہ ہوے وہان جاکر کیا دیکھتے ہین کہ سپاہی بحواس بجا گھومتے پھرتے ہین
مگر جب سپاہیون نے اپنے افسران ولایتی کو دیکھا تو کچھ اپنی چھاونی مین چلے گئے اور بندوقین
اپنی پوشیدہ کرلین اور اکثر سپاہی آکر مظہر خیر خواہی اور نمک حلالی ہوے اور زیادہ برین یہ بھی انھون
نے کیا کہ اپنے افسرون کے گرد تلوارین لٹکائے ہوئے جمع ہوگئے اور انکی حفاظت مین بخلاف
اُس سپاہ کے جو زیادہ مفسدہ پرداز تھی مستعد اور آمادہ ہوے اسی اثنا مین کہ صاحب کمان
افسر سپاہ کو فہمایش اور نصیحت کر رہا تھا کہ تم سب علیحدہ ہوجاؤ اور اپنے جرم کو زیادہ سنگین
نہ کرو ورنہ نتیجہ زبون تر از وہم و قیاس تمکو ملیگا اور نیز انکو آگہ کر رہا تھا کہ اگر اسطرح وہ لوگ
بدنظمی و سوء انتظامی کے باعث ہونگے تو انکے حق مین سوائے سزاے شدید اور کچھ متصور
نہین ہے اور ایسے ایسے کلمات نصائح آمیز اور سخنان تند و تیز سے انکو متنبہ بھی کر دیا تھا کہ تمام افسران
ہندوستانی حاضر خدمت ہوکر عذر آور ہوے مگر اِن جانب تو واقعہ موسی باغ مین ہو رہا تھا اور
اُدھر ہر اس رجمنٹ مفسد نے پیغام ۴۸ رجمنٹ کو مقام منڈیانون مین روانہ کیے مگر سپاہ جریلے
۴۸ نے پیغام بردون کو گرفتار کرکے حاضر حضور کرنیل یا مر صاحب کمان افسر کے کیا اس حرکت
سے سوائے کمال ایمان داری اور وفاداری سپاہ ۴۸ رجمنٹ کے اور کچھ ظاہر نہین ہوتا
بعدہ جب گرفتاری پیغام بران بظاہر مفسدین کے گوش زد ہوئی ہوگی کیونکہ بوقت شام تمام سپاہ
مفسدہ پرداز خاموش ہوکر اپنے اپنے مقام مین جا بیٹھی اور یہ بھی اطلاع انکو ہوئی ہوگی کہ یہان
سامان منتفی کرنے ناکردہ فساد کا مہیا ہو رہا ہے کیونکہ انسان ہندوستانی نے بعد ازان آکر یہان
کیا کہ پاہی سب حاضر ہین اور کہتے ہین کہ جیسے کارتوس ہمکو ملینگے ہم انکو کاٹینگے اس امر کی اطلاع
برگیڈیر صاحب کو کی گئی مگر مناسب وقت نہ تھا کہ اور وقفہ امتحان نا دیا جاوے بلکہ فوراً سزاے اعمال
دینی پر ضرور تھی اسواسطے قریب آٹھ بجے کے رجمنٹ ہفتم مکرر پریٹ پر جمائی گئی اور فوراً بعد ازان آواز سم

ستوران واسلحہ بجاعان نزدیک معلوم ہوئی اور ثابت ہوا کہ رسالہ وغیرہ سب نزدیک آپہونچے تھے اعرصہ
بھی نگذرا ہوگا کہ ہر طرح کی سپاہ موجود ہوئی اور بہ تفصیل ذیل میدان مین نصب کی گئی رسالہ ہفتم
اور رسالہ گال صاحب بجانب راست اور توپخانہ محاذی مانکے اور رجمنٹ ۴۸ پیادگان ہندوستانی
اور چار کمپنی ۳۲ رجمنٹ گورہ سپاہ مفسدین کے سر پر قیام پذیر ہوئین مفسد تھوڑی دیر تو خاموش کھڑے
رہے گویا حاکم سکتے مین تھے مگر جب گولہ اندازون نے مہتابین روشن کیں تو انکے دیکھنے سے زہرہ
مفسدین نامرد آب ہوگیا اور زیادہ از نصف یا بہ گریز ہوئے اور جو اسباب اور اسلحہ انکے تھے سب پھینک
پھانک کر بھاگ نکلے صرف پارچہ جو انکے جسم پر تھے وہی ساتھ لیگئے ہر چند انکو روکا مگر کوئی نہ ٹھہرا آخرکار
رسالہ انکے تعاقب مین گیا اور چند مفروین کو گرفتار کرلائے اور وہ مفسد جو سکتے کے عالم مین تھے اور
پیروی مفروین انسے نہوسکی انھون نے حسب الحکم ہتیار سپرد سرکار کردے اور بے عذر وحیلہ
گرفتار ہوگئے اور پہرے سپاہ موجودہ مین سے چھاونی مفروین پر مقرر ہوئے تاکہ حفاظت چھاونی
وسرکاری اسباب وغیرہ کی کرین اور اسی طرح قبل از سر ہونے توپ شام کے
ہفتم رجمنٹ پیادگان اودھ فہرست مفسدان وسرکشان مین شامل ہوگئی —

جیسا سابق مین ذکر ہوچکا ہے ہفتم رجمنٹ اودھ نے ارادہ کیا کہ ۱۲ اور ۴۸ رجمنٹہاے ہندوستانی
بھی شریک فساد ہوکر مفسدین مین شامل ہون مگر کتابت جو اس باب مین روانہ ہوئی
تھی قدرے سپاہیان رجمنٹہاے مذکورین نے گرفتار کرکے روبرو ے افسران ولایتی کے
گذرانی اور نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ ہفتم رجمنٹ اودھ برطرف کی گئی جناب سرہنری لارنس صاحب
بہادر کہ جو سزا دینے مین چست تھے اور انعام بخشی مین بھی سست نہ تھے یہ تجویز ہوئی
کہ اشخاص مستحقین کو انعام نمایان وخدمتہاے گران بہا لائق عنایت وشان سرکار سے عطا ہون
تین آدمی ۴۸ رجمنٹ کے یعنی ایک صوبہ دار اور ایک حوالدار میجر اور ایک سپاہی
اور ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی کا ایک سپاہی جو وفادار اور جانب دار سرکار رہے
تھے انکی عزت افزائی اور شہرت نام کے واسطے سرہنری صاحب بہادر ممدوح
نے تاریخ ۱۲ مئی ایک دربار قرار دیا تاکہ جلسہ عام مین رویہ اشخاص مذکورہ بالا کا پایہ
منظوری ورضامندی سرکار حاصل کرکے باعث عزت اور حمیت وفادار سپاہیون کا ہو

صحن جو روبرو سے کوٹھی رزیڈنسی کے واقع تھا فرش قالین سے کیا گیا اور تین جانب فرش کے کرسیان بآئین شائستہ لگائی گئین تاکہ ہندوستانی افسر اور دیگر اشخاص رجمنٹ جو ہمراہی تین تھے انیر آکر بیٹھین اور برآمدہ جو وسیع اور رفیع تھا کرسیان اور پلنگ وغیرہ واسطے ملکی اور جنگی افسرون کے بچھائے گئے بوقت نواخت شش گھنٹہ شام سر ہنری لارنس صاحب بہادر کے سی بی ہمراہی سکریٹر صاحبان یعنی جے کوپر صاحب اور کپتان ہیسن صاحب اور باتفاق برگیڈر ہیڈ سکوم صاحب اور برگیڈیر گری صاحب مع انکے رفقا و مصاحبین کے یعنی میجر مریٹ صاحب پی ماسٹر کپتان میگنیل صاحب مہتمم بازار کپتان جیمس صاحب ڈپٹی جرنیل کپتان بارلو صاحب برگیڈ میجر متعلق اودھ بے آئین فوج اور کپتان بارول صاحب برگیڈ میجر لکھنؤ اور ہمراہی کرنیل بفورڈ صاحب کرنیل ماسٹر صاحب کرنیل پامر صاحب اور کرنیل بردار صاحب اور میجر گال صاحب اور میجر بارونج صاحب تشریف فرما ہوکر رونق بخش کرسی ہوے اور انکے برابر کشتیون مین خلعتہاے گران بہا رکھے گئے قبل از عطا فرمانے خلعت کے جناب سر ہنری لارنس صاحب بہادر نے ایک نہایت سپاہیانہ دمردانہ اور فصیح اور بردلی کی گفتگو بزبان ہندوستانی بطرز خوب وصاف آہستہ آہستہ روبروے ہندوستانی افسران وسپاہ موجودہ اوا کی ہر ایک فقرہ اور ہر ایک لفظ اسکا موبر تمام ہاے مردمان موجودہ ایستادہ کرتا تھا اور ہر ایک شخص نے بہ تہ دل اُسکو سنا اور اسپر کاربند ہوے ہمکو نہایت افسوس ہے کہ اس گفتگو کا (اس فقرے سے پایا جاتا ہے کہ وہ گفتگو زبان انگریزی مین تحریر ہوئی ہے اور اسوقت ضرورتاً بزبان ہندی سنائی گئی تھی) ترجمہ زبان اردو مین ہوکر ہر ایک رجمنٹ مقیم ہندوستان مین تقسیم نہوا مگر ہم اسکا مضمون ذیل مین درج کرتے ہین ۔

اے سپاہیو چند آدمی یہ شہرت ساری پھیلاتے ہین کہ خواہش سرکار اسطرح پر ہوئی ہے کہ مذاہب سپاہ مین خلل واقع ہوا اور دست اندازی کیجاوے تم سب خوب واقف ہو کہ یہ امر دروغ محض ہے تمہارے بزرگ جانتے ہین اور تم بھی خود بخوبی آگہی رکھتے ہو کہ سنہ برس سے بلکہ زیادہ اس عرصہ سے تمہارے مذہب مین کبھی مزاحمت نہین ہوئی ہے اور منجملہ تمہارے وہ لوگ جنھون نے حالات پیشین پڑھے ہین اور جنھون نے تواریخ اس ملک کی دیکھی ہے اور وہ لوگ جو احوال بادشاہان سلف بزرگ سے سنتے آئے ہین بخوبی واقف ہین کہ سابق مین عالمگیر نے اور حال مین حیدر علی نے بھی اپنے

ہندو مسلمان کر ڈالے اور مندر خراب کیے و شوالے مسمار کر ڈالے اور جو ٹھاکر دوارے خانگی پرستش کے تھے وہ بھی چھین لیے اور زمانہ حال کا احوال سنو کہ اکثر تم مین سے واقف ہین کہ رنجیت سنگھ نے مسلمان پنجاب کو کبھی اذان دینے کی اجازت نہ دی اور بڑی بڑی عالیشان مساجد مین جیسے شہر لاہور کی رونق ہی اور تعمیر کرنے والون کی شان اور شوکت اب تک اُنسے ظاہر ہوتی ہی کبھی اسکے وقت مین اذان نہ ہوئی اور خاص لکھنؤ مین سال پیوستہ تک کوئی ہندو شوالہ تعمیر کرنے نہ پاتا تھا مگر یہ تمام معاملا دگرگون ہو گئے اب کوئی شخص ایسا نہین جو ہمارے ہندو اور مسلمان رعایا کے مذاہب مین خلل انداز ہو یا کسی طرح باعث تصغیر اور تحقیر کا ہو تم بچشم خود دیکھتے ہو اور بخوبی واقف ہو اسواسطے میری شہادت یا تقریر اس امر مین کچھ ضرور نہین تم یہ بھی خوب جانتے ہو کہ تمام دنیا مین کوئی اور سلطنت ایسی نہین کہ ہم پلہ و ہم پہلو سرکار انگلشیہ کے بیچ طاقت و دولت و آمدنی و روپیہ اور ملک کے کبھی جاے کوئی ایسا سمندر نہین ہی جسپر اس ملک صدہا جہاز نہین جاتے اور کوئی ملک ایسا نہین جسمین اُسکی سپاہ موجود نہین تم سب نے سنا ہی کہ جنگ روس مین کیا ہوا اور کسطرح ہماری سپاہ بری و بحری نے بخلاف ایسی ایک نہایت طاقت دار قوم کے اور باوجود لاحق ہونے عوارض گوناگون اور شدائد و تکالیف موسم محنت کے اور باوصف کم ہونے سپاہ اور مسافت ہزارہا کوس کی اپنے ملک سے ہر ایک نہرج کو رفع کرکے اور تمام مقابلون کو دفع کرکے لڑائی مین فتحیاب ہوئی اور بتاب شمشیر نصرت نام ملک کو روشن کیا اور دشمن قوی کو بمعانہ ایسی فوج آراستہ و سامان شائستہ و جنگ آزمایان کہ جسکی ہمسری کوئی فوج کسی ملک کی نہین کر سکتی اور شکست دینے کا تو کیا ذکر ہے استعجاب اور استغراب مین ڈال دیا۔

اگر ضرورت ہو تو عرصہ چند ماہ مین ایک لاکھ فوج ولایت سے ہندوستان مین آسکتی ہی۔ ایسی سرکار کو کہ جیسے ہماری سرکار ہی ضرورت روباہ بازی کی نہین جو کچھ اسکو کرنا ہوتا ہے مثال شیر برنا اور بر دو ہو کر کرتی ہے اور خدا سے پاک سے اور کسی انسان سے ترسیدہ نہین کرتی اور ہر وقت مستعد اور آمادہ بمقابلہ و شکست عزم و حملہ دشمنان بیرونی و اندرونی ملک کے رہتی ہی ہماری سرکار ہمیشہ اپنے ارادہ نیک و مستحسن پر قائم رہیگی اور اپنی رعایا و سپاہ کو اجازت قائم رہنے اپنے مذہب پر اور جاری رکھنے رسومات پر مستقل بطور بزرگان خود دیتی ہی اور آیندہ

میکی کوئی اور تمام دنیا مین اپنی سپاہ کی ایسی خاطر داری نہین کرتی ہے جیسی سرکار کمپنی کرتی ہے اور ہر ایک گانون اور ہر ایک جماعت صداقت اس امر کی کرتے ہین —

ہر جگہ تم دیکھتے ہو کہ ہماری سپاہ کے قدیم سپاہی کسطرح بہ آرام تمام و بہ آسایش لاکلام پنشن کھاتے ہین جو پنشن انکو بعوض وفاداری سرکار یا زخم اور شجاعت کے ملی ہے اور اپنے دوستون مین و رشتہ دارون مین اور رفیقون مین بیٹھکر اسطرح اپنی معمری و پیرانہ سالی مین بہ آرام و خوشنودی و عزت کے بسر لیجاتے ہین کہ ہر ایک ہمسایہ انکا ادب کرتا ہے اور سرکار انکی عزت کرتی اور کس ملک مین تم ایسے حالات خوش و احوال دلکش دیکھتے ہو پس ہوش رکھو کہ کسی بیوقوفی یا نادانی سے یہ فوائد بے بہا ہاتھ سے نہ جاتے رہین —

ہندوستان کی کسی قوم یا ضلع مین قحط سپاہی کا نہین جہان ہماری سرکار ایک سپاہی کی خواہش رکھتی ہے وہان پچاس سپاہی نوکری کے واسطے حاضر ہو جاتے ہین صرف ہفتہ گذشتہ مین اسی شہر لکھنؤ مین تین سو سپاہی کی درکار تھی اور تین ہزار آدمی خدمت کے واسطے حاضر ہو کر تمنی پرورش سرکار تھے سب سرکار اپنے وفادار اور مستعد آدمی کی پرورش اور پرداخت کرتے ہین اور بیوفا اور احسان فراموش کو سزاے قرار واقعی دیتے ہین کسی فوج نے روے زمین پر ایسی خدمات نمایان نہین کی ہین جیسی فوج بنگالہ نے کی ہین انکی خدمات سے خوب واقف ہو اور یہ افسران شجاعت شعار یعنی بریگیڈیر ہینڈسکوم صاحب اور بریگیڈیر گری صاحب اور کرنیل ہلیفورڈ صاحب اور کرنیل پامر صاحب اور اکثر افسران موجودہ جلسہ ہذا بھی خوب جانتے ہین جنکی باعث تمکو ہدایات فتحیابی بہم پہونچین اور جو تمہاری سرداری مین کھڑے ہو کر جنگ آور ہو کر مجروح و خستہ ہو رہی ہین اور جنکی نیکنامیان دال تمہاری شجاعت پر ہین اور جنکے بیانات فتحہاے نمایان سے تمہاری مردانگی اور انتظام اور دلاوری میدان حرب و دغا مین ظاہر اور آشکارا ہوتے ہین اکثر صاحب زگ مانند میرے تمہارے ساتھ معمر اور پیر ہو گئے ہین اور تمہارے ساتھ عہد شباب سے رہے ہین اور تمہارے ساتھ جنگہاے عظیم مین رہ کر شریک خون و تکالیف اور فتوح کے اور کوچ و مقام و جنگ و جدل مین ملک برما سے کوہستان رف بانیان تک رہے ہین ہم سب تمہارے دوست ہین اور ہمارا اور تمہارا ایک سا حال ہے اگر تمہاری روسیاہی ہو تو ہماری پہلے ہو گی اور

اگر تمھاری بے عزتی ہوگی تو کیا تمھارے ساتھ ہماری نہوگی اب بدکرداری اور بیوفائی چھوڑ دو اور فریب چند بے ایمان نمک حرامون کا مت کھاؤ ماہ گذشتہ مین بہت کچھ ہو چکا جس سے نیکنامی سپاہ بنگالہ کی ضائع ہو گئی یہ سپاہ ایسی تھی کہ جسنے چند سال خدمات مردانہ کرکے اب وہ نام پیدا کیا تھا کہ کوئی اور فوج میدان نیکنامی اور شہرت یابی مین گوے سبقت نہین لیگئی تھی اور جسنے دریا ایراوتی سے دریاے سندھ تک جنگہاے عظیم بردوے کار لاکر فتح ملک کیا تھا اور جسنے ملک جاوا اور ملک چین اور دریاے نیل مین اپنے انتظام اور طریق لاثانی اور کارہاے شجاعت سے تعریف اور آفرین ہر ایک ناظرین کارزار کی حاصل کی تھین مگر بہ عجلت تمام ہم بیان کرتے ہین کہ اب بخلاف اسکے ظاہر ہوتا ہی کیونکہ چند عرصہ گذرتا ہے کہ جب فوج بمبئی ملک ایران مین فتح حاصل کرتی تھی چند رجمنٹہاے بنگالہ سے وہ امر صادر ہوا کہ جس سے انکی نالیاقتی بیچ کار سرکار کے ثابت ہوئی اور اب ۹ رجمنٹ برطرف ہو گئی اور سات کمپنیان ۴۴ رجمنٹ کی بھی برخاست کی گئین انمین اکثر سپاہی مجرم اس امر کے تھے کہ وہ دوسرے کی شرارت اور سرکشی دیکھ کر آمادہ ہوے تھے اب تم ہنوز بیدار ہو جاؤ بعد ازین کرنیل سرہنری لارنس صاحب بہادر متوجہ بطرف سپاہیان وفادار اور نیک وضع کے ہو کر یہ فرمانے لگے کہ دیکھو صوبہ دار سیوک تیواری کو اور حوالدار ہیرالال دوبے کو اور رام ناتھ دوبے کو جو سپاہی ۴۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے ہین اور حسین بخش سپاہی ۳۱ رجمنٹ کو بھی دیکھو جسطرح انھون نے خدمات لایقہ کی ہین تین سپاہیان مذکورہ اولی نے ایک چٹھی سرکشان کی گرفتار کرکے تمام حال مفسدہ اپنے افسران بالادست کے گوش گذار کر دیا اور تم خوب جانتے ہو کیا نتیجہ اسکا ہوا اور ہفتم رجمنٹ بے آئین پادگان اودھ پر کیا بلا نازل ہوئی زیادہ از پچاس نفر افسر و سپاہ رجمنٹ مذکور کے قید ہین اور تمام رجمنٹ منتظر حکم گورنمنٹ کی ہے دیکھو حسین بخش سپاہی ۳۱ رجمنٹ کو کہ کیسا وہ نیک آدمی ہے اور بتلاؤ تو کہ وہ نیک اور وفادار سپاہی ہے کہ نہین اسنے تین مفسدون کو گرفتار کرکے حاضر کیا اور وہ اب قید مین منتظر اپنی سزاے اعمال کے ہین اور مین نے یہ آج تمکو اسواسطے جمع کیا ہے کہ تم دیکھو کسطرح انعام سجاوے خدمات لایقہ و وفاداری سرکاران آدمیونکو ملتا ہی جنھون نے کارہاے مذکورہ بالا

جیسے تم بھی بخوبی تر یہی وجہ واقف ہو منصبۂ شہود پر لائے ہین اور تم یہ بھی سمجھو کہ جو لوگ وفادار اور نمک حلال ہین انکی ہمیشہ خود دیرداخت بہ بخشش انعام وغیرہ ہوگی سرکار انعام بخشنے مین مستعد اور سزا دینے مین چست ہی اور ہوشیار اور مشاق اور شائق حفاظت رعایاے وفادار کی ہی مگر قائم اور مضبوط اور مستقل بھی اُسپر بربادی انکی کے ہی جو اُس سے خلاف ورزی کرتے ہین اور اُسکو ناراض کرکے آمادہ عوض سزائی کرتے ہین خوب سوچ کیا مین نے کہا ہے اور خوب غور کرکے دیکھو کیا گذر چکا ہے اور مانو جو تمہارے بزرگ اور افسر جنھون نے قریب پچاس پچاس برس کے خدمت سرکار انجام دی ہی تمکو کہتے ہین اور یہ بھی یقین جانو کہ جس سرکار کی تم خدمت کرتے ہو وہ ایسی نہین کہ خفیہ یا مدبرانہ کوئی امر ایسا کرے جس سے تخلل کسی رعایا کے مذہب مین عائد ہو اور دیکھو کہ اسنے ابتک ہر ایک شخص کو اجازت دی ہی کہ اپنے اپنے طریق بزرگان پر پرستش کیا کرین مگر جب یہ اجازت دی ہی تو اسکے ساتھ یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ جو امر تعلق باانتظام فوج سے ہے اسکی تعمیل کرولنے مین کوئی امر فروگذاشت نہین ہوسکتا اور کسی طرح وہ سخنان مفسدین پر گوش نہین رکھینگے اور اُنکے عذرات بیجا سماعت نہین فرمائینگے اور اگر خدانخواستہ کوئی شخص کسی سبب سے یا شریر آدمی کے ورغلانے مین آکر پیرو حرکات ۱۹ و ۲۴ رجمنٹ کا ہوگا تو یاد رکھو کہ سرکار جو فی الحقیقت قوی تر اور مضبوط تر ہے اور آمادہ اور لائق سزا دہی کے ہے فوراً ایسی سزا سخت دے گی کہ مدتہاے دراز تک انسانون کے دل سے نہ بھولیگی اب سپاہیون مین بخوشی تمام منجانب سرکار اُن لوگون کو انعام دیتا ہون جو بخدمات پسندیدہ و کارہاے حمیدہ مستحق حصول انعام ہوے ہین —

تم کے اُدھ صوبہ دار سیوک تواری اور حوالدار اور سپاہیو تم بھی آؤ اور یہ انعامات جو سرکار کی طرف سے تمکو ملتے ہین لو ہر کاربہت خوش ہے کہ تمسے وفادار سپاہی اسکی خدمت مین موجود ہین ان بیش قیمتون کو جو تمنے بآئین شائستہ وخدمات لائقہ وصول کی ہین قبول کرو خدا تمکو مدت دراز تک خدمات سرکار مین انکا زیب تن کرنا نصیب کرے —

یہ روپیہ نقد اپنے عیال ورشتہ دارون کے واسطے لو اور یہ خلعت اپنے گھرون مین بردہاے سعید پہن کر تفاخر کیا کرو اور خدا کرے کہ تمہاری خدمات نمایان کے پیرو ہر ایک رجمنٹ مین

پیدا ہون اور مجھے یقین ہو کہ ضرور اکثر سپاہی وغیرہ تمھاری پیرونی ایسے کارتیک مین اختیار کرینگے
بعد از گفتگوے بالا جناب سرہنری صاحب بہادر نے اپنے ہاتھ سے انعام تقسیم کیے
اور ہر ایک شخص سے جو مخلع بخلعت ہوا تھا دوستانہ ہاتھ ملائے ۔

صوبہ دار سیدک تواری ۸ رجمٹ کو قبضہ خنجر مرصع کار نہایت تحفہ اور ایک جفت
دوشالہ قیمتی اور ایک چوغہ زرکار اور چار تھان کامدانی کے عطا ہوے ۔

اور حوالدار میجر کو بھی خلعت حسب تفصیل بالا عنایت ہوا ۔

اور رام ناتھ دو سپاہی ۸ رجمٹ اور شیخ حسین بخش سپاہی ۱۳ رجمٹ کو کہ اب یہ
شیخ حسین بخش نایک ہوگیا ہی فی نفر ایک قبضہ شمشیر مرصع و ایک عمامہ قیمتی اور چند تھان پارچہ
سفید مرحمت ہوے اور سوا اے اریاچہ مفید مذکورہ بالا کے تین تین سو روپیے نقد بھی فی نفر عنایت ہوا ۔

شروع احوال فساد

باثناے این حال کہ جناب سرہنری لارنس صاحب بہادر اسطرح مفسدین کو سزا اور
اور دلدار دنکو انعام دیتے تھے وہ سرکشی جسکا مدت سے خوف تھا بمقام میرٹھ برپا ہوئی اور
یہ مقام بباعث قیام توپخانہ و سپاگورہ بخیال عوام اسقدر مستحکم تھا کہ اسمین گمان سرکشی بھی
خارج از وہم و گمان بلکہ دیوانہ پن تھا ۔

میرٹھ

بتاریخ ۲۳ ماہ اپریل کرنیل اسمٹ صاحب کمانیر رسالہ سوم نے باین خیال کہ خوشنودی
و رضا جوئی سپاہ اسمین متصور تھی حکم صادر فرمایا کہ رجمٹ کے سوار پریٹ پر حاضر ہو کر طریق سرکردی
نئی بندوقون کا بغیر کاٹنے کارتوس کے دیکھین اور حوالدار میجر اور اسکا اردلی جو بنگلہ صاحب
موجود تھے انکو صاحب نے دکھایا کہ کسطرح یہ عمل ہو سکتا تھا اور اردلی حوالدار میجر نے دو مرتبہ
اسیطرح نئی بندوق سر کی ۔ بوقت شب اس افسر کا خیمہ آتش زنی سے خاک ہوگیا اور اسپتال سوار ان
جو متصل میگ زین کے تھا اسکا بھی یہی حال ہوا بوقت نواحت دو گھنٹہ شب کرنیل اسمٹ صاحب کی
خبر ہوئی کہ کچھ سوار کارتوس لینے مین انکار کرتے ہین باستماع این حال ایک افسر نے واسطے تنوی دکھنے
پریٹ کے عرض کی مگر بخیال اسکے کہ اس امر مین سبلی سرکار اور غلبہ سپاہ متصور ہی اور نیز بدین گمان کہ صبح تک

سپاہ راستی پر آجاوینگی حکم التواجاری ہوا الغرض صبح کو سپاہ پریٹ پر حاضر ہوئی اور حوالدار پیٹ ایک کارتوس سرکیا اور انکو ترکیب سرکرنے کی بتلائی مگر منجملہ ۸۰ نفر سپاہ پانچ نے توکارتوس لینا اور چربی کا انکار کیا تماشا یہ ہے کہ یہکارتوس وہ تھے جنکا وہ ہمیشہ استعمال رکھتے تھے اور یہ کارتوس نئے تھے فوراً اطلاع اس امر کی کمپان افسر مقام میرٹھ کو ہوئی اور بشاد و پنج نفر سپاہ جنھوں نے کارتوس لینے سے کیا تھا معطل ہو کر چھاونی مین بھیجے گئے تحقیقات مقدمہ کورٹ مین شروع ہوئی اور بتاریخ نہم ماہ مئی پریٹ پر تمام سپاہ گورہ و ہندوستانی جماکر مجرمون کو واسطے سنانے حکم سزا کے حاضر لائے اور روبرو تمام سپاہ کے انکو پابزنجیر کرکے حکم قید کا سنایا گیا حوالدار پیٹ سپاہ کو لینے کارتوس سے منع کیا تھا اور وہ لوگ جو زیادہ تر مجرم تھے دس دس برس کو قید ہوے اور مابقی پانچ پانچ برس کو محبوس ہوے۔

تمام شب تاریخ نہم و صبح دہم مجرمون کے دوست سپاہ جمعیت ۱۱ و ۲۰ اور نیز مردمان بازار کے پاس جاکر مشورہ سنج ہوے کہ کیا تدبیر استخلاصی مقید ین مین مستحسن ہے۔

شروع ہنگامہ مقدمہ مذکورہ بالا سے ہر شب ایک یا دو مکان سرکاری مذرشعلہ ہوتے تھے مگر سوا سے آتشزدگی کے اور کوئی امر فساد انگیز تا شام یکشنبہ دہم ماہ مذکور وقوع مین نہین آیا تھا الا دہم کو انوحد جنگ و خونریزی کا بازار گرم ہوا جسکا بیان بجشم دیدذیل مین درج ہوتا ہے اول بیان پادری سمتھ صاحب کا ہے جو مقام میرٹھ مین پادری تھے اور وہ یہ ہے کہ بتاریخ دہم ماہ مئی روز یکشنبہ شام تک امن و امان تھا اور مین بگھی مین سوار ہو کر گرجا گھر جو قریب ایک میل کے میرے مکان سے تھا واسطے ادائے نماز شام جاتا تھا کہ راستہ مین دو چار گورہ شصتم رجمنٹ شاہی کو کیا دیکھتا ہون کہ مجروح و خستہ و خون آلودہ بہ مدد چند رفیقونکے چلے آتے ہین بعد ازان جب مین گرجا گھر مین پہونچا تو دیکھا کہ بگھیان اور گاڑیان خوف و ہراس تمام بھاگی جاتی ہین اور ایک گروہ مردم میرے قریب آئے اور مجھے جانب شہر اشارہ دیکھنے کا کیا مین نے جو دیکھا تو ادھر سوا سے شعلہ اور دھوئین کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا اور آواز بندوق سماعت مین آتی تھی اور غل و شور خلائق کا گوش زد ہوتا تھا پادری سمتھ صاحب جو میرے شریک نماز تھے مع اپنی میم صاحبہ کے اس اثنا مین آپہونچے مگر چونکہ

کوئی شخص وہان نماز گزاری کو موجود نہ تھا ہم بھی واپس اپنے مکانون کی جانب روانہ ہوے
اب وقت قریب، گھنٹہ شام کا تھا اور رہنے دانستہ راستہ اور مقامات مجمع عام کو بچا کر راہ جانب
رائفل اور توپخانہ کے اختیار کی اثنائے راہ مین ایک پہرہ بکے سپاہیون نے جو قریب آٹھ
یا دس نفر کے توپخانہ پر تعینات تھے اور جسمین سے تین سپاہی بعد از ہمارے جانے کے
مقام مذکور پر بمقابلہ ایک افسر ولایتی جو اپنے سپاہیون کو ساتھ لیکر اُنکے مقام پر قبضہ کرنے کو
آیا تھا مارے گئے تھے ہمکو سلام کیا مین بخیریت اپنے مکان پر پہونچا مگر میرے ہمسایہ یعنی بنگل
صاحب مع میم صاحبہ نے جو توپخانہ اسپی سے تعلق رکھتے ہین بیان کیا کہ سپاہی پہرہ برگیڈیر
صاحب نے جو قریب تر اس مکان سے ہی تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک گولی سر کی تھی اور وہ میرے
اور میم صاحبہ کے بیچ مین سے گذر گئی ہم اسوقت دروازۂ احاطہ پر کھڑے تھے بعد از سماعت
اس حال کے ہم بالاتفاق بجانب برآمدہ مغربی گئے اور آواز ایک گولی کی سنی جو نزدیک راستہ پر
سر ہوئی تھی اور اُسکے بعد آواز ٹاپ اسپ کی دیہہ بکھی کان مین آئی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ فلپ
صاحب ڈاکٹر اسپاہی متعلقہ رسالہ سوم کی یہ گھی تھی اور وہ بخرابی تمام پانچ سوارون کے ہاتھ سے مارا
گیا اور ڈاکٹر کرشی صاحب جو تھوڑے عرصہ بعد صاحب مذکورۂ بالا کے اپنی گھی مین آتا تھا مجروح وخستہ ہوا
مگر ابتک زندہ ہی اور امید زیست رکھتا ہی اس اثنا مین فوج ولایتی یعنی ششم گارڈ ڈاگون شاہی ایک
رسالہ اور ایک توپخانہ بنگال حاملہ اور یکم پلٹن ششم رائفل شاہی چھاونی پیادگان ہندوستانی مین
آپہونچی اور گرد اب بند وقین سر ہونی شروع ہوئین مگر سپاہ سے زیادہ تو خرابی اور ظلم باشندگان
شہر اور ساکنان صدر بازار نے کی انھون نے کپتان میگدونلڈ صاحب کی میم کا تھوڑی دور تعاقب
کرکے بزخمہاے شمشیر وغیرہ قیمہ کر ڈالا مگر شکر خدا کہ اسکے بچہ ہاے خرد سال اسطرح پر بچ رہے
کہ وہ آیا کے پاس تھے اور آیا انکو اپنے ساتھ بچا کر لیگئی اور نیز اُن لوگون نے اجینٹر چیمبر صاحب
صاحب کی میم کو جو باغ مین خفیہ بیٹھی تھی کیونکہ اجینٹ صاحب خود چھاونی مین کار سرکار پر گئے
تھے قتل کیا اور اس بیرحمی سے مارا کہ اول تو میم صاحبہ کے کپڑے اُنکے بدن پر جلائے اور بعد
ازان گولی سے مار کر شمشیر سے جسم میم صاحبہ کا پارہ پارہ کیا قریب دس بجے کے پانچ سوارون
رسالہ سوم نے ایک بنگلے کو جو روبرو ہمارے بنگلے کے تھا آگ لگا دی اور بعد ازان برگیڈیر صاحب

کی کوٹھی جلانے کا ارادہ کیا مگر خوش نصیبی ہم لوگون کی سے اسنے آگ نہ لی بعد از نواخت گیارہ گھنٹہ کے مضبوط پہرہ گورہ لوگون کے ہمارے مکانات کے گرد قائم کیے گئے اور تو پخانہ ولایتی گرداگرد گشت کرنے مین مشغول ہوے مگر ساکنان دیہات قرب وجوار نے بازار آتش زنی تا صبح گرم رکھکر دست تطاول بمال ضعفا دراز کیا اور اس ہنگامہ مین نقصان جان و مال بہت ہوا وہ حصہ میرٹھ کا جہان سرکشی واقع ہوئی تھی وہان مکانات ویرانہ وسوختہ کے سوائے اور کچھ نظر نہین آتا ہے چند باشندگان کی محافظت جان مین مثل گرنٹ ہڈ صاحب کمشنر قسمت میرٹھ اور انکی میم صاحبہ مین ایک اعجاز ہوا تھا کوئی باغات مین اور کوئی مکانات خدمتگاران مین پوشیدہ ہو کر بچے اور کوئی لباس خدمتگارانہ زیب تن کرکے جان بسلامت لیگئے گو کہ سیاہ وغیرہ دشمنان جان انکے عقب مین سرگرم تفتیش تھی بہ شب یکشنبہ یعنی شب مفسدہ جو انگریز قبل از آنے سیاہ گورہ میدان سرکشی مین جان بحق ہوے تھے انکی تفصیل ذیل مین لکھ دی جاتی ہے ۔

ٹریگر صاحب مہتمم مدراس کپتان میگدونلڈ صاحب بستم پادگان ہندوستانی مع میم صاحبہ کپتان ٹیلر صاحب اوٹیل صاحب اور ہنڈرس صاحب متعلق رجمنٹ مذکور اور کرنیل فنس صاحب کمانیر ۱۱ رجمنٹ پادگان ہندوستانی اور جیمیر صاحب کی میم جنکا قاتل بتاریخ ۱۴ ماہ مذکور گرفتار ہو کر بسزا یاب خفاے گلو ہوا اور جسم مجرم کا بآتش غضب سوختہ وخاکستر کیا گیا اور رسالہ سوم مین صاحبان مفصلۂ ذیل مقتول ہوے تھے فلپ صاحب ڈاکٹر اسپیان واسن صاحب مع میم صاحبہ منک نیب صاحب جو چند عرصہ سے شامل رسالہ ہوے تھے اور لنبک ڈیل صاحب اور رائڈ ماسٹر کی ایک دختر خرد سال اور سوائے اکثر گورہ توپخانہ وشصتم رائفل وعورات واطفال گورہ و دیگر عیسائیان کی نسبت ساکنین مقام میرٹھ کے جو جو حرکات خارج از انسانیت و مروی میچ قتل انگریزون کے وقوع مین آئے ہین قابل بیان نہین چنانچہ ایک انمین سے جسکے بیان مین قلم ایک نیزے خشک ہی اشک سیاہ روتا ہی یہ ہی کہ سارجن لوصاحب جو چھاؤنی سے بفاصلہ رہے تھے اور ایک میم اور پانچ اطفال انکے تھے شب یکشنبہ کو مجروح و مقتول ہوے یہ تو معلوم نہین کہ وہ کسطرح زخمی ہوے اور مارے گئے اور کیا انکے اوپر گذرا مگر جب صبح روز دوم یعنی دوشنبہ کی صبح کو عزیزان تعلیم گاہ جسکے وہ ملازم تھے انکی تلاش مین نکلے تو بنگلہ سے بفاصلہ قریب چالیس قدم کے

صاحب کی لاش نظر پڑی جسم کا یہ حال تھا کہ خدا دشمن کو بھی دیکھنا نصیب نہ کرے اور قریب چار گز کے فاصلہ پر اُسکے ایک لڑکے کی لاش پڑی تھی مرد مان مذکور جب بنگلے مین گئے تو وہان وہ لڑکے صاحب مرحوم کے خستہ و مجروح مثل گوشت قیمہ زدہ پڑے تھے مگر حیات باقی تھی کہ وہ دم زندگی کا بھرتے تھے دونون لڑکون کو اُسی وقت ڈولی مین ڈال کر اسپتال مین روانہ کیا چنانچہ ایک انمین سے جان بحق ہوا اور دوسرا ہنوز زندہ ہی اور ظن قوی ہی کہ وہ جان بر ہوگا اب اسکو اعجاز مسیحائی اور فضل آلہی کہتے ہین کہ میم صاحبہ اور وہ اطفال باقیماندہ جو اس قدر مجروح و خستہ ہو گئے تھے کہ کوئی جگہ اُنکے جسم پر خالی از جراحت نہ تھی بعد از نصف شب کسی طرح افتان و خیزان یا غلطان و پیچان اسپتال تک پہونچ کر مثال اجسام بیجان زمین پر گرے اُسی وقت معالجہ اُنکا شروع ہوا اور باوجود اسقدر صعوبت اور تکالیف رنج والم و محن و غم کے اب اُنکو بہت افاقہ ہے اور چند روز مین صحت کلی نصیب اِن بیکسون کے ہوگی۔

شروع سرکشی مین مفسدون نے اول ۵ نفر قیدیان سیاہی رہا کیے اور باقی ماندہ قیدیان جو چودہ سو آدمی تھے وہ بھاگ گئے اور جیلخانہ کو آتش دے دی قیدیان یا بزنجیر کپتان گمبلو قی صاحب کے حلقے مین گئے اور جو اُنکے ملازم تھا اُس سے سلسلہ قید کا شکست کرا دیا یعنی زنجیر ہاے آہنی جو اُنکے افعال قبیح سے سنگین ہو کر اُنکے پابوس ہوئی تھین اور ہر وقت صدا کرتی تھین کہ یہ وہ ایسی حرکات سے باز رہو اپنے پاؤن سے جدا کین اور بخلاف احکام وقت آمادہ فساد ہوے۔ لفٹنٹ جی جی ایکفورڈ صاحب نے جو متعلق رجمنٹ ششم پیادگان ہندوستانی اور بمقام میرٹھ مین علاقہ انجنیر یعنی مارک ماسٹری کار رکھتے تھے عرصہ کثیر تک مفسدین سے لڑتے رہے اور خزانے کو بچایا مگر آخر کار مفسدین نے مکان صاحب ممدوح کو آتش دی اب ایکفورڈ صاحب باہر کوٹھی کے آئے اور اکثر مفسدین کو تہ تیغ بیدریغ کر کے خود زخمی ہو کر زمین پر گرے اور جب تک مکان مین آگ روشن رہی بے حس و حرکت افتادہ رہے اور صاحب کے عیال و اطفال باغیچہ مکان مین پوشیدہ تھے بعد ازین بافضال آلہی و اعانت غیبی اِس معرکہ مہلکہ سے تمام خاندان نے نجات پائی اور اب رتنہاے صاحب ممدوح اندمال پذیر ہو گئے ہین اکثر ملازمان ہندوستانی نے اس ہنگامہ مین ایسا طریق اختیار کیا جس سے وہ لوگ مستوجب تحسین و آفرین کے ہوئے

رسالۂ سوم باشناسے ہفتاد و دیاہتگاران کے اور تمام رجمنٹ ششم پیادگان ہندوستانی شب یکشنبہ کو روانہ مقام دہلی ہوے مگر رجمنٹ ۱۱ سپاہگان ہندوستانی جو ہرگز شریک مفسدان نہین ہوے تھے اور جنھون نے اپنے افسرون کو نہین مارا تھا اور نہ اُنکے مکانات جلائے تھے بلکہ اکثر عورات اور بچگان صاحبان کی حفاظت کی تھی قریب میرٹھ کے مقیم رہے اور ایک سو ۲۰ نفر سپاہ تو واپس آگئی ہین اور یقین ہے کہ اور بہت سپاہی واپس آوینگے کیونکہ ایک اشتہار معافی جرائم کا جاری ہو کر اُنکے پاس بھیجا گیا ہے ۔

بہ شب دوشنبہ اکثرے از میم صاحبان و اطفال تعلیم گاہ توپخانہ مین جسکے گرد دیوار حصار تھی اور پہرہ وغیرہ بضبط ملی تمام قائم کیے گئے تھے شب باش رہین اور شب مذکور مین کوئی امر فساد انگیز سرزد نہوا مگر بارہا بندوقین درمیان پہرہ والہ و بدمعاشان دیہات و بازار چلتی رہین اور تجویز میجر جنرل صاحب بہادر آئین جسکی ضلع میرٹھ مین جاری ہوا ۔

اکثر صاحب لوگون کے پاس کوئی چیز سوائے رخت بدن باقی نہ رہا حضور صاحب پادری فریڈ صاحب اور سید بسند صاحب کی میم کے پاس تو اسباب ایک حبہ کا بھی باقی نہ رہا پادری صاحب گرجا گھر مین نماز ادا کرتے تھے جب مفسدہ شہر شروع ہوا اور صاحب عبادت گاہ سے دوان دوان چھاؤنی گورہ مین پہونچ کر جان بسلامت لیگئے اور بدمعاش اُنکے مکان مین جو اندرون شہر واقع تھا گئے اور تلاش ہر ایک گوشہ و کنارہ مکان مین کی مگر صاحب خوش طالعی سے انکو دستیاب نہونے الا مکان مذکور رخت سنم بدکاران سے جلکر خاک سیاہ ہو گیا ۔

گریٹ ہڈ صاحب کی میم کے بچنے مین اعجاز ہوا تھا جب مکان اُنکا جلتا تھا تو وہ بام خانہ پر تھیں مفسدون کو جب وہ باہر کو نکلی کے نہ ملین اور نوکران صاحب سے دریافت ہوا کہ صاحب اور میم صاحبہ دونون گھر مین نہین ہین اور اُنکی تلاش یہان بیفائدہ ہے تو مفسد آگ لگا کر چلے گئے بعد جانے مفسدون کے میم صاحبہ اسطرح بام سے اُتر کر مکان سوختہ مین سے نکل بھاگین کہ ایک بال کو بھی آسیب نہ پہونچا اور گریٹ ہڈ صاحب کے اتفاق مین تمام شب ایک اور رخت کے بیچے بسر کی افسران و سرراہ کاران طویلہ ہاپور جسکو زبان انگریزی مین سنڈ کہتے ہین مع اپنی عیال و اطفال کے بتاریخ ۱۲ مہ مذکور فرار ہو کر صبحی روز دوم بلا مزاحمت وارد میرٹھ ہوے نا افسران

مذکورین ذیل مین درج ہوتا ہی کپتان وی ادیلی صاحب مع میم صاحبہ و دیگر متعلقان کپتان ہرٹ صاحب مع میم صاحبہ و دیگر متعلقان پیری صاحب ڈاکٹر اسپنان سکالی صاحب نائب ڈاکٹر اور باقی ماندہ باشندگان قوم عیسائی مع قبائلان —

چھٹہ کمپنی سفر مینا کی بتاریخ ۱۴ مقام میرٹھ مین روانہ کی سے آئین اور جب انکو حکم ہوا کہ سب اپنے ہتھیار حسب الحکم جرنیل صاحب کے سپرد کردو تو سپاہ مذکور نے انکار کیا اور اپنے کمان افسر کپتان فریزر صاحب کو بغلولہ بندوق ہلاک کیا اور بھاگ کر میدان مین قیام پذیر ہوے مگر تو پخانہ اسپی اور کاڈڈرنگون نے انکا تعاقب کیا اور پچاس نفر سپاہ مفسدین قتل ہوے اور اکثر گرفتار آئے بعد ازان سپاہ گرفتار شدہ نے ارادہ فرار کیا اور اس ارادہ مین ۵۹ نفر سپاہی اور مقتول ہوے و دیگنی نے ہتھیار سپرد سرکار کر دیے اور میرٹھ مین مقیم رہین —

ایک ہندوستانی کا بیان جو بخوبی اس معاملہ سے واقف تھا اسطرح پر ہی کہ بتاریخ نہم ماہ مئی قریب شام بوقت نواختن شش گھنٹہ کے جب صاحب لوگ گرجا گھر جاتے تھے سواران رسالہ سوم اپنے گھوڑون پر زین کرکے سوار ہو کر بطرف جیلخانہ روانہ ہوے اور بغیر شور و شغب کے درخواست دا عطے رہائی اپنے ۸۵ نفر سواران کے کی اور اپنا مطلب حاصل کرکے واپس اپنی پین چلے آئے مگر خانہ زین سے باہر نہ آئے اور نہ اسلحہ اپنے جسم سے جدا کیے اسی اثنا مین رجمنٹ ۱۱ و ۲۰ مع اسلحہ شامل انکی ہو گئی تمام افسران متعلقہ ہر سہ رجمنٹ پریڈ پر جمع ہوے اور سپاہ کو فہمایش کرنے لگے مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا اور سب سپاہ نے ایک مرتبہ بندوقین سرکین اور اکثر افسرون کو ہلاک کیا اس عرصہ مین خبر سرکشی کی میم ہاے مقیم میرٹھ کو پہونچی اور سب چھاونی گورہ کی طرف روانہ ہوئین اس سے میم صاحبان یعنی سیکڈ ونلڈ صاحب اور میجر صاحب کی میم مع عیال و اطفال کے بحالت نوار و زبون قتل کی گئین اور انکی لاشین بجاے زمین کے سپرد شعلہ مکانات کی گئین بجرد فساد انگیزی افواج کے باشندگان صدر بازار و ساکنان دیہات قرب و جوار نے مکر غارت گری پر چست باندھ کر اور ہاتھ تظلم کا دراز کرکے اول تو قیدیان جیلخانہ کو جو قریب ۸۰۰ نفر ہی رہے تھے اور جنمین اکثر دائم الحبس تھے رہا کیا بعد ازان شہر میرٹھ کو لوٹنا شروع کیا مفسدین افواج نے بعد از قتل کرنے صاحب لوگون کے مع میم صاحبون کے اور انکے اطفال کے جو سامنے آگئے بہت خرابی کی اور اپنی چھاونی کو جلا کر

اور دیگر عمارات قریب وجوار آن روسے نالہ جو درمیان چھاؤنی کے جاری ہی سوخت و تاراج کرکے بطور کوچ سیاہ تین گروہ آگے پیچھے اور وسط مین درست کرکے بجانب دہلی روانہ ہوئے تعجب تو یہ کہ چھاؤنی میرٹھ مین سیاہ گورہ بکثرت تھی اور ہر طرح کا ساز و سامان حرب و دغا کا آمادہ و آراستہ تھا تسپر بھی تعاقب ان بدمعاشون کا نہوا اور یہ مفسد جنکا قلع و قمع راستہ ہی مین ممکن اور مناسب تھا بے مزاحمت اور بے دغدغہ داخل شہر دہلی ہوے ۔

تیسرا بیان اس مفسدہ کا اسطرح پر ہے

بتاریخ دہم ماہ مئی روز یکشنبہ وقت شام جب قدرے سپاہی گورہ واسطے ادائے نماز کے گئے تھے رجمنٹ بستم پیادگان ہندوستانی نے فساد شروع کیا اور انکو واسطے شامل ہونے کے بلایا فوراً سیاہ ۱۱ رجمنٹ کرنیل فنس صاحب کے پاس جاکر خواہان اسلحہ ہوئی کرنیل صاحب نے اسلحہ عنایت نہ فرمائے اور ہمراہ انکے پریٹ پر تشریف لیجاکر فہمایش سیاہ رجمنٹ بستم کی شروع کی مگر سیاہ مذکور نے بے تامل کرنیل صاحب کو گولی سے مار کر زمین پر گرا دیا افسران دیگر جو اس ہنگامہ مین مقام پریٹ پر آئے سپاہ کے ہاتھ سے جان بر نہوے رسالہ سوم نے جب یہ شور و غل سنا تو وہ بھی اپنی چھاؤنی سے باہر آئے اور شریک مفسدان ہوے اب ہنگامہ آتش زنی اور قتل کا برپا ہوا اور کوئی انگریز بلا تمیز فرقہ و عمر یعنی بغیر لحاظ ذکور و اناث و طفل و جوان و پیر کے جو انکے سامنے آگیا گویا موٹ کے سامنے آگیا تھا ایک گروہ مفسدان بطرف جیلخانہ گئے اور جو سپاہی رسالہ سوم ایک روز پیشتر بباعث نہ لینے کارتوس کے قید ہوے تھے انکو رہا کرکے اپنے ساتھ لے آئے بعد ازان بدمعاشان صدر بازار شامل مفسدان ہوئے اور جو کچھ بردے کار آیا نا دیدنی اور ناشنیدنی ہی کوئی بنگلہ واقع چھاؤنی ہندوستانی ویرانی اور سوختگی سے نہ بچا اور اکثر افسران ۲۰ رجمنٹ طعمہ اجل ہوئے مگر افسران ۱۱ رجمنٹ کو انکے سپاہیون نے حفاظت مین رکھا اور اکثر انہون کے اس ہنگامہ مین جان بر ہوئے ۔

ایک تروپ توپخانہ اسپی ور ایک بیٹری کا مع تمام رائفل شصتم و سیاہ ڈراگون فوراً موقع فساد پر موجود ہوے و چند گولہ ہاے گریپ اس جانب کو راہی کیے جدھر سے آواز تفنگ آتی تھی مگر بباعث تاریکی شب اصل مقام مفسدین کا معلوم نہوتا تھا کہ گولہ شست پر جاکر کارگر ہوتا

کوشش کر رہے تھے کیا دیکھتے ہین کہ اکثر سپاہی اپنی اپنی بندوق پرتاز غلولہ لیکر بھاگے جاتے ہین افسر بھی اُنکے تعاقب مین گئے اور فہمایش کی کہ اپنی چھاؤنی مین آجاوین اس عرصہ مین ایک سوار رسالہ سوم کا پاشنہ کوب چھاؤنی مین گیا اور اسطرح پر زبان آور ہوا دیکھو انگریز لوگ اتے ہین اگر تمکو پاس سپاہ گری کا ہی تو آؤ اور جو کچھ کرنا ہو ایک مرتبہ کرلو بازاری آدمی بھی اُسکے ساتھ متفق اللفظ ہوے اب اکثر سپاہ کمپنی کی باہر آئی اور افسران مذکورین نے ہر چند بہت فہمایش کی اور کچھ آدمیون کو باز بھی رکھا مگر اکثر سپاہی بطرف میگزین روانہ ہوے وہان پہونچکر سب نے ہتھیار لے لیے اور ارجمنٹ کے کرنیل نیس صاحب کو جو قریب میگزین کے آئے تھے بغلولہ تفنگ مقتول کیا اور کپتان میگدنلڈ صاحب متعلق بستم رجمنٹ اور ٹریگر صاحب مہتمم مدارس کو بھی بعد ازان ہلاک کیا باقی ماندہ افسرون نے جگہ چوک صدر بازارمین قائم رکھی اور فوج میسرہ کو روکا گولیان چارون طرف سے مثال فطرات باران برسی تھین اس عرصہ مین کسی شخص نے اُنکو خبر دی کہ افسران مذکور بالا ہلاکت کو پہونچ گئے اور اکثر سپاہیون نے اُنسے کہا کہ تم اب یہان سے بچ جاؤ افسران موصوفین بافسوس تمام مذکور سے روانہ ہوے اور جب وہ چھاؤنی سے باہر آئے تو سپاہ اُنکے تعاقب مین بھاگی یہ حال ملاحظہ کرکے افسران مذکورین بھی تیز قدم ہوے مگر بعد ازان حرکات غصہ آمیز سپاہ کو بہ نرم کلامی ملائم کیا اس حالت پر بھی افسران رجمنٹ بستم نے کوئی امر خلاف مردانگی یا سوے شجاعت نہین کیا یعنی لفٹنٹ ہمفری صاحب نے بعد از قتل ہونے نیس افسرون کے ارادہ میگزین جانے کا کیا اور اثنای راہ مین گیارہ گولی کھاکر اُنکا گھوڑا گرا کوئی اُن افسرون مین سے گو کہ بے ہتھیار تھے ایسا نہ تھا کہ جنگی تامل بیچ جادہ راستی پر لائے سپاہ مفسد کے نہ کیا ہو اور بصورت انحراف مفسدین مسلح جنکے پاس ناوک پرتاب کسی ہوئی تھین بضربات مشت زمین پر نہ گرا دیا ہو مگر چونکہ ہر ایک امر کا ایک وقت ہے اور کسی وقت جنگ کرنا اور کسی وقت گریز کرنا مصلحت وقت ہوتا ہی اب وقت گریز کا آگیا تھا اور جان بسلامت لیجانا ہر ایک افسر رجمنٹ بستم کا بغیر تائید غیبی اور کم از اعجاز نہ تھا کیونکہ جب لفٹنٹ ہمفری صاحب کا گھوڑا جیسا پیشتر مذکور ہوا ہے مارا گیا تو یہ صاحب زمین پر گرے اور اکثر سپاہ نے جو اُنسے چند قدم کے فاصلہ پر تھی گولیان اپر بارین مگر صاحبکو کوئی نہ لگی اور صاحب ممدوح وہان سے آنکھ بچا کر بھاگے اور ایک مکان مین جو اسپتال کے حاطہ مین خدمتگارون کے واسطے بنا تھا جاکر مخفی ہو رہے

کپتان ارڈل صاحب بگھی پر سوار مجمع مفسدین اور بارش گلولہ مین سے بھاگ نکلے اور گھوڑے یا بگھی یا سوار کو کچھ آسیب نہ پہونچا کپتان لواسن صاحب کی گردن مین ایک گولی لگی جسکے بعد وہ بھی بھاگے اور سپاہی اور بدمعاشان بازار انکے تعاقب مین ہوے مگر صاحب موصوف کوٹھی پہ کوٹھی بھاگتے ہوے ایک بگھی کے نزدیک پہونچے جو بہ تیزی تمام بھاگی جاتی تھی اور اُسپر سوار ہو کر جان بسلامت لیگئے کپتان ٹیلر صاحب اور لفٹنٹ مندرسن صاحب اور لفٹنٹ شولاہیم صاحب اور لفٹنٹ نیل صاحب اور لفٹنٹ تاکر صاحب اور ڈاکٹر ایڈلی صاحب اتفاق بے سلاح اور پاپیادہ چلے جدھر جاتے تھے گروہ کثیر مفسدین کا نظر پڑتا تھا ہر ایک گلی کوچہ جادہ و راستہ مکان و احاطہ ایک ہیئت مجموعی سرکشی کی نظر آتی تھی جس سے ممات اور تباہی فرنگیان رونما تھی غرض کہ صاحبان موصوفین لڑتے ہوئے اور مفسدین مسلح کو یہ ضربات مشت پس پا کرتے ہوے کرنیل اسمتھ صاحب کی کوٹھی تک پہونچے اور وہان جا کر مکانات خدمتگاران مین جو خالی پڑے تھے جاگزین ہوے یہانسے لفٹنٹ مندرسن صاحب اور لفٹنٹ ٹرل صاحب اور کپتان نیل صاحب علحدہ ہو کر دوسرے مکان مین گئے اور شناخت ہو کر منزل مقصود کو پہونچے اسطرح پر کہ جن مکانات مین یہ سب صاحب تھے انمین بھی دست آتشین فساد دراز ہوا اور یہ سب شعلہ کو یا کوب کرتے ہوے نکلے اس اثنا مین کپتان ٹیلر صاحب تو اُسی وقت گروہ مفسدین کے ہاتھ سے جان بحق ہوئے اور لفٹنٹ ٹیل صاحب اور لفٹنٹ مندرسن صاحب کے اوپر کوئی سو گولی پڑی مگر کوئی کارگر نہ ہوئی کیونکہ انکو اس سے زبون تر موت سے مرنا تھا جب یہ دونون صاحب ان گولیون سے بچ کر کسی طرف کو بھاگے تو اور مفسدہ رو بر و ہوے اور انھون نے بہ ضربہاے شمشیر دونون صاحبون کو پارہ پارہ کر کے اسطرح کاٹا کہ کوئی عضو ثابت نہ رہا باقی ماندہ تین صاحبون نے عہد کیا کہ لڑ کر مرنا اچھا ہے اور لڑ کر یان ہاتھ مین لیکر ایک معبد گاہ مین جو کرنیل صاحب کے احاطہ مین تعمیر تھا پناہ گیر ہوے بقدرت خدا اور برکت معبد گاہ سے انکی نجات ہوئی یعنی تمام احاطہ مین وہی ایک مکان آسیب آتش و فتنہ سے بچا رہا پانچ گھنٹہ تک یہ تینون صاحب وہان رہے بعد ازین انکو خبر پہونچی کہ فوج گورہ آگئی یہ سنکر وہ وہانسے نکلے اور شامل فوج ہوے قتل عام اور مرگ ناگہانی سے محفوظ رہے

یہ تمام قتل اور خونریزی اور تلف جانہاے بنی نوع جو اکثر مقامات مین وقوع مین آئی ہرگز واقع نہ ہوتی اگر مفسد مقام دہلی تک نہ پہونچتے اور راستہ ہی مین انکا علاج قرار واقعی کرلیا باعث موجود ہونے افواج گورہ بمقام میرٹھ کچھ مشکل نہ تھا یہ اظہر من الشمس ہے کہ رابعہ شصتم وقت شام ہاتھ خبر فساد جمع ہو کر منتظر حکم تعاقب مفسدان تھے مگر نصف گھنٹہ تک انکو حکم نہ ملا اور جب حکم ملا تو یہ ملا کہ آہستہ آہستہ بطور کوچ سوگولان قدم زن ہون اور تیزگامی کہ جسکو زبان انگریزی مین مارچ کوچ کہتے ہین ہرگز نہ کرین بروقت وارد ہونے موقع فساد پر اور دیکھنے غدر اور خونریزی مفسدان کے نائرۂ غضب شجاعان ولایتی کا جوش مین آیا اور وہ مستعد اس امر کے ہوے کہ بزودی ہر چہ تمام تر تعاقب مفسدان کرکے خاک وجود سرکشان جسیمین آتش فتنہ نیجا شعلہ ور ہو رہا تھا تند باد توپ و تفنگ رعد آہنگ اور آب شمشیر دلاوری و مردانگی سے فرو کرکے برباد دیوین مگر بخلاف مناسب وقت اُنکے دل پرجوش سرد ہو گئے کیونکہ انکو کوئی حکم مناسب نہ ملا بلکہ زیادہ تر رنج انکو اس امر سے ہوا کہ کوئی کار شجاعت و دلاوری اُنسے نہ ایا گیا اور تن بہ تقدیر وہ لوگ ناظر حرکات مفسدان رہے ہندوستانی ہر جہات طرف روان اور دوان تھے اور شور و غل مچا رہے تھے اور بازار غارت گری اور آتش زنی اور قتل و خونریزی کا گرم کر رہے تھے اور ان شجاعان میدان صف آرائی کو حکم سرکرنے اتو اپ کا یا گرفتار کرنے مفسدین کا نہ دیا گیا زیادہ برین ایک امر یہ ہوا کہ بعد ازین ولایت ولایتی کو حکم ہوا کہ واپس راستہ پختہ پر جاکر مقیم ہون اور اسطرح زیادہ از نصف چھاؤنی دست تظلم و غارت گری سرکشان مین چھوڑ دی رجمنٹہاے ہندوستانی نے بعد از صدور کرنے ہر ایک امر تعدی و ستم کے کوئی دقیقہ از دقائق ایذا رسانی سے فروگذاشت نہ کیا اور من بعد بہ فتح و فیروزی روانہ مقام دہلی ہوے تعجب تو یہ ہے کہ تعاقب ایسے بدکردارون کا تا بحدود چھاؤنی بھی نہو گو مقام میرٹھ مین دو رجمنٹہاے ولایتی من کل الوجوہ آراستہ و پیراستہ موجود تھین جو یہ حالت دیکھ کر پیچ و تاب کھا رہے تھے کہ کسی طرح حکم ہو تو اُن بدکردارون کو یاداش اعمال زشت کو پہونچا دین مگر کوئی حرف مطلب دلی گوش نواز سماعت منتظران نہ ہوا جو راستہ مفسدین نے پکڑا تھا وہ بھی معلوم ہوا اور یہ بھی ظاہر تھا کہ ہر ایک صاحب ولایت زندہ جو دہلی مین مقیم ہے انمین سے ایک بھی دست تظلم بدماستان خونی سے جان بر نہوگا مگر تاہم

کوئی امر آئی حفاظت کا منصہ شہود پر نہ آیا درصورت ایسی فروگذاشت کے کچھ مقام تعجب اور استقرار نہین جو فوج دہلی نے بغور وارد ہوے مفسدین میرٹھ کے شمولیت اُنکی اختیار کیونکہ اُنکو اور زیادہ تقویت اِس خیال سے ہوئی ہوگی جو دیسی سپاہیان ہندوستانی نے جو میرٹھ مین تھی کیسا کارنامہ کیا اور باوصف موجود ہوتے ایسی فوج کثیر گورہ جو استدر آراستہ اور پیراستہ تھی کہ جسکا ثانی ہندوستان کے کسی مقام پر یکجا نہ تھا اُسکا ایک موئی تن بھی ازار کش نہوا اور یہ بھی کچھ مقام تعجب ہے جو بعد ازین اور بواید حالات مرقومہ بالا شہر دہلی ملجا و ماوا ے مفسدان و شرکشان ہوا

دہلی

بتاریخ یکم ماہ اپریل یعنی قریب ایک مہینا گیارہ روز پیشتر وقوع اِس بلوہ کے ایک اشتہار جامع مسجد مین آویزان کیا گیا تھا اسکا مضمون یہ تھا کہ بتاریخ ۱۱ ماہ مئی دہلی لوٹی جاویگی اور بڑا کشت و خون ہوگا یمکن ظاہر ہے کہ اُسوقت حکام نے کچھ توجہ اِس جانب نکی اور جیسے اور امور اس قسم کے اوقات مین ہنسی مین ٹالے جاتے تھے یہ بھی اخبار نویسان اضلاع شمالی و مغربی نے ہنسی مین ٹال دیا تھا اور اسی سبب سے پھر کچھ خیال اسکا کسی کے دل مین نہ آیا حتیٰ کہ بتاریخ ۱۱ مئی ایک گروہ مفسدین میرٹھ کا جسمین کچھ سوار اور پیادہ تیسرے رسالہ اور رجمنٹہاے ۲۰ و ۱۱ ہندوستانی کے تھے بجانب شہر دہلی رہ گرا ہو کر صبح وقت ۷ بجے تاریخ مذکور کے پل کشتی سے عبور کر کے داخل شہر ہوے جو کچھ بیان واقعی یا جو مفصل حال بعد داخل ہونے مفسدین مذکورین کے شہر مین ہمکو دستیاب ہوا وہ بذریعہ عرضی ایک منشی ملازم میجر جی سکتر صاحب کے حاصل ہوا اور بجنسہ ذیل مین تحریر کیا جاتا ہے مضمون عرضی بروقت وارد ہونے اوپر پل کے سپاہیان مفسدین نے صندوق محصول پر بکمر کو توڑا اور ایک رجمنٹ سپاہ مذکور عبور دریا بذریعہ پل کر کے داخل شہر ہوے اور پل پر ایک انگریز کو جو اُنسے دوچار ہوا تھا مار ڈالا بعد عبور رجمنٹ مذکور کے ملاحان نے پل توڑ دیا اور سوار گھوڑون پر پار ہو کر براستہ دہلی دروازہ داخل شہر ہوے اور سر سواری پاشہ کوب انگوری باغ کو جو نیچے قلعہ کے ہے باین ارادہ گئے کہ بڑے صاحب کو وہان قتل کرین۔ کوتوال شہر نے جب یہ خبر سنی فوراً سمن فریزر صاحب کو اطلاع کی اور صاحب موصوف نے بزودی ہرچہ تمام تر حکم دیا کہ کوا غذ دفتر شہر مین لیجاکر اور خود بھی مین سوار ہو کر

دونالی بھر کر اور دو سواران اردلی ہمراہ لیکر بجانب مفسدین روانہ ہوے جب مفسدین نے صاحب ممدوح کو دیکھا تو اُنکے درپے جان ہوے اور صاحب موصوف نے ایک مفسد کو ایک گولی سے اور ایک اسپ سوار مفسد کو دوسری گولی سے مارا اور بگھی مین سے باہر کود پڑے اور براہ سمن برج قلعہ کے اندر جاکر دروازہ قلعہ بند کیا اور وہان سے لاہوری دروازہ قلعہ پر پہونچ کر صوبہ دار گارڈ کو جو پہرہ پر تھے حکم بند کرنے دروازہ مذکور کا کیا اور صوبہ دار نے فوراً تعمیل حکم کی اس اثنا مین ایک سوار مفسد نے قلعہ کے دروازہ پر آکر صوبہ دار سے کہا کہ دروازہ کھولو صوبہ دار نے پوچھا کہ تو کون ہے اُسنے جواب دیا کہ مین سوار رسالہ میرٹھ کا ہون پھر صوبہ دار نے کچھ تامل کرکے دریافت کیا کہ اور سپاہی کہان ہین تب اسنے کہا کہ اور سپاہی انگوری باغ مین ہین صوبہ دار نے تب اُسکو کہا کہ جاؤ اُنکو بھی لے آؤ تب مین دروازہ کھولونگا سوار یہ سنکر واپس گیا اور تھوڑے عرصے مین سب کو لے آیا جب وہ سب دروازے پر آئے تو صوبہ دار مذکور نے دروازہ کھولا اور سب سپاہی داخل قلعہ ہو گئے۔

سمن فریزر صاحب اور کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار نے جب یہ صوبہ دار سے کہا کہ یہ کیا دغابازی ہے اپنے سپاہیون سے کہو کہ بندوقین بھریں کیونکہ اگر زیادہ نہین تو ایک کمپنی کا گارڈ دروازہ قلعہ پر ہمیشہ رہتا ہے مگر صوبہ دار نے کچھ نہ مانا اور صاحب ممدوح کو دشنام دیکے کہا کہ یہان سے چلا جا جب فریزر صاحب اور کپتان ڈگلس صاحب نے یہ حال دیکھا اور کلمات فحش سنے تو وہ دونون وہان سے بھاگکر طرف اندرون قلعہ چلے مگر راستہ مین سوار ان مفسد اُنکے درپے ہوئے اور ایک نے ایک پستول طرف فریزر صاحب کے سر کیا جس سے اُنکو زخم پہونچا اور وہ ایک دیوار کے سہارے کھڑے ہو گئے اس اثنا مین ایک اور مفسد آیا اور ایک ہی ضرب شمشیر سے انکا سر تن سے جدا کر دیا۔ اور صاحب اس واردات جگرخون کن کو اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ ایک شخص بچشم خود دیدہ یون بیان کرتا تھا کہ جب فریزر صاحب کو کسی سوار مفسد نے زخمی گولہ تفنگ کیا تو انھون نے دو مفسدون کو وہان مارا اور

اپنی بگھی پر سوار بھاگے گو زخم سے خون جاری تھا اور تکلیف جراحت کی بہت تھی لیکن تاہم انمین طاقت بگھی چلانے کی باقی تھی کہ اس عرصہ مین ایک مفسد آیا اور اُسنے صاحب کے سائیس کو تلوار دی اور کہا کہ تو صاحب کو مار ڈال سائیس نے تلوار لیکر ویسا ہی کیا اور صاحب کے سینے پر ایسا تلوار کا ہاتھ مارا کہ دل پاش پاش ہوگیا فقط بعد ازین مفسدین نے راستہ مین کپتان ڈگلس صاحب قلعہ دار کو بھی مجروح و ہلاک کیا پھر وہ قلعہ کے دیوان عام شاہی مین پہونچے جہان انھون نے دو میم صاحبون کو مارا (وہ شاید جنگ صاحب اور گلفرڈ صاحب کی لڑکیان تھین) اور وہان سے دریا گنج جاکر سب مکانون کو آگ لگادی اس عرصہ مین ایک اور جمعیت مفسدون کی شہر مین داخل ہوئی اور آتے ہی بدمعاشان شہر کو کہا کہ تم شہر کو لوٹو اور ہمکو اسباب لوٹ مین ہاتھ لگانا حرام ہے سواران مفسد جو دریا گنج کو جلا رہے تھے انھون نے وہان پانچ انگریز اور تین میمون کو مارا اور باقی عیسائی جتنے وہان تھے وہ سب بھاگ کر کوٹھی راجہ کشن گڈھ مین پناہ گیر ہوے مفسد دریا گنج کو اسطرح تباہ و خاک سیاہ کرکے کوٹھی بینک مین گئے اور وہان اسکو آگ لگاکر پانچ صاحبون کو قتل کیا اور وہانسے کوتوالی جاکر بدمعاشون کو کہا کہ شہر کو لوٹو یہ سنکر کوتوال بھاگ گیا اور اسنے کوئی تدبیر بچانے مظلومان شہر کی نہ کی بعد ازان مفسدان کرنیل سکتر صاحب مرحوم کی کوٹھی پر آئے مگر اسکو نہ چھیڑا اور جتنے مکانات قرب و جوار گرجا گھر تھے ان سب کو آگ لگادی اور جتنی میم اور صاحب لوگ اور انکے بچے ملے سب کو مار ڈالا بعد پانچ نفر سوار پاشنہ کو بھاؤنی کو گئے اور جب نزدیک چھاؤنی کے پہونچے تو جتنے سپاہی وہان تھے انھون نے اپنے افسرون کے بنگلون کو جلانا اور جو انگریز انکو ملا اسکو مارنا شروع کیا باقی سواران مفسد شہر مین میگزین کو گئے جب وہ نزدیک میگزین کے پہونچے تو جتنے سپاہی اور قریب ہزار آدمی شہر والے میگزین کے ساتھ آرگئے دو جمعیت چھاؤنی دہلی نے کوتوالی میرٹ شامل مفسدان ہوکر شہر کو لوٹنا شروع کیا اور دو جمعیت نزدیک لعل ڈگی رودبر دسے قلعہ کے مقام بدیر ہوئین ایک گاردبدین خیال راجہ کشن گڈھ کی کوٹھی پر گیا کہ اُسنے انگریزون کو پناہ دی ہے اور فی الحقیقت اُسنے کوٹھی مین تیس انگریز و میم اور انکے بچون سے زیادہ پناہ دیے وہان پہونچ کر مفسدون نے اسکو آگ لگادی اور کوٹھی مذکور ایک دن اور ایک رات تک جلتی رہی

مگر انگریز سب تہ خانہ مین محفوظ تھے روز دوم صبح کو مفسدون نے توپین میگزین سے لائے اور تمام روز انھون نے کوٹھی مذکور پر گولہ اندازی کی مگر کسی کو آسیب نہ پہونچا بعد ازین مفسدین نے ہر مقام شہر کو لوٹنا شروع کیا کوٹھی کرنیل سکتر صاحب مرحوم جسکو مفسدین میرٹھ نے ہاتھ نہ لگایا تھا بدمعاشان دہلی نے خوب لوٹا۔

بتاریخ ۱۲ مفسدین دوبارہ اُن انگریزون پر حملہ آور ہوے جو کوٹھی راجہ کشن گڈھ مین پناہ گیر تھے اس روز انگریزون نے بھی کوٹھی پر سے گولیان مارین اور تیس نفر مفسدین کو مقتول کیا مگر جب انکے پاس سامان حرب و دغا کچھ باقی نہ رہا تو تین انگریز باہر آئے اور چار تہ خانہ مین رہے اس عرصہ مین ولیعہد شاہی بھی وہان پہونچے اور مفسدین سے کہا کہ انکو ہمین دیدو ہم انکو اپنی حراست مین رکھ کر انکی نگہبانی کرینگے مگر مفسدین نے کچھ خیال نہ کیا اور سب کو تہ تیغ کیا۔

مسٹر جورج سکتر صاحب اُنکی میم مع بال بچون کے قلعہ مین پناہ گیر تھے جاسوسون نے خبر دی اور مفسدین نے اُنکو قلعہ سے کوتوالی مین لیجا کر بصد خواری ہلاک کیا ڈاکٹر جمین لال ہندوستانی ڈاکٹر کو شفاخانہ مین اور انگریزی ڈاکٹر صاحب کو جیلخانہ مین قتل کیا تین روز تک لاشین مقتولین کی بیگور و کفن پڑی رہین اور بروز چہارم مفسدین نے انکو اٹھوا کر دریا مین ڈلوا دیا۔

اب مفسدین نے بادشاہ سے درخواست کی کہ یا تو ہمکو دو مہینے کی تنخواہ دو اور یا ہمارا روزینہ مقرر کر دو یعنی رسد وغیرہ ہر روز دلوا دیا کرو بادشاہ نے سب مہاجنان شہر کو طلب کیا اور حکم دیا کہ اگر وہ درخواست سپاہ کی پوری نہ کرینگے تو سب اپنی جانون سے ہاتھ دھو بیٹھین مہاجنون نے عرض کی کہ ہم بیس روز تک انکو دال روٹی دے سکتے ہین اور اس سے زیادہ ہم مین مقدور نہین یہ سنکر مفسدین نے کہا کہ ہم لوگ تو مرنے پر کمر باندھ کر بیٹھے ہین جو چند روز ہماری زندگی کے باقی ہین انمین ہم دال روٹی کہانکر کھا دین بادشاہ نے یہ کلام استماع کر کے حکم دیا کہ چار آنے روز تمکو ملا کرینگے۔

مفسدین نے اب دو توپین ہر ایک دروازۂ شہر پر چڑھائین اور ایک ہزار من بارود میگزین سے نکلوا کر رکھی اور جتنا گولہ گولی وغیرہ میگزین شہر مین تھا اسپر قبضہ کر لیا اس شورش و تیرہ سے رسد شہر مین آنے سے بند ہو گئی اور ہر شے گران ہو گئی آٹا ۲ اثار اور گندم ۱۸ اثار اور روغن زرد

روپیہ بکنے لگا اور علی ہذا القیاس سب چیزین گران قیمت ہوگئین اور جتنے دیہاتی گرد نواح کے تھے سب اُٹھ کھڑے ہوے اور سب نے لوٹنا شروع کیا بادشاہ نے رفع فساد کے واسطے پانچ دیہات گوجران کو جلوا دیا جو کوٹھی کرنیل سکٹر صاحب مرحوم کی بمقام بلاس پور تھی وہ بھی لٹ گئی۔

بعد ازلوٹنے دہلی کے دو سو سوار مقام گورگانوان کو گئے اور مقام مذکور مین بازار آتش زنی گرم کرکے خزانہ کو لوٹا اور سات لاکھ چوراسی ہزار روپیہ وہان سے اپنے ساتھ دہلی کو لے آئے اب مفسدین کے پاس نقد روپیہ خزانہ دہلی اور خزانہ گورگانوہ کا اکیس لاکھ چوراسی ہزار روپیہ موجود ہے اور یہ روپیہ قلعہ مین زیر خراست سپاہ مفسد و سپاہ شاہی کے رکھا گیا ہے ــــ

اب مقام دہلی مین تین رجمنٹ ہین ایک تو میرٹھ کی اور دو دہلی کی اور دو سو سوار موجود ہین اور باقی سپاہ مفسدین بطرف علی گڈھ اور آگرہ روانہ ہوگئی ہے لیکن چند سیٹھ نے جو بڑا متمول اور ہنوز سیٹھ ہے اپنی کوٹھی کو دست برد مفسدین سے باعث ہر روز دعوت کرنے سپاہ مفسدین کے بچا رکھا ہے اور صرف یہی ایک کوٹھی دال ہے جسکو مفسدین نے نہین لوٹا

ایک افسر ۳۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کا اسطرح پر اپنی مصیبت کا حال جو اسپر بباعث سرکشی دہلی کے پڑی تھی بیان کرتا ہے یہ صاحب اور افسران رجمنٹ مذکور سے جدا ہو کر بہ ہمراہی فوج سپاہ دو سواران مفسد سے دوچار ہوا اور انھون نے اُسکو مجروح خفیف بھی کیا اور یہ صاحب ۲۷ تاریخ تک یعنی چودہ روز ویرانون اور جنگلون مین پھرتے پھرتے میرٹھ پہونچے اور اس عرصہ مین کئی مرتبہ غارت گرون کے ہاتھ سے بچے بیان یہ ہے کہ بتاریخ ۱۱ قریب ساڑھے دس بجے صبح کے ایک میرا نوکر بھاگتا ہوا میرے کمرے مین آیا اور اسنے کہا کہ بڑی کھل بلی مچ رہی ہے اور لوگ کہتے ہین کہ تمام سپاہ ہندوستانی میرٹھ کی دہلی کے لینے کو آتی ہے یہی اول خبر مفسدہ کی میرے پاس پہونچی تھی چونکہ میرا بنگلہ چھاؤنی مین تھا مین نے یہ خبر سنکر پیادہ بنگلہ انسپاین کیمپ صاحب اجینٹ ۳۸ رجمنٹ ہندوستانی پر جا کر دیکھا کہ صاحب افسر کمانڈنگ اور کرنیل نیوٹ صاحب دونون موجود ہین انھون نے بھی میری ہی خبر کا تصدیق کیا اور کہا کہ ۵۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی مع دو ضرب توپ شہر مین بھیجی گئی ہے اور دو دو کمپنی ۳۸ و ۷۴ رجمنٹ کی پہاڑی پر جو درمیان چھاؤنی اور

شہر کے واقع ہی قیام پذیر ہونگی اور باقی سپاہی رجمنٹہاے مذکور کے کہین بھیجے گئے دینگے مگر اپنی چھاؤنی مین مستعد اور مسلح رہینگے مہم کام واپسی اپنے بنگلے کے راستے مین کپتان نکول صاحب جو میجر بریگیڈیر کا کام کرتے تھے مجھسے ملاقات ہوئی مگر انھون نے اتنا ہی بیان کیا کہ کچھ سوار ان مفسدون نے جو قریب ایک سو پچاس نفری کے ہین پل کشتی کا قبضہ کر لیا ہے اور جو انگریز انکو میرٹھ سے آتے ہوے ملا اُسکو قتل کیا۔

تھوڑے عرصے کے بعد دونون الوا پ مذکورہ بالا میرے بنگلے کے برابر سے بہ طرف شہر گئین انکو دیکھ کر مجھے اطمینان ہوا کہ ۵۴ رجمنٹ اور یہ دونون توپ واسطے رفع کرنے مفسدین کے کافی ہونگی اور جو بعد ازین وقوع مین آیا اُسکا کبھی گمان بھی نہ تھا لیکن مین نے بنظر احتیاط اپنا روڈ اور بینی طیار کیا چنانچہ پنج نالہ کسا اور حکم دیا کہ گاڑی کے گھوڑے طیار رکھو۔

قریب بارہ بجے دوپہر کے میرے نوکرون نے مجھے خبر دی کہ چھاؤنی دریا گنج کے نزدیک قلعہ کے سب جل رہی ہے اور نیز یہ بھی کہا کہ میری رجمنٹ کے صاحب اجیٹن اور صاحب کمانڈنگ چھاؤنی کو گئے ہین مین بھی سوار ہو کر گیا اور دیکھا کہ سپاہ کو سامان جنگ تقسیم ہو رہا ہے مین وہانسے اپنی کمپنی مین گیا اور سپاہیون سے گفتگو کرنے لگا وہ سب نیک چلن معلوم ہوتے تھے اور سب نے کہا کہ ہم کچھ اس فساد کے حال سے واقف نہین بلکہ بہت سے سپاہی ظاہر مین کمر بندی سے ناخوش معلوم ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ ابھی ہم شہر کی تعیناتی ہفت روزہ سے آے ہین اور ابھی روٹی پانی بھی نہین کیا درجواب اُسکے مین نے اُنسے کہا کہ یہ فساد غالب کہ تھوڑے عرصے مین فرو ہو جاویگا کیونکہ ۵۴ رجمنٹ اور توپین واسطے سزا دہی مفسدین کے روانہ ہوچکی ہین مین نے یہ بھی اُنسے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ تم سب اگر ضرورت پڑے تو لڑوگے اور حق نمک ادا کروگے درجواب انھون نے مجھسے کہا کہ ہمنے سرکار کمپنی کا نمک کھایا ہے اور ہم بالکل مستعد لڑنے پر ہین انمین سے ایک حوالدار نہایت شور و غل مچا کر اپنی صفائی ظاہر کرتا تھا مگر باحتیاط تمام اُسنے یہ کلمہ زبان سے نہ نکالا کہ ہم مفسدین سے لڑینگے یہی کہتا تھا کہ اگر کوئی حکم ہمارا ہوا دیگا تو اُس سے لڑینگے۔

بعد عرصہ قلیل کے دو کمپنی یعنی نمبر ۱ و ۹ زیر حکم کپتان ٹیلر صاحب اور کپتان گارڈنر صاحب کی

پہاڑی کو روانہ ہوئین کہ وہان جاکر مقیم رہین انھون نے بروقت روانگی ایسا شور وغل مچایا کہ بیان سے باہر ہے معلوم ہوتا تھا کہ انکو کچھ خوشی ہے مگر اُنکے کردار کسی طرح پر مفسدانہ نظر نہین آتے تھے مین اپنے سپاہیون سے گفتگو مین مشغول رہا اور انکے کلام با طریقہ سے کوئی امر خلاف سرزد نہین ہوتا تھا اسی عرصہ مین خبر پہونچی کہ ۵۴ رجمنٹ نے بروقت پہونچنے اندر شہر کے انکار لوٹنے سے کیا اور سواران رسالۂ سوم سے اپنے افسرون کو کٹوا دیا اور کچھ انکا مقابلہ نہ کیا اب معاملہ بہت سنگین معلوم ہوا اور سپاہ کو حکم کوچ کا ہوا اور سب سپاہ پریٹ توپخانہ پہ جمائی گئی اور صاحب برگیڈیر اور برگیڈیر میجر صاحب دونون موجود تھے سپاہ کو حکم ہوا کہ کارتوس بندوقین انھون نے تعمیل حکم کی باجے والون کو بھی بندوقین اور سامان جنگ دیا گیا یہ بیان ہو ہی رہا تھا کہ کرنل ریلی صاحب ۵۴ رجمنٹ کے ڈیلی مین وہان آئے انکو بہت زخمہاے شدید لگے تھے اور کوارٹر گارد توپخانہ مین رکھے گئے مین نے بگوش خود سنا کہ وہ کسی افسر سے کہتے تھے کہ مجھے اپنے ہی سپاہیون نے سنگین مارین ڈاکٹر اسٹوارٹ صاحب جو فوج قلعہ کے ڈاکٹر تھے وہ بھی شہر سے آئے اور انھون نے بھی بیان غم افزاے قتل افسران ۵۴ رجمنٹ کا کیا بعد از مشورہ مسردست درمیان برگیڈیر گریوس صاحب اور برگیڈیر میجر اور کپتان ڈی ٹشیر صاحب توپخانہ و دیگر افسرون کے یہ قرار پایا کہ جو آپ اور فوج موجود ہے وہ سب پہاڑی کے اوپر جاکر برج جھنڈہ کے پاس قائم ہون اس مقام پر اتنا اور بیان کرنا چاہیے کہ زیادہ تر سپاہ ۴۰ رجمنٹ اور دو توپین زیر حکم میجر اپیٹ صاحب کے واسطے اعانت گارد مقیم کشمیری دروازہ کے بھیجی گئی تھی اب جیسا مین پیشتر بیان کر چکا ہون باقی ماندہ فوج پہاڑی پر جاکر مقیم ہوئی اور دونون ضرب توپ برج کے سامنے اسطور پر لگائی گئین کہ انکی زد اہاتے پر جو شہر کو جاتا تھا تھی جو سپاہی باقی ماندہ ۳۸ رجمنٹ کے تھے انھون نے بجانب راست برج مذکور کے مہتیار لگا دیے تمام میم صاحبان اور انکے بچے وغیرہ آپ آکر برج مین جمع ہونے لگے اور تھوڑے عرصے کے بعد بہت سے باشندگان شہر بھی آپہونچے اب خبر یہ قتل تمام انگریزون کی جو شہر مین تھے آنے لگین اور یہ بھی خبر لگی کہ جو سپاہ میگزین اور راوٹ مقامونکے پہرے پر تھی اور تینون رجمنٹون کی تھی سب نے کارسرکار کرنے سے انکار کیا صاحب برگیڈیر نے اب ایک چٹھی لکھ کر معرفت شتر سوار کے میرٹھ کو روانہ کی اور دس بجے کے وقت حکم دیا کہ بذریعہ

تار برقی خبر مفسدے کی انبالہ کو بھیجی جاوے صاحب ممدوح نے بعد ازین سب سپاہ کو جمع کیا اور اُنسے دریافت کیا کہ سبب اُنکی فریاد کا کیا ہی بعض سپاہ نے کچھ کچھ عذر لاطائل در باب زبونی کارتوس بیان کیے اسپر صاحب موصوف نے انکو سمجھایا اور یقین کروا دیا کہ سرکار کا ارادہ ہرگز نہین کہ کسی طرح اُنکے مذہب مین خلل انداز ہو اور اُنکو کبھی ایسے کارتوس جنسے کچھ انکو حرج واقع ہو نہ دینگے جاوینگے ایسی گفتگو ہوتی رہی مگر سپاہ ترش رو اور ناراض نظر پڑی مین انکی نگاہون سے مطمئن نہ تھا وہ پہاڑی کے اوپر گرد آکر بیٹھے تھے مین بھی اُنکے پاس گیا اور وہان بیٹھ کر باتین کرنے لگا انھون نے یہ خبر سنکر کہ تمام افسران ۵۴ رجمنٹ کے مارے گئے بہت تاسف کیا اور کہا ہمکو یہ نہایت ناگوار معلوم ہوا مین نے اُنسے پوچھا کہ تم ساتھ رہوگے یا مجھے اور میرے عیال و اطفال کو بلکہ تمام انگریزون کو مارے جاتے ہوے دیکھوگے اکثر سپاہ نے یہ کہا کہ جہان تمھارا ایک قطرہ پسینا گریگا وہان ہمارا ایک قطرہ خون کا گریگا اور مجسے وہ بلحاظ و ادب تمام پیش آتے رہے۔

اس مقام پہاڑی سے کہ بلند تھا ہم خوب اچھی طرح شہر کو دیکھ سکتے تھے اور وہان اب لگی مکانون پر آگ نظر آتی تھی بظاہر وہ سب مقامات انگریزون کے تھے قریب ساڑھے تین گھنٹے بجے سہ پہر کے ہمنے دیکھا کہ بہت سا کچھ اڑ گیا اور ہمنے بالیقین جانا کہ میگزین اڑ گیا آواز اڑنے کی بہت زوردار نہ تھی اس سے ظاہر ہے کہ اسمین بارود کم تھی۔

جہان اب یہ ہوا کہ جتنے سپاہی تھے سب اپنے ہتھیار لیے دور پڑے جو انھون نے قبل کر رکھے تھے اور غل مچا کر اور اشارات بیہودہ کر کے کہا کہ دوستو پیارے بھائی سپاہی کیونکہ گارد ۳۸ رجمنٹ کا اسوقت میگزین پر تعینات تھا اڑ گئے اور ہم شہر مین جاتے ہین بمشکل انکو اسوقت روکا اور جانے نہ دیا آخر کار وہ پھر کچھ راضی ہوئے اور ہتھیار کو پھر قبل کر رکھا مین اور افسرون کے ساتھ بیچ مین تھا اور مین نے اسوقت تک کوئی لفظ بیہودہ انکی زبان سے نہین سنا صرف ایک جوان سپاہی نے اتنا کہا تھا کہ تمھارا نمک پانی اب کھایا نہین جاتا۔

قبل از اڑنے میگزین کے ایک گاڑی شہر سے آئی تھی جسمین لاشین کپتان اسمتھ اور کپتان برڈ صاحب اور لفٹنٹ ایڈورڈ اور لفٹنٹ وابر فیلڈ صاحب کی تھین اور یہ سب صاحب متعلق ۵۴ رجمنٹ کے تھے لاشون پر ہیم صاحبون کے کپڑے پڑے ہوے تھے۔

بعد ازین آواز بھو قون کی اذ جانب چپ پہاڑی کوش زد ہوئی اور عرصہ قلیل کے بعد کپتان ٹیلر اور گارڈنر صاحب برج پر پہونچے تھوڑے سے سپاہی اُنکے ساتھ تھے کیونکہ جسوقت آواز آنے میگزین کی آئی نہ تھی اُسی وقت بہت سے سپاہی انکو چھوڑکر اپنی لین کی طرف چلے گئے تھے ۔

برگیڈیر صاحب نے اُن دونون توپون کو جو کپتان دی تسٹر صاحب کے توپخانہ کی تھین اور جو بیچ کو روانہ شہر کے ہوئی تھین واپس منگایا تھا وقت واپسی اِن دونون توپون کے سپاہیون نے وہ راستہ چھوڑکر برج مذکور کو جاتا تھا وہ راستہ اختیار کیا جو چھاونی کا تھا اُنکو راستہ مین تھوڑے سے سپاہی کپتان ٹیلر صاحب کی جماعت کے ملے جنھون نے کپتان صاحب کو چھوڑ دیا تھا اور فوراً توپون کا قبضہ کرکے کپتان ایلین صاحب کمانیر اور سارجنٹ کو بھگا دیا سپاہیان مذکور نے چند گولیان اُنپر ہمرکین اور اُنکو بطرف دریا بھگا دیا لفٹنٹ صاحب اور سارجنٹ صاحب یہ حال دیکھ کر بھاگے اور اِس برج مین آئے میری دانست مین یہی دونون صاحب اِن صاحبون مین سے جو شہرون گئے تھے اول یہان پہونچے تھے بعد ازین سپاہیان مذکور نے توپون کو پھیرا اور جانب شہر روانہ ہوئے چونکہ حملہ کرنا سپاہیون کا اوپر لفٹنٹ ایلین صاحب کے اوپر جسمین لینا توپون کا برج سے معلوم نہین ہوتا تھا اسواسطے کپتان دی تسٹر صاحب نے جو توپون کو شہر کی جانب جاتے ہوے دیکھا سوار ہوکر اُنکی طرف باین ارادہ گئے کہ اُنکو پہاڑی پر لاوین جسوقت سپاہیون نے اُنکو آتے دیکھا اُسی وقت اُنپر گولیان مارنا شروع کین اور صاحب کی سواری کا گھوڑا زخمی ہوگیا جب سپاہیان مذکور قریب تر شہر کے پہونچے تو اُنھون نے ڈپٹی کلکٹر کو نیز صاحب کو دیکھا اور اُنپر بھی بارش گولیون کی شروع کی مگر یہ صاحب بھی بھاگ کر برج پر بسلامت آپہونچے دن مین بہت بندوقین اور سامان جنگ برج مین جمع کیا اور ہمکو امید قوی تھی کہ اگر توپخانہ نہ بگڑ جاویگا تو عہدہ داران انگریزی اور سارجنٹ اور دیگر عیسائی برج برتا آنے مدد میرٹھ کے قائم رہ سکتے ہین مگر یہ نہ معلوم تھا کہ میرٹھ مین کیا ہوا ہے ۔

قریب شام بعد از مشورۂ جنگی عہدہ داران کے یہ صلاح قرار پائی کہ میرٹھ کی طرف چلو اور تمام نیم صاحبان اور وہ لوگ جو قابل لڑنے کے نہ تھے اُنکو بکھیون پر سوار کرکے زیر قیادت گھاٹ سی جو قریب چھاونی کے ہے جمنا پار ہوکر روانہ ہون بکھیان اور دونون توپین کپتان دی تسٹر صاحب کے

آگے بڑھین اور پیادہ اُنکے پیچھے چلے سپاہی ہندوستانی جو ساتھ چلے تو آہستہ اور نہایت بیدلی سے بعد از اترنے پہاڑی کے ہمنے دیکھا کہ بگھیان اور گاڑیان کرنال کے راستے پر چلین اور راستہ وزیرآباد گھاٹ کا چھوڑ دیا مین اپنے سپاہیون کے ساتھ پیادہ چلتا تھا اسواسطے کہ میرا گھوڑا میرے ساتھ نہ تھا اور بہت سے افسر اور برگنڈیر اور برگیڈیر بھی میرے ساتھ تھے جب ہم قریب اپنی لین ۳۸ رجمنٹ کے پہونچے تو سب سپاہی سرخود ہو کر لین مین چلے گئے میرا بنگلہ بھی چونکہ نزدیک تھا سے آگے نہ چلے سپاہی سب منتشر ہو کر اپنے اپنے چھپروں مین چلے گئے میرا بنگلہ بھی چونکہ نزدیک تھا مین بھی وہان گیا اور اپنے گھوڑے کو طیار پایا مین اُسپر سوار ہو کر لین مین گیا اور سپاہیون سے دریافت کیا کہ میرے ساتھ چلتے ہو مگر انھون نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ بظاہر معلوم ہوا کہ میرا بولنا بھی اُنکو ناگوار تھا مگر اسوقت تک وہ سب خاموش تھے اور کوئی حرکت سختی یا تشدد کی اُنسے ظہور مین نہین آئی تھی وہ سب چھوٹے چھوٹے گروہون مین علیحدہ علیحدہ جمع تھے صرف ایک سپاہی جو بدچلن معلوم ہوا رائفل کمپنی کا تھا اور جب مین نے اُس سے پوچھا کہ تمنے میم صاحبون بگھیان اور گاڑیان کرنال کی طرف جاتے ہوے دیکھین اسنے نہایت درشت اور فحش جواب دیا۔

بعد ازین مین کرنال کی طرف باین ارادہ چلا کہ گاڑیون سے ملون اور تھوڑی دور جاکر دونون طرفین جو گاڑیون کے ساتھ گئی تھین ملین وہ دہلی کی طرف واپس آتی تھین کیونکہ گولہ اندازون کی کرنال جانے سے انکار کیا مین راستے مین اکثر افسران رجمنٹہاے مختلف سے ملا وہ سب کرنال کی طرف بھاگے جاتے تھے انھون نے متفق اللفظ سواے اسکے اور کچھ نہ کہا کہ اب کچھ باقی نہین اور کسی طرح جاے امن ڈھونڈھنی چاہیے اب وقت قریب شام کے تھا اور کچھ تاریکی ہونے لگی تھی فقط

بیان ذیل جو درباب حرکات ۳۸ رجمنٹ و دیگر رجمنٹہاے مقیم دہلی کے ہر ہمنے اُس کتاب سے جسکا نام پرٹکلز آف —

دی میوٹنی دہلی یعنی حالات مفسدہ دہلی ہے اور جو میرٹھ مین بغیر نام مولف کے چھپی ہے منتظم کیا ہے

حسب خبر آمد مفسدان وحال قتل چند انگریزان وسماری محصول خانہ میرٹھ سوختگی چند خانہ کی چھاونی مین پہونچی تمام فوج کو حکم طیاری کا ہوا ۱۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی جو قریب ہر مکام شہر کے تھی اول طیار ہوئی جسمین کی چھ کمپنیان زیر حکم کرنیل ریلی صاحب کشمیری دروازہ پر واسطے

روکنے مفسدین کے آنے دین اور دو کمپنیان زیر حکم میجر پیرسن صاحب توپون کے ساتھ جانے کے واسطے کھڑی رہین کرنیل ریلی صاحب باعث ناواقفیت اصل ماہیت فساد کے اور تصور کرکے کہ فساد صرف بازاریونکا ہی اپنی سپاہ کو خالی بندقون کے ساتھ لیگئے انکے خیال مین یہ تھا کہ اس فساد بازون کو سنگینون سے فرد کرکے مفسدین کو منتشر کردینگے یہ فوج جب شہر مین پہونچی ناگہان سامنے سے ہندوستانی مفسدون نے آتی ہی افسرون پر حملہ کیا اور سپاہ سے کہا کہ ہم تمسے کچھ نہین کہتے چونکہ افسرون کو اس فساد کا اتنا گمان بھی نہ تھا وہ سب آگے فوج کے تھے اور اسیواسطے وار مفسدین کا اول انہیر ہوا اور گولیان کارتوسون کی لگکے اور پڑنے لگین کرنیل ریلی صاحب کو اول تو گولی لگی اور بعد ازان مفسدین نے کئی زخم شمشیر کے انکو مارے اور دو تین عہدہ دار اور بھی گولیون سے زخمی ہوے افسرون نے سپاہ سے ہر چند کہا کہ ہمکو بچاؤ مگر انھون نے اپنی بندوقین پر نہ کین اور نہ کوشش مفسدین کے بھگا دینے مین کی بلکہ بخلاف اسکے چند غازیون نے کرنیل ریلی صاحب کے کئی زخم سنگین کے لگاے اس ہنگامہ مین کپتان ڈبلیس صاحب جو اس مقتی کے واسطے گارد شہر پر تعینات تھے مقام فساد پر آپہونچے اور جونکہ انہیر گارڈ ہاے شہر کے جو گارڈین کہ وہان پر تھے پیادگان ہندوستانی مین سے تھین اسواسطے حکم اپنے گارڈون کو دیا کہ طیار ہوکر مقابلہ مفسدین کا کرین مادر چونکہ انکی بندوقین پر تھین اس لیے حکم فیر کرنے کا دیا ان بدذاتون نے انکار صاف اتباع حکم سے کیا اور ہر چند صاحب موصوف نے نصیحتاً و تکلماً کہا انھون نے کچھ خیال نہ کیا اور در جواب سوے لمعنہ آمیز اشارات و حرکات کے اور کچھ انسے حاصل نہوا آخر کار انھون نے صاف زبان سے اظہار کیا کہ ہم اُن لوگون کے واسطے کچھ نہین کرینگے جنھون نے ارادہ ہمارے مذہب کے بدلوانے کا کیا تھا اور جو چاہتے تھے کہ ہماری ذات دونون ہندو اور مسلمان کی بگڑجاوے غرض کہ انھون نے اور بہت سے الزام غلط سرکار کو لگائے اور کہا کہ اب ہم اسکا بدلہ لینگے اس عرصۂ قلیل مین پانچ افسر ۵۴ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کے یعنی کرنیل ریلی صاحب زخمی شدید ہوکر اور کپتان اسمتھ صاحب اور کپتان برو اور لفٹنٹ ایڈور اور لفٹنٹ واٹر فیلڈ اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ بھی مارے گئے مگر گمان یہ ہے کہ ان صاحب کو شہر والون نے جو شامل مفسدین ہوگئے تھے مارا اور لفٹنٹ ٹیلر صاحب کو بھی انھون نے زخمی کیا ایک سپاہی ۵۴ رجمنٹ مذکور کا بھی

زخمی ہوا اسکے بازو پر زخم گولی کا آیا اس حالت بلوہ مین جب سرکشون نے یہ دیکھا کہ سپاہ نے انکا مقابلہ نہ کیا وہ طرف کشمیری دروازے کے چلے جہان ایک چھوٹا مورچہ بنا ہوا تھا اور آئین مقام گارڈ کا بنا ہوا ہے اور اسکے آگے سائبان اور صحن ہے مگر فوج فصیل ہماری ہے توپخانہ زیر حکم لفٹنٹ ولسن صاحب اور دو کمپنیان ۵۴ رجمنٹ ہندوستانی وہان آہونچین اور سوار مفسدین اور بدمعاشان شہر کو پھر شہر مین ہٹا دیا۔

غرض یہ بھاگتے اور بدحواس طریق ۵۴ اور ۳۸ رجمنٹ کی قریب گیارہ گھنٹے بجے کے چھاؤنی مین پہونچی اسکے منٹے ہی سپاہیان ۷۴ رجمنٹ ہندوستانی کو جمع کیا تو اُنمین سے قریب ایک سو پچاس نفری موجود تھی اور باقی مقامات مختلف چھاؤنی مین اول ہی تقسیم اور تعینات ہو چکی تھی باقی ماندہ سپاہی مع دو توپون کے واسطے اعانت کے زیر حکم میجر ابیٹ صاحب کے شہر مین بھیجی گئی۔

یہان ایک اور حرکت بجائی سپاہیان ۳۸ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی ظاہر ہوئی یعنی کپتان ڈی ٹشیر صاحب کی تو یہین اور ایک حصہ ۳۸ اور ۷۴ رجمنٹ کا پریٹ پر طلب ہوا اور بریگیڈیر صاحب نے ہر ایک کمانڈنگ افسر سے کہا کہ وہ اپنے سپاہیون کا ارادہ اسطرح پر دریافت کرین کہ اُنسے بلا کر کہین کہ حاضر ہو کر ایڈجوٹنٹ یعنی از طرف خود درخواست دیکر شامل ہون تاکہ معلوم ہو کہ وہ وفادار ہین یا نہین جب ایسا ہی عمل مین آیا تو تمام سپاہیان میجر ابیٹ صاحب حسب الطلب حاضر آئے مگر ایک مقتفی بھی ۳۸ رجمنٹ کا اپنے مقام سے ٹل بھر نہ سرکا ۷۴ رجمنٹ کے سپاہیون کو جو حاضر آئے تھے حکم پھر نے بند دنون کا دیا گیا اور انھون نے بے تامل تعمیل حکم کی اور شہر کی طرف انتظام تمام روانہ ہو کر تھوڑی دیر بعد دوپہر کے کشمیری دروازے پر پہونچے مگر وقت گذر چکا تھا یعنے مفسدین وہان سے چلے گئے تھے اسواسطے اُنسے سوا اسکے اور کچھ فائدہ نہوا کہ وہ وہان جا کر قیام پذیر ہوئے۔

اب مفسدین کہین نظر نہین آتے تھے اور نہ کسی نے بتلایا کہ کہان گئے بہت سے سپاہی ۵۴ رجمنٹ کے بھی غائب تھے صرف دو کمپنیان انکی زیر حکم میجر ٹیرسن صاحب کے وہان موجود تھے۔

عرصہ قلیل کے بعد لاشین افسرون مقتولین کی چھاؤنی مین گاڑی پر ڈال کر بھیجی گئین اور میم صاحبون کی گون وغیرہ پڑی تھی۔

جب ۳۸ رجمنٹ منتشر کو چلی گئی تھی تو کپتان ڈی ٹشیر صاحب مع دو توپوں کے پیچھے رہ گئے تھے انھوں نے چاہا کہ آگے بڑھکر اس مقام وسطی پر قائم ہوں جسکے ایک جانب یکخانہ بارود اور دوسری جانب راستہ پہاڑی کا تھا بہ وقت تمام صاحب موصوف نے ۳۸ رجمنٹ کو راستے کے پھیرنے کے بھیجا انکی غرض یہ تھی کہ کپتان ڈی ٹشیر صاحب کی توپوں کا قبضہ کرلیں اور کپتان صاحب حکمت عملی سے سپاہیان رجمنٹ مذکور کو اپنی توپوں کے گرد جمع ہونے نہ دیتے تھے مگر تاہم تمام روز چار یا پانچ سپاہی انکے ہر وقت گرد گولہ انداز ان توپ مذکور کے رہے۔

قریب بارہ بجے دن کے برج جھنڈہ والہ میم صاحبوں اور انگریزی سوداگروں اور دیگر عیسائیوں سے بھر گیا اور تمام مکان غل و شور سے پر تھا اور کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ کسی طرح کی ہدایت یا انتظام اس انبوہ میں کرتا یا اس شور و غل کو دور کرتا اس موقع پر سارجنٹ لاسن نے کپتان ڈی ٹشیر صاحب کو خبر دی کہ اسکے ایک بانسری نواز نے ۳۸ رجمنٹ کے سپاہیوں کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر ایک بھی آواز گولہ توپ کی ہوئی تو سب سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے پھر جاوینگے اور انگریزوں کو قتل کرینگے۔

مگر وقت گذرتا جاتا تھا اور شہر میں آگ ہی آگ نظر آتی تھی۔

قریب تین بجے کے شہر میں ایک آواز بڑی چیز کے اڑنے کی ہوئی یہ آواز میگزین کے قریب سے سپاہیوں نے جب دیکھا کہ کیا ہوا تو کہا کیا برا آدمی جرنیل ہمارے آدمیوں کو اسطرح مارتا ہے کپتان ڈی ٹشیر صاحب نے پھر بریگیڈیر صاحب سے کہا کہ جو دو توپیں میجر ایبٹ صاحب کشمیری دروازے کو گئیں ہیں انکو پھر بلوا لو اور صاحب بریگیڈیر صاحب نے اسی بموجب حکم دیا کہ وہ زیر اسم لفٹنٹ ٹیلی صاحب کے واپس آویں تھوڑے عرصہ کے بعد حکم گیا کہ میجر ایبٹ صاحب ۳۸ رجمنٹ کو واپس لے آویں عرصہ دراز کے بعد دونوں توپیں زیر حکم لفٹنٹ ٹیلی صاحب کے پڑے راستے پر نظر پڑیں گویا چھاؤنی کو پھر جا رہی تھیں یہ دیکھ کر کپتان ڈی ٹشیر صاحب نے بوگل دیا کہ دوڑ آکر شامل انکے بمقام برج ہوں مگر وہ نہ پھرے تو کپتان صاحب موصوف نے یہ خیال کیا کہ شاید انھوں نے آواز بوگل کی سنی نہیں اس اثنا میں توپیں جا کر قریب ایک گرد ۳۸ رجمنٹ کے پہونچیں اور اتنے پہونچتے ہی آواز سر ہوئے بندوقوں کی گوش زد ہوئی اور فوراً توپیں شہر کی طرف

جاتی ہوئی نظر آئین کپتان وی ٹیشر صاحب یہ دیکھکر گھوڑے پر سوار ہوکر توپون کی طرف گئے کہ انکو جاکر لے آوین جب قریب گولہ کی زد کے پہونچے تو انھون نے حکم دیا کہ دہنی طرف ہوکر جلدی ہمارے پاس آؤ اب انکو معلوم ہوا کہ سب توپون کے شہر کی طرف جانے کا کیا تھا اکثر سپاہیون ۳۸ رجمنٹ نے اپنی بندوقین انکی طرف کین اور انکو تولا یہ حال دیکھکر کپتان صاحب نے اپنا گھوڑا پھیرا کہ برج کو واپس جاوین اس عرصہ مین چھ گولیان انکے اوپر آئین تین انمین صاحب کے گھوڑے کو لگین اور تین خالی گئین گھوڑے کو زخم کاری لگے مگر اسقدر طاقت آئین باقی تھی کہ وہ صاحب کو برج تک لیگیا اور وہان پہونچ کر زمین پر گر کر مرگیا دونون توپین اور سپاہیان ۳۸ رجمنٹ طرف کشمیری دروازے کے چلے گئے ۔

ہنگام وارد ہونے لفٹنٹ ڈوبی صاحب کے مین گارڈ مقام کشمیر دروازہ مین میجر ایبٹ صاحب نے ایک کمپنی ۴۰ رجمنٹ کو روانہ کیا کہ جاکر دریافت کرین کہ آیا مفسدان راہ شق جو دیوار میگزین مین واقع ہوئی تھی پیش قدمی کرتے ہین یا نہین مگر اُس مقام پر اُن لوگون کی ایسی خدمت ہوئی تھی کہ وہ خوف جان سے وہان ایکدم نہ ٹھہرے تھے اور سب بجانب شہر فرار ہوگئے تھے

اب وقت قریب تین بجے کا تھا اور کچھ نشان مفسدین کا کشمیری دروازے پر نمایان نہ تھا اس اثنا مین چھاؤنی سے حکم آیا کہ دونون توپین زیر حکم لفٹنٹ ایسلیبی صاحب واپس چھاؤنی کو بھیجی جاوین حسب الحکم انکو حکم واپسی دیا گیا کہ بزودی مقام مذکور پر پہونچین میجر ایبٹ صاحب نے اب یہ ارادہ کیا کہ جو ہم صاحب مقام مین گارڈ مین پناہ گیر تھے انکو روانہ چھاؤنی کرین اور یہ خیال حکم دیا کہ انکی گاڑی طیار ہوآوے ۔

بعد از عرصہ بعید کے وہی دونون توپین جو زیر حکم لفٹنٹ ایسلیبی صاحب کے چھاؤنی کو واپس روانہ ہوئی تھین مقام کشمیری دروازہ پر پھر آئین مگر لفٹنٹ صاحب اور گولہ انداز انکے ہمراہ نہ تھے دریافت سے معلوم ہوا کہ گولہ انداز چھوڑ کر بھاگ گئے اور ہم بغیر انکے چھاؤنی نہ جاسکے ہمراہ توپون کے اکثر سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے اندر کشمیری دروازے کے تین تین چار چار ملکر آئے قریب ساڑھے چار بجے کے حکم بریگیڈیر صاحب کا اس مضمون سے بنام میجر ایبٹ صاحب معاودہ ہوا کہ جتنے سپاہی ۴۰ رجمنٹ کے انکے ہمراہ مین گارڈ مین ہون انکو لیکر جلدی مقام چھاؤنی

مین آجاوین جب یہ حکم میجر ایبٹ صاحب کے پاس پہونچا تو میجر ٹیرین صاحب اور صاحب ڈپٹی کمشنر نے بیان کیا کہ ۴۱ رجمنٹ کا مقام مین گارڈ سے جانا مناسب نہین کیونکہ میجر پیٹرسن صاحب کی رائے مین بغیر سپاہیان رجمنٹ مذکور قیام مقام مذکور پر متعذر تھا اور صاحب ڈپٹی کمشنر کی رائے مین طریق ۴۱ رجمنٹ کا اُنکے اوضاع و اطوار سے مشتبہ تھا پس اس صورت مین مقام ۴۱ رجمنٹ کا بمقام گارڈ بہت نزدیک بلکہ انسب ہی مگر میجر ایبٹ صاحب نے جواب کہا کہ چونکہ خاص حکم اُنکے نام صادر ہوا ہی اُسکی متابعت اُنکو واجب اور لازم ہی پھر صاحب ڈپٹی کمشنر نے میجر صاحب سے درخواست کی کہ آپ حکم کی تعمیل مین کچھ توقف فرمایئے درین چھاؤنی جا کر بندوبست صاحب کو ضرورت قیام ۴۱ رجمنٹ کا مقام مین کارڈ عیان کرتا ہون اور یہ کہکر سوار ہوے تھوڑے عرصے کے بعد تو مین چھاؤنی سے بغیر گولہ اندازون کے کشمیری دروازے پر آئین اور جب میجر صاحب نے اُنسے پوچھا کہ تم بجاے جانے چھاؤنی کے واپس یہان کیون آئے تو درابون نے جوابات لاطائل و بیوجہ اسطرح پر دیے کہ گولہ انداز تو مین چھوڑ کر بھاگ گئے یہ سنکر میجر صاحب نے اُنکو حکم دیا کہ ہمارے ساتھ چھاؤنی چلو اور چونکہ بہت سی میمین وہان موجود تھین میجر صاحب نے خیال کیا کہ اُنکو بھی چھاؤنی لیجانا سہل ہوگا اور سب کو ایک پیتی توپ کی خالی کرواکر اُسپر سوار کرا دیا کیونکہ اُنکی ابھی گاڑی جسکے واسطے اول حکم آنے کا ہوا تھا اسوقت تک نہین پہونچی تھی چونکہ اب صاحب ڈپٹی کلکٹر کو گئے ہوے ایک عرصہ ہوا تھا کہ وہ واپس نہین آئے میجر صاحب نے زیادہ توقف تعمیل حکم بریگیڈیر صاحب مین مناسب نہ سمجھا اور سوائے ازین گارڈ کے حوالدار نے اُنسے کہا کہ اُنسے کچھ آوازین بندوقون کی چھاؤنی کی جانب سنین اور اب صاحب کو مناسب ہی کہ زیادہ توقف یہان نہ کرین درین صورت میجر صاحب نے یہان ارادہ کیا کہ اپنی رجمنٹ کو چھاؤنی مین لیجاوین اور انسران رجمنٹ مذکور کو حکم طیاری کا دیکر کوچ بولا اور توپخانہ کو حکم ہمراہی دیا قریب ۱۲۰ سپاہی ۴۱ رجمنٹ کے میجر صاحب کے ہمراہ ہوکر بجانب چھاؤنی روانہ ہوے قریب تیسو قدم دروازے سے باہر ہوے ہونگے کہ سپاہیان ۳۸ رجمنٹ دروازے مین گھس گئے اور دروازہ بند کرلیا اور توپخانہ بھی اندر ہی رہا اور دروازہ بند کرے ہی سپاہیان مذکورین نے اُن عہدہ دارون پر جو باہر نہ نکل سکتے تھے بندوقین فیر کرنی شروع کین کپتان گوردن صاحب

۴ رجمنٹ کے اول مارے گئے ایک سپاہی ۳۸ رجمنٹ نے انکو پیچھے سے گولی ماری اور وہ فوراً گر کر مر گئے بعد انکے لفٹنٹ اویلی صاحب اسی رجمنٹ کے زخمی شدید ہوے مگر انھون نے گرتے گرتے اپنی دونالی کی دونون گولیان بجانب گروہ مفسدین مرکین اور بعد ازین جان بحق تسلیم کی انسائن اولیٹن صاحب متعلقہ ۴ رجمنٹ نے جب یہ حال دیکھا تو وہ وہان سے بھاگے اور زیادہ تر مین گارڈ پر چڑھ کر خندق مین کود پڑے اور دوسری پیڑی پر چڑھ کر جنگل کی راہ سے چھاؤنی کا راستہ لیا صاحب ممدوح کو راستہ مین میجر ٹرسن صاحب ۵۴ رجمنٹ کے ملے جو ہمراہ ۴ رجمنٹ کے دروازے سے نکل گئے تھے بلکہ اتنا ایک انکے سپاہی نے بصدمہ دست زبردستی نکال دیا تھا یہ دونون صاحب مقام پہاڑی پر جہان برج جھنڈے کا ہے قریب چھ بجے کے پہونچے میجر ایبٹ صاحب نے آواز بناوٹی اندرون دروازہ کشمیری سنکر اپنے سپاہیون کی طرف پھر کر پوچھا کہ وہ کیا ہے جو سپاہی کہ انکے نزدیک تھے انھون نے جواب دیا کہ ۳۸ رجمنٹ والے اپنے افسرون کو مار رہے ہین یہ سنکر میجر صاحب نے حکم دیا کہ واپس چل کر عہدہ دارون کی کمک کرو مگر کسی نے نہ مانا اور تمام خوشامد اور چاپلوسی میجر صاحب کی بیفائدہ تھی صرف یہ جواب تھا کہ ہمنے تمکو بچا لیا اور ہمسے وہان جاکر کچھ نہ ہوگا بلکہ تمکو بھی وہان کھو بیٹھینگے اور تمکو ہمنے اُن حرامزادون سے ابتک بچا لیا ہے یہ کہکر سب سپاہی گرد میجر صاحب کے آئے اور انکو زبردستی چھاؤنی ۴ رجمنٹ مین لیگئے معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصہ مین مفسدین ہندی دروازہ دان افسرون اور میمون پر بے سروپا فیر کرتے تھے جو وہان اندر دروازے کے رہ گئے تھے لفٹنٹ اسمتھ صاحب چار سپاہیان ۳۸ رجمنٹ سے بچ کر آخر کار ایک سپاہی کی گلزار سنگھ نامی سے مارے گئے مشہور ہے کہ سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے اس شخص کو اس واسطے بھیجا تھا کہ لفٹنٹ اسمتھ صاحب کی بابت اسواسطے پسند کیا تھا کہ اس شخص کو صاحب موصوف نے حسب بخویز کورٹ مارشل بباعث غفلت بکار سرکار عہدے سے کھٹا دیا تھا اور لفٹنٹ اسبورن صاحب کے ایک زخم زانو پر آیا تھا اور فورسٹ صاحب کی میم کے سنانے پر ایک گولی لگی تھی باقی تمام عہدہ دار اور میم صاحبان برج کے اوپر چڑھ گئے تھے اب بفضل خدا و حکم زبانی سے مفسدین نے سر کرنا بناوٹی کا موقوف کر کے بارادہ لوٹ جانب خزانہ روانہ ہوے مگر چلتے چلتے تمام توپون کو بجانب اُن بنگلون کے سر کیا اور ہر چند فاصلہ قریب ۴۰ گز کا تھا مگر بفضل خدا سے کسی کو انمین سے آسیب نہ پہونچا اور گولا اوپر

دیوار کے ہو کر باہر چلے گئے اب اِن صاحبون کو فرصت ملی تو یہ سب خندق مین اُتر کر اور پار جاکر کوٹھی متکلف صاحب مین پہونچے وہان خولی طاح سے صاحب موصوف کے واسطے کھانا طیار تھا یہ سب وہان بیٹھ گئے اور بعد فاقہ کشی تمام روز اُنھون نے کھانا کھایا اور دیگر عہدہ داران وغیرہ سے جنکو صبح سے کچھ نہ ملا تھا اور نہ آیندہ کچھ توقع۔ ملنے کی تھی بہر حال بہتر رہے —

میجر ایبٹ صاحب قریب شام کے اپنی رجمنٹ کے مقام کوارٹر گارڈ مین گئے اب وہان اُنکے سپاہیون نے صلاح کرنی شروع کی کہ صاحب کو کیونکر بچا رکھیے اسی مشورے مین ایک جوالدار نے صاحب سے کہا کہ اگر آپ یہانسے چلے جاوین تو بہتر ہی تھوڑے اُنمین سے چھاونی تک گئے کہ صاحب کے واسطے گھوڑا سواری کا لاوین اور سب نے بعجز والحاح یہ کہا کہ تم یہان سے چلے جاؤ کیونکہ اگر سپاہیان ۳۸ رجمنٹ یہ سُن لینگے کہ تم یہان مخفی ہو تو وہ آنکر تمکو مار ڈالینگے اور اسوقت ہمسے کچھ نہوگا اور نہ ہم آپکو بچا سکینگے اس عرصہ مین بہت سی گاڈیان اور بگھیان بجانب کرنال بھاگتی نظر پڑین یہ دیکھکر سپاہیون نے کہا دیکھو صاحب سب افسر و میم صاحبان بجانب کرنال بھاگے جاتے ہین تم بھی اُنکے ساتھ چلے جاؤ اس عرصہ مین میجر ایبٹ صاحب کی گاڈی جسمین اُنکے سب عیال اطفال بیٹھے تھے نظر پڑی اور ہر چند کہ وہ اُن کو آواز دین اور ٹھہرنے کو کہا مگر وہ بدین گمان کہ شاید منصہ اس بہانے سے اُنکو تھہرا تے ہون نہ ٹھہرا اور چلا گیا اس اثنا مین کپتان ہاکی صاحب یہ سواری گھوڑا وہان پہونچے اور میجر صاحب کو اپنے پیچھے سوار کرکے لیچلے اور اُن دونون کو توپون تک پہونچا دیا جو جانب کرنال جاتی تھین ایک توپ کے پیچھے پر میجر صاحب سوار ہوے اور باتفاق افسران اولٹن صاحب چار میل تک گئے مگر آگے جانے کو رابیون نے انکار کیا اور کسیطرح بطمع انعام یا خوف سزا دغابازی و بے ایمانی کے راضی آگے جانے کو نہوے اور ان دونون صاحبونکو راستہ پر اتار دیا خدا کی قدرت سے کپتان ٹلپس صاحب بسواری گھوڑا کی پاس آپہونچے اور دونون صاحبونکو اپنے ساتھ سوار کرکے روانہ آگے کے ہوے۔ اکثر گاڑی و بگھی وغیرہ جو اول مرتبہ فرار ہوکر چھاونی سے نکل گئین اور بر کنارہ گرگاؤن صاحب اور کپتان مگول صاحب اور کپتان ٹیلر صاحب مع عیال و اطفال اس گروہ مین تھے اور اکثر میم صاحبان تھین سب سیدھے کرنال کو پہونچ گئے اور تمام راستہ مین صرف ایک جگہ قریب چالیس میل دہلی سے کہ وہان ڈاک بنگلہ ہی واسطے کھانا کھانے کے ٹھہرے تھے مگر کرنیل نیوٹ صاحب و جو اُنکے ساتھ تھے

بھاگ نکلے تھے گئے اور میرٹھ والون مین سرگردان رہے آخر کار رسالہ سوم زیر حکم لفٹنٹ گف صاحب
اور لفٹنٹ میک کنزی صاحب نے انکو بھی حفاظت مین لیا اور اس گروہ مین کرنیل ہیوٹ صاحب
لفٹنٹ پیرو کمر صاحب اور لفٹنٹ لیمکر صاحب تینون ۳ رجمنٹ کے اور لفٹنٹ ولسن صاحب
توپخانہ والا اور لفٹنٹ مالیدر صاحب انجنیر لفٹنٹ والی پارٹ صاحب ۵۴ رجمنٹ کے اور لفٹنٹ
می فورسٹ صاحب میگزین والا اور فورسٹ صاحب کی میم مع تین لڑکون کے اور فریزر صاحب
کی میم شامل تھی یہ سب صاحب تگڑا ایک صاحب کوہن نامے کے ہین جو ہر چند پورین ہین
ہین اور رشتہ دار ڈیوس صاحب کے جنکو شمرو کی بیگم نے اپنا لڑکا قرار دیا تھا ہین کوہن صاحب
موصوف نے ان سب صاحبون کی بڑی مہمان نوازی کی اور اپنی حفاظت مین رکھا اور بجلدے
اس کارنمایان کے سرکار سے مستحق پرورش کے ہین صاحبان مفصلۃ الذیل بمقام باغپت نوفت
نواحت دو گھنٹہ صبح بتاریخ ۱۲ مئی میجر ایبٹ صاحب و کپتان ولسن صاحب مع میم صاحبہ کپتان
ہاکی صاحب اور انسائن ہلمٹن صاحب متعلقہ ۶۰ رجمنٹ ہندوستانی کپتان ڈی کشیر صاحب توپخانہ
والا مع میم صاحبہ و میم صاحبہ جنیسن صاحبہ اور مرفی صاحب کلکٹر کشتم مع والدہ صاحبہ
اور ہیلی صاحب مع میم صاحبہ و اطفال یہ سب صاحب باسن دامان تا بمقام ہلینی پہونچے جہان
نمبردار نے انکی بڑی مہمانداری کی اور اس نمبردار نے جو صاحب اسکے گانون کے جانب
انکلا اسکی بڑی خاطرداری اور تواضع کی اس مقام مین ان سب صاحبون نے کھانا کھایا اور
قریب دو بجے بعد دوپہر کے بجانب میرٹھ روانہ ہوے اور وقت غروب آفتاب مقام مذکور مین پہونچ گئے
ایک اور گروہ جسمین لفٹنٹ ہونرسل اڈجکٹن صاحب اور لفٹنٹ رنیر صاحب و دیگر صاحبان
ایجلو صاحب مع لفٹنٹ دلوبی صاحب کے تھے بظاہر دیہاتیون کے ہاتھ سے مارے گئے
کیونکہ ابتک کوئی نشان انکا معلوم نہین ہوتا۔

لفٹنٹ دلوبی صاحب اور لفٹنٹ فورسٹ صاحب اور لفٹنٹ رنیر صاحب و دیگر صاحبان نے
میگزین واقع اندرون شہر کو بہادرانہ بہت عرصہ تک بچایا گیا مگر جب دیکھا کہ باعث دغابازی
اشخاص اندرون میگزین و بکثرت اجماع مفسدان بیرون میگزین حفاظت و قبضہ مقام مذکور کا
ناممکن ہے تو محافظان بہادر نے جو صرف آٹھ صاحب تھے میگزین کو آگ لگا کے اڑا دیا اور

اُس ہنگامہ مین چند صاحب بھاگ نکلے لفٹنٹ فورسٹ صاحب کی چٹھی سے حال محافظت میگزین کا اسطرح واضح ہوتا ہے۔

بتاریخ ۱۱ مئی درمیان سات اور آٹھ بجے صبح کے سرتھی اوفلس سکنف صاحب میرے مکان پر آئے اور مجھسے کہا کہ میگزین مین چل کر دو توپین زرنگار اکریل پر بھیجدو تاکہ مفسد عبور دریا نہ کرسکین پاس مین اُنکے ہمراہ ہوا اور میگزین مین آکر دیکھا تو لفٹنٹ دلوبی صاحب اور لفٹنٹ رنیر صاحب مع کنڈکٹر بکلی صاحب شا صاحب بکلی صاحب اور آئینگ سب کنڈکٹر کرڈ صاحب اور سارجنٹ ایڈورڈ صاحب اور سٹوارٹ صاحب مع عملۂ ہندوستانی وہان موجود ہین سرتھی اوفلس صاحب اپنی بگھی سے آئے اترین اور لفٹنٹ دلوبی صاحب دونون اُنکے ساتھ اُس برج پر گئے جو دریا کی طرف تھا اور جہان صاف پل نظر آتا تھا وہان پہونچ کر دیکھا کہ مفسد پل پر سے عبور کر رہے ہین اور یہ جانب پل کا بھی جانب دہلی قبضۂ سواران مفسدین ہے یہ حال دیکھکر سرتھی اوفلس سکنف صاحب لفٹنٹ دلوبی صاحب کو ہمراہ لیکر دروازہ شہر پناہ کو دیکھنے گئے کہ آیا وہ بند ہوگیا ہوگا یا نہ مفسدین کے واسطے کھلا ہی مگر یہ امر ضرور نہ تھا کیونکہ مفسدون کے لیے تو دروازے کھل گئے تھے اور وہ شادان و فرحان دروازہ ہاے قلعہ مین داخل ہوکر بادشاہی مکانات تک پہونچ گئے تھے جب لفٹنٹ دلوبی صاحب واپس آئے تو انھون نے دروازے میگزین کے بند کرکر دیئے تھے کواڑ دیے اور ہر ایک تدبیر ممکن الوقوع بواسطے حفاظت کے عمل مین آئی اندر دروازے کے دونون توپین چھ پی دو چندگراب دیکر باہتمام ایکٹنگ سب کنڈکٹر کرڈ صاحب سارجنٹ سٹوارٹ صاحب موصوفین کے رکھی گئین اور ان صاحبون کے ہاتھ مین پستان شیردی گئین اور یہ حکم ہو کہ اگر قصد توڑنے دروازے کا اور اندر آنے کا کیا جاوی تو دونون توپون کو بھی ایک ساتھ دکھا کر آپ اُس مقام پر اندر چلے جاوین جہان لفٹنٹ دلوبی صاحب اور رنین دونون معہ تھے بڑا دروازہ میگزین کا بھی اسی طرح دو توپون سے مضبوط کیا گیا تھا اور اندر اسکے گوکھرو بچھا دیے گئے تھے اور یہ نظر زیادہ تر حفاظت کے اور دو توپین اسطرح قائم کی گئی تھین کہ انکا گولہ دروازے پر اور ایک برج پر جو نزدیک تھا پہونچتا تھا درمیان فاصلہ ساٹھ گز دروازہ سے رد و بدد دفتر اور سامان دونون را ستے کے تین چھ پی اور ایک غبارہ ۲۴ پی

اس طرح پر قائم کیا گیا تھا کہ وہ جدھر چاہیں اُدھر پھر کر مکانات متصلہ کی حفاظت کر سکے جب سب توپیں اور عبارہ قائم ہوے تو اسمیں دو چند گراب دیے گئے بعد ازیں یہ تدبیر ہوئی کہ سب ہندوستانی عملہ کو ہتھیار دیے جاویں اور جب انکو دیے لگے تو انھوں نے نہایت ناخوشی سے لیے اور اُنکے چہرے سے گھبراہٹ نہیں پائی گئی یا کہ سرکشی اور سینہ زوری کیونکہ جو حکم انکو صاحبان سے ملا انھوں نے اُسکی تعمیل نہ کی خصوصاً عملۂ اہل اسلام تو بالکل منحرف معلوم ہوتے تھے بعد ازاں اس تدبیر کے کنڈکٹر بکلی صاحب اور سکلی صاحب اور سارجنٹ اسٹوارٹ صاحب نے ایک شتابہ لگایا اور اُنکو یہ حکم تھا کہ جب لفٹنٹ دلوبی صاحب کے حکم سے کنڈکٹر بکلی صاحب اپنی ٹوپی سر پر سے اٹھاویں اُسی وقت اُسکو آگ دیدو اور بکلی صاحب نے شتابہ آراستہ کیا مگر اسوقت کہ جب ایک گولہ غبارہ سے کامل چکا تھا اس عرصہ میں گارڈ قلعہ سے آیا اور قبضہ میگزین کا بنام شاہ دہلی طلب کیا مگر اسکا کچھ جواب بیان سے نہ دیا گیا۔

فوراً بعد اسکے صوبہ دار گارڈ میگزین نے لفٹنٹ دلوبی صاحب کو اور مجکو خبر دی کہ شاہ دہلی نے مفسدین کو کہلا بھیجا ہے کہ ہم زینہ بھیجتے ہیں تاکہ وہ لوگ زینہ لگا کر دیوار ہائے میگزین پر چڑھ آویں اور تھوڑے عرصہ کے بعد زینے بھی آپہونچے اور جب دیواروں پر لگانے گئے تو ہندوستانی عملہ نے سب دیواروں پر چڑھ کر زینہ ہائے مذکور کے ذریعہ سے باہر اتر گئے اور کثرت مفسدین کی دیوار پر نظر آئی ہمنے جبتک گولہ گولی باقی رہا خوب گراب ان پر ماری اور انکا نقصان بھی بہت ہوا مگر وہ بہ کثرت تھے اور قبل از بھاگ جانے کے ہندوستانی عملہ نے توزدان رتجک پوشیدہ کر دیے تھے اور ایک شخص انمیں سے کریم بخش نامے دربان خاص گروہ مفسدین سے ملا تھا کیونکہ وہ مفسدین بیرونی سے متکلم ہوتا تھا اور اندر کے حال کی سب خبر انکو دیتا تھا لفٹنٹ دلوبی صاحب اس شخص کی حرکات سے ایسے تنگ ہو گئے تھے کہ انھوں نے مجکو حکم دیا تھا کہ اگر ابلی یہ شخص دروازے کے پاس جاوے تو اسکو گولی مار دو۔

لفٹنٹ رنیر صاحب نے ہمراہ دیگر صاحبوں کے سب کچھ کیا جو واسطے حفاظت میگزین کے ضرور اور ممکن تھا کنڈکٹر بکلی صاحب نے تمام اتواب مذکورہ بالا کو صرف باعانت میرے کم از کم چار چار فیرنی توپ سر کے اور اس مضبوطی اور درستی اوسان سے یہ امر کیا کہ گویا اپنی پریٹ پر

کام دے رہے تھے ہر چند از جانب مفسدین کہ ۴۰ یا ۵۰ گز کے فاصلے پر تھے بارش گولیون کی ہمیر ہوتی تھی جب سب گولی چل چکی تو لفٹنڈ کرنیل نکلی صاحب کے ایک گولی بازو پر کہنی سے اوپر لگی اور یہ گولی بعد ازین نکال لیگئی اور تھوڑے عرصے کے بعد مجھے بھی دو گولیان بازوے چپ پر لگین کہ اُسوقت مین بیکار ہو گیا بعد اسقدر جنگ و ہنگامہ کے لفٹنڈ ولوبی صاحب نے حکم اتارنے میگزین کا دیا اور کنڈکٹر نکلی صاحب نے فوراً اسکی تعمیل کی اور تمام شتابون کو آگ دکھادی جب میگزین اُڑا تو بچ گئے ہر چند کوئی بے آسیب نہ رہا تھا وہ اُن راستون سے جو دروازے فیز مین اُڑنے میگزین سے ہو گئے تھے دریا کی جانب باہر آئے لفٹنڈ ولوبی اور مین جان بسلامت لیکر کشمیری دروازے تک پہونچے اور مین نہین کہہ سکتا کہ اور ون کو کیا ہوا لفٹنڈ رنیر صاحب اور کنڈکٹر نکلی صاحب بھی جان بہ سلامت میگزین سے باہر بھاگ گئے تھے اور سارجنٹ مول صاحب تو بوقت نو ساخت ۱۱ گھنٹہ جب وہ واسطے حفاظت میگزین اور امانت میگزین کے اڑے تھے مفسدون کے ہاتھ سے مارے گئے تھے —

اب اس قصہ زخم افزا کے ختم کرنے کے لیے ہم جیتی ایک افسر ۵۴ رجمنٹ کی جو رجمنٹ صرف تمام کھیوی دہلی مین سے قائم رہی تھی بطور شہادت درج کرتے ہین —

بہ صبح روز شنبہ تاریخ ۱۱ مئی تمام فوج دہلی کو پریٹ کرنے کا اور پریٹ وسطی کے واسطے سنبھر تجویز کورٹ مارشل کے جو درباب سواران رسالہ سوم کے پڑھی جاتی اور فہمایش کیجاتی صادر ہوا تھا چنانچہ سب پریٹ پر جمع ہوے اور بعد پریٹ بدستور قدیم اپنی اپنی چھاونی کو گئے کہ قریب نو بجے کے کرنیل ریلی صاحب کنڈکٹنگ ۵۴ رجمنٹ آئے تاکہ اپنی رجمنٹ کو مع دونون توپون کے ہمراہ لیجا کر پل دریا پر بجا دین اور چند مفسدین رسالہ سوم کو جو آنے والے تھے انکو عبور دریا نہ کرنے دین تمام رجمنٹ گورہ فوراً باہر آئی اور دس منٹ کے عرصے مین طیار ہو کر بخوشی تمام روانہ ہوئی جب مین پریٹ پر پہونچا تو کرنیل صاحب نے مجھے حکم دیا کہ اپنی کمپنی یعنی نہم اور کمپنی اول کو لیکر اور توپخانہ مین جاکر اُن دونون توپون کے جو روانہ ہونے والی تھین ساتھ رہین چونکہ کپتان ڈی پٹشر صاحب کا بنگلہ راستے مین تھا مین انکے پاس گیا اور اُنسے احوال روانگی اتوایب مذکور دریافت کیا کپتان صاحب ممدوح نے بجواب کہا کہ ایک لمحہ مین طیار ہوتا ہون اور تم جاکر صدر بازار مین

اُنکا انتظار کر دونون جلدی وہان پہونچینگی مین بموجب اُنکے کہنے کے صدر بازار مین جاکر ٹھہرا
مگر آدہے گھنٹے سے زیادہ گذرا اور کچھ نشان توپون کا نظر نہ آیا ناچار ہوکر مین نے لفٹنٹ وائی
مارٹ صاحب سے جو میرے ساتھ تھے کہا کہ وہ جاکر دریافت حال و رنگ و تسابل کا کرین اور
مین اپنی کمپنیان لیکر طرف شہر کے جاتا ہون تاکہ وقت رایگان نجاوے لفٹنٹ وائی مارٹ صاحب
اسوقت وہان پہونچے جب توپین باہر لاتی تھین اور میرے پاس اسوقت پہونچین جب مین نصف
راستے سے زیادہ طی کر چکا تھا جب مین قریب تنوگرز کے نزدیک مین گارڈ کے پہونچا تو کپتان
ویلسن صاحب متعلقہ ۳۸ رجمنٹ میرے پاس آئے اور مجھسے جلد روانہ ہونے کو کہا کیونکہ مفسد
وہان آگئے تھے اور اُنھون نے تمام افسران ۳۸ رجمنٹ کو قتل کیا تھا یہ سُنکر مین نے حکم دیا کہ
دونون توپین اور سب بندوقین فوراً بھری جاوین اس عرصہ مین مین نے دیکھا کہ کرنیل صاحب
مجروح و خستہ مین گارڈ سے بامداد تالف میجر ۵۴ رجمنٹ کے چلے آتے ہین اور تالف
میجر نے انکو ایک پالکی گاڑی مین سوار کرا دیا چونکہ ہر دو کمپنی نے بندوقین طیار کر لی تھین مین
اُنکو لیکر بہ تلاش مفسدان بجانب مین گارڈ روانہ ہوا مگر وہان کوئی مفسد اُسوقت نہ تھا اور نہ کوئی
سپاہی ہشتم کمپنی ۵۴ رجمنٹ کا جو مجھسے پہلے وہان آئے تھے موجود تھا یہ حال دیکھ کر مین نے
دونون توپین اُس دروازہ شہر پر قائم کین جو مدبر دے شہر تھا اور پہرے جابجا مقرر کر دیے
مین اس مقام پر یہ بھی بیان کرتا ہون کہ کپتان ویلسن صاحب نے مجھسے کہا تھا کہ جو پہرہ
مین گارڈ تھا جسمین پچاس نفر سپاہی ۳۸ رجمنٹ کے تھے اُنھون نے جیھ گرز کے فاصلے
پر سے کھڑے ہوکر دیکھا کہ کرنیل ریلی صاحب کو مجروح و خستہ کیا اور کسی نے اُنکی مدد نہ کی
گو کپتان ویلسن صاحب سب تدبیر سے اُنکو ترغیب اعانت کی دی تھی اور کرنیل ریلی صاحب
بھی خود بیان کرتے تھے کہ مجھے ایک اپنی رجمنٹ سپاہی نے سنگین سے مجروح کیا یہ جو ہو
سو ہو مگر یہ امر بظاہر ہے کہ اُنھون نے کچھ تدبیر اسطے رد کنے مفسدین کے قتل و مجروحی
افسران سے نہ کی اسواسطے کہ ڈاکٹر اسٹوارٹ صاحب بھی بیان کرتے ہین کہ صاحب
موصوف نے اُنکو سواران مفسدین سے دست بوسی کرتے ہوے دیکھا تھا۔

الغرض جب کوئی مفسد نظر نہ آیا تو ہمنے تلاش لاشہ ہاے افسران مقتولین شروع کی اور

اُنکو جا بجا پڑا ہوا دیکھا اُن مین روبرو سے مگر جا بجا گھر و دیگر مکانات متصلہ کے پایا اور سب کو صحن مکان مین گارڈ مین جمع کیا لاشہاے افسران مفصلۂ الذیل کے دستیاب ہوئے کپتان اسمتھ صاحب کپتان بروس صاحب لفٹنٹ ایڈورڈ صاحب اور لفٹنٹ واٹر فیلڈ صاحب اور ڈاکٹر ڈوفیک صاحب اور میجر صاحب یعنی لفٹنٹ ٹیلر صاحب اور لفٹنٹ ائن بورن صاحب اور انسائن انجاو صاحب بھاگ گئے تھے اور بعد ازین بسلامت پہانچے گارڈ مین سے بھی لفٹنٹ ٹیلر صاحب کے ایک سخت زخم سر پر آیا تھا جو صاحب کہتے تھے کہ شہر والون نے مارا تھا اب شہر والون نے گرجا گھر اور دیگر کوٹھی باے صاحبان شروع کیا اور ہر ایک مقام کو خوب لوٹا میم صاحبان مشکل مقام مین گارڈ تک جان بسلامت لیگئین قطع نظر امور مذکورۂ بالا کے اور سب طرح اسوقت تک یعنی دو یا تین بجے تک شہر مین امن و امان رہا بعد ازین آواز آئی کہ جانب میگزین سماعت مین آئین مین یہ بیان کرنا بھول گیا کہ اسوقت نواحت ایک گھنٹہ بعد دوپہر کے ۴ رجمنٹ زیر حکم میجر ایبٹ صاحب ہمسے آملی تھی بعد گذرنے عرصہ قریب ایک گھنٹہ کے میگزین کے اُڑنے کی آواز آئی گرہم جتنے صاحب لوگ مین گارڈ مین تھے ہمکو یہ نہ معلوم ہوا کہ کسنے اُڑایا اور کیونکر اُڑا جبتک لفٹنٹ ولوبی صاحب نے جو میگزین سے بھاگ کر ہمارے پاس پہونچے تھے اگر بیان کیا کہ مین نے اور سارجنٹ لوگون نے اُسکو تا بمقدور بچایا اور اُسوقت تک نہ اُڑایا جبتک اُسکا بچانا ممکن تھا مگر جب شاہ دہلی نے زینہ ہاے جنگی بھیجے اور وہ ہر طرف دیوارون پر قائم ہوکر مفسدین اندر تک پہونچ گئے اور خلاصی وغیرہ ہمسے منحرف ہوکر استعانت مفسدین مین مشغول ہوئے تو ناچار ہمنے اُسکو اُڑا دیا اور تدبیر ہمنے اول ہی کر رکھی تھی کہ بہت سی بارود جمع کرکے شمالی اُسمین لگا رکھی تھی پس جب ہمنے دیکھا کہ اب حفاظت میگزین کی غیر ممکن ہے اور مفسد بھی بہت سے اندر آچکے ہین اسوقت اول شمالون کو ہمنے آگ دی اور معلوم نہین کہ کتنے آدمی اُسمین مرے مگر مین بمشکل بچ کر بھاگ نکلا ہون اور صاحب موصوف کے چہرے سے بھی عیان تھا کہ سواے فضل خدا کے اور کوئی صورت اُنکے بچنے کی نہ تھی مگر بارود نے کے دھوئے سے تمام چہرہ اُنکا سیاہ ہو گیا تھا۔

اس روز تمام دن کوئی حکم صاحب بریگیڈیر کے پاس سے ہمارے پاس نہین آیا ہر چند ہمنے کئی مرتبہ حکم کے واسطے آدمی بھیجے مگر ایک مرتبہ بھی صاحب موصوف اور نہ اُنکے بریگیڈیر

میجر صاحب ادھر دیکھنے تک آئے کہ یہان کیا ہو رہا تھا گو اسمین شک نہین کہ انکو یہان آدلفر
تھا صاحب موصوف نے البتہ دو ضرب لوٹ تو ہماری امانت کو بھی نہین مگر پھر واپس مگالی
نہین ڈاکٹر ڈوہ صاحب ۸ رجمنٹ کو بروقت انکے واپس جانے کے مین گارڈ سے یہان دو
رجمنٹون کے علاج کے واسطے آئے تھے ایک سپاہی پوربیا نہ نے زخمی شدید کیا انکے چہرے پر زخم
سخت لگایا قریب پانچ بجے شام کے ایک حکم اس مضمون کا آیا کہ ایک دیگ یا ایک کل رجمنٹ ۱۴
یہ مجھے بخوبی یاد نہین جو زیر کمان میجر ایبٹ صاحب کے تھے برج جھنڈہ والا پر جو پہاڑی پر ہے اور
جہان ۳۸ رجمنٹ طیار گھڑی ہے آجاوے فوراً جب سپاہی طیار ہوے اور منتظر کوچ کے کھڑے تھے
کہ بعض سپاہیان ۳۸ رجمنٹ نے افسرون پر جو صحن مین موجود تھے گولیان مارنی شروع کین مین اتفاقاً
متصل دروازہ کشمیری کے تھا وہین نے دیکھا کہ ایک افسر زخمی ہو کر زمین پر گرا اسمین ایک سپاہی
میری پنی رجمنٹ کا میرے پاس آیا اور میرے شانے پر ہاتھ رکھ کر مجھے باہر دروازے کے دھکا
دیکر نکال دیا اور یہ کہا کہ اگر ایک لحظہ بھی یہان ٹھہرو گے تو تم بھی اسی طرح مارے جاؤ گے جو مین
مین باہر آتا تھا کہ ایک اور افسر ۸۴ رجمنٹ کا میرے ساتھ ہوا اور ہم نے سپاہی ساتھ لیکر اسکو
چھوڑ کر احاطہ کچہری سے بنگلا ہی کی راہ سے برج جھنڈہ والا کی راہ لی اور وہان پہونچکر بریگیڈیر صاحب
اور اور صاحب لوگون کو سب حال جو مین گارڈ مین واقع ہوا تھا کہا اس مقام پر تمام نیم فوج
چھاؤنی اور سولدین کے مع اکثر عہدہ داران موجود تھے اور جب یہ حال سنکر عزم فرار بالجزم ہوا تو
ازدحام اور کثرت گاڑی اور بگھی اور پالکی گاڑی وغیرہ کی قابل دیکھنے کی تھی یہ سب بجانب
کرنال روانہ ہوئین مگر جب اس مقام پر پہونچین جہان سے راستہ میرٹھ کو جاتا تھا چند سوار یان
بجانب بمقام مذکور روانہ ہوئین سابق اس سے یہ بھی بیان کرنا لازم تھا کہ قریب گیارہ بجے کے
ایک سپاہی لائٹ کمپنی ۵۴ رجمنٹ کا میرے پاس آکر بیان طراز ہوا کہ مجکو رجمنٹ والون نے
اسواسطے آپکے پاس بھیجا ہے کہ آپ انکو جہان حکم دین وہ وہان جاوین مین یہ سنکر متعجب ہوا اور
مین نے انھ سے دریافت کیا کہ رجمنٹ کہان ہے اسنے کہا کہ سبزی منڈی مین ہے یہ سبزی منڈی
ایک بڑا آباد بازار بجانب چپ چھاؤنی کے ہے مین نے اس سے پوچھا کہ رجمنٹ وہان کسواسطے
اور کیونکر گئی تب اسنے جواب دیا کہ جسوقت مفسدین نے افسرون پر حملہ کیا تو سب سپاہی متفرق

ہوکر بھاگ گئے اور تمام شہر مین پھر بھگدڑ اگراب بامانہ مذکور مین جمع ہوئے ہین یہ سنکر مین نے حکم دیا
کہ رجمنٹ کو جاکر کہدو کہ سب میرے پاس چلے آوین یہ سنکر وہ گیا اور سب سپاہی حسب الحکم مع
نشان جھنڈہ وغیرہ حاضر ہوے بعد ازین حوالدار میجر نے آکر مجھسے کہا کہ تمام راستے مین سواران
رسالہ سوم ہمراہ سپاہیون کے تھے اور ترغیب اُنکے ساتھ شامل ہونے کی دیتے رہے مگر
سپاہیون نے انکار کیا یہانتک کہ تو حال بچشم دیدہ مین نے بیان کیا مگر جب مین گارڈ سے
پلا آیا تو جو حال بعد ازان وہان واقع ہوا وہ از روے چٹھی ایک صاحب کے جو میرے بعد
وہان موجود تھے اور سب صاحبون کے ساتھ وہان سے بھاگے تھے درج کیا جاتا ہے
کہ جب سپاہیان ۳۰ رجمنٹ نے افسرون پر گلولہ بازی شروع کی تو سب افسر صاحب
بھاگ کر براہ بدرو جو اندر کمرے مین گارڈ کے تھی پناہ گیر ہوے مگر وہان پہونچنے تک تین
صاحب لوگ یعنی کپتان گارڈن صاحب اور لفٹنٹ اسمتھ صاحب اور لفٹنٹ ریلوی عنصاحب
کہ تینون ۳۰ رجمنٹ کے تھے مارے گئے اور لفٹنٹ اوسیورن صاحب ۵۴ رجمنٹ کے
ایک زخم گولی کا ٹانگ پر آیا مگر یہ صاحب سب کے ساتھ مقام مذکور پر پہونچے اور
وہان اپنی ٹانگ کے زخم کو باندھ کر خندق مین کود پڑے اور صحیح وسلامت تہ خندق تک
پہونچے اور صاحب بھی اُنکے پیچھے کودنے کو طیار ہوے تھے کہ آواز گریہ وزاری میم
صاحبان جو کمرے مین گارڈ مین تھین گوش زد ہوئی یہ سنکر سب صاحب کچھ پروا گولیونکی
نہ کرکے جو شامل یاران انپر برستی تھین کمرۂ مذکور مین واپس گئے اور سب میم صاحبون کو وہانسے
نکال لائے اور سب صاحبون نے اپنے اپنے رومال لیکر اور سب کو کیا ملکر ہر ایک میم صاحبہ کو
علحدہ علحدہ اُن رومالون کے ذریعہ سے جو بمنزلہ رسن کے بن گئے تھے خندق مین اُتار دیا
اور بعد اُنکے آپ بھی خندق مین اُتر کر دوسری جانب چڑھ کر اُن ہی رومالون کے ذریعے
سے تمام میم صاحبون کو دوسری جانب کھینچ لیا وہان سے وہ سب بجانب دریا روانہ ہوے مگر
ہر قدم پر یہ خیال تھا کہ اب مفسد آئے اور اب ہمکو مارڈالا مگر نہایت تعجب کا یہ امر ہے کہ مفسدین نے
اُنکی پیروی نہ کی اور نہ اُنکو اسوقت بھی مارا جب وہ خندق مین اُترے اور اُسکی دوسری جانب
چڑھے کیونکہ اس فرورفتی اور بالا برآمدگی میم صاحبان مین آدھے گھنٹے سے زیادہ عرصہ لگا ہوگا

الغرض یہ سب صاحب لوگ اور میم صاحبان سلامت آزدے دریا پہونچے اور وہان سے روانہ
ہوکر بصد خوف جان بلند سمرگردانی و فاقہ کشی ہفت روزہ ایک دیہہ مین پہونچے جو صرف بارہ میل
دہلی سے فاصلہ پر تھا اور جہان کے نمبردار نے اقرار روانہ کرنے چٹھی کا بمقام میرٹھ کیا تھا فورًا
چٹھی لکھکر روانہ کی گئی اور تیسرے دن کچھ فوج آئی اور سب قافلے کو بحفاظت میرٹھ لیگئی
لفٹنٹ ہیرا صاحب اور انسائن انجلو صاحب بھی مین گارڈ سے بھاگ گئے تھے مگر کسی گانون
مین مارے گئے۔

بعد از قتل انگریزان مفسدین نے ایک شاہزادے کو تخت پر بٹھایا اور اپنے چوکی پہرے
سب دروازون پر اور کوتوالی مین نصب کیے تو مین چہار طرف قلعہ کے چڑھائی گئین اور
خزانہ قلعہ مین رکھا گیا کیونکہ مفسدین کا یہ ارادہ تھا کہ اگر انگریز حملہ کرینگے تو وہ اس مقام کو دم
اخیر تک نہ چھوڑینگے۔

جو ظلم اور زیادتی مفسدین نے رعیت باشندگان شہر کین وہ اس مقدار سے کم نہ تھین جسقدر
انسے توقع تھی شہر دہلی ہمیشہ سے دولتمند شہر ہی اور مفسدین بھی اس حال کو خوب جانتے تھے۔

ایک ہندوستانی احوال اس ایام کا جس عرصہ تک وہ شہر مین تھا یعنی ۲۱ مئی سے ۲۳
جون تک کا اسطرح بیان کرتا ہی کہ انھون نے یعنی مفسدین نے ہر ایک دولتمند کے گھر اور
دکان کو شہر مین لوٹا انھون نے ہر ایک گھوڑا جو کسی باشندہ شہر کے طویلے مین تھا چھین لیا
انھون نے اکثر دکاندارون کو بوجہ نظر نہ کرنے قیمت واجبی اشیاء کے جان سے ہلاک کیا انھون
نے بزرگ آدمیون سے بدزبانی کی گارڈ یل دریاے جمن سے ہر ایک مسافر صاحب دار کو لوٹا
جس روز سے کہ مین داخل شہر ہوا اور جس روز تک کہ وہان سے روانہ ہوا یعنی تو اس پختہ کوچہ بالا
خانہ مین سے کبھی سارا بازار کھلا نہین دیکھا صرف دو چار بقالون کی دکانین باسباب جزوی کھلا
کرتی تھین دکاندار اور باشندگان شہر نہایت افسوس واسطے برباد جانے امن و امان کے کرتے
ہین اور مفسدین کو صبح سے شام تک بد دعا دیا کرتے ہین مفلس اور اہل حرفہ کی نوبت فاقہ کشی
کی پہونچی اور عورات بیوہ اپنے اپنے مکانون مین رویا کرتی ہین۔

نامی اور مشہور ملازمان انگریزی نے اپنے مکانون سے نکلنا موقوف کر دیا ہے۔

ایک کوتوالی ہر روز بنا مقرر ہوتا ہی سپاہیون نے شہر مین جہان روپیہ تھا وہانسے لوٹ کر لے لیا اور یہ سب روپیہ سپاہیون کے ابھی پاس ہی اسمین سے ایک حبہ بھی خزانۂ شاہی مین داخل نہین ہوا اسی سبب سے چار تا پانچ رجمنٹ فی سپاہی کے پاس ہزار ہا روپیہ ہو گیا تھا یہانتک کہ اسکی وجہ سے وہ لوگ بمشکل حرکت کر سکتے تھے اُس باعث سے اُنھون نے اسکی مہرین بدلوالین مہاجنون نے نرخ مہر کا یہانتک بڑھا دیا کہ جو مہر سولہ روپیہ ور کی تھی اُسکے چوبیس اور پچیس روپیہ کر دیے اور چونکہ سپاہیون نے مہاجنون کو اول مین لوٹا تھا اُنھون نے اب سپاہیون کو اسطرح لوٹنا شروع کیا اور یہانتک لوٹا کہ مہرہاے سونے بجاے طلائی کے اُنکے ہاتھ فروخت کین جن رجمنٹ کو کچھ لوٹ ہاتھ نہین لگی وہ اُن دولتمند سپاہیون پر رشک لیجاتے ہین اور چونکہ سپاہیان متمول لڑائی پہ بلکہ صرف میدان جنگ تک جانے کو راضی نہین ہوتے اس بہانے سے وہ لوگ اُنکو بہت سخت و سست کہتے ہین میرے نزدیک انمین آپسمین کسی روز ضرور لڑائی ہوگی بلکہ مین نے کئی مرتبہ ہنگام قیام بمقام دہلی خود سنا کہ دولتمند اور غریب سپاہیون مین لڑائی ہونے والی ہے۔

ایک رجمنٹ علی گڈھ سے اور ایک سو پچاس سوار مین پوری سے اور تھوڑے سے سلاح سپاہی آگرے سے اور ایک رجمنٹ اور دو سو سوار ہانسی اور حصار سے اور تھوڑے سے سلاح سپاہی انبالہ سے اور دو سو سوار اور دو کمپنی نظامت کی متھرا سے ششم رسالہ لائٹ اور دو رجمنٹ جلندھر سے اور دو رجمنٹ اور توپخانہ نصیر آباد سے میرے روبرو دہلی پہونچے اور شامل مفسدان ہوے۔

مین اب بیان کرتا ہون کہ کس کس زمانے کا روپیہ خزانۂ شاہی مین مفسدین نے لاکر داخل کیا یعنی خزانۂ مراد نگر تحصیل سرکار متصل پل ہیڈن خزانۂ روہتک خزانۂ علی گڈھ خزانۂ پانی پت خزانۂ متھرا خزانۂ ہرسرد کی گڈھی اور خزانۂ ترسیلی اس مین سے بادشاہ فی سپاہی پہ پل چار آنہ اور فی سوار ایک روپیہ فی یوم دیتے ہین مجھے یہ نہین معلوم کہ کسقدر روپیہ خزانہ ہاے مذکورۂ بالا سے لایا گیا مگر یہ معلوم ہے کہ بارنج، اجون ایک لاکھ اور اڑسٹھ ہزار روپیہ خزانۂ شاہی مین موجود تھا شہزادہ ہا و انواج شاہی کے افسر مقرر ہوے ہین ان عیشی بندون پر مجھے رحم آتا ہے بعضے بوقت

عین تابش آفتاب کے اُنکو شہر سے باہر جانا پڑتا ہے اُنکے دل آوازہاے توپ وتفنگ سے دھڑکتے ہین اُسپر مشکل یہ ہے کہ نابلد آئین حکمرانی فوج سے ہین اور اُنکے سپاہی اُنکی نادانفہمی پر قہقہہ مارتے ہین اور بعض وقت اُنکی بدنظمی کے باعث اُنسے بدزبانی کرتے ہین بادشاہ شیرینی واسطے فوج کے میدان کارزار مین بھیجتے مگر اُن تک نہین پہونچتی کیونکہ سپاہیان متعینہ دروازہاے شہر اسکو بطور اسباب دشمن لوٹ لیتے ہین شجاعت افواج شاہی ہر طرح قابل تعریف کے ہے وہ فی الحقیقت نہایت دانا ہین جب کبھی وہ چاہتے ہین کہ میدان جنگ سے واپس آوین تو پارچہ ہاے کہنہ اپنی ٹانگون پر باندھ کر یہ بہانہ زخم شہر کے اندر تک لنگ لنگ کنان ہاے وہوے کرتے ہوے دوستون کو ہمراہ لیکر چلے آتے ہین

تاریخ سی ام جون وقت شب بمقام پل ہینڈن مفسدین بالکل بدحواس ہوگئے تھے اکثرون نے انمین سے اپنی بندوقین اور تلوارین کنوؤن مین ڈال دی تھین اور منتشر ہوکر بجانب دیہات جنگل فراری ہوگئے تھے کیونکہ اُنکو یقین تھا کہ سپاہ مظفر انگلشیہ اُنکے تعاقب مین چلی آتی اگر افواج انگریزی اُنکی تعاقب مین آتی تو اُسی شب شہر دہلی پر قبضہ ہوجاتا زیرا کہ سپاہیان مذکورین دوسرے روز شہر مین واپس آئے اور اکثر انمین کے مفقود الخبر ہوگئے اُنکو راستے مین گوجرون نے خوب لوٹا حتی کہ جب وہ شہر مین داخل ہوے تو کسی کے پاس ایک حبہ بھی باقی نہ تھا۔

اطاعت حکم بادشاہ شاذ و نادر ہوتی ہے اور حکم شاہزادگان کو کوئی بھی نہین مانتا۔

سپاہی ہرگز اپنی رجمنٹ کے ہیوگل کو نہین مانتے اور اپنے افسرون کی نافرمانی کرتے ہین اور اپنے کار متعلقہ مین تغافلی کرتے ہین اُنکی کبھی گنتی نہین ہوتی اور وہ کبھی اپنی وردی نہین پہنتے زمین و بیگمات و شاہزادگان اپنے ایام خوش سابقہ کا حسرت کرتے ہین اور یہ خیال کرتے ہین کہ مفسدون کا آنا گویا بدبختی کا آنا ہے شاہزادگان زبان سپاہ کی فہم نہین رکھتے اور بغیر ایک مترجم یا تعبیر کنندہ کے اُنسے گفتگو نہین کر سکتے۔

پیل کے گولون نے اکثر مکانات شہر کو منہدم کردیا ہے اور قلعہ مین جو تخت سنگ مرمر دیوان خاص مین تھا وہ پارہ پارہ ہوگیا بادشاہ سلامت بہت گھبراتے ہین جب کوئی گولہ قلعہ مین جا کر بیٹھتا ہے اور شاہزادے اُسکے ٹکڑے لاکر شاہ کو دکھاتے ہین یہی وجہ اکثر خاندان شاہی نے بخوف بود و باش قلعہ کو ترک کردیا۔

مدرسہ دہلی روز اول لوٹا گیا تھا اور انگریزی کتابین ابتک گلی و کوچہ مین پڑی ہین ۔
جو انگریزی زبان بولتا ہے اُسکو سپاہی مارتے ہین اور قید کرتے ہین ۔
تاریخ ۱۱ ۔ مئی کو میگزین اوڑا تھا اور اسکے سبب مکانات متصلہ کو نہایت گزند پہونچا
اور قریب پانچ سو آدمی جو کوچہ ہاے مختلفہ متصلہ مین آمد و رفت کرتے تھے اُسکے صدمے سے
مر گئے اور گولیان اسقدر مکانات باشندگان مین گرین کہ بعضے لڑکون نے آدھ سیر اور
بعضون نے سیر بھر اپنے مکانون کے صحن مین سے جنین بعد ازین مفسد مع کمینہ باشندگان شہر
اندر احاطۂ میگزین کے گئے اور ساز و یراق و اسلحہ و توپی بندوق خوب لوٹی لوٹ میگزین کی تین
دن تک رہی اور ہر ایک سپاہی نے تین تین چار چار بندوقین اور اسقدر تلوار اور سنگینین لین جسقدر وہ اسکا
خلاصیون نے اپنے گھر پلنگ سمیت نقیس اوزار اور اسلحہ اور توپی بندوق سے بھر لایا اور
بعد ازان بتدریج انکو بہ نرخ دو سیر فی روپیہ فروخت کیا ۔
چادر ہاے مسی بہ نرخ تین سیر فی روپیہ فروخت ہوتی ہین اور اندلون نہایت بڑی قیمت
بندوق کی آٹھ آنہ ہی مگر کوئی شخص خوف سے خرید نہین کرتا اور ابھی انگریزی کرچ چار آنہ پر
بھی گران ہے اور ایک آنہ واسطے سنگین کے بڑی قیمت متصور ہے ۔
توزدان اور پرتلے اس کثرت سے ہین کہ اُنکے لوٹنے والون کو بنگام فروخت ایک
حبہ بھی نہین ملتا ۔
جو یاروت مجنون کے ٹیلے مین تھی اُسمین سے قریب نصف کے نوگوجر اور باشندگان
شہر لوٹ لیگئے اور مابقی شہر مین آگئی ۔
کتاب ہاے مذکورۂ بالا مین ذکر بطور سرسری فراریان شہر کا جنکی جانبری مین کارا عجاز ہوا ہے
کیا گیا ہے اب ہم چند صاحبون کا حال لکھتے ہین جنکی مصیبت اور خوف نظیر نہین رکھتا ۔
اوپر بھی ذکر ہو چکا ہے کہ کسقدر شجاعت و مردانگی گنڈ کٹر بکلی صاحب اور دیگر صاحبان
بروقت حملہ مفسدان میگزین مین بروے کار لائے ہین اب جٹھی مندرجۂ ذیل سے واضح
ہوگا کہ بکلی صاحب پر بعد از اُنکے بھاگنے کے اور بعد اُڑنے میگزین کے کیا واقع ہوا ۔
اول میگزین سے نکلتے ہی صاحب موصوف نے روبرت صاحب کی میم کو مع اُنکے

طفل چہار سالہ کو عبور دریا کروایا اور ایسا وہ دونون یعنی میم صاحبہ و طفلک میرٹھ مین صحیح سلامت
پہونچے اسمین دقت یہ تھی کہ صاحب کے ایک ہاتھ مین تو ایسا زخم میگزین کی لڑائی مین آیا تھا
کہ وہ ہاتھ بیکار ہوگیا تھا اور صرف ایک ہاتھ باقی تھا جسکے ذریعہ سے دو آدمی عبور دریا کرانے
انھین صاحب کا کام تھا اور آدمی کیسے کہ ایک تو میم صاحبہ اور دوسرا ایک طفل چہار سالہ اسپر
جب صاحب موصوف مقام میرٹھ مین پہونچے تو انکو واسطے علاج کے اسپتال مین لیگئے کیونکہ
انکے جسم پر کئی زخم تھے ایک تو وہ تھا جو ہاتھ پر میگزین مین آیا تھا اور پانچ چھ زخم بعد عبور دریا
انکے جسم پر اسطرح لگے تھے کہ جب انھون نے عبور دریا کیا تو مفسدین نے انکو گھیر لیا اور سوائے قمیض
اور ایک پاجامہ وغیرہ انکے جسم پر تھے سب چھین لئے تھے اور انکو کئی زخم مار کر بدانست خود مردہ کر
چھوڑ گئے تھے مگر قدرت خدا کہ وہ اسپر بھی زندہ رہے بعد از آوارہ گردی بارہ دن کے صاحب
موصوف مع اہل و عیال و اطفال کے میرٹھ مین پہونچے تھے اور ریز صاحب
سے وہ بخاہر دوسرے دن ملے تھے اور اُس حالت مین ملے تھے کہ ریز صاحب وغیرہ کے
پاس بھی جو کچھ تھا سب مفسدین نے چھین لیا تھا اور انکو گھیر رکھا تھا ریز صاحب اور انکی میم صاحبہ
مجھسے بیان کرتے تھے کہ اگر اس شخص یعنی راقم خبر کی شجاعت و دلیرانہ طریق کا واسطہ درمیان
نہوتا تو وہ کبھی صحیح و سالم مقام میرٹھ تک نہ پہونچتے کیونکہ اسنے کئی مرتبہ بخوف و خطر اپنا
سر زمین پر رکھدیا اور اسنے مفسدین سے انکے سر پیر رکھا کہ اسکو تن سے جدا کرے مگر
جب انھون نے یہ حکم دیا کہ تم اپنے سر کو اس نیت سے قربان کرتا ہون کہ تم بعد از میرا سر لینے
کے عورتون کی سی پردہ داری اور بیبسی نہ کرنا تو مفسدین کو رحم آیا اور انھون نے سر کاٹنا مگر
اس سے زیادہ کیا شجاعت کا کام ہوگا وہ اسپتال مین صرف چھ روز تھا کہ بعد اسکے بریگیڈیر
[illegible] ہونے کو تھے کہ یہ صاحب بھی بریگیڈیر صاحب کے پاس پہونچے
اور درخواست کی کہ مجھے بھی ہمراہ لیچلو مگر بباعث زخمون کے ابتک ہرے تھے بریگیڈیر صاحب
نے منظور نہ کیا تاہم سنا کہ صرف دو نون اسپتال مین تھے اور بروز دہم ہمراہ توپخانہ
و سامان جنگ جو واسطے فوج میرٹھ کے روانہ ہونے والا تھا روانہ ہوئے اور انکے ہمراہ مقام میرٹھ
ہیڈن پر پہونچ کر ہمراہ فوج کے داخل چھاؤنی دہلی ہوئے اور تاریخ ۱۷۔ ماہ جون فوج کے

ساتھ رہے اس عرصے مین تین مرتبہ انکو نوبت سرسام کی ہوئی دو مرتبہ تو راستے مین اور ایک مرتبہ مورچال چھاؤنی پر جہان وہ کار ضروریہ مین مشغول تھے سبب اس مرتبہ سرسام کی نوبت ہونے کا یہ تھا کہ اول تو جسم نقیہ دوم ہر وقت آفتاب مین کارہاے سخت کا انجام دینا الغرض تاریخ مذکور انکو واپس میرٹھ روانہ کیا مگر اسمین انکی مرضی نہ تھی گو رونکی وہان چھاؤنی مین مقیم رہ کر کارہاے سخت کرنے سے انکی جان کا خوف تھا اب سنا ہے صاحب موصوف کو بہت آرام ہے اب ہم پوچھتے ہین کہ اس شخص کے واسطے کیا کرنا واجب ہے اس شخص نے چھبیس ۲۶ سال خدمت سرکار کی ہے اور اس چھبیس برس کے عرصہ مین سترہ برس اور ڈینس یعنی میگزین کا کام کیا اور کچھ مال واسباب تھا وہ سب برباد کیا زیادہ تر رفت کا مقام یہ ہے کہ انکی میم صاحبہ اور تین اطفال بھی اسی مین ضائع ہوے ۔

ڈاکٹر ایس ایچ بٹس صاحب بیس ۲۰ پچیس ۲۵ روز ہند وستانیون مین سرگردان تھے اور ہر طرح کے صعوبات و بیعزتی انھون نے اس عرصے مین اٹھائی اور تین چار مرتبہ یہ ہوا تھا کہ وہ اپنے تئین قریب بمرگ تصور کرتے تھے انکا اپنا بیان صعوبات اور خوفون کا جو انپر حالت فرار مین طاری ہوئے تھے ذیل مین درج ہوتے ہین بہ توجہ و اشتیاق تمام پڑھے جاوینگے ۔

تمام میم صاحبان برج پہاڑی واقع دہلی مین جمع تھین اور جب کہ خوف ظاہر ہوگیا مین گیڈیر گریوس صاحب کی خدمت مین جو اسوقت کمانیر فوج دہلی تھے گیا اور جاکر کہا کہ مین چٹھی لیکر میرٹھ جاؤنگا اگر چٹھی بہ طلب کمک مدد فوج گورہ تحریر ہو برگیڈیر گریوس صاحب نے فوراً چٹھی لکھ کر میرے حوالے کردی اور مین اپنی میم سے اور تین لڑکیون سے اور دیگر میم صاحبان سے رخصت ہو کر اپنے بنگلے پر گیا اور لباس فقیرانہ بدل کر چہرہ اور ہاتھ اور پاؤن کو رنگ دیا اور روانہ ہوا شہر مین ہوتا ہوا پل جمن تک پہونچا مگر وہان کیا دیکھتا ہون کہ پل شکستہ ہوگیا ہے ناچار وہان سے واپس بطرف چھاؤنی اس نیت سے آیا کہ گذر واقع مقام متصل میگزین بارود چھاؤنی کا عبور دریا کیا جاوے مگر اس عرصہ مین سوار ان رسالہ سوم چھاؤنی مین پہونچ گئے تھے اور گوجر اور جاٹ وہاں متصل چھاؤنی لوٹنے کو بوقت جوق چلے آتے تھے اور بنگلہ ہاے صاحبان کو آگ لگ چکی تھی یہ حال دیکھ کر مین مایوس پہونچنے میرٹھ کا ہوا اور براہ میدان پریٹ آگے بڑھا اس اثنا مین دو سپاہی

میرے اوپر گولی چلائی مگر مین بچ گیا اور اُس باغ تک پہونچا تھا جو متصل قطب کے واقع ہی کہ گانوسن والون نے مجھے گرفتار کرکے سب کپڑے میرے چھین لیے وہانسے برہنہ مادرزاد بطرف کرنال اس خیال سے روانہ ہوا کہ شاید کوئی صاحب یا میم جو اسطرف کو روانہ ہوئے ہین راستہ مین ملے مگر مین ایک میل بھی نہ گیا تھا کہ دو سپاہی نمودار ہوئے جنھون نے اور صاحبون کا تعاقب کیا تھا مگر اُنکے ہاتھ کوئی نہ لگا تھا وہ میرے پاس پہونچے اور شمشیر ہاے برہنہ ہاتھ مین لیکر کہنے لگے کہ فرنگی ہی مارو مین اُنکے سامنے بلجا جب تمام گر پڑا اور چونکہ مین مذہب اسلام سے اور زبان ہندی سے واقف تھا مین نے تعریفین اُنکے پیغمبر محمد کی کرنی شروع کین اور کہا کہ اگر وہ یقین کرتے ہین کہ امام مہدی واسطے انصاف کرنے کے بموجب کردار لوگون کے دنیا مین پیدا ہونگے تو وہ مجھے بیگناہ نہ ماریں اور دیگر مسائل مذہبی و اخلاق آمیز کہے تاہم اُنمین سے ایک نے ایک وار شمشیر کا مجھپر کیا مگر مین زمین پر گر پڑنے سے اُسکو بچا گیا اور چونکہ وہ سوار تھے اُنکی تلوارین بھی مجھتک نہ پہونچین میرے کلمات عجز آمیز نے کچھ اُنکے دلون مین اثر کیا اور اُنھون نے مجھے پھر نہ مارا اور یہ کہا کہ اگر تو بنام آنحضرت امان نہ مانگتا تو بھی شامل اور کافرون کے نہ بچتا مین بہت اب گھبرایا اور کھڑے رہنے کی بھی طاقت مجھ مین باقی نہ تھی مگر چونکہ چلنا ضرور تھا ناچار مین وہانسے آگے روانہ ہوا قریب ایک میل اور چلا ہونگا کہ بہت سے مسلمان نظر پڑے اور وہ میری طرف بھاگ کر آئے اور مجھے دیکھکر کہنے لگے کہ یہ فرنگی ہے کافر کو مارڈالو اور میری طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ تم فرنگیون نے یہ چاہا تھا کہ ہم سب لوگون کو کرسٹان کرین یہ کہکر مجھے کشان کشان ایک گانون مین لیگئے جو قریب ایک میل کے یا کچھ زیادہ فاصلے پر راستے سے تھا اور میرے بار دشت پر باندھ دیے بعد ازان ایک نے اُنمین سے کہا کہ کریم بخش جاؤ اور اپنی تلوار لے آؤ ہم اس کافر کا سر کاٹینگے کریم بخش گیا اور جبتک وہ تلوار لیکر آوے اور میری دریاے ہمتی مین ڈوبکی تدبیر کرے کہ آواز گانون کی آئی کہ دھاوے دھاوے یہ سنکر جتنے مسلمان میرے پاس تھے سب اپنی اپنی فکر کرنے لگے وہ اودھر گئے اودھر مین قابو پاکر پھر راستے کی جانب بھاگا اور اسطرح اُن بے رحمون سے نجات پائی اور راستے پر آکر بجانب کرنال روان اور دوان ہوا راستے مین پھر مجھے چند آہنگرون نے جو میگزین دہلی مین ملازم تھے گھیر

یا مگر ایک نے پہچان کر مجھے کہا کہ صاحب خوف نکرو اور میرے ساتھ گانون مین چلو مین آپکے کھانے پینے کی فکر وہان کرونگا اور اگر تم آگئے جاؤگے تو بیشک اُن مسلمانون کے ہاتھ سے جو بارادہ لوٹنے اور مار ڈالنے فرنگیون کے باہر گئے ہین مارے جاؤگے مین ان آہنگرون کے ساتھ اُنکے گھر مین گیا اور اُنھون نے فی الحقیقت میری نہایت خاطر داری اور تواضع کی کسی نے مجھے دھوتی لگانے کو دی اور کسی نے ٹوپی اور کسی نے دودھ پینے کو اور روٹی کھانے کو دی غرض کہ یہان مین نے سمجھا کہ کچھ انفاس زندگی باقی ہین مگر ایسا گھبرایا ہوا تھا کہ مجھسے بولا بھی نہین جاتا تھا انھون نے مجھے ایک چارپائی بھی دی اور مین اُسپر لیٹ گیا مگر نیند نہ آئی تھی مین نے اُن آدمیون سے کہا کہ مین ڈاکٹر ہون یہ سُنکر وہ اور مین میری زیادہ کرنے لگے دوسری صبح کو بوڈھری گانون نے مجھے بلوایا اور تمام گانون والے فرنگی ڈاکٹر کے دیکھنے کو جمع ہوے ہر چند مین تھکا ماندہ تھا مگر جو گانون والے مجھسے پوچھتے تھے اُسکا جواب شافی مین اُنکو دیتا تھا اور جب اُنھون نے یہ دیکھا کہ مین اُنکے مذہب اور رسوم سے آگہی کلی رکھتا ہون وہ از حد خیال میرے زندہ رہنے کا رکھنے لگے اور یہ بھی برملا کہتے تھے کہ وہ مجھکو حتی المقدور بچا دینگے مین اسی گانون مین رہتا تھا اور مین نے سُنا کہ ڈاکٹر دوڈ صاحب ۲۸ رجمنٹ کے کمپنی گانون مین جو بفاصلہ ۵ یا ۶ میل کے ہی اور نامزد بسمیع پور ہے موجود ہین اور ایک آدمی نے اُس گانون سے میرے پاس آکر کہا کہ ایک صاحب ڈاکٹر دوڈ صاحب نامے میرے گانون مین ہین اور اُنکو کچھ ادویہ مطلوب ہین اور تم سب ہندوستانی دوائیات جانتے ہو از راہ مہربانی بتلاؤ کیا اُنکو دیا جاوے مین نے ایک نسخہ لکھدیا مگر مجھے معلوم نہین کہ وہ اُنکے پاس پہونچی یا نہین مین اُس گانون مین مقیم تھا کہ کرنیل ریلی صاحب کی خبر مجھ تک پہونچی کہ صاحب موصوف مجروح وخستہ برف خانے کے قریب جو متصل میدان پریٹ کے واقع ہے پڑے ہین یہ سنکر مین نے گانون والون سے کہا کہ صاحب بہت بڑے نامی صاحب ہین اگر تم اُنکے واسطے کھانا پانی لیجاؤگے تو سرکار تمکو بعوض اس خدمت کے انعام بہت سادیگی گانون والے اُنکے پاس سات روز تک کھانا لے گئے مگر جب مین اُس گانون سے روانہ ہوا تو کوئی دس روز کے بعد مین نے سُنا کہ کرنیل صاحب موصوف کو کسی سپاہی نے برف خانے کے پاس قتل کیا چند روز

مجھے موضع بادری مین قیام پذیر ہوے گذرے تھے کہ یہ بات مشہور ہوئی کہ تمام فرنگی جو میرٹھ
اور انبالہ اور کلکتے مین تھے سب قتل ہو گئے اور شاہ دہلی کی حکومت قائم ہوئی اور اگر کوئی
شخص کسی فرنگی کو مخفی اپنے گھر یا گانون مین رکھیگا تو وہ قتل اور اُسکا گانون ویران کیا جاویگا
یہ اشتہار سُنکر موضع بادری والے گھبرائے اور انھون نے مجکو بوقت شب گانون سے نکال کر
ایک مقام پر جہان کچھ درخت انبہ کے تھے چھوڑ آئے اور وہان مین شب و روز تنہا رہتا تھا
شب کو کوئی نہ کوئی گانون والا میرے پاس آکر مجھے کھانا اور پانی دیجاتا تھا ایسے نازک وقت مین
جو کچھ مجھپر گذرتا تھا بیان سے باہر ہے مین تمام دن آفتاب مین اور شدت گرمی مین رہتا تھا اور شب
تنہائی مین گذرتی تھی اور شغال وغیرہ گرد اگرد چلایا کرتے تھے صرف خدا ہی آگاہ ہے یا مین جانتا
ہون جو جو شدائد مین نے اُٹھائے بعد از گذرنے پانچ دن کے اِن درختون مین سے مجھے
پھر گانون مین لے گئے اور وہان ایک کوٹہ مین جسمین بھوسہ تھا پوشیدہ کر رکھا مین اِس مقام
مین ۲۴ گھنٹے تھا اور جو گرمی اسمین معلوم ہوتی تھی اور دل خفا ہوتا تھا اُسکا بیان زبان سے
ادا نہین ہو سکتا مین نہین کہہ سکتا کہ کون سی مصیبت زیادہ سخت ہے یا تنہائی مقام درختہاے انبہ اور
یا کوٹہ بھوسہ اب ایک اور خبر مشتہر ہوئی کہ سوار واسطے تلاش فرنگیون کے مقرر ہوے ہین اور
وہ ہر ایک گانون مین جاکر تلاش کرین اب مصلحت یہ قرار پائی کہ مین ایک فقیر جوگی کے ساتھ
موضع بادری سے روانہ ہون اور یہ فقیر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ جہان تم کہو گے وہان
مین تمکو لیجاؤنگا مگر یہان تمھارا قیام آیندہ اچھا نہین مین اسی وقت روانہ ہو کر مقام برسوہ مین
گیا اور وہان تمام شب بسر کی اِس فقیر نے میرے سب کپڑے اپنے ایک دوست کے گھر
مین جاکر رنگے اور مجکو مالا اور راچھ کے پہننے کو دیے تاکہ فقیر جوگی کی اور میری صورت مین
کچھ فرق نہ رہے بعد ازدرستی سب سامان فقیرانہ کے اُسکے ساتھ مین نے بھی بھیری شروع
کی وہ میرے تئین کئی گانون مین لیگیا اور کہین مجھے کنگھی اور کہین دادو دیتی اور جوگی فقیر بتلاتا ہر
ایک گانون مین کہ ہمارا گذر ہوا وہان کے باشندون نے کچھ نہ کچھ مجھسے پوچھا اور مین جو اُنکا
جوتش یعنی نجوم وغیرہ علوم جانتا تھا جو جسنے پوچھا اُسکا جواب ثانی اُسکو دیا اِس سبب سے
اور بھی زیادہ میرا خاطر ہونے لگی اب کوئی بیسہ مجھے دیتا ہے اور کوئی کھانا میرے واسطے

لاتا ہے جتنے ہندو تھے وہ سب فرنگیون کے حال پر رحم کرتے تھے گر جتنے مسلمان تھے وہ سب خون کے پیاسے تھے وہانسے روانہ ہوکر ایک اور گانون مین پہونچے وہان سیوک داس منت فقیر کبیر ہی رہتا تھا اُسکے پاس گئے مین اُسکے مذہب کی باتون سے بھی واقف تھا اور کچھ کتب جو اُسکے سامنے پڑھتے وہ میرے حال پر نہایت مہربان ہوا مین نے اُس سے بوقت دریافت بیان کیا کہ مین کشمیری ہون مگر اُسکو یقین نہ آیا اور اُسنے کہا کہ کشمیری کبری آنکھون والا نہین ہوتا اور یہی کہا کہ تمھاری زبان اور وضع اور کپڑے وغیرہ سب درست ہین مگر تمھاری کبری آنکھین تمکو چھپنے نہین دیتین تم بالتحقیق فرنگی ہو مین نے بھی صاف ظاہر کردیا کہ ہان مین ہون مگر چونکہ اقوال کبیر مین نے اُسکے روبرو پڑھے اور قول وقسم کری وہ بطور شائق مجھسے مہربانی پیش آتا تھا مین اسی فقیر کے مکان مین تھا کہ ایک سپاہی آیا اور کہنے لگا کہ میرے پاس چٹھیان واسطے فوج انبالہ کے جو بالفعل مقام رائی مین مقیم ہے موجود ہین مین وہان یہ چٹھیان لیجاؤ اُسنے مجکو نہ پہچانا کہ یہ بھی فرنگی ہے مگر مین نے اُس سے کہا کہ مین ڈاکٹر صاحب ہون اور چاہتا ہون کہ میری چٹھی صاحب کمان افسر فوج مذکور کے پاس لیجا اُسنے اقرار لیجانے کا کیا اور مین نے اُسکو چٹھی لکھدی اور درخواست اعانت کی کی اُس آدمی کی چٹھی پر ایکدن بمنتظار رہا اور جب اُسکا کچھ جواب نہ آیا اور نہ کچھ کمک آئی تو مین نے یہ مصلحت سمجھی کہ اب میرٹھ کا چلنا مناسب ہے جو فقیر کہ مجکو وہانتک لیگیا تھا اُسنے اقرار میرٹھ جانے کا بھی میرے ساتھ کیا اور اکثر آدمی اُس گانون کے میرے ساتھ تا بمقام ہرچند پور گئے جہان ایک زمیندار مسمی فرانسس کوہن صاحب کہ سابق مین تحصیلدار سرکاری بھی رہتے تھے یہ بزرگ آدمی از حد مہربانی سے پیش آیا اور مجکو چٹھیات کرنیل بنوٹ صاحب کی اور کپتان سالکیلڈ صاحب کی اور لفٹنٹ ہولنڈ صاحب کی اور مارشل صاحب سوداگر دہلی کی اور اکثر صاحب لوگون کی دکھائین انمین درج تھا کہ کوہن صاحب نے اُنکی بڑی خاطر داری اور تواضع کی ہے اور اُنکو بحفاظت تا بمقام میرٹھ پہونچادیا ہے یہانسے مین نے بتجویز روانہ ہونے مقام مذکور کی کی کہ اس عرصے مین ایک چٹھی میرے نام موضع کیکرا سے اس مضمون کی آئی کہ سوسو ہمراہ راجہ جیچند کے بسرکردگی کپتان میک اندرو صاحب کے مقام کیکرا مین میرے منتظر ہین

اور وہ مجھے تا بمقام رائی کہ مقام کمپوہی پہونچا دینگے کومہن صاحب نے مجھے اپنی گاڑی مین سوار کرواکر روانہ موضع مذکور کا کیا یہان پہونچکر کپتان میک اندرو صاحب اور لفٹنٹ میو صاحب کو کہ وہ دونون صاحب میرے رجمنٹ کے تھے دیکھکر مجھے خوشی ہوئی اور جان مین جان آئی مین بچیس دن تک دیہات اور باغیچون اور ویرانون مین سرگردان پھرتا تھا اور اگر مجھے زبان ہندوستانی اسقدر خوبی اور صفائی سے نہ آتی ہوتی تو مین بھی ضرور کہین نہ کہین قتل کیا جاتا زبان ہندی مین ایسی بولتا ہون جیسے زبان انگریزی اور مین اپنی جانبری اس تہلکہ عظیم سے کار اعجاز و نتیجہ فضل الٰہی سمجھتا ہون مگر جو صعوبات و تکالیف مین نے اٹھائے ہین انکا بیان مجھسے نہین ہو سکتا۔

ایک اور گروہ افسران و میم صاحبان جو بجانب میرٹھ روانہ ہوا تھا وہ اپنا حال اسطرح بیان کرتے ہین اول حال طریق مفسدانہ افواج دہلی بیان کرکے باقی ماندہ حال اسطرح درج کرتا ہون یہ ارادہ چھاؤنی والون کا تھا کہ برج جھنڈہ والا پر قائم ہوکر مقابلہ مفسدان کیا جاوے مگر اب یہ امر بیکار متصور ہوکر ارادہ فرار پیش نہاد خاطر قرار پایا اور جب روانگی شروع ہوئی تو سپاہی ۳۸ رجمنٹ اور ۵۴ رجمنٹ کے بھی فوراً مقام مذکورہ بالا سے روانہ ہوے اور تھوڑے سے سپاہی افسرون کے اور جھنڈہ کے پاس باقی رہے میم صاحبان اور گاڑی وغیرہا بجانب کرنال روانہ ہوئین افسرون کو بعضے بعضے انکے سپاہیون اور خدمتگارون نے فوراً بھاگ جانے کی صلاح دی بلکہ جبراً انکو وہانسے بھگایا کیونکہ مقام مذکور پر بھی مفسدان شہر آنے والے تھے یہ وقت شام کا تھا اور تاریکی شب زمین پر طاری ہو چکی تھی کہ بندوقین انکے گرداگرد سر ہونی شروع ہوئین اور اکثر بنگلہ ہاے چھاونی مین آگ لگی اور انکی روشنی دور دور تک پہونچی اب کوئی اور تدبیر سواے فرار کے باقی نہ رہی اور جو افسر کہ وہان باقی تھے انھون نے بھی اپنی کوشش در باب دوبارہ قائم کرنے انتظام سپاہ کے بیسود تصور کرکے جلگہ چھوڑ دی جو ہر لحظہ انکے واسطے زیادہ تر نقصان دہندہ ہوتی جاتی تھی اور سرگردان ہوئے کبھی تھک کر زمین پر دراز ہو جاتے تھے کہ شاید نیند آوے اور بعض وقت جان کا خوف کھاکر اٹھ بیٹھتے تھے غرض اسطرح رات کاٹی صبح کو سپاہی مفسد انکے گرد و پیش مین نظر آئے

کہ سپاہیون کو انکا مقام معلوم نہوا نا چار وہان سے سپاہی اور آگے تلاش مین بڑھے افسران مذکورین نیک خدمتی گانون والا ہاے قرب وجوار کے نہایت مشکور ہوے کسی نے کھانا انکو دیا اور کسی نے انکو اپنے پاس مخفی رکھا دن مین جو صاحب شب بھر جدا تھے وہ آن ملے اور جو شب بھر ساتھ تھے وہ جدا ہو گئے گانون والون نے اُن صاحبون کو جنکی حفاظت کا ذمہ انھون نے کیا تھا ایک نالہ دریاے جمن سے جو پایاب تھا عبور کرواکر جنگل مین مخفی ایک مقام محفوظ مین رکھا اور وقت سنہ پہر آکر انکو خبر دی کہ ایک اور گروہ صاحبون کا جنمین میم صاحبان بھی ہین اُنکے مقام سے کسی جگہ نزدیک مقیم ہین یہ وہ لوگ تھے جو تین گارڈ کشمیری دروازے سے فرار ہو گئے تھے اور جب تین گارڈ مذکورین انکو نظر نہ آیا تھا تو تمام میم صاحبونکو پیٹی توپ پر سوار کراکر چھاؤنی کی جانب روانہ کیا تھا اور راستے مین مفسدین نے انکو لوٹ کر گولیہاے بندوق انپر مارنی شروع کی تھین اور بعد ازان یہ لوگ خندق مین اتر کر اور دوسری جانب سے چڑھ کر فراری ہو گئے تھے اور انمین ایک میم صاحب کے شانے پر گولی کا زخم بھی آیا تھا الغرض وہانسے فراری ہو کر تمام شب اس گروہ نے بھی مثل گروہ سبوق الذکر کاٹی تھی اور کئی مرتبہ سپاہیون کے ہاتھ سے بمشکل بچے تھے اور بعضے وقت تو ایسا ہوا تھا کہ سپاہیان مفسدین انکی تلاش مین گولی کی زد تک پہونچ گئے تھے مگر قدرت خدا کہ انکے پنجے مین یہ نہ آئے —

یہ دونون گروہ یکجا ہو کر ملاقات ہمدگر سے تسکین پذیر ہوے اور باعث زیادہ ہونے نفری کے اپنی طاقت پر اطمینان بھی کچھ حاصل کر کے روانہ آیندہ ہوے وہ دو یا تین میل تک کنارہ جمن پر راہی رہے بعد ازان ایک نالہ دریاے مذکور پر پہونچے جس سے عبور بمشکل ہوا کیونکہ وہ گردن تک عمیق تھا اور زور بھی پانی کا ایسا تھا کہ سیر اکھڑے جاتے تھے بلکہ کچھ فاصلے تک وہ سب بہتے بہتے چلے گئے اور بمشکل قدم قائم کر کے دوسرے کنارہ نالہ مذکور تک جان بسلامت لیجا سکے اب شام ہو گئی تھی اور رات کو بباعث عبور دریا بہت شدائد سرپا پہونچے دوسری صبح پھر گانون والے انکے دوست بنے اور انکو ایک مقام پر جہان درخت بہت تھے لیجا کر تہواری کیا مگر تھوڑے عرصے بعد انکو اطلاع دی کہ وہان رہنا مناسب نہین کیونکہ گروہ ہاے سواران انکے درپے ہین یہان سے چل کر وہ لوگ ایک گروہ گوجران کے ہاتھون گرفتار ہوئی جنکے ارادے نا

جلدی ظاہر ہوگئے مگر چونکہ سب صاحبون کی بندوق وغیرہ پانی مین تر ہوکر بیکار ہوگئی تھین اس لیے مقابلہ گوجران بے سود اور ناممکن متصور ہوا گوجران مذکورین نے ایسا شور وغل مچایا کہ جس سے دہشت پیدا ہوا اور بدبختی وبیہودگی سب ہتھیار اور دیگر اسباب چھین اور لوٹ کر بلکہ اُنکے پارچۂ پوشیدنی بھی جو اُنکے جسم پر تھے اُتروا کر اُنکو چھوڑ دیا یہ گوجر تو اُنکی جان بھی نہ چھوڑتے مگر کسی فقیر نے فہمایش کرکے اور اُنکی شفاعت کرکے اُنکی جان بچائی تھی اسطرح پر برہنہ جسم سوائے مقامات مستور کے آفتاب اور گرم ہوا مین چلتے چلتے چلتے شام کی اور آفتاب وگرمی ہوا سے بھی اُنکو آمان ملا وہان ایک گانون برہمنون کا تھا اُسمین جاکر کسی فقیر کے تکیہ پر جا پڑے وہان وہ سب صاحب تین دن رہے اور اپنے محافظون کے ہاتھ سے انھون نے بہت آرام پایا اُنھون نے بہت سی مدارات اور خاطر داری اُن صاحبون کی کی یہانتک کہ جراح بھی اُنھون نے اُنکے زخمون کے صاف کرنے کے واسطے بہم پہونچایا اور جو دوائی وغیرہ گانون مین مل سکتی تھی سب اُنکے واسطے مہیا اور موجود کی گئی اس گانون سے وہ ایک اور گانون مین حسب خواہش ایک زمیندار کے جو پیدایش سے جرمن تھا اور جسنے اُنکی خبر پائی تھی چلے گئے وہان انکو یہان سے زیادہ آرام ملا وہان اُنکو مکان رہنے کو کھانا اور کپڑا سب اچھی طرح سے ملا اس شب کو اور زیادہ تر اطمینان ہوا کیونکہ ایک رسالہ سواران میرٹھ سے مع جواب چٹھی جو اُن صاحبون نے مقام فرودگاہ سابق سے روانہ کیئے تھے اُنکے پاس آیا زمیندار مذکور نے انکو سواریان کردین اور آٹھوین روز روز فرار مقام دہلی سے وہ صاحب دوبارہ انگریزی عملدارون مین اور مہربان دوستون مین بمقام میرٹھ پہونچ گئے فقط

ڈاکٹر بالفور صاحب اپنا دہلی سے فرار ہونے کا مختصر حال اسطرح پر بیان کرتے ہین ۔

بعد ازین کہ فرار ہونا قرار پایا لباس صاحب نے اپنی ڈاک کارٹ یعنی گھبی بکس دار جسکے اوپر ٹپ وغیرہ کچھ نہین ہوتا ہے مجھے سواری کو دی اور مین نے اپنی ہمشیرہ مس سمیتھ کو اپنے ساتھ اُسپر بٹھلایا اور راستے مین سے لفٹنٹ طامس صاحب انجینیر اور میم ڈانسن صاحب کو مع کپتان فریزر صاحب کے ۲ بچے کے جو میم صاحبہ کی گود مین تھا اُٹھا کر اپنے پاس اُسی گھبی مین جگہ دی ہم سب طرف کرنال کے روانہ ہوئے بعد از روانگی کے لفٹنٹ طامس صاحب نے

کہا کہ بہتر یہ ہوگا کہ نہر کے پار ہو کر اُسکے ڈیرے مین جو اُس راہ سے آتا ہے چلین اور وہان پہونچکر جدھر صلاح قرار پاوینگی روانہ ہونگے ہمنے یہ تیاری کیا اور چھوٹے ٹھانے تک پہونچے دوسرے روز صبح کو ہم صلاح ہی روانگی کی کر رہے تھے کہ نمبردار ان موضع اوہد جو قوم کے جاٹ ہین ہمارے پاس آکر گویا ہوئے کہ ہمنے قتل جو دہلی مین ہوا ہے سُنا اور ہم تم سب کو اگر مرضی ہو تو امن گاہ مین رکھین مین نے سب کو صلاح دی کہ اس امر کو قبول کرنا مناسب ہے اور وقت شب ہم سب اُنکے ساتھ گانون مین گئے وہان اُنھون نے ہمکو چار یا پانچ دن رکھا اور ہر طرح سے ہماری خاطر داری اور تواضع از حد کی اور آخر کار جب کسی فوج سرکاری کی خبر آمد بطرف دہلی نہ سُنی تو اُنھون نے ہمکو صلاح دی کہ کنارے کنارے نہر کے چل کر کرنال جانا مناسب ہے اُنھون نے ہماری حفاظت کی اور راستہ بتلایا اور جو گانون والے کہ مفسد ہو گئے تھے اُنسے بندوبست ہماری حفاظت کا کیا اور ہر طرح خاطر داری مین مشغول رہے اور ایسی خدمت ہم لوگون کی کی کہ مجھے اندیشہ اس امر کا ہے کہ ہم اُسکا عوض لائقہ اُنکو کچھ نہ دے سکینگے ہم بتاریخ ۲۰ کرنال مین بامن وامان پہونچ گئے نواب لفٹنٹ گورنر بہادر یہ امر سُنکر بہت خوش ہونگے کہ یہ ملک جسمین سے ہمنے گذر کیا تھا اُسمین زیادہ تر آدمی ہمارے یعنی سرکار کے بہادر تھے اور نہایت بلوے مین بھی وفادار رہے اور سرکشی اور مفسدہ صرف قوم گوجر مین جو متصل سڑک کلان کے رہتے ہین مستولی تھا فقط۔

ایک میم صاحبہ جنکا ذکر ڈاکٹر بالفور صاحب کی چٹھی مین مندرج ہے اپنے حال فرار ہونے کو اسطرح پر بیان کرتی ہین —

بروز دوشنبہ تاریخ ۱۱ قریب نو بجے آٹھ گھنٹے کے بعد از ادائے نماز صبح مین ایک دوست کی ملاقات کو جو ہیگزین کے پاس رہتے تھے گئی جب اول یہ خبر سُنی کہ مفسد لوگ تیرٹھ سے آتے ہین تو مجھے اور دیگر میم صاحبون کو یہ صلاح دی گئی کہ ہم سب ہیگزین مین جاکر پناہ گیر ہون مین وہان نہ گئی اور اپنی والدہ کے گھر مین جو متصل تھا گئی اور اُنکو اس امر کی اطلاع دی اور نوکرون سے یہ کہا کہ اس امر کی خبر لیکر ہمکو اطلاع دو مگر اسوقت اُن سب نے یہ کہا کہ یہان کچھ اندیشہ نہین اور کوئی خرابی یہان نہین ہو سکتی کیونکہ شہر دہلی کی بہت ہوشیاری سے

خبر دادی ہوتی ہو اور کئی میم صاحبان وہان آکر جمع ہوئین قریب نصف گھنٹہ گذرا ہوگا کہ نوکر نے خبر کیا کہ مفسد آگئے اور مکانات لوٹتے ہین اور گرجا گھر تک پہونچ گئے چونکہ گرجا گھر ہمارے حاطہ کوٹھی سے نزدیک تھا اب بھاگنا بھی ناممکن ہوا اور ہمارے نوکرون ہمکو یہ صلاح دی کہ ایک مکان ملازمان مین جاکر سب مخفی ہورہین ہمنے فوراً ایسا ہی کیا فوراً بعد ہمارے مخفی ہونے کے دو سوار اندر حاطے کے آئے اور اس مکان کے نزدیک آکر جہان ہم پوشیدہ نہین کھڑے ہوے اور نوکرون سے دریافت کیا کہ صاحب لوگ اور میم لوگ کہان ہین اپنی جان کا کچھ خوف نہ کرو ہم تم مین سے کسی کو ایذا نہین پہونچادینگے لیکن ہمارا ارادہ ہے کہ سب عیسائیون کو جو دہلی مین ہین قتل کرین نوکرون نے کہا کہ سب بھاگ گئے ہمکو معلوم نہین کہ کہان گئے مگر کسی جگہ امن مین گئے ہونگے اور اگر تمکو گمان ہو کہ کوئی بنگلے مین ہوگا تو تم خود جاکر تلاش کرلو اس جواب سے سوارون کو اطمینان اور تسلی ہوئی اور وہ وہانسے باہر جاکر ہر طرف تلاش کرنے مین مشغول ہوے تھوڑے عرصے کے بعد چھ سپاہی ۴، رجمنٹ کے اندر احاطے کے آئے اور انکو ہمارا مکان مخفی ہونے کا معلوم ہوگیا یہ دریافت کرکے وہ خوب ہنسے اور قہقہہ کرنے لگے بندوقین ہمکو دکھائین اور کہا کہ ہم تمکو مار ڈالینگے ہنسے بانجام اور خوش آمد کہا کہ ہمکو نہ مارو اسپر انھون نے کہا کہ باہر آؤ اور ہمارے ساتھ چلو پھر دیکھنا کہ کیا ہم کرینگے ہم سب باہر نکلین اور انکے ساتھ ہولین وہ ہمکو مین گارڈ مین جہان وہ رہتے تھے لیگئے اور وہان ہمکو لاشہاے افسران دکھائین جو زمین پر پڑی تھین اور ہنسکر ہماری طرف مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ دیکھو یہ سب صاحب اسواسطے مارے گئے کہ کمانڈر انچیف صاحب نے ارادہ ہمارے ہی ذات خراب کرنے کا کاٹنے کارتوسون سے کیا تھا۔

بعدازین افسرون نے جو گارڈ پر تھے جب دیکھا کہ میم لوگ نیچے سپاہیون کی لین کے پاس کھڑی ہین وہ جلدی دوڑکر ہمارے پاس آئے اور سپاہیون کو ہٹاکر ہمسے کہا کہ اوپر ہمارے مکان پر جاؤ یہ سنکر ہم سب وہان گئین وہان پہونچکر ہمنے دیکھا کہ اکثر افسر موجود ہین اور ہم مقام مذکور مین نو بجے دس گھنٹے سے تین بجے تک نہایت تکلیف اور خوف مین رہین۔

میجر ایبٹ صاحب نے جو ایک افسران موجودہ مین سے تھے برج جھنڈہ والا پر کہلا بھیجا کہ

پیٹان توپ کی بھجادو کہ اُنپر سب میم لوگون کو سوار کرکے اپنے سپاہیون کی کمپنی کی حفاظت مین
برج مذکور تک پہونچادین زیرا کہ مقام حال مین انیست کا بھروسا نہین اور مقام برج اسکی
نسبت امن تر ہی یہ پیٹان تو آئین مگر اُنکے ساتھ توپین بھی آئین ایک گروہ سپاہیان ۳۸ رجمنٹ کا
ہمراہ تھا میجر ایبٹ صاحب نے ہم سب کو اُنپر سوار کرکے آپ اپنی کمپنی لیکر آگے بڑھے اور حکم دیا
کہ پیٹان مذکور اُسکے ساتھ آدین سپاہیان ۳۸ رجمنٹ جبتک میجر صاحب دروازہ کشمیری سے
باہر گئے تب تک خاموش کھڑے رہے اور اُنکے باہر جاتے ہی دروازہ بند کیا اور ہم سب سے
کہا کہ اگر تم ابھی اُنپر سے نہین اُترین تو ہم تم سب کو مار ڈالینگے سب اُنکا کہنا مانا اور پیٹون پر سے
کود پڑین مگر میری ہمشیرہ کود نہ سکی کیونکہ اسکی گود مین لڑکا تھا اور اُسنے اُن سپاہیون سے کہا
کہ ذرا صبر کرو مین لڑکا کسی کو دون تو اُسپر سے اُترون مگر جب اُنھون نے دوبارہ اُترنے کو کہا
تو اُسنے لڑکے کو میرے گود مین ڈال دیا اور آپ پیٹی پر سے کود پڑی اس عرصے مین ایک ڈوم
۵۴ رجمنٹ نے میرا بازو پکڑا اور مجھسے کہا کہ اگر زندگی کی کچھ قدر ہے تو میرے ساتھ چل یہ کہکر
مجھے زبردستی ایک کھڑکی کی راہ سے لیجاکر صدر بازار مین لیگیا راستے مین مین نے بندوقون کی آواز سُنی
اور دریافت کیا کہ سپاہی افسران مفروین کو مارتے آتے ہین اور دیکھا کہ بہتیرے تعاقب مین
سپاہیان ۳۸ رجمنٹ بھاگے جاتے تھے اور چند افسر قتل بھی ہوگئے تھے میرا ہمراہی
مجھے کپتان نرد صاحب کے بنگلے پر لیگیا اور وہان مجھسے کہا کہ اسمین ایک میم ہے وہ تمھاری
خبرداری کریگی بعد ازان معلوم ہوا کہ وہ بھی برج جھنڈہ والا پر چلی گئی ہین اور مین نے اس سے
کہا کہ مجھے بھی وہان پہونچادے اکثر سپاہی مجھے دیکھ کر ہنستے تھے اور ایک نے اُسمین سے
میرے پاس آکر کہا کہ چلو مین تمکو بحفاظت وہان پہونچادونگا اور اُسنے ایسا ہی کیا مین کوئی دو
منٹ برج پر ٹھہری تھی کہ صلاح بھاگنے کی مصمم ہوئی تمام سپاہی اب مفسد ہوگئے تھے اور
اور کوئی اُنمین سے اپنے افسر کا حکم نہ مانتا تھا پس جسکو جدھر راستہ ملا وہ اُدھر چلا گیا ڈاکٹر
بالفور صاحب نے ازراہ مہربانی مجھپر رحم کیا اور اپنی گاڑی پر مجھے جگہ دی ہم جتنی جلد
ممکن ہمتا سڑک چھوڑ کر بھاگے اور کنارے کنارے سفر کرکے ۲۵ میل جاکر ایک گھنٹہ مقام کیا
اور پھر وہان سے روانہ ہوکر ایک چوکی پر جو ۵ میل اُس مقام سے تھی پہونچے اور باقی رات

میدان مین کاتی ایک ٹھیکہ دار نہر کا گانون متصلہ سے ہمارے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ مین نے سُنا ہے تم سب دہلی سے بھاگ کر آئے ہو مگر مین تمھاری حفاظت کرونگا۔

صبح کو اُس شخص نے آکر اور ہمکو وہان سے لیجاکر ایک باغ مین رکھا جو اُسکے گانون کے پاس تھا اور کہا کہ دن کو یہان رہا کرو اور شب کو بخوف غارتگرون کے ہمکو اپنے مکان مین لیجاتا تھا وہان ہم کوٹھے پر یعنی مکان مذکور کی چھت پر رات بسر کرتے تھے اور چھ روز اسی طرح ہم وہان رہے آخر کار ہمسایہ نے اُس سے کہا کہ تجکو انھون نے بہت روپیہ دیا ہوگا ورنہ تو کیون اسقدر اُنکی خاطر کرتا ہے پس اگر ہمکو بھی تو اُسمین سے حصہ دیگا تو بہتر ورنہ ہم شب کو آن کر ان صاحب کو مار ڈالینگے یہ حال دیکھ کر ہمارے محافظ نے ہمسے کہا کہ اب بہتر یہ ہے کہ تم سیدھی کرنال چلی جاؤ وہان سننے مین آتا ہے کہ کچھ فوج سرکاری آگئی ہے اور وہ واسطے حفاظت راستے کے ہمارے ساتھ مقام مذکور تک گیا ہم مقام مذکور مین بروز چہارم پہونچے اور کمانڈر انچیف صاحب نے بعوض اوس خدمت اور محنت کے اُس شخص کو ایکسو روپیہ انعام دیا۔

جو لڑکا مین گود مین لائی تھی وہ دو روز مین مرگیا اور مین نے یہ خبر بھی سُنی کہ میری والدہ بھی اُسی روز بباعث سختی اور محنت کے جان بر ہوئی اور مر گئی۔

وہ گروہ جسکو ہمنے پیچھے چھوڑا تھا اور جسمین میری ہمشیرہ تھی اُنکے تعاقب مین مفسد گئے تھے مگر وہ بفضل خدا اس اعجاز سے بچے کہ کبھی جھاڑیون مین پوشیدہ ہو رہتے تھے اور کبھی اُن ہی جھاڑیون مین بیٹھے بیٹھے اور لیٹے لیٹے چلتے تھے اور خارہائے درخت جو اُنکے جسمون مین ہر جگہ چبھتے تھے اُنسے خون جاری ہوگیا تھا فقط۔

ڈاکٹر ڈوڈ صاحب کی میم نے بھی اپنی سختیون کا حال جو اُنھون نے اور دیگر صاحبان نے جو اُنکے ہمراہ تھے دہلی سے کرنال تک اُٹھائی تھین مشتہر کیا ہے۔

ڈاکٹر ڈوڈ صاحب زخمی ہوگئے اور مین پیادہ پا اُنکے ملنے کو دوڑی قبل ازین مین اُنکو کہلا بھیجا تھا کہ برج پہاڑی پر جو مقام محفوظ تر تھا آجاوین بیل صاحب کی میم جو تمام سختیون مین میری شریک تھی ایک دوست کی مہربانی سے اُسکو بگھی پر جگہ ملی اور مین بھی اُنکے ساتھ سوار ہوئی

اور جب مین ڈاکٹر دوڈ صاحب کے پاس پہونچی تو وہان ایک اسپتال کی ڈولی رکھی ہوئی تھی مین نے بدین خیال کہ ڈولی مین صاحب اچھی طرح سفر کرینگے بہ نسبت کسی اور سواری کے اُنکو ڈولی مذکور مین سوار کراکر اپنے ساتھ لیا تھوڑی دور ہم گئے تھے کہ کہارون نے ڈولی رکھدی اور انکار آگے جانے سے کیا یہانتک اُنکو پالکی گاڑی مین جو اُنکے ساتھ آئی تھی سوار کرواکر روانہ کرنا ملی کیا اور میجر ٹیرسن صاحب اور پیل صاحب کو یہان سے رخصت کیا اب ہم دو میم سب سے پیچھے میدان پریٹ سے گذرین تین مرتبہ راستے مین ڈاکٹر دوڈ صاحب کی سواری بدلنی پڑی اور اسمین عرصہ لگ گیا اور اور میم صاحبون اور صاحب لوگون سے ہم پیچھے رہ گئے اور اُن سب کے بعد دہلی سے روانہ ہوئے ہم صرف دس میل طے کر چکے تھے کہ دیہاتی ہمارے پاس آئے اور اُنھون نے چاہا کہ ہمکو روکین اوسی عرصے مین ایک سائیس نے ہمارے پاس آکر کہا کہ اگر تم آگے جاؤگے تو مارے جاؤگے کیونکہ دیہاتی راستے پر تمھارے انتظار مین کھڑے ہین یہان بھی ہمکو مشکل نظر آتی تھی کیونکہ ہمارے گھوڑے اُنھون نے پکڑ لیے تھے اور شمشیر برہنہ شاید ہمارے سائیس کے سر پر آہیختہ تھے القصہ ہم اُنسے تو بچ گئے مگر اب ارادہ کیا کہ کمپنی باغ کو واپس چلین اور وہان دوسرے روز تک اپنے تئین مستورات اور متواری رکھین. یہ ہی ہمنے کیا اور مالیون نے اقرار کیا کہ ہم تمکو پناہ دینگے بہت عرصے کے بعد ایک گروہ چالیس یا پچاس آدمیون کا لاٹھیان لیکر ہمارے پاس آیا اور اُنھون نے کہا کہ جو کچھ تمھارے پاس ہے وہ دیدو اُنکا مقابلہ بیفائدہ تھا کیونکہ دو عورتین بیکس تھین اور وہ ایک گروہ وحشیون کا اور ڈاکٹر دوڈ صاحب کے ایسا زخم شدید لگا تھا کہ وہ نہ اُٹھ سکتے تھے اور نہ بات کر سکتے تھے اب ہمارے پاس یعنی پیل صاحب کی میم کے پاس اور میرے پاس ایک ایک صندوق زیور و جواہرات وغیرہ کا تھا جسکے بچانے کی توقع مین ہم اپنے ساتھ لے آئین تھین اور سوائے اُسکے میرے پاس سو روپیہ نقد بھی تھے ہماری یہ توقع ناحق تھی کیونکہ اُنھون نے سب سے چھین لیا اور سوائے اُسکے پیل صاحب کی میم کا چوغہ اور ٹوپی اور پوشاک اور دوچادر خون آلودہ بھی لین اور ہماری سواری کی بگھی بھی توڑ ڈالی اور گھوڑون پر سوار ہوکر اپنی راہ لی اُنکے بعد پھر کئی مرتبہ اکثر گروہ غارت گران آئے اور اسوقت تک اُنھون نے

پیچھا نہ چھوڑا جبتک انھون نے خوب نہ دیکھ لیا کہ ہم فقیر ہو گئے تھے اور ہمارے پاس ایک جبہ کا اسباب باقی نہ رہا تھا اور یقین کرنا کہ یہ لوگ جو ہمکو لوٹنے آئے تھے انمین سے ایک کے ہاتھ میز دستانۂ حلوانی تھے قریب ایک بجے بعد نصف شب کے مین اور پیل صاحب کی بیم ڈاکٹر صاحبکو ایک درخت کے نیچے چھوڑ کر بہ تلاش کسی موضع کے باغ سے باہر نکلین بعد از بڑی کوشش اور ترغیب کے ایک زمیندار ہمکو اپنے ساتھ لیگیا اور ہمکو مکان رہنے کو دیا اور دودھ اور روٹی کھانے کو دی اور اُس روز شام کو ہم وہان سے روانہ بجانب کرنال ہوئے اور اسی طرح رات رات کو ہم سات میل بدقت طے کرتے تھے کیونکہ ایک زخمی آدمی کو بھی ساتھ لیجانا پڑتا تھا اور گانون گانون سے کھانا مانگ کر کھاتے تھے اور خالی زمین پر سوتے تھے بعض بعض جگہ ہم پر لوگ مہربانی کرتے تھے مگر اکثر مقامون پر طعنہ اور نامہربانیان ہر طرح کی ہوتی تھین یہانتک کہ سایہ مین بھی وقت تمازت آفتاب کوئی بیٹھنے نہین دیتا تھا اسطرح ہمنے چھ دن کاٹے انمین سے تین دن تو آفتاب مین کسی درخت یا پُل کے نیچے رہتے تھے ہر وقت خوف جان کا تھا اور پانی بھی میسر نہ آتا تھا مگر اس خبر سے البتہ ایک گونہ تشفی ہوتی تھی کہ ہم سواران بادشاہ کے ہاتھون سے شاید کہ بچینگے بروز ششم ہم بمقام بال گڈھ وارد ہوے یہ وہ رانی منگلا دیبی کا ہی اس مقام پر ہماری خاطر داری اور مدارات رانی صاحبہ نے بخوبی کی اور کہا کہ ہم تمھاری حفاظت کرینگے مگر بروز دوم تمام توقعات برباد ہوگئین کیونکہ رانی کے اپنے آدمی اسکی اس مراعات سے جو ہماری نسبت ہوئی تھی ناراض ہوے اور انھون نے اسکو دھمکایا کہ اگر تم انکو یہان سے روانہ نہ کروگی تو ہم سب تمھارا موضع لوٹ لینگے۔ یہ نہایت افسوس کی بات ہمارے واسطے تھی مگر کچھ چارہ نہ تھا اور یہ تجویز مقرر ہوئی کہ رات کو یہانسے روانہ ہونا چاہیے اس عرصے مین ایک اور صورت اطمینان کی نظر آئی یعنے اتفاقاً میجر پیٹرسن صاحب مجروح اور بیرون مین چھالے پڑے ہوے اور لنگی باندھے وہان وارد ہوے اور انسے دو گھنٹہ کے بعد پیل صاحب بھی صحیح اور تندرست آ پہونچے کیونکہ یہ صاحب تمام راستہ ہمارا پتا لگاتے ہوے چلے آتے تھے اب خیال کرنا چاہئے کہ یہ ملاقات ہر چند متفرقات سے تھی مگر انمین رنج بھی زیادہ ہوا کہ ہمسے ذی رتبہ آدمیون کے پاس کچھ باقی نہ رہا ہو اور ہم ہندوستانی کپڑون مین بسر کرین قبل از غروب آفتاب ہم وہانسے نکالے گئے اور

راستہ سڑک چھوڑ دونین گانون طے کیے اسپر اس تردد مین اسقدر تھک گئے تھے اور ماندے ہو گئے تھے
کہ ہمنے ایک زمیندار سے بلحاجت کہا کہ ہمکو کہین بیٹھنے دو اور کچھ کھانے کو لا دو کل یہانسے چلے
جاوینگے اُس زمیندار نے ہماری بڑی خاطر کی کھانا بھی بافراط لایا اور چارپائیان سونے کو دین دوسرے
روز چار بجے صبح ہم وہانسے روانہ ہوے ایک گانون والے نے ایک چارپائی اور ایک کہار میرے
شوہر کے واسطے دیے اور اس سبب سے اُس روز ہمنے بیس میل قبل از شام طے کیے میری جوتی
گھس گئی تھی میجر پیٹرسن صاحب کی بھی سب اُڑ گئی تھی اور مین گرم ریگ پر اور خاردار میدانون مین
برہنہ پا چلتی تھی الغرض ہم تھانہ کسولی کے قریب پہونچے اور یہان ہمارے ساتھ نہایت مہربانی اور
رعایت ہوئی ایک آدمی نے ہم پر رحم کھا کر ہمارے واسطے نہایت مزے دار کڑھی پکائی دوسری
صبح کو ہماری سواری کے واسطے دو گھوڑے ایک خچر اور ایک گدھا تحصیل کسولی تک جانے کو دیا
جہان پہونچکر ہمنے اپنے تئین محفوظ سمجھا دوسرے روز تکرم ہمارے واسطے کرنال سے آئی اور سپاہی
مہاراجہ پٹیالہ کے ہماری حفاظت کے واسطے اُسکے ساتھ تھے ہم سب وہان سے روانہ ہوئے
اور بتاریخ ۲۰ مئی کرنال مین پہونچے اس مقام مین پہونچ کر ہم رگبی صاحب کے مکان پہنچے
اور راستی تو یہ ہے کہ اس صاحب نے ہم فقیرون کے اور پناہ گیرندون کے ساتھ ایسا سلوک کیا
جو اصل عیسائی کو واجب اور لازم ہے ان صاحب سے ہمکو ہر طرح کا آرام و آسایش ملا اور ہم
کبھی اُنکا احسان نہ بھولینگے اُن صاحب کے ساتھ ہم زیادہ ایک ہفتے سے رہے اور بعد ازین پھر
اپنا سفر ملک ترپن مین شروع کیا یعنی کرنال سے انبالے گئے اور انبالے سے ڈاک کارٹ پر سوار
ہو کر کالکا پہونچے راستے مین اکثر گاڑی پر سے اُتر کر خود گاڑی کو گرم ریت مین کھینچنا پڑتا تھا ہمنے
ڈاکٹر ووڈ صاحب کے زخم کو گیارہ دن تک خود باندھا اور زخم ایسا خراب تھا کہ جبڑے دانت کے
گولی سے اُڑ گئے تھے اور گیارہ روز کے بعد ایک ڈاکٹر صاحب نے اُسکا زخم ملاحظہ کیا ہماری
مفر ذرنی نہایت خراب تھی ہمنے بڑی سختیان اُٹھائین اور طعنہ ہاے سخت و کریہ بلکہ خارج
از آدمیت سنے پڑے ہمارا اسباب سب درو بست لٹ گیا اور پیل صاحب کی میم کے پاس اور
میرے پاس بہت چیزین بیش بہا جواہرات کی تھین کچھ اُسمین سے دوستون نے بطور تحفہ دی
تھین اور کچھ ہمنے آپ خرید کی تھین لیکن اُن نالائق غارت گرون نے کچھ اسکا خیال نہ کیا

ہمنے پانی کی طرف سے بھی نہایت مصیبت اُٹھائی ہمکو پیاس بہت لگتی تھی اور جب پانی ہمارے پاس سے ختم ہوجاتا تھا تو جھیلون کا پانی جو کنارۂ راستہ پر ہوتا تھا گو میلا اور کرم دار ہوتا تھا تاہم ہم سب بخوشی اُسے پیتے تھے اور کنوؤن مین سے بھی پانی کھینچ کر ہر چند کہار ہوتا تھا پی لیتے تھے یہان پر یہ بھی مین کہتی ہون کہ اول مین کرنیل ریلی صاحب کی ڈولی ہمسے آگے آگے جاتی تھی لیکن کہان وہ رکھدی گئی ہمکو معلوم نہین مین جانتی ہون کہ ایسا ہوتا کہ ہم اُنکو بھی کوشش کرکے اپنے ساتھ لاتے مگر ہماری قدرت سے یہ امر باہر تھا اگر ممکن ہوتا تو ہم ہرگز اُنکو قتل ہونے کو تنہا چھوڑتے

موہن لال جسنے کابل مین بھی سرکار کی خدمت کی تھی دہلی مین موجود تھا جب وہان فساد شروع ہوا اور قتل سے بچکر ولی داد خان کے پاس پناہ گیر ہوا مگر ولی داد خان نے اُسکو قلعۂ بالاگڈھ مین قید رکھا قلعۂ مذکور مین وہ ۴۲ روز قید رہا بعد ازان وہان سے بھاگ کر آخر کار اول ہفتۂ ماہ اگست مین بمقام میرٹھ پہونچا وہ اپنا حال اسطرح ایک چٹھی مین جو اُسنے ہاجس صاحب کے بیٹے کے نام لکھی تھی بیان کرتا ہے۔

۔ ہاجس صاحب بروز یکشنبہ تاریخ ۱۰ ماہ مئی بوقت حاضری مقام دہلی مین وارد ہوے اور ہم دونون ملاقات ہمدیگر سے بہت خوش ہوے اور تدبیر روانہ کرنے چیتون کی جو مین نے واسطے راجہ صاحب کے خریدے تھے کی بوقت شام مین اُنکو اپنی گاڑی مین سوار کرواکر عمارات عالی شان شہر کے دکھانے کے واسطے لیگیا ہمنے رات بخوشی تمام بسر کی ہماری اور ہنری کی تعلیم کے باب مین اکثر ذکر رہا اور یہ بھی ذکر ہوتا رہا کہ وہ باوجود صغیر سنی کے کس خوبی سے اپنے دفتر کا کام بمقام سدسہ سر انجام کرتا تھا۔

منجوس صبح ۱۱ ماہ مئی کی نمودار ہوئی یکشنبہ کی صبح تک سب طرح امن و امان شہر مین تھا اور کوئی علامت فساد کی معلوم نہین ہوتی تھی اور کلکتہ کے اخبار بھی ہمارے پاس آئے یکایک یہ خبر وحشت اثر سنکر حالت یاس طاری ہوئی کہ مفسد میرٹھ کے یہان آپہونچے اور انھون نے ہر قسم حرکات قتل و غارت گری و سوختگی مکانات عیسائیان وغیرہ شروع کیا بعد ازان سواران رجمنٹ ہاے پیادہ بھی آپہونچے اور فوج دہلی نے شامل ہوکر کار قتل کو بخوبی سرانجام کیا جب مجھے وہ دن یاد آتا ہے میرے جسم پر لرزہ طاری ہوتا ہے۔

قریب دو بجے دن کے چار سپاہی مع بندوقون کے میرے دروازے کے روبرو آکر کھڑے ہوے گو دروازہ بند تھا مگر چونکہ انکو بدمعاشان شہر نے ترغیب دی تھی انھون نے بدزبان لاسخن کہنا شروع کیا اور کہا کہ یہ مکان ایک عیسائی کا ہے اور کل ایک صاحب اس مکان مین آکر فروکش ہوا ہے ہم مالک مکان کو اور اُس صاحب نو وارد کو دونون کو قتل کرڈالینگے ہمارے نوکرون نے اور محلہ والون نے کہا کہ یہ گھر کسی عیسائی کا نہین اور نہ اُسمین کوئی صاحب آکر فروکش ہوا ہے بعد از بہت خوش آمد اور عاجزی کے اور دینے کچھ روپئے کے خوشیر خان نے انکو دیا اُس روز تو حرام زادے چلے گئے ۔

جسوقت تک کہ یہ سب تکرار ہوتی تھی اور وہ لوگ چلے نہ گئے تھے تمھارے والد اور مین دونون ایک مکان تنگ و تار مین جسمین ہمیشہ سوختنی رکھی جاتی تھی پوشیدہ بیٹھے رہے ۔

تاریکی شب مین ہاجس صاحب کو اپنے عمو کے گھر مین نے اس خیال سے بھجوادیا کہ اگر وہ سپاہی دوبارہ آدین اور مکان کے اندر چلے آدین تو صاحب کو وہان نہ پاوین ۔

بتاریخ ۱۲ ماہ مذکور بدمعاشان شہر سے میرا کل حال اور تعلق بہ سرکار سنکر مفسدین بیحیا کثیر آئے اور قریب جوار کی دوکانون کو لوٹ کر میرے گھر مین بھی زبردستی گھس آئے اور سب اسباب لوٹ لیا اور مجکو گرفتار کرکے چونکہ شہر والون سے سب سن چکے تھے کہنے لگے کہ انگلستان جانے سے تو ہندو نہین رہا اور اپنی لڑکی یعنی دختر کو واسطے تعلیم کے ولایت بھیجنے سے اور ہاجس صاحب یعنی تمھارے باپ کی رشتہ داری سے تو مسلمان بھی نہین اور تو مخبر سرکار ہے اور اس کام کے واسطے تجھے ایک بڑی پنشن ملتی ہے اسواسطے ہم تجکو مار ڈالینگے اور ایک سنے نال بندوق کی میرے سینے پر رکھی اور مستعد بقتل ہوا مگر گریہ وزاری عورات خانہ اور عاجزی ہندو مسلمانان ہمسایہ و تفہیم کو تو اہل شہر جو اتفاقاً اُسوقت اُدھر سے گذرا جاتا تھا انھون نے میرا مارڈالنا ملتوی رکھا اور کہا اول خوب تحقیقات کرکے تجکو مارینگے ۔

اس واردات کے بعد مین مخفی ہوگیا اور کبھی کہین رہنے لگا ہاجس صاحب بھی میرے عمو کے گھر سے میرے خالہ کے مکان مین گئے اور وہان چند روز رہے اب اُنکے وہان مخفی رہنے کا شک لوگون کو ہوا اور ہاجس صاحب اور ہم سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ قسمت

آزمائی کیجئے اور یہانسے بھاگ چلیے تو بہتر اس سے ہے کہ یہان گھر مین سے گرفتار ہو کر قتل ہوجائے یہ خیال کرکے انھون نے تبدیل لباس کیا اور آٹھ بجے رات کے صاحب باین ارادہ وہان سے روانہ ہوے کہ لاہوری دروازے سے کسی طرح باہر ہو کر روانہ کرنال ہوجیے مگر انکا رہبر یہان کرتا ہے کہ نحوست طالع سے مفسدین نے انکے اطوار اور رفتار سے پہچان کر گرفتار کر لیا ہنگام گفتگو انکے تکلم سے بھی پایا گیا کہ وہ صاحب بہ لباس ہندوستانی ہین آخر کار جس صاحب نے قبول کیا کہ وہ کون تھے یعنی عیسائی تھے اور کسواسطے اور کسکے پاس آئے تھے صاحب نے میرا نام بھی لے دیا۔

الغرض صاحب کو تو وہین قتل کیا اور اب درپے میری تلاش کے ہوے چند میرے دوستون نے پانصد روپیہ دینے کا اقرار کرکے خضر سلطان کہ ایک شاہزادگان مفسدین سے تھا بادشاہ احسان فراموش سے درباب میرے شہر سے جانے کے ہمراہ ولی داد خان تعلقہ دار بالاگڈھ جو مقام قریب دو میل شہر بلند شہر سے واقع ہے اور جہان سپٹ صاحب کلکٹر اور مجسٹریٹ فرمان فرما تھے اجازت حاصل کی خان مذکور پنشن خوار و نمک حلال رعیت سرکار مین سے تھا اور تا تاریخ ۱۰۔ جون گذشتہ فرمان بردار صاحب کلکٹر رہا ایک پالکی مین پوشیدہ ہوا ہو کر ہمراہ پالکیان زنانہ سواری خان مذکور مین شہر سے باہر نکلا خان مذکور نے شہر دہلی مین مجھے اقرار کیا تھا کہ وہ مجھکو مقام آگرے مین پہونچا دیگا اور ہمیشہ خیر خواہ سرکار رہیگا مگر بروقت سننے خرابی ہمارے انتظام کی جو چند مقامون مین واقع ہوئی تھی بیوفا خود بھی منحرف ہو گیا اور مجھکو بطور قیدیان اس ارادے سے اپنے پاس رکھا کہ اگر فوج انگریزی اسپر حملہ آور ہو گی تو وہ مجھکو قتل کرکے خود فراری ہو جاویگا۔

اگرچہ مین نہایت متاسف اور مغموم تھا مگر ہر وقت اسی تجویز مین رہتا تھا کہ کسطرح اس دغاباز کی قید سے رہائی ہو خفیہ مین نے راؤ گلاب سنگھ کو ایک مشمول اور بڑا تعلقہ دار کو جیر رکھا اور خیر خواہ سرکار اور دوست مفسد مذکور کا تھا لکھا کہ وہ ولی داد خان کو لکھ کر مجھے اپنے پاس طلب کر لیوے راؤ مذکور نے ازراہ مہربانی اپنے دیوان کو دغاباز مذکور کے پاس بھیجکر وہ ازراہ عنایت مجھکو اسکے حوالے کر دیوے مگر اسنے اسکو منظور نہ کیا۔

بعد الرسین نے ایک اپنے دوست کو آگرے مین لکھا کہ قریب بیس نفر سپاہی ملازم رکھکر مقام بالاگڈھ مین آوے اور مجکو خفیہ قید مین سے نکال لیجاوے مگر اسکے پاس اسوقت روپیہ موجود نہ تھا اور نہ اسکو سپاہی میسر آئے اسواسطے اس سے بھی کچھ میری اعانت نہ ہوئی۔

اب کوئی تدبیر باقی نہ رہی تھی صرف فضل الہی پر نظر تھی کہ جسنے اسوقت تک حفاظت جان کی تھی تاریخ ۲۹ جولائی بتھورنے سے شجاعان فوج ولایتی یعنی گورہ میرٹھ سے آئے اور مفسد مذکور کی فوج کو بمقام ہاپور شکست دی اس شکست سے اسقدر پریشانی وخوف واندیشہ قلعہ مین پیدا ہوا کہ سب کے حواس باختہ ہوے اور مین صبحی بتاریخ ۳۰ ماہ مذکور قید خانے سے نکل کر بمقام بلند شہر جو نزدیک دریاے گنگ کے واقع ہے پہونچا۔

چندروز کے بعد سپٹ صاحب سے جنکی ملاقات بلند شہر مین مجسے ہوئی تھی میرے فراری ہوکر مقام مذکور مین وارد ہونے کی خبر سنکر صاحب موصوف اور ڈنلوپ صاحب کلکٹر میرٹھ نے ایک چٹھی تلطف امیز لکھکر کچھ سوار ولسن صاحب کے رسالے کے میرے لینے کو بھیجے مقام میرٹھ مین ولیم صاحب نے کہ نہایت خلیق اور راحم ہین مجپر بڑی مہربانی رکھی اور از حد میری خبر داری کی بموجب انکے فرمانے کے مین نے انکو ایک نقشہ قلعہ بالاگڈھ کا اور حال مفسدین جو وہان گذرتا تھا لکھکر حوالہ کیا۔

ایک میم بخاندان سکندر صاحب مین سے لباس ہندوستانی پہین کر میرٹھ کو چلی گئی تھی اور بتاریخ ۱۴ ستمبر مقام مذکور مین پہونچی تھی وہ اس طور پر حال مفسدہ دہلی تحریر کرتی ہین کہ بروز فساد جو بھیسائی دریاؤ گنج مین رہتے تھے ایک مکان کے کوٹھے پر سب جمع ہوے اور نین یا چار دنتک مقام مذکور مین قائم رہے جب سپاہیون نے دیکھا کہ بندوق سے وہ اس مقام سے نہین اترینگے تب وہ ایک توپ توپخانی لائے اور اسکے ایک گولے سے سب کنڈکٹر شل صاحب نے جان بخش تسلیم کی جس قدر عرصے تک کہ یہ لوگ کوٹھے پر رہے انکے پاس کچھ کھانا پینا نہ پہونچا اور غریب معصوم بچے جوع وعطش سے گریان ونالان رہا کرتے تھے ان کم بخت نالایقون نے لڑکون کو کہا کہ اگر تم نیچے آؤ تو ہم تمکو کھانا پینا سب کچھ دینگے اور جب وہ ناچار نیچے اترے تو فوراً اشارہ قتل کیا اور سب معصومون کو ذبح کر ڈالا اور تھوڑے عرصے کے بعد قتل عام شروع ہوا

جو لوگ کہ وہان قتل ہوئے انمین سے چند صاحبون کا نام ذیل مین درج ہوتا ہے۔
تمین صاحب کنڈکٹر میگزین مع عیال واطفال اور میم برایس صاحب کے مع عیال واطفال
اور میم برایس صاحب کی دو دختران دو نواسہ اور کنڈکٹر بکلی صاحب کی میم اور اطفال ایک
ریلی صاحب کی میم اور دو بچہ اور آئیوس صاحب کی میم اور پریس صاحب کی لڑکیان اور نواسہ وغیرہ
روڈ صاحب مصور جو فراری تھے اپنا حال سفر مجھ سے کہا جس عرصے مین وہ دہلی سے
آگرے تک پہونچے تھے اس طور پر تحریر کرتے ہین۔
مین جی مچل صاحب انجنیر ریلوے یعنی سڑک آہنی اور اے ریچ سپنسر صاحب اور کنگ صاحب
متعلقہ سڑک مذکور کے جو بڑے مہربان اور مہمان نواز مین بنگلے مین رہتا تھا جو دو میل بجانب
جنوب شہر دہلی کے واقع تھا۔
قریب نو بجے صبح کے ہمنے خبر فساد کی سنی دس بجے دو گھوڑے سوارون کے بغیر سوار اور
جنکے زین کے قبور مین ایک پستول سر ہو چکا تھا ہمارے دروازے پر آئے بارہ بجے بنگ گھر کو
لوٹا اور پانچ صاحب وہان قتل ہوئے بنگلہ ہائے شہر وجہاونی تمام روز تک ہمنے شہر چھوڑا
جلتے رہے قریب ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کے خبرین ایسی متوحش مشہور ہوئین کہ ہمنے احتیاط کو
عین شجاعت قرار دیکر جزوی اسباب جو ضروری تھا یکجا کر کے بابو کو حکم دیا کہ نوکرون کو اسکے
ساتھ روانہ کرو اور بعد ازان قریب دو بجے کے ہم خود بھی وہان سے روانہ ہوے اور آہستہ
سڑک آہنی کے کنارے کنارے چلے اور چند قدم اُن ڈیڑھ سو سواردن سے جو مقبرہ ہمایون
واسطے گرفتاری مفسدین کے مقیم تھے بچکر آگے بڑھے اور چونکہ ہزارہا قافلی وغیرہ وہان کام
کرتے تھے کسی مفسد نے ہمکو نہ دیکھا جب ہم ٹیلر صاحب کے بنگلے پر پہنچے تو معلوم ہوا صاحب موصوف
اُسی وقت وہان سے چلے گئے تھے تھوڑی دیر ہم اُس بنگلے مین رہے اور وہان سے ہمنے مگرین
کا اژدہا دیکھا بعد ازان بنگلے سے روانہ ہو کر چار میل پر ٹیلر صاحب کو جا پکڑا اور وہان جو بنگلہ تھا
اُنمین مکث کر کے کھانا کھایا اور پھر روانہ ہو کر فرید آباد مین جو چھ میل بنگلہ مذکور سے تھا
وارد ہوے یہان ہمنے مقام کیا چائے پی اور بہ ہوشیاری رہے نصف شب کو راجہ بلب گڈھ
دہان آیا اور آکر ہمسے کہنے لگا کہ پچاس سوار تمہاری تلاش مین آتے ہین بہتر ہے کہ تم لباس اپنے

حد تنگار دن کا سہن لو اور جلدی میرے قلعہ مین آجاؤ مین تمہاری حفاظت کرونگا یہ کہکر آپ اپنے
قلعہ کو گیا تاکہ وہان کچھ فساد برپا نہو راجہ نے بلب گڈھ پہونچکر ایک سوار بھیجا کہ ہمکو لیجاوے
مگر وہ تھوڑی دیر باہر ٹھہرکر واپس چلا گیا اور ہم بھی قلعہ مین پہونچے فوراً راجہ نے ہمکو ایک مکان مین مخفی
کر رکھا ہمارے وہان پہونچنے ہی کی دیر تھی کہ پچاس سوار بھی آپہونچے مگر انکو راجہ کے آدمیون نے
کہا کہ صاحب لوگ تو آگے بڑھ گئے وہ یہ سنکر آگے کو روانہ ہوے اور ہم وہانسے ایک نیند لیکر
بسواری رتھ ایک گانون کو روانہ ہوئے جو قریب چھ میل کے فاصلے پر تھا اور ہمارے ساتھ
راجہ کا سلاح دار اسلئے حفاظت راہ کے متعین ہوا تھا اس گانون مین پانچ دن ایک مکان کے
کوٹھے پر چھپے رہے سے مکان مین جسمین ایک دریچہ اور ایک ہی دروازہ تھا رہے بعد پانچ روز کے
وہانسے بھی بسواری شتر مرسلہ راجہ صاحب بلب گڈھ پھر اہی معتمد راجہ صاحب بطرف متھرا روانہ
ہوئے اور راستے مین ہر ایک گانون سے بچتے بچاتے چلے جبتک ایک گانون مین پہونچے
جسکا نام اروان تھا اور اس گانون مین شتربان ہمکو سیدھا لیگیا مگر راستہ ایک چھکڑے سے
بند ہوگیا تھا اسواسطے ہم اس راستے سے واپس آئے چار تو بامن دامان باہر آئے مگر
وہ مع بین صاحب کے پیچھے رہ گیا ہم انکے انتظار مین باہر ٹھہرے رہے اور گانون والے سب
ہمارے گرد و پیش مسلح کھڑے تھے اس عرصے مین دو آواز بندوق کی گوش زد ہوئی سنتے ہی
ہم سب وہان سے بھاگے شتر اولین جسپر مچل صاحب سوار تھے وہ تو اچھی طرح باہر نکل
گیا اور دوسرا جسپر سنیسر صاحب تھے وہ گر پڑا اور اسکی نکیل ٹوٹ گئی اور وہ بھاگ گیا اور
تیسرا بھی کمنگ صاحب کو لیکر گر پڑا اور بھاگ گیا اور ہمارا بھی دہین ہاتھ گرا اور پھر اٹھ نہ سکا اور
جو کوئی اسکے قریب جاتا تھا اسکو کاٹنے کو دوڑتا تھا اسواسطے ناچار اسکو وہین چھوڑنا پڑا سنیسر صاحب
اور کمنگ صاحب تو راستہ چھوڑ کر بھاگے اور ٹیلر صاحب اور مین راستے پر بھاگتے تھے کہ
ہمکو مفسدین نے جان لیا اور مارنا شروع کیا چونکہ صبح ہونے والی تھی ہم مفسدین کے مقابلہ
پر آمادہ ہوے انھون نے ہمکو گھیر لیا ٹیلر صاحب نے انسے مصالحت کی اور مفسدین نے
کہا کہ اگر تم اپنی بندوقین دے دو تو ہم تمکو تکلیف نہ دینگے اس اقرار پر ہمنے اپنی بندوقین حوالہ
کردین لیکن یہ معاملہ ہو ہی رہا تھا کہ ایک نے میرے شانے پر ایک صدمہ چوب پہونچایا

مین نے بھی پھر کر اپنی رائفل کا کندہ اُسکو مارا جب ہم اپنی بندوقین دے چکے تھے اور پیچھے گانون واپس آتے تھے کہ ٹیلر صاحب نے اپنا پستول اُس آدمی سے چھین کر خود اُنھون نے دیا تھا واپس راستے کی راہ لی اس اثنا مین ایک شخص نے میرے سر پر ایک تلوار ماری مین نے ہاتھ اُٹھا کر کہا بس جو دیڑھ سو روپیہ میرے پاس ہے وہ مین دے دیتا ہون اور مین نے دیدیے اور اُسکی تقسیم کرنے مین اُنمین تکرار ہوئی مین نے جو پیچھے دیکھا تو ٹیلر صاحب اُسی وقت میرے نظر سے غائب ہوے مگر کوئی اُنکے تعاقب مین نہ تھا اس اثنا مین ایک شخص دوڑکر آیا اور اُس نے میرے سر پر ایک تلوار بڑے زور سے ماری جسکے صدمے سے مین زمین پر گر پڑا مگر تلوار کند تھی اور زخم مجھے نہ آیا مین پر گر کر مین نے بہانہ مرجانے کا کیا اور سینے کے بل زمین پر پڑا رہا اب وہ میرے کپڑے پوشاک پاپوش چرت بکس وغیرہ کی بابت آپسمین تکرار کرنے لگے اور میرے چرت بکس مین تیس روپے بھی تھے وہ بھی ایک نے کہا مین لون اور دوسرے نے کہا مین بعد از تقسیم اسباب مذکورہ وہ سب میرے گرد پیش کھڑے ہوے اور تھوڑے عرصے تک کچھ بطور مرثیہ میرے اوپر بکنے لگے اور کبھی کبھی کوئی ایک لات بھی مجھے مار دیتا تھا ایک نے بدین خیال کہ دیکھین مرگیا یا ابھی زندہ ہے میری گردن پر پانون رکھا اور اُسکو اُٹھا کر زمین پر ٹیک مارا مگر مین نے بھی ایسا دم سادھا تھا کہ اُنکو کچھ معلوم نہوا اور جیسے کوئی پتھر ہوتا ہے اسطرح کا میرا جسم ہوگیا اُسی شخص نے پھر میری گردن کے نیچے پیر ڈال کر مجھے سیدھا کیا اور جب مجھے معلوم ہوا کہ کسی نے ہاتھ میرے دل پر رکھا مین نے دم لینا بند کیا اور جبتک وہ ہاتھ میرے دل پر تھا اسوقت تک مین نے دم نہ لیا اب کچھ کچھ غل و شور سا ہوا مگر مین صاف مطلب اُسکا سمجھ نہ سکا تھوڑے عرصے بعد جو مین نے ایک آنکھ کھولی تو کوئی نظر نہ پڑا تو مین اُٹھا مگر بباعث سیلان خون کے نہایت کمزور ہوگیا تھا اور مشکل چل نہ سکتا تھا الغرض افتان وخیزان روان تھا کہ ایک گروہ مسلح آدمیون کا نظر آیا کہ آپسمین کچھ گفتگو کر رہے تھے مجھے دیکھکر اُنھون نے اشارے سے کہا کہ یہان سے چلا جا اور ایک انمین سے میرے پاس آیا اور حسب استدعا میری ایک کنوین پر لیگیا وہان مین نے پانی پیا اور اُسی آدمی نے ایک راستہ کہ خالی از خار و خس تھا بتلایا کہ میرے پیرون کو جو برہنہ تھے گزند نہ پہونچے اور میرے ساتھ چلا اسنے کہا کہ اپنے کپڑے جو تمام خون

جوان آمادہ ہو رہے تھے مجھے دو کمرین انکو دھو کر لادون اس حیلے سے اسنے میری کرتی وغیرہ اور فتوحی جسمین عقیق کے بٹن تھے اور زنجیر طلائی لگی ہوئی تھی اتروالی اور چاہا کہ مجھے مارے مگر مین نے اسکے ذہن نشین کر دیا کہ اگرچہ مین زخمی ہون مگر ولایت زادہون یعنی اسکو زمین پر گرا کر مین آگے بڑھا مگر باعث تابش آفتاب کے مجھ مین تاب باقی نہ رہی تھی مین نے قمیز ہندوستانی کپڑون کے نیچے سے نکال کر اپنے سر پر رکھی اور اسطرح ایک یا دو میل چلا تھا کہ دو یا تین آدمی اٹھ لیے ہوے میرے پاس آئے اور مجھے دھمکانے لگے مین نے اُنسے صاف کہدیا کہ اگر تم مجھے مارڈالوگے تو تمکو کچھ نہین ملیگا اسواسطے کہ میرے پاس ایک کوڑی بھی نہین ہے لیکن اگر تم مجھکو بلب گڈھ پہونچا دوگے تو مین تمکو سو روپیہ دونگا اور اگر آگرے لیجاؤگے تو تین سو یہ سنکر انھون نے مجھے تھوڑا پانی پلایا اور چھوڑ دیا بعد ازان ایک آدمی بہیئت وحشت ناک کھیتون مین سے دوڑتا اور غل مچاتا میری جانب آیا مین اسے دیکھ کر کھڑا ہوا اسنے میرے پاس آکر قمیز جو میرے سر پر تھی اتار لی اور مجھے مارنے کو تھا کہ مین نے ہاتھ اٹھا کر کہا کہ میرے پاس کچھ نہین ہے ہان مگر بلب گڈھ تک کے سو روپیہ اور آگرے تک لیجانے کے تین سو روپیہ دے سکتا ہون اُسکو اس بات کا یقین نہ آیا کہ راہ بلب گڈھ ہمارا دست ہے اس عرصے مین دو گانون والے اور آئے اور انھون نے آکر کہا کہ دو صاحب لوگ آگے گئے ہین اور دو سرا گانون جو یہان سے قریب ہے اُنمین فروکش ہین انھون نے مجھے پانی بھی پلایا اور دیہ مذکور مین بھی پہونچایا وہان کیا دیکھتا ہون کہ سینسر صاحب اور کنگ صاحب دونون موجود ہین اور فضل الٰہی سے اُنکو کوئی مفسد بھی راستے مین نہین ملا تھا اور نہ اُنکو کسی طرح کا آسیب پہونچا تھا سینسر صاحب نے ازراہ مہربانی میرے زخم دھوئے ہر دو صاحبان موصوفین نے نمبردار دیہ سے اقرار کیا تھا کہ اگر ہمکو آگرے پہونچا دوگے تو ہم بی صاحب پانچ سو روپیہ دینگے بعد از قیل وقال بسیار نمبردار نے انکار کیا مگر اُنکی بندوقین اور تین سو روپئے جو اُنکے پاس تھے جھین لیے اُسی وقت ہمارے پاس ایک چٹھی مجل صاحب کی پہونچی انھون نے ہمکو طلب کیا تھا اور لکھا تھا کہ حال جیسی ساتھ چلے آؤ کہ یہ گانون خیرخواہ سرکار کا ہے بروقت استفسار معلوم ہوا کہ دیہ مذکور دو کوس ہمارے مفر سے تھا ہم روانہ ہو کر صاحب موصوف کے پاس پہونچے وہان ہم سب شام تک

مقیم رہے ہمارے رہبر نے اب ہمکو صلاح دی کہ یہان سے روانہ ہوکر دوسرے گانون مین جو چھ میل فاصلے پر ہے جانا بہتر ہے کیونکہ گانون مذکور ایک کلان دیہ ہے اور اُسکے باشندگان ہماری حفاظت بھی کر سکتے ہین اُسکے کہنے بموجب ہم وہان گئے اور آٹھ یا نو روز تک وہان مقیم رہے گو اس اثنا مین اکثر میواتیون نے اُس دیہ والون کو دھمکایا کہ اُنکے گانون پر حملہ آور ہونگے مگر انھون نے کچھ خیال نہ کیا اب ہمکو بالتحقیق یقین ہوا کہ اگر ہم اُس دیہ مین مقیم رہتے تو بیشک سب قتل ہوتے ہمکو اب زیادہ مسرت ہوئی کہ فورڈ صاحب مجسٹریٹ گورگانوان نے مقام ہوڈل سے پیش گارڈ فوج بھرت پور کا ہماری حفاظت اور ہمرہی کے واسطے بھیجا اور ہمنے صاحب موصوف کے پاس پہونچکر نہایت آرام پایا ہم وہان بہت روز مقیم رہے اور ہر روز انتظار آمد خبر فتح دہلی کے رہتے تھے کہ اس عرصے مین مقام متھرا مین بھی فساد ہوگیا اور جو سپاہی ہمارے ساتھ تھے انھون نے بھی اُنکی پیروی کی یعنی اُنھون نے بھی فساد شروع کیا اور ہمکو کہا کہ یہان سے چلے جاؤ بعد ازین ہم ہارڈی صاحب کے ہمراہ ہوکر بامن داماں بتاریخ ۲۶ - جون ہوڈل سے آگرے مین پہونچے۔

پہل صاحب نے قبل از روانگی مقام ہوڈل سے دو سو روپیہ اور گھوڑے سواری کے راجہ بلب گڈھ سے لیے تھے اور ان گھوڑون مین بحساب فی سوار ایک گھوڑا کم تھا مگر تاہم فی الحقیقت بڑی رعایت راجہ صاحب نے کی تھی۔

بتاریخ ۱۹ - اگست ایک میم صاحب یعنی لیسن صاحب کی میم کمپو مین روبرے شہر دہلی کے آئی اُنکے ہمراہ ایک غازی باشندہ مقام سوات تھا گو شہر سے دو غازی اُنکے ساتھ چلے تھے انمین سے ایک تو مفسدون کے ہاتھ گرفتار ہوگیا اور دوسرا ساتھ رہا پنچا لیسن صاحب کی میم بہیئت و بہ لباس طفل افغان فراری ہوئی تھین اور میم صاحبہ دہلی مین شروع فساد ۱۸۵۷ء یعنی تین مہینے سے زیادہ سے قید مین تھین اُنکا ایک بچہ اُنکی گود مین گولی سے جان بحق ہوا تھا اور وہی گولی میم صاحبہ کو بھی لگی تھی بعد زخمی ہونے کے دونون غازیان مذکورہ بالا نے اُنکی حفاظت کی تھی۔

ایک شب پیشتر میم صاحبہ کے شامل کمپو ہونے سے وہ کسی تدبیر سے اجمیری دروازے کے باہر نکل کر گھاس مین شب بھر پوشیدہ رہین وقت صبح اُنھون نے ایک کو غازیون مین سے

بھیجا کہ جاکر دیکھے کہ فوج انگریزان سبزی منڈی مین ہین یا نہین وہ دیکھ گیا اور سب حال میم صاحب سے اسنے واپس آکر بیان کیا تمام حال استماع کرکے میم صاحبہ وہان سے روانہ ہوئین اور جسقدر قدم چل سکین قدم زن ہوئین شتر سواران دشمن نے ایک غازی کو توپ سے مار دیا اور میم صاحبہ اور غازی باقی ماندہ کے تعاقب مین بھی چلے مگر جب ہماری گولی کے پہنچے پر پہونچے تو مفسدین تعاقب کنندگان نے وہان سے آگے قدم نہ رکھا اور میم صاحبہ مع غازی مذکور کے بمقام سبزی منڈی پہونچی میم صاحبہ نے زانو پر گر کر سجدہ شکر بدرگاہ پروردگار ادا کیا۔

میم صاحبہ عجب ذلیل وخستہ حال تھین اور اکثر ہمارے سپاہیون نے انکے حال زار کو دیکھکر بے اختیار رو دیا انکے کولے پر ایک زخم تھا اور انکا زانگشت بالکل گھس گیا تھا کیونکہ قید مین انکے انگوٹھے رسی سے باندھ کر انکو ایک جگہ باندھ رکھا تھا ہمارے سپاہیون نے انکی تواضع شکر کی کوئی پانی لایا اور کوئی رم شراب کوئی روٹی لایا اور کوئی گوشت مگر میم صاحبہ نے بباعث ضعف بدنی کچھ نہ کھایا اور نہ پیا تھوڑے عرصے تک اکثر سپاہی انکے گرد رہے اور اکثر سوالات کرتے رہے یہان تک کہ انکو دق کر دیا مگر میم صاحبہ نے سب کا جواب مجمل طور پر دیا آخر کار کپتان بیلی صاحب وارد ہوے اور ایک ڈولی منگوا کر میم صاحبہ کو اسمین سوار کیا اور بحفاظت پہرہ انکو کیمپ مین روانہ کیا وہان انکو ایک خیمہ علیحدہ ملا اور جتنی چیزین ضروریات کی تھین سب مہیا ہوئین بروقت فرار ہونے کے شہر سے انکے پاس ایک پرانا میلا کپڑا تھا جو انھون نے اپنے جسم کے گرد لپیٹ رکھا تھا اور ایک ٹکڑا اور تھا جو انکے سر پر لپٹا ہوا تھا انکے ہاتھون مین دستانے نہ تھے اور پیرون مین پرانا ہندوستانی جوتا تھا درحقیقت وہ اس سے زیادہ بری حالت مین نہین ہو سکتی تھین جسمین وہ آپ تھین۔

جیمس مورلی صاحب جو بسبب خدمت اور استعانت ایک ادنی ملازم کے جو ہندوستانی تھا جان بسلامت لیگئے تھے اسطرح اپنا حال فرار جس سے بڑا تعجب پیدا ہوتا ہے بیان کرتے ہین

مین اور میرا دوست ولیم کلارک صاحب دونون ایک مکان دو منزلہ واقع بازار کشمیری دروازے مین رہتے تھے ہم دونون کی شادی بھی ہو گئی تھی اور میرے تین بچے بھی تھے اور کلارک صاحب کا ایک لیکن کلارک صاحب کی میم کو قریب ہی ایک اور بچہ ہونے والا تھا

بتاریخ ۱۱ مہینے مئی قریب نو اخت نو گھنٹے کے مین طیار دفتر جانے کو تھا کہ ایک بڑا شور بازار مین ہوا اسمین ایک میرا نوکر آیا اور اُسنے کہا چند رجمنٹ اپنے ولایتی افسرون کو قتل کرکے میرٹھ سے یہان شہر مین آئے ہین ہماری کچھ سمجھ مین نہ آیا کہ کیا کرنا چاہیے اور مین نے اپنی بیبی والیس بھیجدی ہم دونون گھنٹے مکان پر اور بھی ٹھہرے ایک اور نوکر نے آکر کہا کہ بدمعاشان شہر جمع ہوکر انگریزون کو مارتے ہین یہ سُنکر میری بی بی اور لڑکون نے رونا شروع کیا کچھ نوکر ہمارے دروازے پر جاکر کھڑے ہوئے اور ایک نے انمین سے کہا کہ چلو میرے مکان مین پوشیدہ چھپے رہو مگر میرا ارادہ یہ تھا کہ باہر جاکر دیکھون تو کیا ہو رہا ہے پس ایک موٹی چوب دستی ہاتھ مین لیکر مین گلی مین گیا مگر وہان کوئی نظر نہ پڑا مین اور آگے بڑھا وہانتک بھی کوئی نہ تھا آخر اُس گلی کو طے کرکے دوسرے کوچے مین گیا جو بجانب راست تھا اُسمین بھی کوئی آدمی موجود نہ تھا صرف ایک معمر آدمی ایک دوکان کے دروازے پر بیٹھا تھا مین تھوڑی دیر وہان ٹھہرا تو بجانب راست ایک انبوہ آدمیون کا نظر آیا مگر مجھے بہت دور تھے اور سوائے غل وشور کے اور کچھ سمجھ مین نہ آتا تھا بخیال اسکے کہ وہ میرے مکان پر آوینگے مین وہان ہی تھوڑی دیر کھڑا رہا اور اُنکو دیکھتا رہا آخر کار مین نے ایک شور پشت کی جانب سے سُنا اور پیچھے پھر کر جو دیکھا تو ایک گروہ آدمیون کا میرے دروازے کے اندر جاتا تھا مگر انھون نے مجھے باہر کوچہ مین دیکھ کر چند آدمیون کو میری طرف روانہ کیا یہ حال دیکھکر مین فوراً دوسری گلی مین بجانب چپ گیا جہانسے ایک راستہ میرے مکان کی طرف بھی جاتا تھا مگر کئی چکر کھاکر اُس راستے مین ایک دروازے پر چند عورات اور ایک یا دو آدمی کھڑے تھے مگر انھون نے مجھے دیکھکر کچھ نہ کہا وہان سے بھی مین آگے کو بھاگا تھوڑی دور آگے گیا تھا کہ دو آدمی ایک اور گلی مین بھاگتے ہوے نکلے اور میری طرف کو یہ کہتے ہوے آئے کہ مار فرنگی کو انمین سے ایک کے ہاتھ مین تلوار تھی اور دوسرے کے لاٹھی جب وہ نزدیک آئے تو مین بھی ٹھہرا اور مین نے ایک ایسا سونٹا اُس تلوار والے آدمی کے سر پر مارا کہ وہ زمین پر گر گیا دوسرے نے لاٹھی میرے سر پر ماری مگر مین نے سر جھکا لیا اور لاٹھی میرے شانے کو چھوتی ہوئی چلی گئی مین نے اپنی لاٹھی جو پھرائی تو اُسکے زانون پر اس زور سے لگی کہ وہ چیخ کر زمین پر بیٹھ گیا اس عرصے مین لوگ وہان جمع ہونے لگے اور مین وہان سے بھی آگے کو روان ہوکر ایک

بخار کی دوکان پر پہونچا وہان گاڑیان بہت ہی کھڑی تھین اور ایک چھت گاڑی کا تختہ زمین پر
ترچھا پڑا تھا اسمین جگہ میرے لائق کافی تھی اور مین اسمین گھس بیٹھا اس عرصے مین مین نے سنا کہ
چار پانچ آدمی یہ کہتے ہوے ادھر سے گذرے کہ ادھری کو گیا مین مارے خوف کے دم بھر
اچھی طرح نہین لیٹا تھا تھوڑے عرصے بعد اسکے جانے کے پھر وہان کچھ نہ تھا اور کوئی آدمی ادھر
سے نہین گذرا اب مجھے خیال اپنے عیال واطفال کا اور کلارک صاحب اور انکی بی بی
اور بچون کا آیا مین نے اپنے دل مین کہا کہ کیا وہ سب قتل ہوے اور اس خیال کے اتے ہی
مین کہا کہ جو ہو سو اسے پاس تک یعنی گھر مین جانا چاہیے اور اس خیال نے مجھے مثل دیوانہ بنا دیا
ان ہی توہمات مین تھا کہ دوبارہ اس راستے مین شور وغل پیدا ہوا ایک انبوہ کثیر غل وشور
مچاتا ہوا ادھر سے گذرا اور وہ لوگ انگریزون کو گالیان دیتے جاتے تھے اس اثنا مین دو تین
عورات گھر سے باہر نکل کر نزدیک اس چھت کے آکھڑی ہوئین اور ایک بچہ انکے ساتھ تھا
وہ اسکے نیچے جھانکنے لگا کسی نے انکو کوٹھے پر سے کہا کہ اندر آکر دروازہ بند کرلو مین وہان ایک
عرصے تک چھپا رہا کیونکہ یہ بازار بہت چلتا تھا اور مین نے سوچا کہ اسمین ہر جگہ آدمی ملینگے بعد
دوبارہ مجھے خیال اپنے عیال واطفال کا آیا اور اب مین نے یہ کہا کہ کچھ ہی ہوا تو ضرور
گھر جانا چاہیے یہ کہکر مین باہر آیا اور ذرا کھڑا ہی ہوا تھا کہ ایک عورت نے پکارا کہ کون ہے مگر
مین نے کچھ جواب نہ دیا اور مین وہانسے روانہ ہوا یہ گلی وسط شہر مین واقع نہ تھی بلکہ قریب فصیل
شہر کے تھی اور اسمین بقال وبنیے وغیرہ نہین رہتے تھے مگر بنگالی رہتے تھے تمام بدمعاش
اب شہر کے لوٹنے گئے ہوے تھے مین اس راستہ مین صرف ایک یا دو آدمیون سے ملا اور وہ
مجھے جانتے تھے انھون نے کہا کہ اپنے تئین بچاؤ آخرالامر مین اپنی مکان کی پشت تک جہان ایک
باغ واقع تھا پہونچا اور ایک کھڑکی مین سے اندر گیا اب قریب چار بجے کا وقت تھا کیونکہ تمام
دن مین اس چھت کے نیچے رہا تھا مین نے وہان ہی بندوقون کی آوازین سنی تھین اور ایک
اور ایک بڑا زلزلہ سا بھی آیا تھا جو بعد ازان معلوم ہوا تھا کہ باعث میگزین کے اڑنے کا تھا
جیسا پیشتر ذکر ہو چکا ہے مین اپنے باغ کے اندر آیا اور ہر شے کو مثال مردہ خاموش پایا اور جب مین
مکان کے نزدیک پہونچا تو گرد اسکے کرسیان اور گلاس اور کابہاے شکستہ اور کتب وغیرہ

افتادہ تھین اور چند دست بنجہ بوشاک کے جل رہے تھے مین اول ادھر گیا جدھر لوگ وغیرہ رہتے تھے مگر انمین کوئی آدمی نظر نہ آیا مگر گاؤ خانے کی جانب سے کچھ ایسی آواز سی آئی جیسی کوئی رو رہا ہو وہان جو مین گیا تو دیکھا کہ ہمارا قدیم دھوبی جسنے بیس برس میرے والد کی خدمت کی تھی پڑا ہی مین نے اسکا نام لیکر آواز دی تب اُسنے آنکھ کھولی اور مجھے دیکھکر رو رو کر کہنے لگا ای صاحب انھون نے ان سب کو قتل کیا انھون نے اُن سب کو مار ڈالا اسکے سنتے ہی مجھپر حالت غشی طاری ہوئی اوین بیٹھ گیا دھوبی سے مین نے کچھ پانی پینے کو مانگا اسنے اپنے گھر سے مجھے لاد یا بعد پانی پینے کے مین نے اُس سے پوچھا کہ کیا ہوا اور کیونکر ہوا اول تو وہ خوب رویا بعد ازان اُسنے کہا کہ اے صاحب جب تم چلے گئے تو دونون میم صاحب اور بچے یکجا مخوف بیٹھ رہے کیونکہ گلی اور کوچے مین شورہت ہوتا تھا اور آوازین بندوقون کی بھی آتی تھین یہ حال دیکھ کر کلارک صاحب نے اپنی بندوق شکاری نکالی اور اُسکو بھرا مین نے اُنسے پوچھا کہ اگر کہو تو دروازہ بند کر لون انھون نے بجواب کہا نہین ہمکو کچھ اندیشہ نہین ہے اسکے بعد ایک انبوہ کثیر لاٹھیان اور تلوارین اور برچھیان لیے ہوے اندر حلقے کے آئے کلارک صاحب زینہ پر کھڑے ہوے اور انھون نے اُنسے پوچھا کہ تم کیون آئے ہو اور کیا چاہتے ہو اُن آدمیون نے اُنکو سوائے دشنام کے اور کچھ جواب سوال کا نہ دیا اور کہا کہ ہم ہر ایک فرنگی کو مارینگے صاحب یہ سُنکر اندر چلے گئے اور دروازہ بند کیا اُنکے پیچھے وہ سب آدمی بھی اندر گھس گئے نوکر سب بھاگ گئے صرف مین یہان رہا جب وہ سب اندر گھس آئے تو کلارک صاحب نے کہا یہ سب چیز موجود ہے لیجاؤ مگر ہمکو نہ مارو انھون نے تب صاحب کو دشنام دیکے اور اُنکی میم کی طرف دیکھ کر کہا کہ یہ تمھاری میم ہے اور خوب ہنسے اب انھون نے سب اسباب کو توڑنا اور لوٹنا شروع کیا ہماری میم صاحب نے تینون بچون کو لیکر غسل خانے مین جاکر دروازہ بند کر لیا تھا کلارک صاحب آکر میرے پیچھے بندوق لیکر کھڑے ہو گئے جب انھون نے بندوق دیکھی تو کہا کہ یہ ہمکو دیدو اور ایک شخص انمین سے میم صاحب کے پاس گیا اور اُنکے رخسارے کو چھو کر کچھ کچھ فحش بکنے لگا کلارک صاحب یہ دیکھ کر چلائے کہ اوسور اور اُسکو گولی سے مار دیا اور دوسرے کو دوسری گولی سے زخمی کر کے بندوق کی نال سے اُنکو مارنے لگے یہ دیکھ کر

مین نے

مین نے جانا کہ یہ لوگ سب کو مار ڈالینگے اور مین بھاگ کر غسل خانے کی طرف گیا کہ نیم صاحب کو نکال لیجاؤن مگر وہان بھی بہت آدمی موجود تھے انھون مجھے مارا اور کہا کہ یہان سے بھاگ جا نہین تو ہم تجکو بھی مار ڈالینگے مین ناچار باغ مین جاکر ایک درخت کی اوٹ مین جا بیٹھا وہان سے اول مین نے بڑا شور وغل سنا بعد ازان دیکھا کہ وہ لوگ اسباب نکال کر چار دن طرف پھینک پھینک کر توڑتے تھے اور دروازے کے شیشے بھی توڑ ڈالے بعد ازین انھون نے کہا کہ اب چلو ہوگیا اور وہ سب یہانسے چلے گئے یہ سنکر مجھکو تھوڑی دیر تو سُن کا عالم رہا پھر مین نے اُٹھ کر دھوبی سے کہا کہ چلو اندر چلین اور مکان مین جاکر باہر کے کمرے مین دیکھا کہ اکثر چیزین ٹوٹی پڑی ہین میز ونکو کلہاڑیون سے توڑا تھا اور سب چیزین فرش پر بکھری پڑی تھین جام اور جیلے کے ڈھیر لگے ہوے تھے بسکٹ تمام پھیلے پڑے تھے اور بوتلین برانڈی وغیرہ شراب کی جو توڑی تھین تو اُنکی بو تمام مین پھیلی ہوئی تھی۔

یہ ذرا ذرا حال میرے دل پر نقش ہے وہ اندیشہ جو بدتر دیکھنے کا ہر ایک شخص کو ایسے موقع پر ہوتا ہی اُسی اندیشے سے مین اسی کمرے مین بہت دیر تک رہا اور ادھر اُدھر دیکھتا رہا آخر کار دلکو مضبوط کرکے دوسرے کمرے مین گیا وہان جو حال ہوا تھا اُسکے دیکھنے کو فی الحقیقت دل بہت مضبوط کرنا چاہیے تھا وہان جاتے ہی سامنے جو نظر پڑی تو کلارک صاحب کا بیٹا دیوار پر ایک میخ سے لٹکا ہوا نظر آیا اُسکا سر نیچے لٹکا تھا اور آتش سے جو خون دیوار پر جاری تھی اور نیچے اُسکے ایک چشمہ خون کا بنا ہوا تھا افسوس کہ یہ قتل انھون نے ماں کے سامنے کیا ہوگا یہ دیکھ کر مین نے اپنی آنکھین بند کرلین اور لرزہ میرے بدن پر طاری ہوا اور جب دوبارہ مین نے چشم وا کین تو اُس سے زیادہ نادیدنی دیکھنا پڑا یعنی کلارک صاحب اور اُنکی میم دونون پہلو بہ پہلو پڑے تھے یہ حال مجھسے بیان نہین ہوسکتا اور مین بیان نکرونگا کیونکہ مین سابق ذکر کرچکا ہون کہ کلارک صاحب کی میم کو قریب اولاد ہونے والی تھی۔

مین چیخنے کی آواز سنکر تیسرے کمرے مین گیا اور وہان دیکھا کہ دھوبی مذکور ہاتھ مل مل کر رو رہا ہی وہ دروازہ غسل خانے پر کھڑا تھا مین دوڑ کر دروازے تک گیا مگر غسل خانے مین نہ جاسکا کیونکہ وہان وہ حال تھا کہ دشمن کو بھی دیکھنا نصیب نہو مجھسے تو اُسکا خیال بھی نہین ہوسکتا کہ

مین مثال میم صاحبہ کلارک صاحب اپنی میم کو دیکھون مین وہان بیحواس ہوکر دونون ہاتھ زانو پر رکھکر بیٹھ گیا مجھے اُسوقت رونا بھی نہ آیا اور ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک پہاڑ میرے دل پر قائم ہی جو اشک کو آنکھون سے آنے نہین دیتا مجھے معلوم نہین کہ کتنی دیر مین وہان بیٹھا رہا آخر دھوبی نے آکر کہا کہ ادھر آدمی آتے جاتے ہین اور اب یہان رہنا مناسب وقت نہین اور وہی مجھکو اٹھاکر اپنے گھر مین لیگیا اب قریب شام کا وقت تھا اور تاریکی ہونے لگی تھی گمان مین آیا کہ اب ہمارے نوکر واپس اپنے اپنے گھر مین آگئے ہونگے مگر مجھے کسی کا اعتبار نہ رہا تھا دھوبی نے مجھسے کہا کہ آج رات کو مین تمکو اپنے بھائی کے گھر لیجاؤنگا جو دوسری طرف شہر مین رہتا ہی اور ایسی تجویز کرونگا کہ تم بھی کسی طرح شہر سے باہر پہونچو پھر تم ہم کو وہان چلینگے مین اُسکے گھر کے اندر جاکر لیٹ رہا اور وہ باہر مکان کے بیٹھا رہا تھوڑا عرصہ بھی نہین گذرا تھا کہ ایک گروہ بدمعاشون کا حاطے کے اندر آیا وہ خوب ہنسے اور چلائے بعد ازان ایک کھڑکی کی راہ سے جو متصل اس مکان کے تھی باہر چلے گئے مین نے خود سنا کہ ایک نے انمین سے یہ کہا کہ کیا تماشا ہوا اب میرے نوکر بھی واپس آئے اور آپسمین ذکر واقعہ مذکورۂ بالا کا کرنے لگے اور مجھے اسکی نہایت خوشی ہی کہ انھون نے مجھے بھی مقتولون مین تصور کیا ایک نے اُنمین سے کہا کہ میم صاحب اور بچون کا مارنا نہایت قبیح امر ہوا اب روزگار کہان ملیگا مگر دوسرے نے اُسے فوراً جواب دیا کہ وہ لوگ کافر تھے اب شاہ دہلی ہر ایک کی پرورش کرینگے بعد از نصف شب کے مین باہستگی باغ مین گیا اور دھوبن کی کرتی پہن کر اور چادر اوڑھ کر باہر نکلا اور مقام مقررہ پر پہونچ کر دھوبی سے ملا وہ مجھے ساتھ لیکر اپنے بھائی کے مکان پر گیا ہر جگہ راستے مین نہایت کھل بلی مچ رہی تھی اور بجانب میگزین ایک تیز شعلہ نمودار تھا اور باہر فصیل کے بندوقین چل رہی تھین جب ہم قریب اُسکے بھائی کے مکان کے پہونچے تو دھوبی نے کہا کہ تم چپ چاپ ایک گوشے مین ٹھہرو مین اندر جاکر دیکھون کہ کون کون ہین یہ امر میرے واسطے باعث خوشی طالعی ہوا کیونکہ بعد ازان معلوم ہوا کہ دھوبی کا بھائی بہت خوش تھا کہ اب ہمارے سب کپڑے اُسکے پاس رہینگے اور وہ ہرگز ہمارے بچانے کی تجویز نہ کرتا بلکہ ہمارے قتل پر آمادہ تھا مین اُس گوشے مین بہت دیر تک ٹھہرا رہا اور آدمی

اکثر اُدھر آتے جاتے تھے اگر انکو ذرا بھی معلوم ہوتا کہ ایک فرنگی اُنکے قریب موجود ہے تو خدا جانے کیا کیا ذلتین اُٹھانی پڑتین مین تمامی عمر شہر مین رہا ہون مگر تاہم مجھے خوف تھا کہ کوئی اُن دلروہ مین سے مجھے ہم کلام نہ ہو اور میرے چادر کے بے ترکیب اوڑھنے سے مجھے شناخت نہ کرلین اِس شش و پنج مین مین تھوڑی دیر بیٹھا رہا اب صبح ہونے لگی اور اس خیال سے کہ اب روز روشن ہوگا تو سب دیکھینگے اور پردہ کھل جاویگا اور زیادہ اندیشہ دل مین پیدا ہوا لیکن آخرکار دھوبی نکلا اُسکے آگے آگے ایک نرگاؤ کپڑون کا لدا ہوا تھا وہ میری طرف نہ آیا بلکہ سامنے کو دوسرے کوچے مین چلا یہ دیکھکر مجھے افسوس ہوا کہ دیکھو یہ بھی مجھے چھوڑ کر جاتا ہی خیر جو میری قسمت مین ہوگا وہ ہوگا لیکن جب اُسکی خدمت گزاری اور ایمانداری کا خیال آیا تو دل نے کہا کہ یہ اسواسطے اُدھر نہین آیا کہ اور کسی کو میری جانب خیال ہو اِسی سبب مین اُسوقت وہان بیٹھا رہا جبتک دھوبی تھوڑی دور چلا گیا بعد ازان مین اٹھا اور اُسکے پیچھے ہولیا اور وہ آگے آگے جاتا تھا اور مین کچھ فاصلے پر پیچھے تھا جبتک اُس کوچے کے باہر ہوئے جسمین اُسکا بھائی رہتا تھا بعد ازان اُسنے ٹھہر کر مجھے اشارہ کیا مین اُسکے پاس گیا تب اُسنے کہا کہ اُسکا بھائی بے ایمان ہے وہ کبھی تمکو نہ بچاتا اور مین اِس بہانے سے اب نکل آیا ہون کہ ایسے وقت شہر مین رہنا مناسب نہین جب اسطرح کا فساد برپا ہو اور مین اپنے کانون جاؤنگا یہان نہ ہونگا ہم دونون دروازہ شہر کے باہر نکلے اور کسی نے ہمکو نہ روکا ہم پرانی سڑک قریب تین میل کے گئے تھے کہ دھوبی نے یہ صلاح کہ اب کرنال جانا مناسب ہی کرنال کا راستہ وہان سے دور تھا اور ہمکو قریب سارے شہر کا چکر کرکے وہان پہونچنا تھا الغرض ہم اِدھر کو روانہ ہوے اور راستہ مین اکثر آدمی دار دھادر ملے مگر کسی نے ہمسے کچھ نہ کہا ہم آہستہ آہستہ روان تھے اور قریب شام کے کرنال کے راستہ پر پہونچے یہان اور ہی معاملہ تھا یہان جو لوگ جاتے آتے تھے انکی تلاشی لیجاتی تھی کچھ مال لوٹ کا نہ لیجاتے ہون ایک گروہ مفسدین نے ہمکو گھیرا اور کہا کہ یہ بوڑھا آدمی بڑا ہوشیار ہے مال لیے جاتا ہی دھوبی نے بے تامل اُس سے کہا کہ میرا لوحمیرا لو جب انھون نے اُسکو دیکھا اور اُسمین کچھ نہ پایا ہمکو چھوڑ دیا مین نے اب دھوبی سے کہا کہ آیندہ اگر کوئی گروہ مفسدان ملے تو اول ہی کہنا چاہیے کہ جاؤ فرنگیون کو لوٹو اور یہ واقعہ جو ہوا ہے اُسکا

ذکر ہنسی اور مذاق سے کرنا چاہیے اور اُسنے آیندہ ایسا ہی کیا جسکے سبب کسی نے ہمپر کچھ شبہہ نہ کیا دوسرے روز ہم بہت صبح یعنی تھوڑے عرصے بعد نصف شب کے روانہ ہوے اور تاریکی شب مین مین بیل پر سوار ہوکر منزل طے کرتا تھا روز سوم ہم ایک چھوٹے سے شوالہ ہندوان کے نزدیک ٹھہرے ہم ایک بیل کے درخت کے نیچے بیٹھے اور ایک گوشائین آکر تالاب پر جو بڑا متصل تھا ٹھہرا دھوبی کچھ کھانا لانے گیا اور مین وہان ہوا سے سر دجو چل رہی تھی سوگیا جب دھوبی کھانا لیکر آیا تو اُسنے مجھے جگایا اور اُس گوشائین نے کہا کہ مین جانتا ہون کہ یہ فرنگی ہے ہمنے یہ سنکر اُسکی خوشامد کی اور کہا کہ ہمپر رحم کرو گوشائین نے کہا جاؤ مین کسی کو تکلیف نہین دیتا ہون اب مین اِن پارچۂ زنانہ سے تنگ آیا تھا اور درحقیقت مجھے شرم بھی زنانہ بھیس سے آتی تھی اور مین نے یہ خیال بھی کیا کہ دہلی سے اِتنے فاصلے پر اب کون تکلیف دہ ہوگا اِن خیالات سے مین نے تبدیل لباس کیا یعنی پارچہ زنانہ چھوڑکر لباس مردانہ متال گاذران پہن لیا اکثر گانون والے ہمکو طعنہ اور دشنام دیتے تھے اور ہماری ہنسی اُڑاتے تھے مگر کسی نے ہمکو تکلیف جسمانی نہین دی راستے مین مین نے دیکھا کہ ایک انگریز کی لاش قیمکی ہوئی میدان مین پڑی ہے اور جب مین نے دیکھا کہ ایک گدبوتا ہوا اسکی طرف اُڑکر جاتا ہے مجھے نہایت رنج ہوا اسکے پاس لاش ایک انگریز کی نظر پڑی جو بظاہر قریب سولہ برس کے سن کا تھا اُسکے سائنہ سے معلوم ہوتا تھا کہ اُسکو لاٹھیون سے مارا تھا مین نے اُسکو وہان دفن کیا مگر قبر اُسکی برائے نام تھی یعنی تھوڑی سی ریک اِدھر اُدھر سرکاکر اُسکی لاش وہان رکھ کر وہی ریگ پھر اُسپر ڈال کر اُسکو دبا دیا تھا افسوس صد افسوس راستہ مین مین نے سنا کہ چند صاحب لوگ آگے جاتے ہین اور چاہا کہ اُنسے جاملون مگر اُنکے پاس پہونچ نہ سکا قبل ازاِس فساد کے میری ٹانگ مین درد تھا اور اب جو گرمی اور مٹی مین چلنا پڑا تو وہ اور زیادہ ہوگیا تھا اکثر مجھسے چلا نہ جاتا تھا تو مین پیر گھسیٹ رکھتا تھا مگر چلنا ضرور تھا اگر ایسا موقع نہوتا تو کبھی مین ایسی تکلیف گوارا نہ کرتا مگر خیال مغلوب جان ایسا قوی ہوتا ہے کہ کوئی امر سخت اور تکلیف دہ ہو مگر اُسکے آگے وہ سختی اور تکلیف کچھ معلوم نہین ہوتی اور انسان اُسکے واسطے سب کچھ گوارا کرتا ہے ۔

در شش بعد روانگی مقام دہلی سے مین کرنال مین پہونچا وہان مجھے ایک بنگ میرٹن ملا اور

چونکہ اندیشہ وفکر وخطرۂ جان اب رفع ہوگیا کچھ مجھے ہوش آنے لگا اور جب ہوش آیا تو بیماری بخار نے منہ دکھایا نوبت بسرسام پہونچی اب مجھے کچھ کچھ افاقہ ہونا شروع ہوا ہے فقط

اب غور اور خیال کرنے کا مقام ہی کہ زمانۂ سلف سے اب تک جتنے فساد اور واقعہ گذرے ہین کب ایسا ہوا ہے کہ بچہ غیر زائیدہ رحم مادر سے نکالا گیا ہو کب بچہ ہاے انگریزان چلاتے ہوے اور روتے ہوے تلوارونکی نوک پر فخریہ اٹھاکر بازارون مین پھیرے گئے تھے کب عورات انگریزان چاندنی چوک دہلی مین روبرو سے ہزار ہا آدمیون کے برہنہ اور بصد ذلت وخواری بیگناہ قتل کی گئی تھین کب عورات انگریزان تختون پر زندہ میخ ماری گئی تھین یا زندہ جلائی گئی تھین تمام ان قبیح اور ناشایستہ حرکات وظلم وتعدی سے نیک سیرتی اور نیک کرداری ہندوستانیون کی ظاہر ہوتی ہی القصہ تمامی مفروزین دہلی کسی نہ کسی طرح کی حفاظت تلطف آمیز یا سوز مہمان نوازی کا بیان کرسکتے ہین ایک فقیر بتاریخ ۱۲ مہینہ میرٹھ مین آیا ایک بچہ انگریز کا اسکے پاس تھا جو اسنے دریاے جمن مین سے ڈوبتا ہوا نکالا تھا میرٹھ آنے تک راستے مین گئی جگہ اسکو بباعث اس بچے کے مار پڑی اور تکالیف ہوئین مگر اسنے اسکو بچایا اور ہزار طور سے اپنے ہی پاس رکھا میرٹھ مین آکر جب حکام کو حوالے کیا تو اسکو روپیہ بالعوض حفاظت کے دینے لگے اسنے انکار کیا کہ مین نہ لونگا مگر یہ درخواست کی کہ ایک چاہ اسکے نام سے کندہ کرادو جسکے سبب یہ امر یادگار رہیگا۔

حالات معرکہ دہلی مقدمہ دہلی مین جو آخر کتاب ہذا ثبت ہوا ہے تحریر کیا گیا اسواسطے مکرر اس مقام پر لکھنا تحصیل حاصل متصور ہوا۔

کانپور

تمام واقعات قتل بلکہ اسکو ذبح کہنا چاہیے جو پچھلے ہنگامہ مین اکثر مقامات مین وقوع مین آئے ہین جو قتل کانپور مین نانا ٹھور والے نے کیا سب سے زیادہ نادیدنی تھا سات سو پچاس فوجی مین سے جو ایک مہینہ پیشتر خوب مضبوط اور جوان تھے صرف دو چار آدمی یہ قصہ بیرغصہ کہنے کو باقی رہے لفٹنٹ لاوسی صاحب اور لفٹنٹ طامس صاحب ۵۲ رجمنٹ کے اور انسائن برون صاحب ۵۶ رجمنٹ اور دو سپاہی صرف اس قتل عام سے جان بسلامت لیگئے تھے تین مرد اور چار

عورتین اور بچے سنا ہے کہ بچ کر الہ آباد پہونچی تھین مگر انکا نام سننے مین نہین آیا یہ لوگ اس قتل سے بچ رہے تھے جو دریا پر ہوا تھا اور کانپور مین اسوقت تک مخفی رہے جبتک جنرل ہیولک صاحب کی فوج مقام مذکور مین پہونچی —

یہان کچھ بیان نانا مذکور کا کرنا چاہیے یہ نانا مشہور بنام نانا دھوندو پنتھ وہ شخص ہے جسکو باجی راؤ پیشوا سے معزول پونا والے نے اپنا لڑکا بنایا تھا پیشوا سے مذکور سرکار کا پنشن خوار تھا اور ماہ دسمبر ۱۸۵۲ء مر گیا پیشوا سے مرحوم کی پنشن تعدادی آٹھ لاکھ روپیہ ماہواری نانا کو نہین ملی اور یہ شاید باعث اسکے انحراف کا اسوقت مین ہوا ہو مگر قبل ازین یہ شخص بہت مانوس انگریزون سے معلوم ہوتا تھا اور اکثر اُنسے بہ تواضع پیش آتا تھا کہ یہ شخص بٹھور مین جو دس میل بجانب غرب کانپور واقع ہے بود و باش رکھتا تھا اور اس ضلع مین پیشوا سے مرحوم کی جائداد پر قابض اور متصرف تھا اُس شخص کو سرکار نے اجازت پانچ سو سوار اور پیادہ اور تین ضرب توپ کی دے رکھی تھی اور یہ فوج درحقیقت حکومت سرکاری سے خارج تھی نانا کو کل اختیار اس فوج کا تھا —

اب پھر کانپور کا حال شروع ہوا کانپور مقام چھاؤنی افواج اور بڑا وسیع مقام قریب پانچ میل طول مین بجانب راست دریاے گنگا کے واقع ہے اور اگرچہ سابق مین یہان فوج گورہ بہت رہتی تھی مگر اب بہت کم ہو گئی تھی ہنگام فساد فوج گورہ مع ملک جو انکو بھی بھی حسب تفصیل ذیل تھی ایک کمپنی توپخانہ کی ۵۸ نفر سپاہی اور چھ ضرب توپ فوج پیادہ ساٹھ نفر ۸۴ رجمنٹ شاہی اور ستر نفر ۳۲ رجمنٹ شاہی کے مع بیاروبیکار اور ۴۶ نفر اول مدراس فیوزلیر کی اور فوج ہند و ملکی مین سے دوم رجمنٹ سواران غیر آئین اور اول و ۵۳ و ۵۶ رجمنٹ پیادگان اور گولہ انداز متعلقہ باٹری کے تھے اور جنرل سرہیو ویلر صاحب کمانیر اس فوج کے تھے —

واسطے اکثر رہنے مذکور کے گورہ بالا عیسائی اور ولایت زاد انگریز اس چھاؤنی مین بکثرت رہتے تھے اکثر انھین کے متعلق بدفاترہ ملکی و سڑک آہنی دفتر وغیرہ کے تھے اور مع تمام سپاہیان گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی ہولکنہ مین مقیم تھے رہتے تھین بدین نظر اسمین کچھ شک نہین کہ ایک نفری عیسائیون کی یعنی باشندگان یورپ کی سب مرد و زن و بچہ سات سو پچاس سے کم نہو گی —

خیر فساد میرٹھ و دہلی اس مقام مین بتاریخ ۴ ماہ مئی کو پہونچی اور اگرچہ بے اعتباری جو کم و زیادہ

احاطہ بنگالہ مین ہو گئی تھی کانپور مین بھی معلوم ہوتی تھی خصوصًا منجانب توپخانہ اول رجمنٹ ہندوستانی جو سالہا سال سے یکجا رہتے تھے اور اُنکے ارادہ فاسدہ پر علا معلوم ہوتے تھے مگر کوئی تدبیر اُسکے انسداد کی سوائے اسکے عمل مین نہ آئی کہ توپخانہ بارک گورہ مین بھیجا گیا تھا اور اُسکے بھیجانے کی وجہ بھی یہ ہوئی کہ تاریخ ۱۱ ماہ مذکور وقت شب چھاؤنی ہندوستانی مین آگ لگی آگ کے خوف سے توپخانہ کو وہان بھیجدیا تھا اب ہیم لوگ اور سوداگر چھاؤنی بھی آکر بارکون مین پناہ گیر ہوے ایک کمپنی ۳۲ رجمنٹ شاہی لکھنؤ سے وارد ہوئی اور سب افسرون کو حکم ہوا کہ اپنی اپنی رجمنٹ کی چھاؤنی مین شب باش ہوا کرین زیادہ تر سبب اندیشے کا کانپور مین یہ ہوا تھا کہ ایک خبر تمام شہر مین مشہور ہوگئی تھی کہ تاریخ ۲۴ ماہ مئی وہ کارتوس تقسیم ہونگے جنکی اتنی شہرت ہی اور یہ بھی مشہور ہوگیا تھا کہ توپخانہ والون نے صاف کہدیا ہے کہ ہم بجلون اُنکے جو کارتوس مذکور لینے مین انکار کرینگے اپنی توپ مین سر نہ کرینگے اس سبب سے زیادہ تر اندیشہ دلون مین غالب تھا یہانتک کہ تاریخ ۲۴ ماہ مذکور روز مبارک سالگرہ ملکہ معظمہ نکو سلامی معمولی بھی فیر کرنی مناسب متصور نہوئی —

ناناجی ٹھور والے نے ظاہر کیا کہ درصورت فساد مین نگہبانی خزانہ کرونگا اور اس لیے صاحب کلکٹر بہادر کی صلاح سے تاریخ ۲۶ ماہ مئی کے دو توپین اور دو سو نجیب لاکر خزانے پر تعینات کیے گرد ہان ایک کمپنی ۵۳ رجمنٹ ہندوستانی کا بھی گارد موجود رہا —

دوم رسالہ اودھ زیر حکم لفٹنٹ باریر صاحب متعلقہ ۳۰ رجمنٹ چھاؤنی مین متعینات ہوے کہ وہان گشت کیا کرین اور اپنے پہرے مقرر کرین —

چند روز بعد طریقہ اودھ رسالہ مین بھی کچھ شبہ پایا گیا اسواسطے رسالہ مذکور کو روانہ منج گڈھ کیا اور اُنکی ہمراہی مین کپتان ہیسن صاحب متعلقہ ۲ رجمنٹ جو سکھر لشکری مسٹر ہنری لارنس صاحب چیف کمشنر اودھ تھے اور کپتان کیری صاحب متعلقہ ۱ رجمنٹ گئے اور ایک یا دو روز بعد اُنکی لفٹنٹ عیش صاحب نصف باٹری توپخانہ اپنی لیکر روانہ مقام مذکور ہوے دو چار منزل پہونچکر سوار ان رسالہ نے فساد شروع کرکے کپتان ہیسن صاحب کو قتل کیا چند سکھ جو رجمنٹ مین تھے بطرف کانپور روانہ ہوے اور راستے مین سے لفٹنٹ عیش صاحب کی باٹری سے ملکر صاحب موصوف کو بھی واپس اپنے ساتھ لائے کپتان کیری صاحب بھی رسالہ سے بچکر بھاگ نکلے جنرل ویلر صاحب

سب حال سُنکر سکھون کو رخصت کیا مورچال بارکہاے ۲ و ۳ رجمنٹ شاہی کی ڈیوڑھی باندھنے شروع کیے اور ہر ایک انگریز کو حکم ہوا کہ بارکہاے مذکور مین آکر رہا کرین —

تاریخ ۲ - جون اول کمک جسمین دو کمپنی ۸۴ رجمنٹ شاہی کی اور صد نفر سپاہی گورہ مدراس فیوزلیر کی تھی پہونچی ایک کمپنی رجمنٹ مذکورہ بالا کی مع اس کمپنی ۳۲ رجمنٹ شاہی کے جو چند روز پیشتر آئی تھی روانہ لکھنو کی گئی —

تاریخ ۴ - جون رسد وغیرہ ایک مہینے کی اور ایک لاکھ روپیہ مورچال مین جمع ہوا لیکن تاہم نو لاکھ روپیہ خزانہ مین جمع تھا اور کچھ تدبیر اُسکے لیجانے کی یا سامان جنگ و ذخیرہ وغیرہ جو بکثرت اور ڈنیس اور میگزین مین پڑا تھا عمل مین نہ آئی اس واردات کا بیان بیان کرنا اسواسطے ضرور ہے کہ معلوم ہو کہ صرف نانا پر ہی کل اعتماد نہ رکھا گیا تھا بلکہ جو حال کہ گذرا تھا اُسکا بھی کچھ خیال نہ کیا گیا تھا عشدداران رسالۂ دوم و رجمنٹہاے اول و ۵۶ کو حکم ہوا کہ اپنی اپنی چھاؤنی مین شب باش نہوا کرین —

تاریخ ہشتم ماہ مذکور بوقت نو ساعت دو گھنٹہ صبح فساد شروع ہوا اور رسالہ دوم اور رجمنٹ اول نے اپنی اپنی چھاونی چھوڑ کر باہر فساد شروع کیا مگر اپنے اپنے افسرون کو جو احوال شروع ہنگامہ سنکر اپنی اپنی چھاؤنی مین آگئے تھے نہ مارا —

مفسد اول خزانہ اور میگزین پر گئے جو سول لائن مین بجانب غرب شہر واقع تھے اور ان دونون مقامون پر بے مقابلہ کار دمتنیہ کے قبضہ حاصل کیا من بعد وہ جہلخانہ مین گئے اور سب قیدیون کو رہا کر دیا اور تمام مکانات دفاتر سرکاری کو جلا دیا بعدہ بجانب کلیان پور جو کانپور سے اول منزل بطرف دہلی ہے روانہ ہوے اور مقام مذکور مین پہونچ کر قیام کیا قبل ازدوپہر رجمنٹہاے ۵۳ و ۵۶ بھی مقام مذکور مین جاکر شامل اُنکے ہوئی ہے —

یہ قابو پاکر نانا نے بہت سا خزانہ اپنے قبضے مین کرکے اور مقام مفسدان مین جاکر انکو ترغیب دی کہ واپس کانپور چل کر تمام مکانات منہدم کرو اور کل افسران و سپاہ اور باشندہ عیسائی مگر زنون کو قتل کرو بعد اُسکے دہلی یا لکھنو چلینگے اور کچھ سپاہ واسطے قبضے مین رکھنے شہر اور ضلع کے کانپور مین چھوڑ دینگے —

بموجب اُسکی صلاح کے کاربند ہوکر اور اپنے تئین اُسکے ماتحت گردان کر اُسی شام کو نعید واپس کانپور مین آئے اور نانا سے بے تامل جنرل ویلر صاحب کو کہلا بھیجا کہ اب مین تمسی آیا نے آیا ہون —

جو لوگ کہ کچھ لائق تھے اُنکو دھمکا کر اور ہر ایک شے جو اُنکو ملی اُسکو لوٹ کر اور ہر ایک انگریز جو اُنکے ہاتھ لگا اُسکو مار کر نانا نے اپنے پیغام کی صداقت اسطرح پر کی کہ دو۔ اپنی توپین اور دو کلان توپین جو وہ میگزین مین لایا تھا سامنے ویلر صاحب کے کمپو کے قائم کین اور گولہ رانی دس بجے صبح کے تاریخ ۶ جون سے شروع ہوئی —

اس مقام پر بدین نظر کہ حال محصورین کا بخوبی ظاہر ہو مختصر بیان اس امر کا بہت ضروری ہے کہ جنرل ویلر صاحب کیسی خراب اور بے موقع جگہ پسند کی تھی اور تدابیر اُسکی حفاظت کی کیسی غیر مکتفی تھین —

دو بو ۲ نم رجمنٹ شاہی کا جسمین بیمار اور بیکار آدمی اور عورات اور لڑکے رجمنٹ مذکور کے تھے ایک وسیع میدان مین دو بارکین شہر کی کنارہ شہر پر تھین یہ بارکین ایک منزلہ تھین اور فی بارک ایک کمپنی یعنی سو سپاہیون کے رہنے کے لائق تھی ایک انمین سے سربوش تھی اور دوسری کھلی ہوئی مگر دونون کے آگے برآمدہ بنا ہوا تھا دیوارین خشتی یک و نیم فٹ چوڑی تھین اور اور ایک کنوان اور معمولی مکانات ملازمین ہر ایک بارک کے متعلق تھے —

گرد ان بارکون کے ایک خندق کھودی تھی اور مٹی خندق کے باہر کی جانب بطور فصیل یا دیوار کے ڈھالی گئی تھی جو قریب پانچ فٹ بلند ہوئی تھی مگر یہان اسطرح پڑی تھی کہ گولی بھی اُس سے نہ رکے اور اسی طرح صاف میدان دونون طرف توپون کے واسطے رکھا گیا تھا اور کوئی شے اُنکے محفوظ رکھنے کی بوجودنہ تھی اب خیال کرنا چاہیے کہ اسطرح کا مورچہ کسقدر پناہ بارک اور اشخاص موجود مورچال کی دے سکتا ہے حالانکہ بارک سے تھوڑے ہی فاصلہ پر حفاظت کی جگہ کافی واسطے بنا دیق اور توپون کے موجود تھی جس سے مفسدون نے اپنا فائدہ اُٹھایا واسطے گھیرنے یعنی محفوظ رکھنے بارکون کے ایک دیوار چند فٹ بلند بہت ضرور تھی مگر خیال مین نہ گذرتا ہے کہ شاید قلت مزدوران و سختی مٹی کی جاول و آخر گرمی مین شامل تھیر ہو جاتی ہے باعث

طیار ہوئے مضبوط دیوار آہن کا ہوا ہوگا فقط

اب پھر مطلب کی طرف غور کرنا چاہیے یعنی گولہ رانی چار توپون مذکورہ بالا سے شروع ہوئی مگر توپخانہ دشمن کا زیادہ بباعث قبضے مین ہونے میگزین کے ہوا اور عرصہ چند گھنٹے مین انھون نے بارکون کے اوپر چودہ ضرب توپ اور غارون سے آگ برسانی شروع کی۔

اول تو محصورون نے بھی خوب جواب انکی توپون کا دیا اگرچہ ان فائدہ نہ اٹھایا کیونکہ انکی توپین فیلڈ گنز یعنے چھوٹی اور چھ پنی تھین اور دشمن ہزار گز سے زیادہ فاصلے پر بارکون سے تھے اور انکی توپون نے بھی اس روز چندان نقصان محصوران نہین کیا مگر دوسرے روز وہ اور ترکیب مؤثر تر عمل مین لائے یعنی دین کا جھنڈا شہر مین کھڑا کیا اور تمام مسلمان ایماندار کو حکم ہوا کہ شامل ہون اور جو شامل ہوئے انکو دمکایا اور لعنے دیے اور انپر جرمانے کیے اور محصورون کو اپنے حال سے مایوسی ہوئی فوج نانا کی بہت جلد بکثرت ہوگئی اور ہر روز زیادہ ہوتی تھی اسکا کچھ عجب نہین کیونکہ میگزین جسمین ہر طرح کا سامان بکثرت موجود تھا اور خزانہ جسمین لکھا روپیہ تھے اور شہر جسمین ہزارہا آدمی تھے اسکے قبضے مین تھا گولی بندوقون کی بلا فصل ان مورچون پر حمارات متصلہ سے آتی تھین اور توپہاے کلان رفتہ رفتہ نزدیکتر آتی جاتی تھین اور انکے گولے سیل وغیرہ کے دیوار خشتی بارک پر علی الاتصال گرتے تھے جس سے مکانون کو جنمین بیمار اور بیکس عورات اور زخمی آدمی بکثرت جمع کیے گئے تھے گولہاے کارکیس سے آگ لگی اور اکثر مردمان مذکورۂ بالا مین سے زندہ جل گئے اور دواخانہ بھی برباد ہوگیا اور سب بیمار وغیرہ ناچاری ایک مکان مین بہ تنگی رکھے گئے بیمار اور زخمی بغیر علاج اور خبر گیری کے اکثر مرتے تھے جب محصورین کا بہت سامان جنگ صرف مین آگیا تو ناچاری انھون نے گولہ رانی کم کی اور آخر کار آنکا حال مایوسی اور بیکسی کا ہوگیا اور یہ نوبت صرف تین چار روز کے گولہ رانی مین ہوگئی۔

ایک نالہ یا خندق تھوڑے فاصلے پر روبرو سے مورچال کے واقع تھا اسکی راہ سے دشمن بجانب بارک آگے بڑھے اور یہان سے گولہ رانی مسلسل اور زیادہ مؤثر ہونے لگی۔

بجانب غرب محصورین ایک نئی بارک بنتی تھی اسکی ناتمام دیوارون کی پشت پر دشمنون نے

اپنے بندوقچی قائم کیے تھے مگر محصورین نے حملہ آور ہو کر انکو مقام مذکور سے پس پا کیا اور اپنے پہرے دو بارکون مین قائم کیے کیونکہ سپاہ محصورین اسقدر کثرت سے نہ تھی کہ دشمنون کو دوسری جانب دیوار مذکور کے بھی بندوقچی قائم نہ کرنے دیتی اب آمد و رفت بارکون کی مشکل ہوئی کوئی شخص اپنے مقام محفوظ سے کچھ فاصلے تک نہین جا سکتا تھا کہ بینڈ بندوقین آسپر سر ہوتی تھین اوائل مین تو پانی دیوار کی اوٹ مین ہو کر جو قریب کنوے کے تعمیر ہوئی تھی بھر لایا کرتے تھے اب دیوار مذکور حملہ گولہ سے منہدم ہو گئی اور پانی جان سے ہاتھ دھو کر ملتا تھا یعنی جو شخص پانی لینے جاتا تھا وہ تو قع زیست کی چھوڑ جاتا تھا۔

اب پناہ صرف نصف شکستہ دیوارین بارکون کی یا چند روزہ حفاظت انبار خیمہ و پیمہ وغیرہ کی باقی رہگئی تھی خوراک ایک مقام سے دوسرے مقام تک دن کو نہین پہونچ سکتی تھی اور لاش مردون کی وقت شب اٹھا کر چاہ متصلہ مین بغیر ادائے رسوم تدفین ڈال دی جاتی تھین توقع کک کے آنے کی تاریخ ۲۱ جون کو تھی مگر روز بروز امید ہی مین گذرتا تھا اور یہان گولی اور بیماری اپنا کام کرتی تھی رسد کم ہوتی جاتی تھی اور خوشیتین سب محصورین اٹھاتے تھے انکا تصور بھی مشکل ہو سکتا ہے۔

تاہم محصورین حملہ آور ہو کر جو توپین متصل آجاتی تھین انکو لیکر میخ مار دیتے تھے اور بارکون مین بغیر اٹھانے نقصان کے چلے جاتے۔ کبھی اور کبھی کچھ اتلاف جان بھی ہوتا تھا مگر مفسدین پھر اور توپین میگزین سے لیکر انکی جگہ قائم کر دیتے تھے اور ہر چند مقام بارکون کا چندان مضبوط اور مستحکم نہ تھا مگر مفسدین اسقدر دلاوری نہین رکھتے تھے کہ انپر حملہ آور ہوتے اسوقت مین صرف مورچال والے ہی کچھ تکلیف مین نہ تھے بلکہ جو صاحب لوگ کہ شہر مین گرفتار ہوے تھے اور اکثر ہندوستانی جنیٹر شیعہ اعانت اور خدمتگاری فوج انگریزی کا ہوتا تھا بھی قتل ہوتے تھے ایک فرد مہاجنون اور صرافون کی طیار ہو کر انکے لوگون سے بطور جرمانہ لیا گیا تھا اور اسباب ہر ایک قسم کا لوٹ لیا تھا اور تباہ و برباد کر دیا تھا۔

تاریخ ۲۶ جون تک فوج انگریزی نے اپنی جگہ قائم رکھی انکا نقصان سپاہ صرف مین زیادہ دو سو نفر ہوا تھا اور میم لوگ تکلیف اٹھاتے دیوانی ہو گئی تھین تاریخ مذکور

صبح کو نانا نے پیغام صلح بھیجا اور کچھ عجب نہین اُسنے بھیجا ہو گا اور اُسکے پیغام کی ساعت بھی ہوئی
کپتان مور صاحب کمانڈنگ سپاہ ۳۲ رجمنٹ شاہی نے جسنے اول سے دلیری محصورین کی
برقرار رکھی تھی اور جو اُنسے حملہ کروانے تھے محصورین کا حال تباہ دیکھکر اور اقرار نامہ پر اعتماد کرکے
اجازت دستخط کرنے اقرار نامہ کی حاصل کی اور گو اکثر افسر موجودہ صلاح اور مشورہ اُسکے خلاف
مین دیتے تھے مگر صلح طرفین سے منظور ہوئی۔

کشتیان فوراً طیار ہوئین کہ مابقی محصورین کو آلہ آباد تک پہونچا دین اور بتاریخ ۲۷ - جون
وقت صبح سب محصورین کشتیون کی جانب روان ہوے -

اب موقع اُس تبیح اور زبون دغابازی کا آگیا تھا جو کبھی نہوئی ہو گی یعنی یہ لوگ کشتیون پر چھی
طرح بیٹھے بھی تھے کہ حسب قرارداد سابق ملاح کشتیون کی پوشش خسی کو آگ لگا کر کنارے پر
دوڑ آئے اور فوراً گرا اب اور گولی انگریزون پر برسنی شروع ہوئی تیس ۳۰ کشتیان جو اُنکے واسطے
دیا رہوئی تھین اُنمین سے دو کسی طرح سے چل نکلین مگر اُنمین سے بھی ایک صدمۂ گولہ سے تکتہ ہو گئی
مگر اُسکے کشتی نشین دوسری کشتی تک جو آگے جاتی تھی جان بہ سلامت لیگئے اور اُن اٹھائیس ۲۸
باقی ماندہ کشتیون کے سوارون مین سے کچھ تو قتل ہوے اور کچھ ڈوب گئے اور باقی مقید ہوے -

جو ایک کشتی روان ہو گئی تھی اُسمین پچاس آدمی سوار تھے اور وہ تو دریا مین جاتی تھی اور دونو
کنارون پر سے مفسد اُنپر غلولہ اندازی مثال آتش بازی کر رہے تھے قریب چھ میل جاکر کشتی
مذکورہ دریا پر جا کر اٹکی اور سواران کشتی مذکور تا شام متوقف رہے رات کو سب نے ملکر اُسکو مرمت
سے نکال کر روان کیا اور آٹھ میل تک پھر نہ رُکی مگر مخالف گڈھ مین پہونچکر پھر اٹک گئی یہان
پھر مفسدین اُسپر حملہ آور ہوے اور اکثر کشتی نشینون کو قتل کیا مگر آخر کار بیس ۲۰ ہو کر کانپور پہنچ
گئے اُنسے احوال کشتی دکشتی نشینان استماع کرکے نانا کی دو پوری رجمنٹ اُنکے تعاقب مین روانہ
ہوئین بوقت شب ایک ایسا طوفان آیا کہ اُسنے کشتی کو وہان سے سرکا دیا اور وہ پھر روان ہوئی
مگر ساعت نامانعیت دریا کی وہ بوقت صبح پھر تہ پر جا لگی اور جب صبح صادق ہوئی تو کشتی نشینون
نے دیکھا کہ اُنکے بھیجا اور دغاباز دشمن اُنکے ساتھ کنارہ دریا پر آپہونچا اور کشتی تیس ۳۰ میل کے
فاصلے پر کانپور سے بمقام شیوراج پور آپہونچی تھی -

اب چونکہ کشتی کا روان کرنا ممکن نہ تھا چودہ آدمی انمین سے بجانب کنارہ اس ارادہ سے آئے
کہ دشمنون کو بھگا دین اور آنکر انھون نے ایسا ہی کیا مگر جوش مین آکر خشکی پر زیادہ دور تک آنکے
تعاقب مین نکل آئے مفسدین نے وہان آنکو گھیر لیا یہ جماعت قلیل شجاعان کی جب پیچھے ہٹی تو کشتی
کی راہ بھول گئے اور ناچار کنارہ دریا پر قریب ایک میل کے ہٹتے گئے جب مفسدین بہت ہی
قریب آئے اور انکا بہت زور پڑا تو ناچار کہین پناہ کی جگہ کا خیال آیا اور ایک شوالہ جو قریب تھا
اُسمین پناہ گیر ہوئے تاکہ چند دم لین دروازہ شوالہ پر ایک توپ سے کام آیا اور باقی سب نفر
اُسکے اندر چلے گئے اور اول تو امان مانگی مگر جب منظور نہوئی تو انھون نے اپنی بندوقین بھر سنبھالین
اور اکثر مفسدین کو کشتہ اور خستہ اور ناقابل جنگ آیندہ کیا مفسدین اس قلیل گروہ انگریزان سے
بھی اتنے خائف تھے کہ اُنپر حملہ آور نہو سکے اور ایک توپ لاکر اُس شوالے کے آگے لگا دی اور
توپ سے بھی کچھ اثر نہوا بعد ازان مفسدین نے انبار ہیزم شوالہ کے دروازے پر جمع کرنا
شروع کیا کہ اُسکو آگ سے جلا دین افسوس کہ عمارات شوالہ گول تھی اس لیے جماعت
اندرونی مفسدین کو جمع کرنے ہیزم سے بھی مانع نہ آسکی ان ہیزم سے بھی بخوبی کارباری نہوسکی کہ
مفسدین نے بارود اُنپر رکھ کر اُڑانی شروع کی جسکے دھوین سے اندر شوالہ کے اُس جماعت
کو نہایت تکلیف ہونے لگی بلکہ دم خفا ہونے لگا اب انھون نے ارادہ کیا کہ باہر نکل کر بجانب
دربار وان ہون جسوقت یہ لوگ باہر آئے تمام دشمن ہر چہار طرف فراری ہو گئے جو یا سا
انگریز چوشاہدری سے آشنا نہ تھے دشمن کے غول مین گھس گئے اور جان عزیز کو اسقدر قیمت گران
پر دیا جسقدر رائگان ہو سکا اور باقی صاحب لوگ دریا سے گنگ مین کود پڑے دو تین کے اول ہی
قتل ہو گئے تھے اور تیسرا شناوری سے تھک کر قریب کنارے کے آیا تھا کہ وہان وہ مارا گیا اور باقی
چار صاحب چھ میل تک شناوری کرتے ہوئے گئے گو تین انمین کے زخمی تھے اور وہان اُنکو دو یا تین سپاہی
ایک راجہ خیرخواہ سرکار کے جو بعد ازین دریافت ہوا کہ مہاراجہ دگبجے سنگھ راجہ سیدھاڑہ مین مضافات اودھ تھا
ملے چونکہ تین دن کے فاقے سے یہ صاحب لوگ تھے اور پھر تو دو میل سے کوئی اُنکے تعاقب مین بھی نہین
آیا تھا اُن صاحبون نے اب اپنے تئین محفوظ سمجھکر راجہ کے پاس پہونچا اور راجہ نے اُنکی حفاظت
اور خبر گیری خوراک وغیرہ ۲۹ - جون سے لغایت ۲۸ - جولائی اور آخر کار کچھ سپاہی دیکر

تا بہ کیسے فوج سرکاری جو الہ آباد سے کانپور واسطے شامل ہونے فوج زیر حکم بریگیڈیر جنرل ہیولاک صاحب کی جاتی تھی پہونچا دیا —

اُن صاحبون مین کے جو کشتیون پر سے مقید ہوے تھے اکثر تو اُسی روز قتل ہوئے تھے اور باقی یعنی عورات اور لڑکے ولایتی افسرون اور سپاہیون کے ایک مکان واقع چھاؤنی کانپور مین قید کیے گئے تھے اِن قیدیون مین سے قلیل نے تو تکالیف سے باعث مرگ نجات پائی اور باقی جو واسطے دیکھنے اور مصیبتون کے زندہ رہے وہ وقت جب خبر فتح الہ آباد کی فوج کی آئی تھی گروہ گروہ مفسدون کے ہاتھ سے قتل ہوتے تھے —

جب فوج جنرل ہیولاک صاحب کی کانپور پہونچی اُس صبح سب مقیدین باقی ماندہ کے انفاس ختم ہوے اور جسوقت فوج سرکاری چھاؤنی مین داخل ہوئی علامات قتل و خونریزی کے تازہ تھے زمین قید خانے پر خون اور بال پھیلے ہوے تھے اور کنوان جو متصل مکان مذکور کے تھا لاشین قیمہ کی ہوئین پڑی تھین یہ دیکھ کر ہر ایک شخص کو نہایت افسوس ہوا کہ ہم کانپور پہونچے تو سہی مگر افسوس کہ بدیر پہونچے —

چند حالات جو اوپر مذکور نہین ہوے ہین اور جو بیان لفٹنٹ ڈلافوسی صاحب سے معلوم ہوے تھے اُنکی وضاحت بیان مسماۃ میرین سے بھی جو بطور آیا ملازم گرین وی صاحب عودا گر مقیم کانپور کی تھی ہوئی اسواسطے ذیل مین درج ہوتے ہین —

بعد دس روز کے ایک گولہ اوپر چھت ایک مکان پختہ کے جو مورچال مین واقع تھا گر پڑا اور اُسنے تمام مکان مین آگ لگادی تمام اچھی پوشاکین اور دیگر اشیا میم صاحبون کی اور بچون کی سوخت ہوگئین اسواسطے اب اُنکو از حد تکالیف مین گذران کرنا پڑی کھانا بھی بہت کم کھاتے تھے کیونکہ سب لوگ خوف جان سے بھاگ گئے تھے اور سپاہی میم لوگون اور بچون کے واسطے کھانا پکاتے تھے مگر کئی روز تک اُنکو کھانا بالکل نہین ملا تھا اس عرصے مین قریب ایک سو پچاس مرد و زن و بچہ بیماری و زخمون سے مر گئے خصوصاً عورات و بچہ بکثرت لذت گیر ذائقہ موت ہوے اور کچھ دیوارون کے گرنے سے اور بعضے تفکرات و تکان و تکالیف سے مر گئے جیکوبی صاحب کی میم ایک نواب کے گھر مین نخلی تھی اور نواب مذکور نے چاہا کہ اسکو بہ لباس ہندوستانی برائے حفظ جان لکھنؤ بھیجے اور میم صاحبہ راضی ہوئی

گھاٹ تک پہونچی تھی کہ ایک سوار نے اُسنے شناخت کیا اور گرفتار کرکے نانا کے پاس بھیجدیا نانا صاحب
اُسکو گرین ڈی صاحب کے ساتھ حکم قید کا دیا سپاہی اب ہر روز کے لڑنے سے ایسے تنگ آئے
تھے کہ انھون نے نانا سے کہا کہ اگر تم اپنا اقرار اب پورا نہین کرتے تو ہم تمکو قتل کرینگے نانا نے انکو جواب دیا
کہ کچھ اندیشہ نہ کرو مین تمکو اقرار سے زیادہ دونگا اور اُسنے میم صاحبہ مذکورہ سے پوچھا کہ تم ہمارا خط
جنرل ویلر صاحب کے پاس لیجاؤگی جیکوبی صاحب کی میم نے کہا کہ ہان لیجاؤنگی غرضکہ چٹھی لکھی گئی
اور محبوب میم صاحبہ پاس جنرل صاحب کے مرسل ہوئی جب وہ نزدیک کمپو کے پہونچی تو اول
سپاہ پہرہ نے انکو نزدیک نہ آنے دیا مگر جب زبان انگریزی مین کچھ تقریر ہوئی تو سپاہ نے اجازت نزدیک
آنے کی دی۔ مضمون چٹھی مذکور کا یہ تھا کہ یہ تمھارے حق مین بہت بہتر ہوگا اگر تمھاری مرضی لڑنے کی نہو
کہ تم جیتے اب زندہ ہو الہ آباد چلے جاؤ اگر ایسی مرضی ہو تو تمھارا وہان زندہ پہونچنا ممکن ہے کانپور
چھوڑ دو اور تمھاری جان بچ جاویگی فقط۔

جب میم صاحبہ مورچال مین پہونچین تو جنرل ویلر صاحب اُنسے ملنے آئے اور مضمون خط سے
اطلاع پاکر کہنے لگے کہ ایسے امر کا خط کتابت کے ذریعہ سے طے کرنا غیر ممکن ہے اگر نانا کچھ قرارداد کیا چاہتے ہے
تو اُس سے کہو کہ خود آکر کیجیے یہ ہی جواب جیکوبی صاحب کی میم نانا پاس لیگئین نانا نے بجواب اُسکے کہلا
بھیجا کہ اگر اُس طرف سے گولہ اندازی موقوف ہو تو اس بات کا جواب مین خود جاکر کہونگا جنرل صاحب نے کہا
کہ تصفیہ اس مقدمہ کے طرفین سے لڑائی موقوف ہو اور ایسا ہی ہوا دوسری روز نانا بمراہی اپنے برادر
یا بھتیجہ و برادرزادہ اور بہت سی سپاہ کے مورچال تک گیا جنرل صاحب بھی اُسکی ملاقات کو وہان آئے
نانا نے کہا کہ اپنی عورات اور بچون کو الہ آباد پہونچاؤ بعد ازان اگر تمھارے سپاہی لڑنے پر راضی ہون تو
اگر لڑنا ہم تمسے اس امر مین بدعہدی نہین کرینگے جنرل صاحب نے کہا کہ تم اپنے دھرم کے بموجب قسم
و قسم پرواور ہم انجیل پر عہد کرتے ہین کہ ہم مورچال چھوڑ دینگے نانا نے کہا کہ ہمارا عہد یہ ہے کہ جسکی ہم
دستگیری کرتے ہین اور جو ہمپر اعتماد رکھتا ہے ہم اُس سے دغا نہین کرتے اور اگر اُس سے کبھی
ہم دغا کرین تو خدا دیکھتا ہے اور وہ ہمکو اسکی سزا دیگا جنرل ویلر صاحب نے کہا کہ اگر تمکو دغا کرنی ہے
تو ہمکو ابھی مار ڈالو دیکھو ہمارے پاس اسوقت کوئی ہتھیار نہین ہے نانا نے جواب دیا کہ ہم تمسے دغا
نہین کرینگے ہماری بات پر اعتماد رکھو اور رسد وغیرہ تمھارے ساتھ کرکے تمکو ہم الہ آباد پہونچا دینگے

یہ سنکر جنرل ویلر صاحب مورچال مین گئے اور وہان افسرون سے اور سپاہ سے اس باب مین صلاح کی سب سپاہ نے کہا کہ ہندوستانیون کا اعتبار نہ کرنا چاہیے وہ تمھارے ساتھ دغا کرینگے گریب آدمیون نے کہا کہ انکا اعتبار کرنا چاہیے اور یہ امر بہت مناسب وقت ہے آخر مین یہی صلاح مقرر ہوئی اور جنرل صاحب نے واپس جاکر کہا کہ تمھارے شرائط ہمکو منظور ہین تم ہمکو صرف فتح پور تک پہونچادو آگے ہم الہ آباد بآسانی چلے جاوینگے اسکا جواب نانا نے یہ دیا کہ نہین صاحب ہم تمکو الہ آباد تک حفاظت سے پہونچادینگے اور حکم دیا کہ بیس کشتیان جس پوش ہوکر طیار رہون جب نانا نے دیکھا کہ سب باتین تصفیہ پاچکین اُسنے کہلا بھیجا کہ خزانے کا لیجانا کچھ ضرور نہین ہے خزانہ میرے پاس بھیجدو جنرل صاحب نے کہا تم روپیہ لیلو اسوقت اُنکے پاس تین لاکھ روپیہ تھا اب نانا نے کہلا بھیجا تمھاری حاضری اور کھانا کل کشتیون پر ہوگا اسواسطے گیارہ بجے تک کل مورچال خالی کردو جنرل صاحب اسپر بھی راضی ہوے دوسرے روز وہ سب طیار واسطے روانگی کے بیٹھے تھے کہ ایک پیغام نانا کا اس مضمون سے آیا کہ آج کشتیان طیار نہونگی تم کل روانہ ہونا اور بہتر ہے اگر وقت شام تم روانہ ہو اور چند باتین ایسی ایسی کہلا بھیجین جنرل صاحب نے اُسپر جواب کہلا بھیجا کہ ہم رات کو روانہ نہونگے شاید تم کچھ فریب سے کرو اسکے جواب مین نانا نے کہا کہ بہتر چار بجے شام کے روانہ ہونا اور دوسرے روز نانا سب خزانہ اُنکے پاس سے لیگیا اب پھر اُنکے روانگی مین کچھ توقف ہوا تمام میم لوگ اور بچے پوشاکین پہنکر طیار تھے اور جنرل صاحب نے نانا سے دریافت کیا کہ ہمارے سب نوکر بھی ہمارے ساتھ جاوینگے یا نہین نانا نے کہا ہان سب کو لیجاؤ دوسرے روز آگرچہ اشتباہ نسبت طریقہ سپاہ نانا کے پیدا ہوا تھا مگر تاہم اُنھون نے یہ سمجھا کہ سب معاملہ درست ہے پھر وہ یکشنبہ نانا نے کہلا بھیجا کہ نوکرون کا لیجانا کچھ ضرور نہین ہے کیونکہ میم لوگ اور دیگر عورات اپنا کام اپ کرینگی یہ سنکر سب کے دلون مین اندیشہ پیدا ہوا سات بجے صبح کے مفسدین نے آکر مورچال کا محاصرہ کرلیا اور سب صاحب لوگ اُنکے اختیار مین آگئے لوگ بھاگنے لگے اور دشمنون نے انکو بھی قتل کیا قلیل لوگ جان بچاکر بھاگ گئے اور سب کو اندیشہ اور زیادہ ہوا مفسدین مورچال مین گھس آئے اور آکر کہا آؤ کشتیون پر چلو سب سامان طیار ہے میم لوگ اور بچے ہاتھیون پر اور دولیون پر روانہ ہوے اور سپاہ وغیرہ مردون نے پیادہ پا کوچ کیا اور دریا پر پہونچکر کشتیون پر سوار ہوے جب وہان جاکر اُنھون نے کھانا لیکر

دیکھا اور سب سامان درست پایا تو نہایت خوش ہوے جب قلیل اُنمین کے کشتیون پر سوار ہو چکے تھے اور باقی سوار ہوتے تھے کہ یکایک ایک توپ انپر چلی اُسمین کانستر گولیان بھری تھین اور یہ توپ اور دیگر اتواپ جو بعد ازین سر ہوئین سب چھپا کر رکھی تھین اس گولہ سے ایک کشتی مین آگ لگی اُسکے بعد دوسرے توپ سے ایک گولہ آیا جسنے چار کشتیون کو جلایا جو لوگ آگ سے بچے وہ پانی مین کود پڑے اور سپاہیون نے بھی بندوقین اُنکو مارین سوار مع گھوڑے پانی مین اُتر گئے اور اکثر آدمیون کو انھون نے وہان قتل کیا پندرہ کشتیون کے سوار جو انکریز وغیرہ تھے سب قتل ہوئے ایک سو آٹھ عورات اور بچے قتل سے بچے تھے مگر اکثر اُنمین کے زخمی تھے اور نانا نے کہا کہ انکو قتل نہ کرو قید رکھو ایک کشتی جسمین جنرل ویلر صاحب تھے اُسکو سپاہی کھینچ کر لیگئے بیچارے جو کشتیون پر تھے وہ گریہ و بکا کرتے تھے اور جو پانی مین تھے وہ خدا سے مدد چاہتے تھے ایک دختر جنرل ویلر صاحب کی کو ایک سوار گرفتار کرکے اپنے گھر لیگیا اور اپنی بی بی کے پاس اُسکو رکھا یہ سوار چوک کے گرجا گھر کے پاس رہتا تھا دختر مذکورہ اُسکے گھر مین شام تک رہی سوار مذکور شام کو بازار مین گیا اور وہان شراب پیکر مدہوش ہو کر گھر مین آکر سو رہا دختر مذکورہ نے قابو پاکر تلوار سے اُسکا سر کاٹ ڈالا اور اُسکے بھائی کا اور دو اُسکے لڑکون کا اور اُسکی بی بی کا بھی سر تن سے جدا کیا اور آپ گھر سے باہر نکلی راستے مین کچھ سوار اُسکو ملے اُنسے اُسنے کہا کہ جاؤ گھر مین جاکر دیکھو مین نے بخوبی سے دھالدار کے پیر پھیلائے ہین وہ اندر گئے اور وہان دیکھا کہ سب قتل کیے ہوئے پڑے ہین جب یہ خبر مشتہر ہوئی تو وہ ایک کنوین مین کود پڑی اور اُوپر سے لوگون نے اُسکو مار ڈالا بعد ازان یہ دیکھ کر کہ ایک دختر خردسال نے کیا سانحہ کیا بخوف جان کسی کو جرأت نہوئی کہ کسی عداوت انگریزی سے جنکو نانا نے قید کیا تھا اور چاہتا تھا کہ اُنکو سپاہ مین تقسیم کر دے کچھ کہے ایک سو پندرہ عورات اور بچے قید تھے اور بہ تکلف چھ روز کی خوراک اُنکے پاس تھی بنا چاری وہ خود اور دیگر غلہ اس قسم پر بسر کرتے تھے اب وہ کشتی جسمین جنرل ویلر صاحب اور دیگر معزز لوگ اور افسر تھے بہت دور نکل گئی تھی یعنی قریب بائیس ۲۲ میل کے گئی تھی کہ وہان زمینداروں نے اُسکو گرفتار کیا اور اُنکے ہاتھ پشت پر باندھ کر سب کو نانا کے پاس روانہ کیا نانا اُنکو دیکھکر بہت خوش ہوا خصوصاً جنرل ویلر صاحب کو بباعث اُنکے معمہ ی کے حکم دیا

کہ جنرل صاحب کے ہاتھ کھولدو ہولاس سنگھ کوتوال کانپور نے کہا کہ ایسا نہ کیجئے تب نانا نے کہا
کہ اچھا جنرل صاحب کو گارڈ مین رکھو اور ماہ بنی صاحبون کو جیمین ریڈ صاحب اور کرین ڈی صاحب
اور کرک پاترک صاحب اور میک کنزی صاحب اور کپتان سیک کنزی صاحب اور داکن ہیرر
صاحب اور دیگر صاحب لوگ تھے انکو جہان وہ ہین ہین رہنے دو بعد ازین ایک سپاہی اور
ایک سوار نے ہر ایک انگریز کو قتل کیا ڈاکٹر ہیرس صاحب کو دو گولیان مارین انھون نے مفسدین
کو قبل از مرنے کے بہ دشنام دہی یہ کہا کہ مجھے قتل کر دیا گولی مارو مگر میرے ہموطن بہت
جلد میرا بدلا تمسے لینگے یہ سنکر دو سوارون نے انکو بہ ضربات شمشیر قتل کیا اگر زمیندار
اس کشتی کو گرفتار نہ کرتے تو یہ سب بچ گئے تھے وہ میم لوگ جو سابق سے مقید تھین انکے
کھانے کے واسطے حکم تھا کہ خراب خراب چیزین بازار سے خرید کر انکو کھانے کو دیا کرو
دس روز بعد اسکے نانا نے ان سب کو ایک مکان مین جو اسپیلی روم مشہور تھا بھیجا
بعد ازین نانا نے مفسدین دہلی کو لکھا کہ اسقدر عورات اور بچہ انگریزان اسکے پاس قید ہین
اور درخواست کی کہ انکے باب مین کیا کرنا چاہیے وہانسے جواب آیا کہ انکو مار ڈالنا مناسب
نہین اس جواب کے بعد نانا نے کچھ آدمی انکے واسطے نوکر رکھے چند روز بعد از مفسدہ
الہ آباد ایک سوار نے آکر نانا کو اطلاع دی کہ ایک میم نے مقیدین مین سے ایک چٹھی الہ آباد
کو لکھی تھی اسکے بموجب بہت سے انگریز کانپور کو آتے ہین یہ سنکر نانا نے حکم دیا کہ سب مفسدین
کو قتل کر ڈالو اور کسی کو انمین سے زندہ نہ رکھو یہ قتل عام ۱۵ ماہ جولائی کو واقع ہوا اور جنرل صاحب
اور دیگر صاحب لوگ جو راستے سے گرفتار ہوکر آئے تھے وہ بتاریخ دوم ماہ مذکور قتل ہوئے
تھے جب مفسدین نے سنا کہ نانا نے حکم قتل صادر کیا ہے انھون نے اپنے کپڑے پھاڑ کر دروازے کو
اندر سے خوب مضبوط باندھا ایک سوار نے آکر ہندوستانی ڈاکٹر کو قتل کیا بعد اسکے باورچی اور مہتری
کو دوسرے سوار نے دیوار پھاند کر اور مکان مین جاکر قتل کرنا شروع کیا اور اسکے پیچھے اور سوار بھی
دروازے کی راہ سے اندر جاکر قتل عام مین اسکے شامل ہوے، تمام مقیدین اسطرح قتل ہوے اس
واقعہ کی اطلاع فوراً نانا کو ہوئی اور اسنے حکم دیا کہ میمون کی لاشین ایک کنوین مین ڈال دو اسیطرح
ہوا اور بقیہ ہاے مقتولین کے بیچ سے بچیں ۲ عورات اور بچے زندہ نکلے تھے نانا نے انکو جلاد کے حوالے کیے

اور چند بچہ ہاے شیر خوارہ کو تو مفسدین نے اٹھا کر زمین پر مار ڈالا یہ امر بتاریخ ۱۷ جولائی بوقت صبح وقوع مین آیا تھا اور بوقت شام نانا بمقام بٹھور بھاگ گیا اکثر عورات مجروح کنوین مین ڈالدی گئین تھین اُنکے اُوپر اور لاشین مردون کی اور مٹی وغیرہ ڈالدی تھی کہ سب دب جاوین قبل از واپس جانے نانا کے اُنھون نے میگزین اڑا دیا تھا فقط

ایک اور عیسائی عورت مسماۃ میری آئن جو گرین ڈی صاحب کی ملازم تھی صاحب ممدوح اور اُنکے عیال و اطفال کی تکالیف مفصل بیان کرتی ہے اور اس پر قیاس کرنا چاہیے کہ اسی طرح ہر ایک شخص کو تکلیف ان بیس دن مین جسمین وہ لوگ محصور رہے تھے ہوئی ہوگی —

کئی روز پیشتر وقوع ہنگامہ سے یعنی تاریخ ۵ جون ۱۸۵۷ء سے عیسائی باشندگان کانپور نہایت متفکر اور اندیشہ ناک تھے کیونکہ ہر روز یہ خبر مشہور ہوتی تھی کہ ہندوستانی رجمنٹون سے علامات بغض ظاہر ہوتے ہین ہمین خوف میرے مالک یعنی گرین ڈی صاحب نے چار کشتیان طیار کروائین کہ سب اسباب اور عیال و اطفال کو اُنپر تا بمقام کلکتہ لیجاوے رسد و اسباب سب اُنپر بار کر دیا گیا تھا اور سب طیار روانگی کو تھے کہ عہدہ داران لشکری نے منجانب سپاہ ملازمت کی اور کہا کہ سپاہ سب نمک حلال ہے اور کوئی آمادہ فساد نہین اسی قیل و قال مین تین چار مرتبہ کشتیان لدین اور ہوئین اس عرصہ مین میرا مالک اور اُنکے عیال و اطفال سب رات کو ایک اور بنگلے مین جو برلب دریا تھا جاکر شب باش ہوا کرتے تھے اور کشتیان گھاٹ پر باندھ دیجاتی تھین آخر کار میرے مالک نے ایک بنگلہ جو سر ہیو ویلر صاحب نے تعمیر کروایا تھا اور متصل پورگالہ کے واقع تھا بہ کرایا بدین خیال لیا کہ وقت ضرورت مع عیال و اطفال وہان جاکر رہینگے —

بتاریخ ۶ ماہ جون یہ خبر تمام شہر مین مشہور ہوئی کہ سپاہی اور سوار اب زیادہ عرصے تک خاموش نہ رہینگے کیونکہ علامات بغض اُنسے اب برملا ہوتے ہین یہ سنکر میرے مالک نے ارادہ بنگلہ مذکورہ بالا مین انتقال کرنے کا مصمم کیا اور بر طبق اُسکے طامس گرین ڈی صاحب کی میم مع بچگان یعنے نوئی زاجو قریب پندرہ برس کی عمر کے تھی اور ہنری گیارہ برس کا اور رچرڈ قریب دس برس کا اور فریڈرگ قریب سات برس کا اور میری قریب ساڑھے پانچ برس کی تھی مع اُنکے محافظ مسماۃ مس شورات کے جو عنقریب کلکتے سے آئی تھی اور جی صاحب اور اُنکی میم اور مسٹر ایل گرین ڈی صاحب

مع زن و بچہ یعنی روزائن جو قریب چار برس کے تھے اور امیلیا دو برس کی اور ایک بچہ دو روز کا تھا بروز روشن بنگلہ مذکور مین روانہ ہوے اور طامس گرین ڈی صاحب خود شام کو اُنکے پاس پہونچے۔ اس روز یعنی بتاریخ ۴۔ ماہ جون ایڈورڈ گرین ڈی صاحب اپنی مایعنی میم گرین ڈی صاحب کلان کی مجوز ہوئی کہ کارخانہ نجف گڈھ مین جہان وہ اپنی میم اور بچون کو روانہ کر چکے تھے اور جو قریب سولہ میل کے کانپور سے واقع ہے اُنکے ساتھ جائین اُنکے بچہ ہا حسب تفصیل ذیل تھے یعنی فراسس ۱۱ برس کی عمر کا لیہا آٹھ برس کی اور مارتھا دو برس کی۔

بتاریخ ۵۔ ماہ مذکور قریب نو اخت دو گھنٹہ صبح سپاہی اور سوارون نے اپنی اپنی چھاؤنیون کو جلانا شروع کیا اور شور و غل مچاتے ہوے خزانہ کلکٹری جانب جو نواب گنج مین تھا روانہ ہوے میرے مالک یعنی گرین ڈی صاحب کلان کی میم اور تمام اُسکے ہمراہی جنمین ریڈ صاحب مع میم صاحبہ و بچگان بھی شامل تھے اب مورچال مین گئین جسمین ایک انبوہ کثیر جمع تھا اسمین ایک بارک تھی جسکو بارک ہسپتال کہتے تھے اُسمین تو تمام افسر اور عہدہ دار مع اُنکی میم لوگ کے اور سپاہی مقرر ہوے اور ایک اور مکان مختصر تھا جو واسطے سوداگران چھاؤنی کے تجویز ہوا تھا اُسمین ایک حصہ میرے مالک کو مع اُسکے ہمراہیون کے مثل میم صاحبہ و بچہ ہا دیگر خویشان و اقارب اور ریڈ صاحب مع عیال و اطفال و کرک صاحب کی میم مع بچون کے ملا تھا یہ مکان قریب بیس فٹ طول و دس فٹ عرض مین تھا کسی کے پاس بستر تک نہ تھا اسواسطے ایک بوریا لاکر مین پر فرش کیا اور میرا مالک کچھ کھانا مورچال مین لایا۔

مفسد یعنی سواران رسالہ دوم و سپاہ رجمنٹہاے ۵۳ و ۵۶ رجمنٹ بعد انے لینے خزانے کے بمقام کلیان پور جو ۳ میل فاصلے پر کانپور سے ہے جاکر مقیم ہوے اس سے تمام عیسائی انگریزون کے دل مین یہ خیال ہوا کہ مفسد اُن کو چھوڑ گئے دوسرے روز صبح بتاریخ ۶۔ ماہ مذکور مفسد مذکورین بسر کردگی نانا صاحب مع اُسکی سپاہ و توپون کے واپس کانپور مین آئے اور بنگلا بنگلون کا اور گولہ اندازی کرنی اوپر مورچال کے شروع کی۔

میرے مالک نے مع عیال و اطفال کے نہایت سختی از طرف تفکرات و جوع و عطش کے اُٹھائی جس کنوئن سے مورچال مین پانی آتا تھا وہ ایسے بڑے موقع پر تھا کہ اُسپر دشمن کا گولہ

برابر پڑتا تھا اور کوئی آڑ اُسکے کرد نہ تھی اس سبب سے بہت کم آدمی پانی پینے جاتے تھے اور جو جاتے تھے وہ گویا اپنی جان سے ہاتھ دھو کر جاتے تھے اسواسطے پانی ایسا گران ہو گیا تھا کہ ایک مشک تین روپیے سے گیارہ روپیے تک کو ملتی تھی —

تمام اسباب خورش جو میرا مالک اپنے ساتھ لایا تھا وہ گولۂ توپ سے برباد ہو گیا اور جو گولے طرفین سے بکثرت چلتے تھے اُسکے خوف سے میرے مالک کو ایسا خوف دل مین سمایا کہ اُسنے کھانا چھوڑ دیا روٹی ہاتھ کی پکی ہوئی مورچال مین ایسی گران قیمت ہو گئی تھی کہ ایک روٹی آٹھ آنہ سے ایک روپیہ تک کو ملتی تھی —

سیمبول گرین ڈی صاحب کی میم کے دل پر ایسا صدمہ بیٹھا کہ وہ دیوانی ہو گئی اور بتاریخ ۹- ماہ مذکور مر گئی اور جی صاحب بباعث معمری اور ضعف کے نہایت ناتوان ہو گئے تھے اُنکے بیٹھے بیٹھے ایک پارہ مکان جو صدمہ گولہ سے گر اتھا سر پر گرا اور ایک اور تکلیف اُٹھا کر بروز دوم یعنی ۱۱- ماہ مذکور اُنھون نے ودیعت حیات سپرد کی اس عرصے مین لوئی زا کو بخار آیا اور تین روز رہا ان تین دن مین اُسکی تکلیف نہایت رنج دہندہ تھی کیونکہ پانی کمیاب بلکہ نایاب تھا تیسرے روز اُسنے اپنے والدین کو بلایا اور کہا کہ مین مرتی ہون اور اُن دونون کو توشۂ آخر دیکر جان بحق تسلیم کی قریب تین روز پیشتر اُسکے بیمار پڑنے کے اُسنے ایک ساعت طلائی مجھ دی تھی اور یہ کہا تھا کہ اگر تو کلکتے پہونچے تو یہ گھڑی میری مغالہ جون ترنیل صاحب کی میم کو دینا کیونکہ اُسکو معلوم ہو گیا تھا کہ مین اس تکلیف مین زندہ نہ رہونگی اور نہ اُسکو دوبارہ اب دیکھونگی اس حکم کی تعمیل مین کرنیل یعنی گھڑی میم صاحبہ مذکورہ کے پاس پہونچا دی بعد ازین میرا مالک پھر بستر بوریا سے نہ اُٹھا اُسکو اس لڑکی کے مرنے کا نہایت رنج ہوا اور وہ اُسکی بڑی پیاری تھی اس رنج اور فکر اور خوف مین وہ بھی بتاریخ ۱۷- مر گیا تین روز پیشتر اپنے مرنے کے اُسنے ایک چیٹھی مجھے دی تھی اور یہ کہا تھا کہ میری بہن ترنیل صاحب کی میم کو یا میرے بھائی ولیم کرین جی صاحب کو جیسا موقع ہو دینا مگر یہ کاغذ جسوقت مین مورچال سے باہر نکلتی ایک سوار نے مجھے چھین لیا۔

قریب تاریخ ۱۸- جون مس سٹوارٹ جسکا ذکر اوپر آچکا ہے خوف آتش زدگی سے جو اُس بارک مین لگی تھی جسمین وہ رہتی تھی باہر بھاگی اور باہر نکلتے ہی ایک گولہ اُسکی پشت پر لگا جسکے صدمے سے

وہین گر کر مر گئی جی صاحب کی میم جسکے اوپر بھی بہت شدائد اور سختیان گذری تھین ۲۱ —
جون کو مر گئی اب صرف یہ لوگ زندہ تھے یعنی طامس کرین ڈی صاحب کی میم مع اپنے بچون
نبری جون فریڈرک اور میری کے اور سیمبول گرین ڈی صاحب اور اُسکے دو لڑکے اور تیسرا
جو اُن ہی دونون مین پیدا ہوا تھا باعث نہ ملنے شیر مادر کے اور پینے صرف پانی کے اٹھارہ دن کا
ہو کر مر گیا تھا۔ قریب تاریخ ۲۵ — کے جیکوبی صاحب کی میم جو باشندہ کانپور تھی نانا کی طرف سے
ویلر صاحب کے پاس یہ پیغام سیر کر دینے آئی پیغام یہ تھا کہ تمام ولایتی آدمی بحفاظت الہ آباد
پہونچا دیے جاوینگے اگر وہ اپنے تئین حوالے نانا کے کرین اور سب خزانہ اُسکو دیدین جب یہ
منظور ہوئی تو لڑائی طرفین سے موقوف ہوئی اور اب انگریز بخوف و خطر مورچال کے باہر
بھی پھرنے لگے —

سیمبول گرین صاحب اور مین اس فائق کو غنیمت سمجھ کر اُس مکان مین گئی جہان یہ مشہور تھا
کہ میم گرین ڈی صاحب کلان کی اور ایڈورڈ گرین ڈی صاحب کلان کی اور ایڈورڈ گرین ڈی صاحب
مع اپنے عیال و اطفال کے قید ہین ہمنے اُس مکان کے اندر جا کر کیا دیکھا کہ ایڈورڈ گرین ڈی صاحب
کی میم میلے اور پھٹے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے خالی زمین پر بیٹھی ہے اور اُسکی گود مین گرین ڈی صاحب
کلان کی میم کا سر ہے اور لیٹی ہوئی ہے اور ایڈورڈ گرین ڈی صاحب بھی زمین پر لیٹے ہوئے تھے
اور اُنکے پیر پر فرانسس لیٹا اور مارتھا تینون بیٹھے تھے انھون نے مجھے دیکھتے ہی رو دیا اور
کہا کہ ہم بھوکے ہین اور نانا صاحب کے آدمیون نے ہمکو پانچ چھ روز سے کچھ کھانا نہین دیا اُنکی
خوش نصیبی سے جو بشتی نانا نے اُنکو پانی دینے کو ملازم رکھا تھا وہ میرے مالک کا قدیم نوکر تھا اور یہ
شخص اکثر کچھ ترکاری بازار کی یا روٹی اپنے کپڑے مین چھپا کر اُنکے واسطے لیجایا کرتا تھا۔

تاریخ ۲۶ — نانا صاحب نے خبر دی کہ کشتیان طیار ہین اور طیاریان واسطے لیجانے انگریزون
کے مورچال سے گھاٹ تک عمل مین آئین ہاتھی اور ڈولیان اور اُنکے سواری کو آئے اور وہ بعت
روانہ ہوئے لیکن میری مالکہ ایسی کمزور تھی کہ اٹھ بھی نہین سکتی تھی اور کوئی اُنکی مدد کو نہ پہونچا
آخر کار ایک باورچی جسکا لڑکا قدیم سے میرے مالک کا نوکر تھا اور جو اپنے لڑکے کی تلاش مین آیا تھا
اتفاقاً اُنکے پاس آیا اور اُسنے میم صاحبہ کو ایک طرف سے اُٹھایا اور جون نے دوسری طرف سے

اور اسطرح مورچال کے اس کنارے تک لاکر اُنکو ایک دولی مین لٹا دیا میم صاحبہ نے ایک انگشتر الماس میرے جانب پھینکی اور ایک انگشتری طلا اُس باورچی کی طرف اور کہا کہ میرے پاس اب اور کچھ دینے کو نہین ہے یہ تم لیلو اور انگشتری الماس مین نے اب تریل صاحب کی میم کو دیدی ہی تھوڑے عرصے کے بعد ایک سپاہی آیا اور دولی مذکور واسطے ایک افسر زخمی کے لیگیا اور میم صاحبہ کو اُتار دیا باورچی نے جب یہ دیکھا تو وہ ایک ہاتھی لایا اور اُسپر میم صاحبہ کو بمشکل سوار کروا دیا اور ہنری اور جون اور فریڈرک اور میری پیادہ ہاتھی کے ساتھ چلتے تھے اسطرح وہ گھاٹ تک پہونچے گھاٹ پر ریڈ صاحب کی میم مع بچون کے کھڑی تھی ہنری جون اور میری اُنکے پاس گئے مگر فریڈرک نے اپنی مان کو نہ چھوڑا دو سوارون نے میری مالکنی کو ہاتھی سے اُتارا اور تین سپاہی اُنکو کشتی تک لیگئے مین نے اُسکو کشتی پر بیٹھے ہوے دیکھا وہان وہ ایک جگہ پشت لگا کر بیٹھی اور انجیل جسکو اُسنے اس عرصے مین کبھی اپنے سے جدا نہ کیا تھا پڑھنے لگی اور فریڈرک اُسکے پاس بیٹھا اب گولہ رانی تو بہائے پوشیدہ سے اور تفنگ اندازی کشتیون پر شروع ہوئی مین نے اُس کشتی کو چلتے دیکھا جسمین میم صاحبہ تھین جب یہ نوبت ہوئی تو انجیل کھول کر اُسنے اپنے آگے رکھی اور فریڈرک کو اپنی بغل مین دبا لیا اور اس ہیئت سے جل گئے ایک سوار نے ہنری کے ایسا ایک ہاتھ شمشیر کا مارا کہ اُسکا شانہ بدن سے جدا ہوگیا پھر وہ تھوڑی دور بھاگا اور زمین پر گر کر مر گیا اور جون اور میری میمول گرین ڈی صاحب کے دونون لڑکون کے ساتھ گرفتار ہوکر ایسمیلی روم مین قید کیے گئے تھے —

میمول گرین ڈی صاحب بھی اُسی وقت جنرل ویلر صاحب کے ساتھ گرفتار ہوکر اور قیدیون کے ساتھ مارے گئے —

گرین ڈی صاحب کلان کی میم اور اُنکا لڑکا ایڈورڈ اور اُسکے عیال و اطفال بعضے کہتے ہین کہ مر گئے اور بعضے یہ بیان کرتے ہین کہ ایسمیلی روم مین ہمراہ دیگر قیدیون کے بتاریخ ۱۵ ماہ جولائی ۱۸۵۷ء قتل ہوے القصہ کوئی انمین سے اب زندہ نہین ہے —

کوئی تحقیق حال سر ویسند صاحب اور اُنکی میم کا جو فتح گڈھ مین تھے معلوم نہین ہوتا مگر یقین ہے کہ وہ بھی کانپور مین ہنگام مفسدہ مر گئے وہ بھی متعلق خاندان گرین ڈی صاحب سے تھے خیال کرنے کا مقام ہے کہ فساد کانپور اور فتح گڈھ مین بیشمار آدمی ایک خاندان کے قتل اور ضائع ہوے

احوال مندرجۂ ذیل زبانی ہندوستانیون کے جو ملازم قدیم گرین ڈی صاحب کے خاندان کے تھے معلوم ہوے
قریب دو روز بعد ہنگامہ کانپور کے نانا صاحب کو اطلاع پہونچی کہ کچھ فرنگی ایک کارخانہ مین جو کانپور
سے بہت فاصلے پر نہین ہے مخفی ہین اُسنے ایک گروہ مفسدین کو حکم دیا کہ وہان جاکر اُنکو گرفتار کرلاؤ
برطبق اُسکے کچھ سوار اور پیادہ بجانب تحف گرمھ روانہ ہوے اور ایک گروہ بدمعاشون کا بھی اُنکے ساتھ ہو
جسوقت یہ خبر ایڈورڈ گرین ڈی صاحب کو پہونچی فوراً وہ مع اُسکی والدہ اور میم و بچہ کے اور میجر
ہولنگ صاحب متعلقہ انولیڈ پارٹمنٹ کے کوٹھے پر چڑھ گئے اور زینہ اوپر کھینچ لیا صاحبان
موصوفین اپنی بندوقین اور اُسقدر باروت وغیرہ سامان جنگ اپنے ساتھ لیگئے جسقدر لیجاسکے
جب مفسدین نے اُنکو آگھیرا تو اُنھون نے لڑنا شروع کیا اور دو روز تک مفسدین کو اپنے پاس
نہ آنے دیا آخر کار بعد دو روز کے میجر ہولنگ صاحب مارے گئے اور سامان بھی رہ بہ کمی لایا اب
کوئی تدبیر لڑنے کی یا فرار ہونے کی نظر نہ آئی اور بناچاری انھون نے اپنے تئین حوالہ مفسدین کیا
جنھون نے اُنکو قید کرکے اور ایک چھکڑے پر بیٹھاکر جسکے اوپر پوشش بھی کچھ نہ تھی کہ آفتاب سے
جو اُن روز دن نہایت گرم تھا حفاظت ہوتی کانپور لائے یہان نانا کے روبرو گئے اور نانا نے
گرین ڈی صاحب کلان کی میم سے کہا کہ تیرے پاس بہت دولت ہے وہ ہمکو دے اور ہم تجھے اور
تیرے خاندان کو جان سے نہ مارینگے اور اگر زیادہ نہین تو دو لاکھ روپیہ دے میم صاحبہ نے
جواب دیا کہ میرے کارخانہ کا مالک میرا فرزند طامس ہے اُسکو اور تمام میرے خاندان کو بحفاظت
الہ آباد پہونچادو تو جو مانگوگے وہ دونگی نانا نے اس امر کا اقرار کیا مگر اُسوقت یہ ہی حکم دیا کہ میم صاحبہ
کو اور اُسکے فرزند ایڈورڈ کو اور اُسکے خاندان کو سوید نام مکان مین جو کانپور مین تھا پہرہ گارڈ مین رکھو
اور خبر جو ہمارے پاس اس واقعہ جانکاہ کی پہونچی ہے صرف یہ ہی جو ذیل مین تحریر ہوتی ہے اور جسکا
کہ نہایت تاسف امیز اور جگر خون کن ہے یہ خبر ہمکو ایک صاحب کی چٹھی سے ملی ہے جو ہمراہ
لشکر بریگیڈیر جنرل نیل صاحب کے کانپور مین آئی تھی۔

میرے پاس زیادہ خبر ویلر صاحب کی شجاعانہ حفاظت کانپور کی نہین پہونچی مگر پرچہ ہاے
ملفوفہ جو مین نے پارچہ ہاے میم صاحبان مقتولین مین پاے اُنسے کچھ کچھ حال معلوم ہوسکتا ہے
مین نے انبار پارچہ ہاے خون آلودہ مین تین تصویرین بھی پائین مین گردہ بن کبھی اور شہر

کرونگا اور اسی واسطے بالفعل اپنے پاس رکھتا ہون جسوقت ہم کانپور مین بعد فتح لڑائی کے پہنچے
اسی وقت ایک شخص نہایت خوفناک ہماری طرف بھاگتا ہوا آیا صورت سے یہ معلوم ہوتا تھا
کہ کسی رجمنٹ کا باوردی ہے مگر بعد ازان معلوم ہوا کہ وہ کوئی کرانی دفتر کمشریٹ کا تھا اُسنے خود جا
ویلر صاحب سے کہا تھا کہ مین برضا و خوشی اپنے مورچال سے باہر جاکر دریافت کرتا ہون
کہ کمک آتی ہے یا نہین اور دیسی ہی اطلاع آپ کو دونگا مگر مفسدین نے اُسکو گرفتار کیا اور
بطور جاسوسان تحقیقات اُسکی کرکے حکم مین برس قید کا باشقت وجولانہ اُسکی نسبت صادر کیا
حسب الحکم وہ قید رہا اور جہان وہ قید تھا وہان قریب تین سو ہندوستانیون کے اور قید تھے اور اکثر
انہین کے اسواسطے قید ہوے تھے کہ اُنکے پاس روپیہ نانا کے دینے کو موجود نہ تھا اور جسوقت
ان قیدیون نے شور و غل ہماری فتح یاب فوج کا سنا اُسی وقت اپنے گارڈ کے سپاہیون پر
دوڑ آئے اور اُنکو مغلوب کرکے فراری ہوے اُس بیچارے نے اپنے گھر کے نو آدمی مورچال مین
چھوڑے تھے جنمین سے ایک بھی زندہ نہ بچا اور کس بیرحمی سے قتل ہوے کسقدر وقت اسنے
دیکھ کر آتی ہے جب وہ گرد و پیش قتل گاہ کے لاشون کو تلاش کرتا پھرتا ہے میرنی دانست مین
وہ اسواسطے تلاش کرتا ہے کہ شاید کچھ پتا اُسکے خاندان مقتول کا ملے وہ بے اختیار پھرتا جاتا ہے
اور کوئی اُسی سے نہین بولتا اور نہ کچھ اُسکی تسکین کی صورت پیدا کرتا ہے ہمارے نزدیک اسوقت مین
کچھ بھی اُسی سے درباب تسکین اور تسلی کے کہنا گویا زہرہ خندہ ہو جائیگا اکثر آدمی بیان کرتے ہین
کہ ویلر صاحب کو بجاے اُس مقام پر مورچال بنانے کے جہان اُنھون نے قائم کیے تھے مناسب تھا
کہ میگزین مین جاکر مضبوطی کرتے اس سے مفسد بھی توپین اور ساہان جنگ اسقدر کثرت سے
نہ پا سکتے ہینتال تو نجانہ جسکو ویلر صاحب نے پندرہ روز بچایا تھا بالکل گولون سے چلنی ہوگیا ہے مفسدون
کے پاس اتنی توپین تھین کہ اُنسے ہر اینچ پر اُنکا گولا پہونچتا تھا اور مجھے یقین ہے کہ ایک توپ ۲۴ پونڈ کی
نانا نے لاکر روبرو کنوین کے قائم کی ہوگی کیونکہ یہ ہی ایک چوبیس پونڈ کی توپ اُنکے پاس تھی اکثر محصورین پانی
لانے مین مارے گئے اور آخر کار پانی بھی جو اُسوقت اور اُس ایام مین زندگی کا باعث تھا ملنا
موقوف ہوگیا اینسے وقت تنگی مین شائد شرائط نانا کی کہ ویلر صاحب مع فوج وغیرہ کانپور چھوڑکر
بحفاظت سپاہ نانا الہ آباد جاوے قبول اور منظور ہوئی ہوگی ہم خوب جانتے ہین کہ کسطرح کی حفاظت

اُس حرام زادے نے اُنکی کی تمام انگریز سوائے عورات اور بچون کے جنکو اُسنے قید کیا تھا وہ بھی تو انھون نے حسب شرائط مقبولہ طرفین اپنے تئین حوالے کر دیا تھا بعد غاباز ہی صریح قتل ہوئے۔ راقم کو کچھ پرچہ ہاے کاغذ پوشاک میم صاحبان مین سے جو قتل گاہ مین حسب الحکم نانا قتل ہوئی تھین ملے یہ حالات غم آلودہ پرچہ ہاے خون آلودہ پر ہین اور تحریرات مندرجہ ذیل اُنپر بمیل سہ رقعہ خط میم صاحبان ثبت ہے لیکن یہ پرچہ دو میم صاحبون کے روزنامچہ سے جدا کیے ہوے معلوم ہوتے ہین زیرا کہ خط دونون کا ایک سا نہین ہے۔

ایک پرچہ مین تو یہ تحریر ہے	دوسرا پرچہ اس مضمون کا ہے
تاریخ ۱۲۔ جون ماما یعنی والدہ مرگئی۔ تاریخ ۹۔ جون المپسی جان بحق ہوئی۔ تاریخ ۷، ۲۔ جون کو جورج نے جان دی۔ تاریخ ۱۲۔ مئی کو بارکون مین گئے۔ تاریخ ۵۔ جون رسالہ بھاگ گیا۔ تاریخ ۶۔ جون اول گولہ رانی شروع ہوئی۔ تاریخ یکم۔ جون چچا ویلی مرگیا۔ تاریخ ۱۷۔ جون خالہ تسیلی نے جان بحق تسلیم کی۔ تاریخ ۲۷۔ جون بارکون سے نکلے اور جب دریا پر پہونچے تو فوراً قید ہوے۔	بتاریخ ۱۲۔ مئی ہم بارکون مین گئے بتاریخ پنجم جون بوقت نو بجے دوپہر صبح سواران رسالہ دوم نے فساد شروع کیا اور دنین باقی رجمنٹہاے ہندوستانی بھی چلی گئین دوسرے روز وقت صبح ہم سب اور بروبارکون کے بیٹھے تھے کہ ایک گولہ چوبیس پونڈی توپ کا آکر مورچون مین لگا اور اس روز سے تا تاریخ ۲۵۔ جون گولہ رانی علی الاتصال جاری رہی اس تاریخ کو دشمن نے کچھ شرائط جنرل وہیلر صاحب کے پاس بھیجین اور جنرل صاحب نے انکو منظور کیا اور ۲۷ کو ہم سب بارکون کو چھوڑا اور سب دریا پر واسطے جانے الہ آباد کے گئے کہ وہان سے کشتیون پر سوار ہو کر جاوینگے جب ہم دریا پر پہونچے تو دشمنون نے ہم پر گولہ رانی شروع کی اور تمام انگریزون کو اور تھوڑی سی میم لوگون کو مار ڈالا اور کشتیون کو جلا دیا

کچھ قلیل آدمی ڈوب گئے اور ہم گرفتار ہو کر
ایک مکان مین یکجا قید کیے گئے ہین۔

ایک صاحب جو براہ کانپور سفر کرتے تھے شروع ماہ ستمبر کو قلعگاہ دیکھنے گئے وہ بیان کرتے ہین کہ اس مکان مین اب تک کٹے ہوئے بال طویل پڑے ہین اور میم صاحبون کے جوتے بھی موجود ہین چھوٹے بچون کے کپڑے اور اکثر علامات رنج افزا نظر آتے ہین اور ایک ستون کے چونے پر نشان خونکا چار دان انگلیون اور ایک انگوٹھے کا بنا ہوا ابتک موجود ہے۔

ایک وقائع نگار بانی ماندہ احوال مقام کانپور کا اسطرح پر تحریر فرماتے ہین کہ اس مقام مین بتاریخ ۱۶ اسابئی خبر ہنگامہ مقامات دہلی اور میرٹھ کی پہونچی اسوقت یہان یکم اور ۲ اور ۵۲ رجمنٹ ہندوستانی اور دوم رسالہ غیر آئین اور پچاس نفر سپاہ گورہ متعلق بہ توپخانہ موجود تھی اور مقام کانپور ایسے موقع پر واقع ہے کہ اسمین کوئی صورت بچاؤ کی ممکن نہین تاہم سر ہیو ویلر صاحب ہسپتال کا بارک واسطے قیام گاہ کے پسند کیا یہ بارک وسط میدان پریٹ پر واقع ہے اور صورت ایسے مقام کی اسواسطے منظور ہوئی کہ ویلر صاحب کو اول ہی شبہہ تھا کہ سپاہ موجودہ ضرور پیروی سپاہ دہلی و میرٹھ کی کریگی اور جس لحاظ صاحب موصوف نے اس مقام کو بسبب پورچال مضبوط کیا اور تمام اتواب باڑی اسکے اوپر جہاں اور ۲۲ رجمنٹ شاہی کی جتنی عورات اور بچے تھے اور جتنی میم لوگ مقام کانپور مین موجود تھین سب کو حکم مقام مذکور مین آنے کا ہوا اسی اثنا مین سپاہ سے علامات ہنگامہ پردازی آشکارا ہونے لگے شب کو بنجاتین لین مین ہوئی تھین اور اُنکے ہتھیار لینے ناممکن تھے اسواسطے ویلر صاحب نے سر ہنری لارنس صاحب کو واسطے ملک کے لکھا مگر گولارنس صاحب کے پاس صرف چھ سو نفری گورے کی موجود تھی اور اسی سپاہ اُنکو انتظام کل ملک اودھ کا کرنا تھا تاہم صاحب محتشم الیہ نے ستر گورے واسطے ملک کے روانہ کانپور کیے بآخر ماہ مئی اسی گورہ ۸۴ رجمنٹ شاہی کے اور مدراس فیوزلیر وارد کانپور ہوئے اور ویلر صاحب نے گورہ ہاے لکھنؤ کو واپس جانے کی اجازت دی اور بتاریخ ۳۱ ماہ مئی کلکتے کو ایک چٹھی اس مضمون کی روانہ کی کہ وقت بہت نازک ہے اور حفاظت چار یا پانچ سو نیم اور ناقابل جنگ کرنے والون کی جو مقیم کانپور تھے بہت ضرور اونکے پاس

صرف ۵۰ انفری گورے کی بمقابلہ اسقدر فوج ہندوستانی اور مفسدین شہری کے موجود ہے
مگر یہ چٹھی کلکتے پہونچنے بھی نہ پائی کہ بتاریخ ۵۔ جون سپاہ نے ہنگامہ برپا کیا خزانہ لوٹ لیا قیدی
جیلخانے سے چھوڑ دئے اور اکثر افسرون کو جو مقام مورچہ بندی کے جانب بھاگے جاتے تھے
قتل کیا افسوس کہ اسوقت تک اکثر عیسائی باشندگان شہر مقام ہسپتال مین نہین آئے تھے اور
وہ لوگ بیچارے اسی روز قتل ہوے اور بنگلہ ہاے صاحبان اور بارکہاے سپاہ شعلہ در ہوئی
بعد ازین سپاہ مفسدین بجانب مورچال روانہ ہوئی مگر چونکہ اُنکے پاس توپ نہ تھی اسواسطے ظنِ
غالب تھا بلکہ یقین واثق کہ اگر وہ شخص جسکا نام تا بہ بدتاریخ ہند مین روسیاہ رہیگا بدعہدی نہ کرتا اور اپنے
قول و فعل پہ قائم رہتا تو ویلر صاحب تا آنے فوج کمک سے کہ مفسدین کا ہرگز غلبہ نہ ہونے دیتے
یہ شخص سری منت دھوندھو پنت نانا صاحب راجہ بٹھور تھا اس شخص کو پیشوا باجی راؤ نے متبنیٰ
کیا تھا اور اُسکے مرنے کے بعد اُسکی جگہ قائم ہوا مگر پنشن باجی راؤ کی اُسکو نہ ملی الا اور سب خزانہ
وغیرہ اُسکے قبضے مین رہا بلکہ اُسکو گورنمنٹ کا حکم یہ بھی ہوا تھا کہ کچھ سپاہ اور چھ توپین اپنے
قلعہ بٹھور مین رکھا کرے یہ ہی توپین آج بخلاف گورنمنٹ مذکور اُسکے کام آئین سابق مین جتنے صاحب
کانپور مین تھے اُنسے اسکی نہایت دوستی تھی اور اکثر اُنکے ساتھ سیر و شکار کو جایا کرتا تھا مگر خبر
ہنگامہ میرٹھ کی سنتے ہی اپنے سپاہ ہندوستانی کی راے یعنی شروع کی اور جب اُنکو بھی آمادہ
فساد پایا تو فوراً آپ بھی بگڑ بیٹھا اور اول ہی یہ حرکت کی کہ جو فریب سو انگریزون اور میم
وغیرہ کے فتح گڈھ سے فراری ہوکر کانپور آتے تھے اُنکو اثناے راہ مین اپنے مقام بٹھور
مین گرفتار کرکے ہلاک کیا سپاہ کانپور نے بتاریخ ۵۔ اُسکو اپنے عزم بلوے کی اطلاع دی اور
اسنے اُسی وقت اپنی چھ توپین اور سپاہی لیکر ارادہ مقام مذکور کا کیا اور جو توپین بھاری اُسکے یہان
زمین مین دفن تھین اُنکو بھی نکالا اور یہ سب سامان لیکر بسرداری فوج مفسد بمقابلہ ویلر صاحب
کانپور مین آیا اور گولہ رانی مقام مورچہ بندی صاحب موصوف پر شروع کی ہرچند ویلر صاحب کے
پاس توپین ایسی بڑی نہ تھین کہ وہ مفسدین کی توپ کا جواب دے سکتے مگر تاہم ایسی
حکمت سے توپ سرکاری چلتی تھی کہ مفسد قریب نہ آسکتے تھے اور ہرچند ویلر صاحب
کی فوج کا ایک ثلث بعرصہ پانزدہ روز جنگہاے متواترہ مین کام آیا تھا تاہم

تاہم صاحب موصوف نے شجاعت ذاتی انگلینڈ کو خیر باد نہ کہا جب مفسدین نے آنکے قیام گاہ پر حملہ کیا جب ہی صاحب موصوف نے آنکو ملد کر لیں پاکیا اور اگر حفاظت اسقدر نیم وغیرہ کی آنکی ذمہ نہوتی تو وہ کبھی کے اس مقام سے نکل کر اور مفسدین کو جواب معقول دیتے ہوئے الہ آباد چلے گئے ہوتے۔

آخر کار بتاریخ ۲۶ ماہ جون ولیم صاحب کے پاس صرف دو روز کا کھانا باقی رہ گیا اور پانی بالکل دستیاب نہ ہوتا تھا اور سامان جنگ بھی بہت کم رہ گیا تھا اسواسطے انھوں نے ارادہ کیا کہ ایک حملہ کرکے مفسدین کا غلہ وغیرہ اپنے قبضہ میں کرلیں اور انھوں نے ایسا ہی کیا اور مفسدین پسپا ہوئے اور روبفرار ہوئے مگر صاحب کے پاس سوار نہ تھے کہ اس فتح کا حظ اٹھاتا اسواسطے مفسدین کو اور کمک فوج اودھ سے ہوئی تو وہ پھر صاحب کی طرف آئے اور آنکو گھیر لیا کیونکہ جماعت آنکی کثیر تھی اور صاحب کی قلیل یہ حال دیکھ کر ناچار صاحب اپنے نیٹن اور اپنی فوج قلیل کو بچاتے ہوئے پھر مورچال میں آگئے اور تمام محنت بیکار ہو گئی جب یہ حال گذرا تو اب آنکے پاس نہ کھانا تھا اور نہ پانی تھا اور نہ کچھ سامان جنگ تھا اور وہاں قیام کرنا گویا موت کو خود طلب کرنا تھا اسواسطے بمجبوری انھوں نے نانا کی شرائط قبول کی اور سب سامان اور خزانہ نانا صاحب کے ہاتھ دیکر خود بجان واحد سب انگریزوں کو اور عیسائی باشندوں وغیرہ کو اپنے ساتھ لیکر کشتیوں پر گئے اور آنکو یقین تھا کہ اب ہم بخیریت اپنے دوستوں سے ملینگے اور اپنا وطن پھر دیکھینگے مگر یہ خام خیالی تھی جب یہ کشتیوں پر سوار ہوئے نانا نے حکم دیا کہ جو توپیں کنارہ دریا کے گنگ پر بہ تمیدہ اس مطلب کے واسطے رکھی تھیں سر ہوں اور انکے گولوں سے سب کشتیاں پارہ پارہ ہو کر ڈوب گئیں کچھ آدمی جو انپر سوار تھے تھوڑے عرصے کے واسطے بچے اور جو بخوبی سوار ہی نہ ہوئے تھے وہ کنارے پر گرفتار ہوئے اور قید میں بھیجے گئے بعد از اں جب نانا نے خبر آمد فوج انگریزی کی سنی تو انکو بھی ایک مرتبہ مار ڈالا اور جس بیرحمی سے مارا انکا حال ایک مرتبہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔

جب یہ خبر درخواست فوج گورہ کی کلکتے میں پہونچی تو نواب لاٹ صاحب بہادر نے

جو بہ صلاح مسٹر منری لارنس صاحب اور لاٹ انفٹن ہاصاحب کے اس بلوے کا بندوبست کرتے تھے حکم روانگی فوج کا دیا اور مدارس حاطے سے اور پرنسیلون یعنی حکاسے اور جزائر مارلسیس سے اور کیپ سے فوج گورہ طلب ہوئی مگر اس عرصے مین اضلاع شرقی بھی آتش فساد سے شعلہ ور ہو گئے تھے اور اسی سبب سے کرنیل نیل صاحب کو اول سزا دہی مفسدین بنارس اور آلہ آباد لازم آئی اور جبتک وہ اسطرح راستے مین مفسدین کو سزا دیتے ہوئے کانپور پہونچے اسوقت تک قتل انگریزان وغیرہ مقام مذکور مین ہو چکا تھا کہ کرنیل نیل صاحب ہرچند اول اپنے وارد ہونے سے چار سو گورہ اور پانچ سو سکھ پیادہ بسرکردگی میجر بنارڈ صاحب روانہ کانپور کیے تھے اور اُسکے بعد بارہ سو گورہ بتاریخ ۱۰ ماہ جولائی زیر حکم جنرل ہیولوک صاحب روانہ ہوے تھے مگر سودمند نہوے ہیولوک صاحب اور نیلا صاحب نیارڈ صاحب کی فوج سے بتاریخ ۱۲ ماہ مذکور شامل ہوے اور بتاریخ ۱۲ فوج نانا صاحب کو بمقام فتیحپور شکست دیکر پس پا کیا بتاریخ ۱۵ شکست دوم فوج مذکور کو بمقام برانڈی جو بفاصلہ ۲۰ میل کانپور سے جانب ہے نصیب ہوئی اور بتاریخ ۱۶ خاص کانپور مین انکو شکست فاش ہوئی رو بفرار لاکر بجانب بٹھور بھاگ گیا کانپور مین پہونچ کر جو حال زبون اور نادیدنی ہمارے گورہ لوگون نے اور افسرون نے دیکھا اُسکا بیان غیر ممکن ہے ایسا حال نہ کبھی کسی نے سُنا تھا اور نہ دیکھا تھا کیا ذلت اور خواری سے ہمارے ہموطن یہان قتل ہوے ہین اور کس کس خرابیون سے انکی لاشین پڑی دیکھین اس حال کے تحریر کرنے سے قلم بھی اشک سیاہ روتا ہے اور دوات بھی پارچہ صوف سے اپنے اشک سیاہ پونچھتی ہے مگر کہان تک پاس کرے کہ تمام اشکون مین ڈوبی ہوئی ہے ناچار اس مطلب کو یہان ہی چھوڑا۔

اب بعد فتح کانپور ہیولوک صاحب تو روانہ لکھنؤ ہوے اور جنرل نیل صاحب واسطے بندوبست ضلع اور سزا دہی مفسدین کانپور مین قیام پذیر رہے نیل صاحب نے بھی ایسی سزاے سخت مفسدون کو دی کہ تا بہ ابد زمانے مین یادگار رہیگی کسی کو پھانسی دی اور کسی کو اول بید لگائے اور پھر پھانسی دی اور کسی سے جو قوم کا بہت بزرگ مشہور تھا اور مفسدے مین بھی زیادہ تر مستعد تھا اُسی سے مکان قلعہ صاف کروایا اور انواع انواع کارہاے زبون اور ناریبا

اُس سے لیکر بعد ازاں اسکو بجفائے گلو قتل کیا مگر یہ سب بدانست راقم کمتر سزا ہے کیونکہ جو حرکات قبیح اور زبون اُنسے نسبت انگریزان کے صادر ہوئی ہین وہ درحقیقت ایسی ہین کہ اگر اُنکی سزا زیادہ تر سزا اور ایسی جو کبھی کسی نے نہ سُنی ہو اور نہ دیکھی ہو بلکہ انسانیت سے خارج ہو دیجاوے تو بجا اور واجب ہے

روہتک

بتاریخ ۲۲ ماہ مئی وقت شام چہار صد نفر سپاہ پیادہ اور اسی قدر سوار مفسدان مع پانچ افسران نواب مقام دہلی سے بجانب روہتک روانہ ہوے بتاریخ ۲۳ ماہ مذکور بمقام بہادرگڈھ جو علاقہ نواب داوری مین واقع ہے پہونچ کر مقیم ہوئی اُنھون نے اس مقام کو نہ لوٹا اور وہان سے روانہ ہوکر دوسرے روز بوقت نو اخت آٹھ گھنٹہ صبح روہتک مین وارد ہوے اور بیدرنگ اور خزانے کے حملہ آور ہوے جو ساتھ سپاہی متعینہ خزانہ نتھے وہ مفسدین کے نسبتہ شامل ہوے اور تمام فوج نواب جھجھر کی بھاگ گئی خزانہ کو اُنھون نے لوٹ لیا من بعد جہانا نے مین گئے اور تمام قیدیون کو رہا کیا قیدیون نے فوراً بنگلہ ہاے افسران کو لوٹنا شروع کیا اور شہر کو بھی لوٹا صاحبان انگریز مع تھانہ دار وغیرہ بھاگ نکلے قبل از روانہ ہونے روہتک سے مفسدین تمام ملازمان سرکاری کو برطرف کرکے نواب جھجھر کے آدمی نوکر رکھے اور منادی اس مضمون کی باواز دہل پھرادی کہ مقام روہتک سپاہ نے انگریزون سے فتح کرکے نواب جھجھر کو دیا فقط

کلکتہ

بتاریخ ۱۳ ماہ جون روز شنبہ حکام بارکپور کو دریافت ہوا کہ سپاہ تجویز فرار کی بیش نہاد خاطر رکھتی ہے اور بہ صلاح حکام کلکتہ یہ تجویز قرار پائی کہ اُنکے اسلحہ لے لینے چاہین اور بزور یعنی یکشنبہ صبحی ایک بازدے ۳۶ رجمنٹ شاہی کلکتے سے لوکن بیلکو کو روانہ ہوا کہ درصورت آنے سپاہ مذکور کے بجانب کلکتہ اُنکو راستے مین روکین ۸۴ رجمنٹہاے لینڈرو کو حکم ہوا کہ مقام جینگورا سے بارکپور کو جاوین

بروز یکشنبہ وقت صبح بہت گاڑیان وچھکڑا جمع ہوے بوقت نو اخت ساڑھے چار بجے شام کے فوج کی پریڈ ہوئی بازدے ۳۶ رجمنٹ شاہی اور ۸۴ ہاے لینڈر اور توپین

سامنے ہندوستانی فوج کے قائم کی گئین اسطرح پر کہ مربع کی تین جانب انگریزی فوج قائم ہوئی اور ہندوستانی فوج نے ایک جانب یعنی چوتھی جانب مربع کے پاؤ میل کے فاصلے پر رہے جانے کے بعد اسکے حکم دیدینے اسلحہ کا ہوا اور کچھ ایک ناراضی سے انھون نے ہتھیار دیدیے تمام سپاہی جو کلکتہ مین اور متصل کلکتہ کے تھے سب کے سب کلکتہ تیلنگا اور آخر کالودی گارڈ کے اسلحہ لیلیے گئے انھون نے کچھ تکرار دینے اسلحہ مین نکی انکے اسلحہ اُن ہی مقامون پر لیے گئے تھے جہان وہ اسوقت موجود تھے یعنے گورنمنٹ ہوس کے گارڈ کے ہتھیار وہان ہی کے لیے اور خزانے کے خزانے مین اور ٹکسال کے ٹکسال مین اور بلینک کے بلینک مین اور قلعہ کے قلعہ مین ہر ایک گروہ سپاہ ہندوستانی کے سامنے فوج گورے کی گئی یہ دیکھ کر جسوقت انکو حکم قبل کرنے اسلحہ کا ہوا سب نے بے تامل قبل کردیے اور یا زمین پر پھینک دیے بعد ازین اسلحہ اور سامان جنگ سپاہ گورہ نے لے لیا اور سپاہ ہندوستانی کے پاس سوائے گز کے اور کچھ باقی نہ رہا اس امر سے سپاہ کی ہوا کیان سی اُڑ گئین مگر انکا دوبارہ جی مین جی آیا جب انکو انتر پیر صاحب نے مخاطب ہوکر کہا کہ خاطر جمع رکھو تمکو تنخواہ ملیگی اور تم اپنا کام بھی حسب دستور سابق کرتے رہوگے اور اسلحہ جو لیے گئے تو بنظر احتیاط لیے گئے ہین کیونکہ ملک مین کچھ فساد سا ہوگیا ہے لیکن جب دوبارہ امن ہوجاویگا تمکو پھر یہ ہتھیار ملجاوینگے ۔

بتاریخ ۱۲ ۔ بروز شنبہ ایک شخص مسلمان شہر سے قلعہ مین آیا اور ایک سپاہی بنگالی سے جو پہرے پر تھا اول اور اور باتین کرکے حال دریافت کرنے لگا کہ کیا تدبیرین فوج گورہ نے قلعہ مین کی گئین ہین اور کیونکر اُسکا انتظام ہے عرض ایسے ایسے بہت سوال کیئے سپاہی مذکور نے سب حال سنا اور کہا کہ تم شام کو آنا جسوقت وہ شام کو آیا سپاہی مذکور نے سب حال کہا اُسکو فوراً گرفتار کرکے حوالہ حکام کیا کل مگر اُسکی تحقیقات کورٹ مارشل مین ہوئی تھی اور آج حکم پھانسی کا نسبت اُسکے صادر ہوا تمام تدبیرین اُسکے قتل یعنی پھانسی کی درست ہوگئین رسّا ایک درخت کی شاخ سے متصل ہسپتال دروازے قلعہ کے باندھا اور ڈوم بھی موجود ہوئے مگر حکم پھانسی منسوخ ہوا ۔

بتاریخ ۱۳ ماہ جون روز دوشنبہ بوقت نو ساعت تین گھنٹہ صبح جو جہاز دخانی سمیر مس نامے

بمکان شاہ معزدل اودھ تھا وہانسے طلب کرلیا ایک گھنٹہ قبل از روانگی جہاز مذکور مکان شاہ کو سپاہ گورہ کو حکم طیار ہونے کا ہوا تھا اور راکٹ انین کے حسب الحکم روانہ بھی ہو گئے تھے اور کئی توپیں بھی اُنکے پیچھے روانہ ہوئین جب یہ سب فوج اور توپخانہ مکان شاہ تک پہونچا تو اُنکو حکم محاصرہ کرنے مکان کا ہوا اور مسلح تا صبح رہنے وقت صبح شاہ کو توقید کرلیا اور اُسکے ہمراہیون کے ہتیار چھین لیے شاہ کو اُسی وقت ایک گاڑی مین سوار کرکر بحراست دو عہدہ داران متعہد کے قلعہ کو روانہ کیا اور نلاشی کو اغذ کی لیگئی کیونکہ اُس مسلمان نے جو ساتھ سپاہی پہرہ والہ ۴۳ رجمنٹ کے سازش کر آیا تھا اور جسکی نسبت حکم پھانسی کا ہوا تھا روبرو دے حکام کے بیان طراز ہوا تھا کہ شاہ اودھ کی تحریک اس سرکشی مین ہے اور کچھ کاغذ بھی اُنکے پاس موجود ہین۔

اُسی تاریخ کی شب کو ڈوصاحب پائیلوٹ سروش کی بالکی گاڑی مین سوار پھرتے تھے ایک دیسی ہی گاڑی سامنے سے آئی اور اُنکی گاڑی کو ایسی ٹکر لگی کہ وہ الٹتے الٹتے بچ گئی چونکہ گاڑی مین لالٹین نہ تھی اسواسطے ڈوصاحب گاڑی مین سے باہر کردے تاکہ اُس بالکی گاڑی کے سواروں کو گرفتار کرین جسوقت وہ باہر گاڑی کے آئے تو اُنھون نے دیکھا کہ دو بابو اُس گاڑی مین سے نکلے اور بہت سے کاغذ اُنکی بغل مین تھے اور کوچوان بھی اُنکے پیچھے ہی کودا اور تینون گاڑی کو چھوڑ کر بھاگ گئے چونکہ اس حرکات سے شبہہ پایا گیا اسواسطے ہر دو صاحبان نے بالکی کی تلاشی لی اور اکثر کاغذ چھاپے کے اور تحریری اُنمین سے نکلے گاڑی مع اسباب معمولہ سکھم حکام قلعہ کے سپرد ہوئی اور اسی سبب سے مالک گاڑی مذکور کا کہ ایک دولتمند دیوان تھا مقید ہوا۔

دیسی کاغذ اخبار کمپنی واضح ہو کہ ماہ جولائی ایک بڑی سخت سرکشی واسطے رہائی بادشاہ معزدل کے ہونے والی تھی کہ باعث افشاے روانہ کے ملتوی رہی مشہور اطراف پر ہے کہ ساٹھ آدمی خیدہ دلاور آدمیون نے یہ تجویز کی تھی کہ شب مقررہ مین دیوار قلعہ پر زینہ لگاکر قلعے کے اندر جاوین اور وہان چاروں طرف منتشر ہوکر صاحب لوگون کو تکے بشرطیکہ ان پر عام جواب مین قتل کرکے شاہ مقید کو رہا کرین تجویز تو بیشک نہایت دلیرانہ تھی مگر یہ ایک امر دیگر ہے کہ وہ کسقدر ممکن الوقوع تھی بہرحال یہ ثابت ہے کہ کینہ مفسدین کا ہماری جانب اسقدر ہے کہ اگر آسکے ہو سکے

تو ہماری بیخ دین اکھاڑ ڈالین۔

چندر روز بعد ایک اور بیہودہ تجویز کا افشا ہوا یعنی مفسدین نے چاہا تھا کہ گودام جنگی قلعہ کو اڑا دین ایک آدمی شاہ دہلی کی جانب سے پیغام لیکر آیا کہ جو شخص گودام مذکور اڑا دیگا اُسکو دس ہزار روپیہ اور جسقدر جاگیر چاہیگا ملیگی۔

دو اور پیغام برجود ہلی سے آئے تھے اور جو ۷۰ رجمنٹ کے ساتھ سازش کیا چاہتے تھے گرفتار ہوے ایک غازی نے یہ تجویز کی کہ قلعہ کلکتہ مین جو جھنڈا انگریزی ہے اُسکو اتار کر جھنڈا مفسدین کا اُسکے عوض قائم کرے اور مشہور ہے کہ اُسنے سب پختگی اس امر کی کرتی تھی اور قریب تھا کہ یہ وقوع مین آوے کہ غازی مذکور گرفتار ہو گیا۔

انبالہ

بتاریخ یکم۔ جون رجمنٹ پنجم کے ہمنمیالے لیے ایک گروہ ۹۰ سپاہیون سے جو اسی رجمنٹ کے تھے اور بمقام مذکورہ بالا متعین تھے علامات فساد کے ظاہر ہوے ایک اور گروہ اس رجمنٹ نے جو بکاسر کا بمقام سہارنپور کو روانہ ہوے تھے فساد برپا کیا ۶۰ رجمنٹ کے سپاہیون کے بھی ہتھیار چھین لیے انسے بھی حرکات مفسدانہ ظہور آئے تھے مگر جب برقت ثبوت وہ نمک حلال پائے گئے تو انکو اسلحہ دوبارہ دیکر روانہ دہلی تک واسطے مدد کرنے فساد کے کیا ہنگام تعینات اس مہم کے اُن لوگون نے پھر فساد کیا اور رہا اسلحہ و سامان جنگ وغیرہ مفسدان دہلی سے جاکر شامل ہو گئے بعد ازروانگی اس رجمنٹ کے آتش زنی جو اس شہر مین اکثر ہوتی تھی بالکل موقوف ہو گئی اور اہمیت چھاؤنی مین جو تخلل اس باعث واقع ہوتا تھا رفع ہو گیا احتیاط تدابیر محافظت کی عمل مین آئی ہین اور احاطہ گرجا گھر پر مورچال قائم کیے گئے ہین کہ بروقت ضرورت کارآمد ہون مگر بعد ازین سوائے ایک یا دو مرتبہ کے پھر تا آخر اگست کوئی اندیشہ یا علامات فساد کے ظاہر نہ ہوئین۔

بتاریخ ۲۷ اگست کہ شب پنجشنبہ تھی دو یا تین پہرے سپاہیان ۵ رجمنٹ کے اپنی چھاؤنی چھوڑ کر بھاگ گئے بروز دوم وقت سہ پہر باقی ماندہ سپاہ موجودہ رجمنٹ مذکور حکم پریٹ کا بدین غرض دیا گیا کہ سب کو جہلمانہ بھیجدین بروقت پریٹ اُنکے سامنے قلیل سپاہی آٹھ رجمنٹ کے

مع تین ضرب توپ کے گئے سپاہیان رجمنٹ پنجم خاموش کھڑے رہے جبتک انکے گارد بیشین نے کوچ نہ کیا اور جبتک انکو حکم کوچ نہ ملا بروقت حکم کوچ کے یکایک پھر کر بھاگے مگر پانچ لحظ کے بعد انکا تعاقب ہوا تو انکو ثابت ہوگیا کہ ارادۂ فرار انکا بیکار اور بیفائدہ تھا تعاقب مین جو سپاہی تھے انھون نے اپنی غلولہ اندازی کی کہ قریب نصف مفرورین کے تو جہنم واصل ہوے اور سیاہ تعاقب کنندہ منتشر ہوکر انکے پیچھے رہی اور اکثرون کو جو پریشان ہوکر بھاگتے تھے گرفتار کرکے قتل کیا توپخانہ بھی مع ۱۲ سواران سکھ اور چند ہندوستانی گولہ اندازون کے راستے پر آگیا تھا اور جب یہ آگے بڑھا تو چند مفسدین جو سابق کو ٹھی کمشنر صاحب مین جواب مقام قیام فوج پٹیالہ ہی مختفی تھے غلولہ تفنگ سے مارے گئے ایک اور آدمی حاطۂ کوٹھی پیک ایلین سوداگر مین کام آیا بعد ازانجانے قریب دو میل کے بجانب کرنال وہ الٹے پھرے اور پھر کر بازار کو نرغہ کیا سیاہ مفسدین کی ۹۰ لاشین متصل بارک کے شمار مین آئین اور کل سیاہ مذکورین مین سے تعاقب وغیرہ مین قریب یکصد وپنجاہ نفر قتل ہوے ۔

لکھنؤ

بتاریخ سوم مئی ۱۸۵۷ء فوج منحرف ہوگئی ایک صاحب اس حال کو اسطرح تحریر کرتے ہین کہ بوقت نو اخست نہ گھنٹہ شب فساد شروع ہوا ہم کئی صاحب مس کونٹ گھر مین بیٹھے چورٹ پی رہے تھے کہ آواز توپ کی اور اسکے بعد بندوقون کی گوش زد ہوئی ہمنے فوراً ہتھیار باندھ اور جب افسران انگریزی میدان پریٹ پر پہونچے تو قریب پچاس نفر مفسدین گھوڑون پر سوار سیدھے چھاؤنی کی طرف بھاگے کہ وہان شامل مفسدین ہون چونکہ تعنیاتی آج کل بہت تھی اسلیے ہم صرف قریب دو سو نفر کے تھے القصہ جب ہم چھاونی مین پہونچے تو وہان سوائے شعلہ ہاے مکانات آتش زدہ اور کچھ نظر نہین آتا تھا وہان سے ہم بطرف شہر روانہ ہوے اور درمیان ملہاے آہنی وپختہ کے گشت کرتے رہے اور قریب ایک بجے صبح کے چھاونی مین آکر باہر کوٹھی رزیڈنسی کے ڈیرہ کیا اس مقام پر تا بہ صبح مقیم رہ کر پھر میدان پریٹ پر جہان انگریز اور توپین تھین گئے ۔

۱۷ رجمنٹ سب سے زیادہ فساد پر آمادہ تھی اور ۴۰ اُس سے کم اور ۱۲ برائے نام کیونکہ

۱۳ رجمنٹ کے صرف ڈھائی سو سپاہی بھاگے تھے اور اسمین کے بھی اب بہت سے آتے جاتے ہین اسمین شک نہین کہ اسوقت تک یہ رجمنٹ نمک حلال ہے مگر کسی پر اب اعتبار نہین کیا جاسکتا ہے صبح کو قریب پانچ بجے بعد فساد کے سوار دن کو حکم ہوا تھا کہ جلدی بطرف مدکی پور جہان ہم لوگونکی چھاونی تھی جاوین اور جب ہم قریب میدان گھوڑ دوڑ کے پہونچے تو دیکھا کہ تمام میدان مفسدین سے بھرا ہوا ہے قریب پندرہ سو آدمی مفسدین وہان جمع تھے انھون نے غلولہ اندازی اور فعل کرنا شروع کیا اور کچھ اُنکے لوگ منتشر ہو گئے کہ اُنکے دُکے کو چھانٹ لین اس عرصے مین ایک شخص سوار بہ لباس سفید نمودار ہوا اور اُسنے ہاتھ اُٹھا کر کچھ کہا جسکے سنتے ہی قریب نصف آدمیون کے جو ہمارے مزادے ہمارے ساتھ تھے ہمکو چھوڑ دیا اب ہم نہایت حیرانی مین ہوے اور رہنے تو مین طلب کین مگر تا آنے توپون کے ہمارے سب بنگلے واقع مدکی پور لٹ گئے میرا جو کچھ اسباب تھا گھوڑا گبھی خیمہ کتابین وغیرہ تھا سب غارت ہوا اور جو کپڑے میرے جسم پر تھے وہ ہی باقی رہے اور جو سوار پہرے پر تھے انھون نے بھی اپنے افسرون کے مکان وغیرہ جلائے اور لوٹے اور زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ انھون نے ایک لڑکے کو جو چند روز سے آکر شامل اپنی رجمنٹ کی ہوا تھا اور جسکا نام پریلی تھا مار ڈالا اسکی عمر چودہ برس سے بھی کم معلوم ہوتی تھی اور چونکہ سواری اب اسکو نہین آتی تھی اسواسطے وہ مقام پر رہ گیا تھا اور قلیل عرصہ پیشتر ہمارے وہان پہونچنے کے اپنے ارادہ بھاگ جانے کا کیا تھا کہ اس اثنا مین انھی رسالے کے ایک سوار نے جسمین وہ تھا اسکو پستول اور تلوار سے زخمی کر کے مار ڈالا تمام میم صاحبان اور بچے ایک قلعہ یعنی ہیلی گارڈ رہ گئے شہر مین محفوظ اور مصون ہین یہ لوگ وہان کچھ عرصے سے گئے ہوے تھے تین افسر سب تفصیل ذیل مارے گئے برگیڈیر ہندسکوم صاحب اور لفٹنٹ گرنٹ صاحب اے رجمنٹ کے اور ریلی نامی رسالہ مقیم کا کنور افسر مجروح بھی ہوے ہین مگر کسی کو زخم شدید نہین آیا دو رسالے باہر تھے ہین انکے افسرون کی طرف سے بنگامہ سٹیل صاحب اور بولٹن صاحب اور مارٹین صاحب ہر ہلوری کو کہ اب ہم چھاونی مین نزدیک ۳ رجمنٹ پیادہ اور توپخانہ کے مقیم ہین انھون نے ہمکو نہایت سمجھایا تھا کہ کل کی رات مدکی پور مین رہو مگر ہم اُنسے زیادہ سمجھتے تھے میری دانست مین اگر ہم کل کی شب وہان رہتے تو وہ ہمارا گلا بیشک کاٹ ڈالتے کل شب کو یہ ارادہ تھا کہ کچھ سپاہی ۳ رجمنٹ شاہی

ہاتھیون پر سوار کرکے روانہ سیتاپور کیے جاوین لیکن ارادۂ فساد جو شہر مین ہونے والا تھا اور حالت مصیبت جسمین ہم قلیل انگریز گرفتار تھے مانع روانگی ہوا گرمی نہایت شدت سے ہی اور اسپر باعث دھوپ مین پھرنے کے اور کم سونے کے اور کم کھانے کے ایسے ایسے اور بیمون کے ہم کچھ سست ہو گئے ہین استطلاع سپاہ گورہ کا کہ کسطرح جو قلیل ہمارے پاس ہے وہ اپنی جگہ پر قائم ہے اگر ہمارے پاس پانچ سو سپاہ گورہ اور آجاوے تو ہمین یہان کچھ فکر نہ رہے مفسدین عذر کرتے ہین کہ ہمنے نا چاہا پر یہ کیا کیونکہ سرکار نے ہمارے مذہب مین تخلل ڈالنا چاہا تھا میری دانست مین تو سوار انتظام مینٹر باعث اس سب فساد کا ہی وہ چاہتے ہین کہ توپخانہ کو چھوڑ دین اور وہ سوار ان رسالہ سوم وقت بوقت بہ سختی دوڑتی پیش آتے ہین ۔

تاریخ سوم ۔ چون اب ہم کیسو ۔ فوج مین ہین اور یہانتک تو ہمارے حق مین بہتر ہے اور گو یہان بھی نہایت تکلیف ہی الا کسی کو نچاہیے کہ چند روزہ تکلیف کا خیال کرے بلکہ شکر گزار اس امر کا ہو کہ ہماری جان بچ گئی بعد از فساد مذکورہ بالا کے اب تک امن رہا ہے اور سپاہ مفسدین سے کسیر سے پایا جاتا ہے کہ انکے دل پر خوف غالب ہی آئین جنگی مقررہ ہوگیا ہے اور ہر روز کورٹ ہو کر سپاہ کی تحقیقات سب طرف ہوتی ہے ایام رحم و رعایت گذر گئے اب ہمارا بچاؤ اسی مین ہی کہ ان بد ایمانون کے ساتھ از حد سختی سے پیش آوین ہم سب کا اکثر اسباب غارت ہوگیا اور یقین کرنا کہ میرے پاس ایک یا دو قمیزین اور ایک اوپر کی کرتی اور دو یا تین جوڑے پاجامے کے باقی ہین میرے خیال مین آتا ہے کہ ہمارے نوکر ہی چور بن گئے کیونکہ جو اینین کا گرفتار ہو کر آتا ہے ایک دو تھیلے کپڑے کے اسکے پاس سے نکلتے ہین اور چونکہ یہ لوگ بھاگ بھی نہین سکتے اسواسطے ہر روز صبح و شام بیس گرفتار ہو کر بید کھاتے ہین اور اکثر مفسدین بھی گرفتار ہوتے ہین اور انمین سے ہر ایک کو پھانسی ہوگی بلکہ ہر روز اکثرون کو پھانسی ہوتی جاتی ہی مین نے سنا ہے کہ ایک گروہ مفسدین کا فریب تین سو آدمیون کے نہایت تباہ حال ہین جنگلے یا سن کپڑے تک ثابت نہین اس ارادے سے سیتاپور جاتے ہین کہ وہان امان جان کی جاوینگے مگر میرے نزدیک یہ خبر قرین صدق نہین کہ تین سو سپاہیون کی جماعت کو گانون والے لوٹ لین اور بندوقین جو ہر روز بکثرت آتی ہین انسے ظاہر ہے کہ مفسدون کو نہایت خوف پیدا ہوا ہے کہ وہ اسقدر ہر روز پھینک پھینک کر بھاگ جاتے ہین فقط

جو سپاہ کہ یہان مفسد اور منحرف ہوگئی ہے اُسکی تفصیل یہ ہے نصف رجمنٹ ۴۸ اور نصف ۷۱ اور قلیل سپاہی رجمنٹ ۱۳ کے اور دو تربہ رسالہ ہفتم کے اس فساد مین ہین افسر تو مارے گئے اور زخمی ہوے مگر نام صرف اِن ہی تین صاحبون کا مذکور ہے برکیڈیر ہیڈ سکوم صاحب اور لفٹنٹ گریٹ صاحب اور ریلی طفل مذکور بالا تعاقب مفسدین کا دوسرے روز ہوا اور اسی سبب سے اکثر انمین کے بھاگ کر طرف سیتا پور چلے گئے کرنیل برج صاحب کمانیر نے جب یہ سنا تو وہ چار کمپنیان ۳۱ رجمنٹ کی لیکر اُنکے مقابلے کو آئے مگر مفسدین یہ راستہ ہی چھوڑ کر گنگا پار ہوگئے۔

تا تاریخ ۱۵۔ جون سر ہنری لارنس صاحب نے تمام تدابیر واسطے حفاظت رزیڈنسی اور مچھی بھون کے درست کرلین مین دروازے رزیڈنسی کو تو بند کروا ڈالے اور آہنر تیغہ بھی ہوگیا بہت سی توپین تمام جانب اُسکے چڑھائی گئین اور ہر ایک تدبیر محافظت کی جو خیال مین آئی کی گئی تاکہ اگر حملہ بھی ہو تو بھی اُسکی حفاظت رہے اب یہان پیادہ اور سوار جملہ بارہ سو آدمی موجود ہے میم صاحبون بچون کو اور کانات گنبس صاحب اور اڈمنی صاحب جو درمیان رزیڈنسی کے واقع تھے رہنے کو ملے۔ بہ نظر اسکے کہ ارادہ فیض آباد سے کچھ الحاق نہ رہے ایک دو پل پختہ نگین جو متصل مچھی بھون کے تھے منہدم کیے گئے اور جو راستہ وہان سے قلعے مین جانے کا تھا وہ بند ہوا اور ایک مضبوط جماعت سپاہ گورہ کی متصل پل کے قائم کی گئی تمام خزانہ قلعے مین گیا اور رسد بکثرت جمع ہوگئی ہزارہا من غلہ شہر سے خرید ہوا اور رسوی اور شکر بکثرت کانپور سے قبل از مسدود ہونے آمد و رفت کے آگئی تھی۔

بعد از اس فساد کے چھاونی مین کوئی امر تخلل امن اور باعث فساد کا شہر مین وقوع نہوا تا تاریخ ۵ جون یا قریب اس تاریخ کے سید حسین کی رجمنٹ کو جو سابق ملازم شاہی تھی حکم ہوا کہ ہتھیار رکھدو مگر انھون نے اسوقت تک انکار کیا جبتک توپین اُنکے سامنے ہوئین اسپر اُنسے اسلحہ لیکر اُنکو شہر بدر کیا تا تاریخ ۱۲ جون سب امن امان رہا بعد ازین سُنا کہ ایک جماعت مفسدین کی کسی مقام جو ۲۰ میل لکھنؤ سے ہے جمع ہوتی ہے اُسکا ارادہ یہ ہے کہ جب سب فوج وہان جمع ہوجاویگی تو لکھنؤ پر حملہ آور ہونگے ایک جماعت فوج قلعہ داری لکھنؤ سے جسکو زبان انگریزی مین گریس کہتے ہین مع چار توپون کے واسطے مقابلہ مفسدین کے جو شہر سے باہر جمع ہوتی تھی گئی۔

لڑائی درمیان مفسدین اور فوج گریس کے تا تاریخ ۲ جولائی برپا ہوئی فوج گریس بسرکردگی ہنری

لارنس صاحب کے گئی تھی اس جنگ مین لارنس صاحب کے پیر مین زخم آیا اور چوتھے روز وہ شخص جو نہایت تابندہ جواہر کان انسانی اور مہر درخشندۂ آسمان کاردانی اور وہ شخص جو اس نازک وقت مین بہت ضرور تھا اس جہان سے اٹھ گیا اسکی تدابیر سے فوج قلیل لکھنؤ ایسی مضبوط ہوگئی کہ انھون نے مفسدین کو اپنے نزدیک نہ آنے دیا اور اپنی جگہ پر اسوقت تک قائم رہے جبتک اونکی مدد اونکے پاس پہونچ گئی۔

ایک صاحب احوال لکھنؤ بعد از وقوع وقائع مذکورۂ بالا اسطرح تحریر فرماتے ہین اونکے بیان سے حالات دلاوری وجوانمردی جس سے حفاظت رزیڈنسی کی بخلاف بیشمار انبوہ مفسدین تشنہ خون محافظین مقام مذکور کے واضح ہوتا ہے کسی تواریخ مین ایسا حال نظر نہین آیا جیسا اس بیان سے پایا جاتا ہے سنتے آج کے دن تک کوئی ایسا واقعہ نہین ہوا جسمین ایسی شجاعت و استقلال ہوشیاری و تحمل شدائد و گرسنگی و ماندگی کسی سے ظہور مین آئی ہون جیسے محصورین لکھنؤ سے بروے کار آئین اور اس حفاظت رزیڈنسی مین صرف وہ ہوشیاری و دلاوری ظہور مین نہین آئی ہے جو انگریزون سے ہنگام کارزار وقوع مین آئی ہے بلکہ وہ شجاعت و مردانگی ظاہر ہوئی ہے جو بخلاف بیشمار مضرت اور نقصان اور ناامیدی و محنت و مشقت و تفکرات بے اندازہ اور بیرون از قیاس کے مستقل اور قائم رہے ہین اور آخر کار مقصد محال اور سربستہ پر فتحیاب ہوے ہین موقع ایسا دشوار اور سخت تھا کہ اوآب قلعہ بتکن مفسدین کی پچاس گز کے فاصلے پر مورچال رزیڈنسی سے قائم تھین اور اسقدر قریب تھین کہ کلمات خوش آمد اور ذم مکاوٹ اور طعن و تشنیع کے جو مفسدین ہندوستانی محصورین رزیڈنسی سے کہتے تھے سب بخوبی سماعت مین آتے تھے اور گولی بندوقون مفسدین کی وہان تک پہونچتی تھی جہان میم لوگ اور بچے اور زنانے رہتے تھے اور مفسد اکثر سرنگ دیوار رزیڈنسی مین دوڑا کر ارادہ داخل ہونے مقام مذکور کا کرتے تھے اور ہمیشہ سرنگ اونکی بنا کرتی تھی اور محصورین کا حال یہ تھا کہ ہر روز بلکہ ہر وقت منتظر آمد فوج کمک کے رہا کرتے اور انتظار حد سے زیادہ بڑھتے جاتے تھے اور گولہ انداز جنکی موجودگی بہت ضرور تھی ہر روز کم ہوتے جاتے تھے یہانتک کہ توپ پیچھے ایک گولہ انداز بھی باقی نہ رہا تھا یعنی جسقدر توپ تھین اتنے کم نفری گولہ اندازونکی باقی رہ گئی تھی القصہ یہ حال ایسا تھا کہ جو ہموطن اون دلاورون رزیڈنسی کا سنیگا اسکو نہایت رقت اونکے حال پر آویگی اور ان لوگونکو خوبی نصیحت ہوگی جو کبھی یہ ارادہ کرین کہ دغابازی یا کثرت ازدحام یا برملا ہنگامہ پردازی شجاعت مدبر دلی انگریزون مین کچھ نقصان یا کمی کرین۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ روز ہنگامہ پردازی کے شام کو یعنی ۲۹ جون وقت شام سر ہنری لارنس صاحب بہادر کے پاس مختلف خبرین اس مضمون کی آئین کہ فوج مفسد جو بکثرت موجود تھی مقام چنہٹ جو قریب آٹھ میل کے فاصلے پر لکھنؤ سے اوپر راستے فیض آباد کے واقع ہے دوسرے روز وقت صبح حملہ آور ہوگی یہ سنکر صاحب ممدوح الوصف نے یہ چاہا کہ کوچ کرکے انکو ایسے مقام پر فصل شہر کر رکھین جہان وہ زیادہ مضرت نہ پہونچا سکین اور اگر ایسا ممکن نہو تو پل نالہ کوکرال پر انسے جنگ کرین یہ نالہ راہ فیض آباد کو کاٹ کر قریب نصف راہ درمیان لکھنؤ اور چنہٹ کے جاری ہے۔

فوج مفصلہ ذیل واسطے روانگی کے طیار ہوئی چار توپین ایسی فیلڈ باٹری دو توپین نمبر ۳ ایسی فیلڈ بائی اور ایک غبارہ آٹھ انچھ کا اور رسالہ دولیٹر اور ۲۰۰ سوار متعلقہ سواران اول و دوم و سوم اودھ رسالہ اور توپین سو گورہ ۳۲۰ رجمنٹ شاہی اور ۱۵۰ پیادہ سپاہی ۳۱ رجمنٹ ہندوستانی اور ۶۰ سپاہی ۴۰ رجمنٹ ہندوستانی اور ۲۰ سپاہی ۷۱ رجمنٹ ہندوستانی جو قوم کے سکھ تھے سب طیار ہوے۔

فوج مذکورہ بالا کو مخبران اخبار غلط پہونچا کر قریب دیا اور کہا کہ مقامات لکھنؤ اور چنہٹ کے درمیان کوئی مفسد نہین ہے اور اگر ہونگے تو کم نفری آنکی ہونگی یہ سنکر فوج مذکورہ حد معینہ سے آگے بڑھی اور راستے مین مفسد درختون مین اسقدر پوشیدہ ہوکر کمین مین تھے کہ کسی گارڈ کے تلاشی نے آنکھ سے انکو نہ دیکھا جبتک چہار طرف سے مفسد یکبارگی نکل آئے اور فوج مذکور کو گھیر لیا فوج گورہ اور غبارے والے گولہ انداز ان نے انکو عرصہ قلیل تک روکا اور انکا مقابلہ بجرأت تمام کیا اگر توپخانہ اودھ اور سواران سکھ ہمراہ رہتے اور اسی طرح کوشش کرتے تو فتح ضرور نصیب ہوتی دولت ابد مدت سرکار ہوئی گو سیاہ سرکار بہت کم تھی اور مفسد بکثرت تھے مگر گولہ اندازان اودھ تو دغاباز تھے انھون نے توپین خندق اور غارون مین ڈالدین اور راسین گھوڑون کی کاٹکر انکو چھوڑ دیا اور آپ شامل مفسدین ہونے کے واسطے فرار ہوے ہرچند اونکے افسرون نے اور خود سر ہنری لارنس صاحب اور انکے ہمراہ افسرون نے انکو فہمائش کی بلکہ سر ہنری صاحب نے آخرکار رشید آبدار سے انکو خوف دلایا مگر کچھ فائدہ مترتب نہ ہوا اور مفسد قریب تر آگئے اور دو جانب سے ایسا زور ڈالا کہ فوج سرکاری کو سوائے گریز کے اور کچھ چارہ نظر نہ آیا اور سوار اور پیادہ مفسد کا ایسا زور پڑا کہ تین توپین سرکار کی انکے ہاتھ آئین اور بہت سپاہ دغابازی اور نمکحرامی

گولہ اندازون اور صبح سے اس کارزار دغل اور قسل مین کام آئی اور چونکہ سواری مین نہ تھے استوا
معقب فوج کی حفاظت دشوار ہو گئی اور بباعث شدت گرما و قلت سامان جنگ جو بنگام
کارزار سب کام مین آگیا تھا اور عدم موجودگی سواران کے مراجعت مین ہمکو نہایت تکلیف
ہوئی اور ہمارا بہت نقصان بھی ہوا۔

سابقا لارنس صاحب کا یہ ارادہ تھا کہ وہ مقامون مین سب صاحب جو بلی گارڈ مین تھے رہین
یعنی کچھ مقام رزیڈنسی مین اور کچھ مقام مچھی بھون مین اور مچھی بھون ایک قلعہ قدیم تھا مگر شکستہ اور
اسی لحاظ سے صاحب ممدوح نے اسکی کچھ مرمت کی تھی مگر تاہم بخوبی اسکا کام اسکا نہ تھا اور
یہ مقام قریب مکانات شہر کے واقع تھا اور اسپر اسی سبب سے روان مکانات کی تھی مگر بنگامہ
۳۰ جون نے اسقدر نقصان فوج سرکار مین کیا تھا کہ سپاہی باقی ماندہ واسطے حفاظت دونون
مکان کے کافی باقی نہ رہے تھے اس لحاظ سے لارنس صاحب نے مقیمان مچھی بھون کو حکم بھیجا کہ بوقت
مقام مذکور کو خالی کر کے اڑا دو اور مقام رزیڈنسی مین داخل ہو تعمیل اس حکم کی اس خوبی سے ہوئی کہ
بوقت نو ساعت ۱۲ گھنٹہ شب یعنی وقت نیم شب فوج مچھی بھون تمام اسباب خزانہ اور سامان جنگ
و توپ وغیرہ ہمراہ لیکر بغیر اتلاف کسی سپاہی ہمراہی کے مقام رزیڈنسی مین داخل ہو گئی اور عرصہ قلیل کے
بعد اڑنے ۲۴۰ کیگ بارود اور سات لاکھ کارتوس جنگی سے جو مقام مذکور مین چھوڑ آتے تھے
لارنس صاحب اور دیگر افسران کو تیقن ہو گیا کہ مچھی بھون اور جو کچھ اسمین باقی تھا سب اڑ گیا اور
مفسدین کے ہاتھ اس مقام مین سے کچھ نہ آیا اگر یہ تدبیر صائبہ عمل مین نہ آتی تو غالب تھا کہ کوئی تم
مقیمان رزیڈنسی اور مچھی بھون سے زندہ باقی نہ رہتا کیونکہ ابھی بیان ہو چکا ہے کہ مچھی بھون ایسا
مقام تھا کہ اسپر رو اکثر مکانات شہر سے تھی اور سوا اسکے سامان توپخانہ بھی اسمین کم تھا اور
جو جو تکالیف اور شدائد مقیمان رزیڈنسی نے باوجود شامل ہونے فوج مچھی بھون کے گوارا کی ہین
اور جس جس وقت اور مشقت سے انھون نے مقام مذکور کی حفاظت کی ہے وہی کافی دلیل اس
امر کی ہے کہ اگر دونون مقامون مین قیام ہوتا تو ایک بھی نہ بچتا اور دونون مقام مفسدین کے
قبضے مین آجاتے۔

تا بروز یکم جولائی ایک سیل کا گولہ آٹھ انچھ کا اس مقام آیا جہان لارنس صاحب بیٹھے تھے

اور اگر انکے اور کوپر صاحب کے درمیان مین پھٹا گر کسی کو ضرب نہ آئی اب کوپر صاحب اور دیگر صاحبان نے لارنس صاحب سے کہا کہ اس مقام کو چھوڑ کر کہین اور قیام کرنا بہتر ہے کیونکہ یہ مقام اب گویا نشانہ گولہ ہاے توپ و تفنگ مفسدین کا ہوگیا ہے یہ سنکر صاحب موصوف نے بسم کنان جواب دیا کہ ایسے مکان خرد مین یقین جانو کہ اور گولہ اب آکر نہ گریگا مگر حکم خدا کا اور طرحیر جاری ہونے والا تھا اور بروز دوم اُسی مقام پر ایک اور گولہ آکر پھٹا اور ایک ٹکڑا اُسکا صاحب موصوف کے ایسا لگا کہ جسنے زخم کاری پہونچایا اور صاحب اُس سے جان برنہوے اُسی موقع پر کپتان ولسن صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ اجیٹن جنرل صاحب کو بھی گولہ مذکور سے صدمہ پہونچا تھا مسٹر ہنری لارنس صاحب کی مرگ کا صدمہ ایسا تھا کہ ہر ایک مقیم رزیڈنسی کے دل سے کئی روز تک نہ بھولا اور جب کچھ اُسکا رنج دور ہوا تو ایک اور رنج نے اُنکے دل پر غلبہ کیا یعنی میجر بنک صاحب جو بجاے لارنس صاحب کے کام کرنے تھے وہ بھی غلولہ تفنگ سے تاریخ ۲۱ جولائی اسطرح پر کام آئے کہ وہ ایک مقام رزیڈنسی مین کھڑے دیکھ رہے تھے کہ اُنکے سر مین گولی لگی اور فورًا انھون نے جان بحق تسلیم کی ۔

جب محاصرہ اور گولہ اندازی مقام رزیڈنسی مین شروع ہوئی اُسوقت تک صرف دو مورچال رزیڈنسی مین طیار تھی اور باقی مقامات حفاظت کے ناتمام تھے بلکہ وہ عمارات جو قریب رزیڈنسی کے تھے اور جسمین مفسدین بحفاظت بیٹھ کر غلولہ اندازی کرتے تھے وہ بھی صاف اور منہدم نہین ہوئے تھے حق تو یہ ہے کہ ہمارا اتلاف جان جو رزیڈنسی مین ہوا وہ اول تفنگچیون کی گولیون سے ہوا جو مساجد اور دیگر مکانات متصلہ رزیڈنسی مین سے غلولہ اندازی کرتے تھے اور اُن مقامات کے انہدام کے واسطے اکثر صاحب انجنیر یعنی مہتمم عمارات نے سر ہنری لارنس صاحب سے کہا تھا مگر صاحب ممدوح نے یہی جواب دیا تھا کہ حتی الامکان عمارات مذہبی و مکانات رعایا کو بچانا بہتر ہے اس لحاظ مذہب اور خیال فائدہ رعایا و سپاہ مفسد کا انجام یہ ہوا کہ ہمارے ایسا صاحب مارا گیا اور نقصان جان و مال اسقدر زیادہ ہوا القصہ جب مفسدین نے محاصرہ رزیڈنسی کا کر لیا تو انھون نے اُن عمارات پر جو متصل اور اسقدر قریب تھین کہ بندوق کی گولی بھی وہان کام کرتی تھی قبضہ کر لیا اور اُنکی دیوارون مین سوراخ برابر نال

بندوق کے کرکے وہان سے شبانہ روز گولیان مارنی شروع کین جنسے ہر روز ہمارے بہت آدمی خستہ و کشتہ ہوتے تھے کیونکہ ایک عمارت اُن مقامات سے قریب آٹھ ہزار گز کی کے ہمارے مقام پر پڑتی تھی اور کوئی مقام رزیڈنسی مین ایسا نہ تھا کہ جو اُنسے محفوظ رہتا یہانتک جو مقام ہسپتال کا تجویز ہوا تھا اُسکے بھیتر گولیان پہونچتی تھین اور بیمارون کو اُنکے بستر پر ہلاک کرتی تھین جو مقام بیمون کے واسطے محفوظ تر تصور ہوا تھا اُسمین بھی لفٹنٹ دورن صاحب کی بیم اور دیگر میم صاحبان اور بچے گولیون سے نہ بچے مفسدین نے اسی عرصہ مین مورچال بھی طیار کر لیے اور چالیس یا پینتالیس توپین جنمین بھاری توپین بھی تھین انپر چڑھادین اور انمین سے بعضی بعضی پچاس گز کے فاصلے سے بھی کم فاصلے پر تھین اور مقام اُنکے ایسے محفوظ تھے کہ ہماری توپین وہان کچھ کام نہ کرتی تھین اور اگر کرتی تھین جو مفسدین دیوارین حفاظت کی طیار کرلی تھین تو ہمارے غلولہاے تفنگ بھی وہان پر کچھ کام نہ کرتی تھین اور اسلیے ہمارے سیل کے گولے بھی وہان بیکار تھے کیونکہ مفسدین نے ہر ایک توپ کی پیشتا پر خندق آٹھ فیٹ کی عمیق بنا کر مامن گاہ کرلی تھی کہ جسوقت ہمارے سیل کے گولے چلتے تھے وہ خندق مین بیٹھ جاتے تھے اور خندق ایسی بنائی تھی کہ جسوقت مفسد اپنی توپ بھرتے تھے تو سواے اُنکے ہاتھ کے اور کچھ ہمین نظر نہ آتا تھا۔

الغرض تا تاریخ ۲۰ ماہ جون مفسدین بطور مذکورہ بالا شبانہ روز گولہ رانی مین مشغول رہے اور تاریخ مذکور کو بوقت نو ساعت ۱۰ گھنٹہ قبل از دوپہر انھون نے ایک سرنگ اڑانی چاہی مورچال رزیڈنسی کے تھی اور یہ سمجھا کہ مقام مذکور اڑ گیا مگر اُس سے کچھ ہمارا نقصان نہوا اور جب دھوان فرو ہوگیا تو انھون نے مقام مذکور پر حملہ کیا مگر ادھر سے اُنپر ایسی گولہ رانی اور آتش باری ہوئی کہ عرصہ قلیل کے بعد وہ پس پا ہوے اور انھون نے بڑی زک اٹھائی اسی عرصہ مین ایک اور دستے نے انس صاحب کے مورچال پر حملہ کیا وہان لفٹنٹ لوٹن صاحب ۱۳ رجمنٹ ہندوستانی سرگروہ تھے اور اُنکے ماتحت جمعدار صاحب لوگ جو خود رخواست دیگر شامل فوج ہوے تھے اور کچھ گورہ ۳۲ رجمنٹ شاہی کے اور کچھ سوار ۳ رجمنٹ ہندوستانی کی تھی انھون نے ایسی داد شجاعت کی دی کہ مفسد روزگار پر اُنکا نام نقش ہوگیا اور مفسدین وہان سے بھی شکست فاش کھاکر و بفرار لائے اور اکثر انمین کے کشتہ و خستہ میدان جنگ مین خاک و خون مین غلطان

پڑے تھے سوائے اِن حملون کے مفسدین نے اِس روز ہر ایک مقام رزیڈنسی پر حملہ کیا اور سب جگہ سے شکست کھا کر فراری ہوے یہ ہنگامہ حملہ آوری انکا تا بنواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر گرم رہا مگر جب انھون نے دیکھا کہ کچھ بیش رفت نہین ہوتی ناچار اِس حرکت سے باز رہے مگر گولہ اندازی شبانہ روزی اُنکی جاری رہی اور تاریخ ۱۰ ماہ اگست کو مفسدین نے ایک اور سرنگ اڑائی جس سے باہر کی دیوار ہمارے مورچے پر کے دھس کی اُڑکر اندر آرہی اور جب تاریکی فرد ہوئی تو ایک شق دیوار مذکور مین ایسا پڑا ہوا معلوم ہوا کہ جسمین سے اگر فوج آراستہ ہو تو ایک پوری رجمنٹ نکل آوے اور مفسدین کے کچھ سپاہی اُسمین سے اندر دیوار کے آتے نظر آئے مگر یہان سے ایسا اچھا اُنکا استقبال ہوا کہ وہ لوگ بہت جلد رو بفرار لائے اور جو لوگ اُنمین نہایت دلیر اور مستقل مزاج تھے وہ نہ بھاگے اور اُسی جگہ سب نے جان دی اسی عرصہ مین ایک دستہ مفسدین اِس مورچال پر جو جانب کابنپور واقع ہے حملہ آور ہوے اور اُسکی خندق تک پہونچکر کچھ عرصے تک وہان مقیم رہے آخر کار سیاہ رزیڈنسی نے انکو وہان سے نکالدیا ایک اور دستے نے کپتان اندرسن صاحب کے مورچال پر حملہ کیا اور زینہ ہاے جو بین آنکر دیوار پر لگا دین مگر یہان جو فوج متعینہ تھی اُنھون نے ایسی جوانمردی کی کہ مفسد جگہ نہ پکڑ سکے اور آخر کار زینہ وغیرہ چھوڑکر فرار ہو گئے اور اپنے اپنے مورچال پر جاکر حسب دستور گولہ اندازی شروع کی اِس ہنگامہ مین جتنے افسر اُنکے ہاتھ آئے تھے سب کام آئے صرف سیاہ فراری ہو گئی بتاریخ ۱۸ ماہ اگست دشمنون نے ایک اور سرنگ جو روبروے مورچال سکھان کندہ کی تھی اڑائی اسکے صدمے سے ہمارا نہایت نقصان اور اتلاف جان ہوا کپتان اور صاحب جو فوج سرکاری کے ملازم تھے اور لفٹنٹ مچیم صاحب اور لفٹنٹ سوپٹ صاحب جنکے زیر حکم ایک گروہ باجہ نوازون کا تھا اِس سرنگ سے اُڑ گئے مگر قدرت خدا اور حفاظت حافظ حقیقی سے جب زمین پر گرے تو سوائے صدمے اڑنے اور گرنے کے اور کسی طرح کا آسیب اُنکو نہین پہونچا مگر اُنکے سے خوش نصیب اور محصورین بیلی گارد یعنی رزیڈنسی نہ تھے کیونکہ گیارہ آدمی اِس سرنگ کی گرد کے نیچے دب گئے اور باعث شدت اور کثرت گولہ اندازی مفسدین کے انکا نکالنا دشوار تھا سوا سنطے وہ سب وہین دفن ہو گئے اِس سرنگ سے ایک دیوار شق ہو گئی اور اُسمین سے مفسدین

مفسدین نے حملہ کرکے چاہا کہ اندر ریلی گارد کے آجاوین مگر دلاوران سرکاری نے انکا مقابلہ کیا اور ایسی داد مردانگی کی دی کہ دشمن بیں پا ہو کر روبقرار لائے مگر چند مفسد شق دیوار کی پناہ مین بیٹھے رہے اور انکو بوقت شام گورہ ہا۔ سے متعلقہ ۳۲ و ۴۳ و ۸۴ رجمنٹ شاہی نے سنگینون سے مار کر بھگا دیا بتاریخ ۵۔ ماہ ستمبر مفسدین نے ایک اور حملہ باتحد و تدبیار کیا یعنی ایک اور سرنگ جو انھون نے بمقابلہ مورچہ ۱۸ اونچی توپ کے جہان میجر ایبٹ صاحب حکمران تھے اڑائی اور بعد ازان جد وجہد و کد و کاوش سے مورچہ مذکور پر حملہ کیا حتی کہ نزدیک دیوار کے آکر زینے لگا دیئے اور اُنکے وسیلے سے مورچہ تک پہونچ بھی گئے یہان پر ہنگامہ زد و ضرب کا خوب گرم ہوا آخر مفسدین پس پا ہوے چند لحظہ کے بعد انھون نے ایک اور سرنگ جو روبرو ے بریگیڈ مس کوٹ گھ کے طیار کی تھی اڑائی اور بعد ازان حملہ آور ہوے مگر شجاعت اور مردانگی رجمنٹ دانون کی نے ایسا زور دکھایا کہ مفسد یہان سے بھی گریزان ہوے اور ایسی بدحواسی سے فراری ہوے کہ زینہ وغیرہ سب چھوڑ کر بھاگ گئے اور ایک سردار اُنکا اس ہنگامے مین کام آیا یہ سردار بہت دیدار و اور جہان دیدہ تھا اُسکے قتل ہونے سے مفسد نہایت پریشان ہوے ماورای مقامات مذکورۂ بالا دشمنون نے اور چند مقامون پر اس روز حملہ کیا مگر کہین فتحیاب نہوے اور ہر جگہ شکست کھا کر روبفرار لائے اس روز دشمنون کا نہایت اتلاف جان ہوا کیونکہ اس روز وہ بہت زور شور سے آئے تھے اور بلکہ شب کو دیکھا کہ وہ بہت سے لاشین دریلے کے پار بجانب چھاؤنی لیجاتے تھے یہ روز گویا آخر دن مفسدین کی زور آزمائی کا تھا اسواسطے انھون نے بھی جانتوڑ ہنگامۂ جنگ گرم کیا تھا مگر روبرو ے ہمارے شجاعون کے کچھ پیش رفت نہ ہوئی اور یہ چار ہنگامے جنگ و پیکار کے ایسے سخت اور صعب تھے کہ اگر انمین سے ایک کا بھی بیان کیا جاوے تطویل و تکریر بن جاوے مگر ہمارے نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل خود خیال فرماوینگے کہ ایسے نازک وقت مین جب آدمی بھی کم ہون اور انمین فوج کے آدمی اور بھی کم ہون اور مقام ایسا ہو کہ سب طرف سے محصور اور دشمن بکثرت ہون اور ایسے نزدیک کہ بخوبی ہمکلام ہوسکین اور قواعد وغیرہ فن جنگ آوری سے خوب ماہر ہون تو ایسے وقت مین سوائے تائید الہی اور ہوشیاری و مردانگی سپاہ محصور کیا تصور کیا جاوے ہمارے جزوی آدمی ہر وقعت

ہوشیار رہتے تھے کیونکہ دشمن کسی وقت مین گولہ اندازی سے غافل نہ تھے اور اگر سرنگ کی شکست
باب مین کوشش نہ ہوتی تو ہم سب اب تک کبھی کے کام آگئے ہوتے اور مقام رزیڈنسی بھی قبضہ
مفسدین مین آگیا ہوتا مگر ہمنے ایسی کوشش سے شکست سرنگ کی کی کہ انکی کئی سرنگین ادھر سے
اڑادین بلکہ ایک سرنگ کے اڑانے مین تو انکے اسّی آدمی مرگئے اور دوسری کے اڑنے سے
قریب بیس سپاہی کے جان سے ہلاک ہوے القصہ ایسی ایسی ہوشیاری اور جان نثاری سے
ہمنے مقام رزیڈنسی کو ہاتھ سے نہ جانے دیا اور جو کچھ ہمارے پاس تھا اور جو ہمارے ساتھ
انکی حفاظت مین جان و دل سے مشغول اور مصروف رہے۔

سوائے معرکہ آرائیون کے ہمارے سب آدمیون کو اندیشہ جنگ و حملہ دشمنان رہا کرتا تھا اور
اس سبب سے وہ بہت تنگ تھے مفسد ہمیشہ شور و غل مچاتے تھے اور گولہ اندازی اور ایسی
ایسی باتین کرتے تھے کہ جس سے ہمکو گون کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ مستعد بجملہ آدمی ہین مگر آخر کو وہ اپنے
مقامات سے حرکت نہ کرتے تھے اور ہم لوگون کو ناحق ہر وقت مستعد اور آمادہ رہنا پڑتا تھا
کیونکہ ہمارے پاس اتنی فوج وافر نہ تھی کہ کچھ انمین سے ہوشیار اور نگران حرکات مفسدین رہتی
اور باقی ماندہ کچھ آرام کرلیتی اسواسطے جتنی فوج تھی سب ہر وقت اور خصوصاً وقت شب گشت
رہا کرتی تھی اس مستعدی لاحاصل سے ہمارے سب آدمی بہت تنگ اور ماندے ہوگئے تھے
اسی طرح انکو ستائیس روز یعنی قریب تین مہینے کے بسر کرنے پڑے بعد اس عرصے کے لارنس
اوٹرام صاحب تشریف لائے اور انکو اس مقام ہیم و یاس سے رہائی بخشی ماوران سب
باتون کے ہمارے آدمیون کو مرمت توپ وغیرہ کی کرنی پڑتی تھی اور کشتہ و خستہ حیوانات کو
دفن کرنا ہوتا تھا اور رسد و سامان جنگ وغیرہ ایک مقام سے دوسرے مقام تک پہونچانا پڑتا
تھا اور سوائے اسکے اور اکثر امور کیا کرتے تھے جنکا بیان یہان محال ہے اور جنکے کرنے سے بڑی
وقت ہوا کرتی ہے۔

جب ہم اولی محصور ہوے تھے تو ہمکو کچھ خبر باہر کی معلوم نہ ہوتی تھی اور ہمکو کچھ خبر ان
مصیبت زدہ کی پہونچ نہین سکتی تھی ہر چند کبھی کبھی جاسوس باہر سے واسطے دریافت حال ہمارے
رفیقون کے آتے تھے اور ظاہر مین وہ کچھ کچھ خبرین بیان کرتے تھے مگر وہ کب قابل اعتبار کے تھین

اور جو شخص ہمارے پاس سے باہر جاتا تھا وہ پھر واپس نہیں آتا تھا مگر ۲۰ دن بعد ایک شخص انگلد نامے واپس آیا اور بیان طراز ہوا کہ جنرل ہیولوک صاحب کا کمپو واسطے کمک کے آتا ہے اور پانچ یا چھ روز بعد یہاں پہونچیگا یہ خبر سُنکر ہمنے فوراً ایک قاصد روانہ کیا اور کمپوے مذکور کو کہلا بھیجا کہ جب تم نزدیک شہر کے آؤ گے اُسوقت دو برج آتشبازی کے اُڑانا تاکہ ہمکو تمہاری آمد کی خبر ہو اور ہم یہاں سے تمہارے شامل ہونے کو اور مفسدین سے مقابلہ کرنے کو باہر آئین اس انتظار میں چھ دن گذرے مگر کوئی علامت اُنکی آمد کی ظاہر نہ ہوئی بلکہ کئی روز بعد تک اُنکی کچھ خبر نہ آئی اور نہ کوئی برج نظر پڑا اس انتظار میں نہایت حیرانی و پریشانی ہوئی اور بعد ازیں ہمنے بتاریخ ۲۹ ماہ اگست یعنی ۲۵ روز کے بعد سُنا کہ فوج آئی تھی مگر باعث نہ پہونچنے کمک کے واپس چلی گئی اور اس خبر کے بعد پھر ہمنے کچھ نہ سُنا کہ کیا ہوا جبتک دو روز قبل از وارد ہونے جنرل اوٹرام صاحب کے خبر آمد آمد فوج جنرل صاحب ممدوح کی گوش زد و سامع افروز ہوئی اور جنرل صاحب خود بتاریخ ۲۵ ماہ ستمبر وارد ہوئے۔

ایک اور خرابی و پریشانی جو عائد حال ہم لوگون کے تھی یہ تھی کہ نفری گولہ اندازون کی بہت کم ہو گئی تھی کہ گورہ ہائے ۲۲ رجمنٹ شاہی اور دو صاحب لوگ جو خود درخواست دیکر شامل فوج ہو گئے تھے اُنکی امداد کرتے تھے مگر تاہم اُنکو جسطرف فوج مفسد کا زور ہوتا تھا اُسطرف اپنے مقامات قدیم چھوڑ جانا پڑتا تھا اور وہان سے پھر جہان اور زور معلوم ہوتا تھا وہان اُنکو جانا پڑتا تھا کیونکہ جسقدر توپین تھین اُسقدر گولہ انداز نہ تھے حتی کہ نفری گولہ اندازون کی ۴۴ تھی اور اضراب الواب مع غبارہ وغیرہ تینس تھے اس سے خیال کرنا چاہیے کہ فی توپ ایک گولہ انداز بھی موجود نہ تھا پس کیونکر انتظام توپون کا بغیر جانے گولہ اندازان عارضی کے ایک مقام سے دوسرے مقام پر جہان ضرورت زیادہ معلوم ہوتی تھی ہو سکتا تھا۔

ہمارے ساتھ جو فوج ہندوستانی تھی اُسکی نمک حلالی اور وفاداری بیرون از تحریر و تقریر ہے کیونکہ باوجودیکہ اُنکو کھانا بھی اچھا نہین ملتا تھا اور مکان بھی اُنکے واسطے موافق نہ تھے اور اُنکے مقام پر خصوصاً ۱۳ رجمنٹ کے قیام گاہ پر دشمنون کی گولیان اس کثرت سے پڑتی تھین کہ اُنکے آدمی بہت ضائع ہو گئے تھے اور وہ مفسدین کے نزدیک اسقدر رہتے تھے کہ آپسمین گفتگو

ہوا کرتی تھی اور مفسد ہر طور سے اُنکو فہمایش کرتے تھے اور باغ سبز دکھاتے تھے مگر انھون نے ہماری رفاقت سے تن دہی نہ کی اور اگر وہ بھی ایسا ہی کرتے اور اُنکی سازش مین اجاتے تو ہم ولایتی کہ تھوڑے سے تھے کبھی مفسدین سے جان بر نہوتے فقط۔

ایک وقائع نگار احوال لکھنؤ کا سوائے اسکے جو سابق مذکور ہوچکا ہے اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ جب انگریزان محصورین نے یہ سُنا تھا کہ فوج عظیم واسطے رہائی اُنکے بسردگی جنرل ہیولوک صاحب آتی ہے تو اُنکو نہایت خوشی ہوئی تھی بلکہ جان تازہ قالب بیجان مین آئی تھی مگر جب انتظار حد سے گذرا تو اور یاس زیادہ از سابق رونما ہوئی تھی اور سوائے صبر و شکر کے اور کچھ چارہ نظر نہ آتا تھا مگر اُسپر بھی انھون نے شجاعت اور مردانگی کو نہ چھوڑا اور یہ ارادہ مصمم تھا کہ جہان تک ممکن ہو بیبی کاڈ کو بچائیے اور جب کسی صورت یہ امر امکان نہ رکھے تو جان عزیز کو جسقدر قیمت گران پر ہو سکے فروخت کیجیے القصہ اسی طرح اُنکو ایک مہینا گذرا اس عرصے مین جنرل ہیولوک صاحب کلکتے سے روانہ ہوکر اور راستے مین مفسدین کو سزا دیتے ہوے اور تین مرتبہ نانا کی فوج کو شکست فاش دیکر وارد کانپور ہوے اور وہان سے بتاریخ ۱۶ ماہ جولائی عبور دریاے گنگ کرکے ملک اودھ مین یا فوج جرار داخل ہوے اور اُسی روز چلکر مفسدین کا مقابلہ بمقام اوناو کیا بمقام مفسدین نے خوب مضبوط کر رکھا تھا تمام مکانات شہر مین دور دیہ دیوارون مین بندوقون کی نال کے برابر سوراخ کر رکھے تھے اور انمین سے گولی مارتے تھے اور آپ مکان کے اندر زد فوج سرکاری سے امن مین تھے اور سوائے اسکے شہر مذکور پُر از فوج مفسد تھا اور اُنکے پاس پندرہ ضرب توپ کی موجود تھین اور مقام مذکور ایسے موقع پر تھا کہ سوائے حملہ کے اور کسی طرح وہ قبضے مین نہ آتا اسی واسطے فوج سرکار کی ایک بارگی حملہ کرکے دشمن کی توپون پر جا گری اور دو تین مرتبہ وہان سنگین کی لڑائی ہوئی اسمین فوج طرفین خوب لڑی آخرکار تاب نزد و ضرب فوج سرکاری کی نہ لاکر دشمن پس ہوے اور شہر اوناو قبضہ اولیاے دولت سرکار مین آگیا اس شہر کو فتح کرکے فوج سرکار آگے بڑھی اور فتحپور چوراسی پر حملہ آور ہوے اسمین جہا سنگھ مفسد مقیم تھا اور شہر کے عقب میں بیجانہ مفسد جمع تھا اول جو صاحب مقام مفسد مذکور مین پہونچا لفٹنٹ ونجر فیلڈ متعلقہ سندار فیوریلبر تھا اُسکے بعد فوج بھی وہان جا پہونچی اور مقام مذکور پر قبضہ کرلیا ان دونون لڑائیون مین

ہماری فوج کا بہت نقصان ہوا اور اس نقصان کے ہونے مین ۸۸ سپاہی ہمارے خستہ و کشتہ ہوے جنکا ہمکو نہایت افسوس ہی۔

کچھ عجب نہین ہے کیونکہ مفسد اچھے موقع پر قیام پذیر تھے اور تدابیر بھی انکی اچھی تھی اور ہم ہر طرح بموقع مقامون سے لڑتے تھے اور جو تھا وہ ہمارا دشمن تھا مگر تاہم فتح ہماری رہی اور مفسدہ دونون مقامون سے فراری ہوے یہان سے بھی ہماری فوج نے اب عزم پیش قدمی کا کیا مگر وبائے ہیضہ اس زور شور سے ہماری فوج مین پھیلی کہ سوائے مراجعت کے اور کچھ چارہ نہ تھا لہذا ناچاری جنرل ہیولوک صاحب اپنی فوج فتحیاب کو واپس بمقام کانپور لے گئے۔

مفسد اس قابو کو غنیمت جان کر پھر تا بدریاے گنگ آکر قابض ہو گئے اور کنارہ دریا پر مورچال ایسے موقع سے تیار کیے کہ جنکی زد دریا پر تھی اور جسکے سبب انکے دانست مین سد راہ فوج ظفر موج ہو گیا تھا مگر جب کانپور مین اور فوج سرکاری آئی تو جنرل ہیولوک صاحب نے پھر عزم عبور دریا کیا اور بتاریخ ۱۵ ستمبر مفسدین کی توپون کے روبرو ہو کر عبور کیا اور وہان سے دشمنون کو ہٹا دیا مفسد وہان سے ہٹ کر ایک مقام پر جمع ہوے اس مقام کا نام منگرواڑ تھا فوج سرکاری بھی انکے تعاقب مین وہان گئی اور بتاریخ ۱۶ انپر حملہ آور ہوئی چار گھنٹے میدان جنگ گرم رہا آخر کار مفسد شکست کھا کر روبفرار لائے اور پانچ توپ اپنی اور دو ضرب باڑی کی چھوڑ گئے یہ سب فوج ظفر موج کے قبضے مین آئین اور اسی روز فوج سرکاری نے آگے کوچ کیا اور میل تک مفسدین کو مارتے ہوے گئے اور جا کر بشارت گنج پر قبضہ کر لیا مفسد اس جنگ آوری فوج گورہ سے ایسے بدحواس ہو کر بھاگے تھے کہ اکثر توپین انھون نے کنوؤن مین ڈال دین اور ہتھیار میدانون مین پھینک کر فراری ہوے اور پل مقام بنی کا بھی آنسے توڑ دیا غرضکہ القصہ تعاقب مفسدین مین ہماری فوج نزدیک لکھنؤ کے پہونچی قریب دو یا تین میل اس جانب لکھنؤ کے دشمنون نے ایک نہایت مضبوط مورچال تیار کیا تھا وہان پہنچا اس ضرب توپ انکی مورچہ بندی یہان پر خوب لڑائی ہوئی اور ہمارے سپاہیون نے داد شجاعت کی دی اور دشمنون پر ایسا ہنگامہ ضرب گرم کیا کہ وہ تاب نہ لاکر بھاگ نکلے اور ہماری فوج کچھ تو مقام باغ مین رہی اور کچھ واسطے ہوا کے محصورین بیلی گارد کے آگے بڑھی اور جب وہ بیلی گارد مین پہونچے تو اسقدر خوشی محصورین کو ہوئی گویا

زندگی دوبارہ ہوئی اور فی الحقیقت یہ امر ایسا ہی تھا کیونکہ اُسوقت مفسدین آئت سرنگ طیار کرتے تھے اور وہ تھوڑی باقی رہ گئی تھی اگر اور ایک یا دو روز یہ فوج انکی رہائی کو نہ پہونچتی تو اُس سرنگ سے سب بیلی گارد والے اُڑ جاتے مگر مشیت ایزدی اور ہی طرح پر تھی اور ابھی رہائی اُنکے مقدر مین نہ تھی کیونکہ مفسدین نے کیا نہ کیا کہ جب یہ فوج داخل بیلی گارد ہوئی انھون نے چار طرف سے مقام مذکور کو گھیر لیا اور ریل جو درمیان لکھنؤ اور عالم باغ کے واقع تھا اُسکو توڑ ڈالا اسی پل کے شکست ہونے سے آمد رسد اور خبر رستہ عالم باغ کی مسدود ہو گئی۔

جسوقت سے ہماری یہ فوج داخل رزیڈنسی ہوئی ہے اُسوقت سے ایک اور بھی گورانی موقوف نہین ہوئی ہمارا توپخانہ بھی شہر پر گولہ ڈالتا ہے اور قریب پانچ میل کے مکانات شہر صدمات گولہ سے صاف ہو گئے مگر چونکہ مفسدین کی کمک اب مقام دہلی سے آنے والی تھی کیونکہ مقام مذکور قبضہ اولیاء دولت مین آگیا ہے اور وہان کے مفسد بھاگ کر یہان آنے والے ہین اگر یہ آگئے تو ہماری فوج کو بھی اور مدد درکار ہو گی فوج انگلستان سے چلی آتی ہے اور کچھ مقام کلکتے مین بھی وارد ہوگئی ہے اور کلکتے سے بھی بہ سواری گاڑی وڈاک گاڑی دو دو لی غرض جو کچھ دستیاب ہوتا ہے اُسپر سوار کر کے روانہ ہوتی جاتی ہے اسی اثنا مین سر کوین کیمبل صاحب بھی مع صاحبان ہمراہی کلکتے سے روانہ ہو کر بمقام کانپور وارد ہوے اور چندے قیام پذیر ہو کر عبور دریاے گنگ کر کے روانہ لکھنؤ ہوے اور جو کارہاے نمایان اُنسے سرزد ہوے وہ محتاج بیان کے نہین اور اس مختصر مین اُنکی گنجایش بھی نہین اسواسطے یہ مضمون اسی قدر رہا آیندہ اگر موقع ہوا تو مفصل حال جنگ لکھنؤ کا درج صفحات کیا جاویگا۔

ایک دوست کے خط سے حال مرقومہ ذیل جو بمقام اونام واقع ہوا تھا دریافت ہوا اور واسطے اطلاع شائقین تواریخ درج کیا جاتا ہے کہ ہنگام بلوے مین ایک صاحب شیوہ سنگھ نامے تھانہ دار ستھراوان ضلع اونام کے تھے بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۵۷ء و ۲۲ ماہ مئی سنہ مذکور باغیون کی جو قریب چار ہزار سوار اور پیادہ کے تھے بسرکردگی اُمراؤ سنگھ اور رگھبیر سنگھ اور درگا سنگھ اور دیگر تھانہ مذکور کو محاصرہ کر کے دست زدہ ضرب سپاہیان تھانہ پر دراز کیا اور صبح سے تا یکپاس روز ہنگامۂ جنگ و پیکار گرم رہا مگر باغیان مذکور کسی طرح غالب نہ آسکے اس عرصے مین جناب

پیترک کارنیگی صاحب جو اُسوقت مین ڈپٹی کمشنر ضلع بنی تھے اور جناب السرینڈ السیٹ صاحب اسسٹنٹ کمشنر باستمانت تھانہ تشریف لائے اور باغیون کو پس پاکیا دونون مرتبہ یعنی ۲۵- اپریل اور ۲۲- ماہ مئی کو ایسا ہی ہوا ان خدمات نمایان کے جلد وین تمام پر قندازان تھانہ مذکور کو جو صرف ایک چھیانوے نفری تھے سرکار سے انعام مرحمت ہوا اور مسمی رنجیت سنگھ والد ماجد شیو سنگھ صاحبکو باعث اُنکی خیر خواہی اور خدمات شایستہ کے تعلقہ کا پٹہ وغیرہ جسکی مالگزاری سمت ۱۹۱۱ روپیہ فر بمنظوری حکام عنایت ہوا اور بمزید عنایت کرسی بھی روبرو سے حکام کے ملی اور جب تسلط سرکار اس ضلع مین ہوگیا تو شیو سنگھ کو اُبر تھانداری پوروہ سرفراز کیا یہان بھی اُنسے اور باغیون سے جو زیر حکم بنی مادھو بخش کے تھے ایک لڑائی ہوئی اُسمین بھی باغی اپنی مراد کو نہ پہونچے فی الحقیقت جو اپنے آقا اور مالک کی خیر خواہی کرتا ہے اُسکو کبھی دنیا اور عقبی مین ندامت اور پشیمانی نصیب نہین ہوتی اور گو چند روز اُس عمل کے کرنے مین تکلیف بھی ہوتا ہم آیندہ ثمرہ نیک اُسکو حاصل ہوتا ہے جیسا شیو سنگھ کو ہوا کہ باعث اُسکی خدمات کے وہ رفتہ رفتہ صوبہ دار اور افسر پولیس ہوگیا اور کل کام اُسکے ضلع کا اُسکے اعتبار پر چھوڑا گیا۔

شملہ

بتاریخ ۱۴- مئی کمنڈر انچیف صاحب مع رفقا کے اس مقام سے روانہ ہونے اور چونکہ کوئی سیاہ ولایتی یعنی گورہ یہان موجود نہ تھی اسواسطے باشندگان مقام ہذا نے ابیر واسطے اپنی حفاظت کے عمل مین لائے اور قریب ایک سو صاحب لوگ کے جمع ہوکر ایک کمیٹی مقرر کی اُسمین حاکم اول جنرل بنی صاحب ہوے اس کمیٹی مین یہ تجویز ہوئی کہ کوٹھی بنگ بہت مناسب موقع پر اور یہ صلاح قرار پائی کہ اگر فساد ہووے تو سب صاحب لوگ وہان پر جمع ہوجاوین اور خبر کرنے کی تجویز یہ ہوئی کہ دو آواز توپ کی ہونگی اور تمام گھنٹے جو گرجا گھر مین ہین وہ بجینگے جبی اُنکی آواز سُنکر سب کو اطلاع فساد ہوجاویگی ہتھیار اور سامان جنگ سب کو تقسیم ہوگیا اور پیترول اور پہرہ جابجا مقرر ہوگئے۔

بتاریخ ۱۵ خبر آئی کہ فوج گورکھہ حسب الحکم انبالہ جانے سے انکار کرتی ہے یعنی آمادہ فساد ہے جنرل صاحب نے حکم دیا کہ آج چار بجے سب سپاہ گورکھہ کی گنتی ہوگی مگر باعث چند در چند مین بیچ ہی گنتی

شروع ہوئی اب خبر آئی کہ سپاہ گورکھہ نے فساد کردیا اور خزانہ اور میگزین بھی قبضے مین کرلیا آئین
آواز توپ اور گھنٹہ مذکورہ بالا سب کو خبر بنگ گھر مین جمع ہونے کی ہوئی یہ عجب موقع تھا ایک
سو کوٹھیون مین سے جو اس مقام مین ہین عورات اور بچے نکل نکل کر کوئی سوار اور کوئی پیادہ
اور کوئی کسی کی گود مین بھاگتے ہوے بنگ گھر کی جانب چلے آتے ہین بازار مین بھی اندیشہ پیدا
ہوا اور کچھ انتظام صاحب لوگون مین رہا بعضے بعضے صاحب لوگ نہایت بدوضع معلوم ہوے
ہنگام غروب آفتاب یہ خبر آئی کہ گورکھہ نہایت درجہ بگڑ گئے اور انکے افسر دہان گھر گئے اور لحظہ بہ لحظہ شور
برآواز تھے کہ اب آواز شور و غل اور قتل کی گوش زد ہو مگر یہ فکر اور اندیشہ کچھ کم ہوگیا جب قریب
نو اخت دس بجے رات کے لاٹ ولیم ہی صاحب ڈپٹی کمشنر شملہ جیاونی گورکھہ سے پہنچے شرائط
منجانب مفسدین لائے۔ اول یہ کہ گارڈ گورکھہ دوبارہ خزانہ پر مقرر کیا جاوے۔
دوم یہ کہ دو مہینے کی تنخواہ انکو دیجاوے۔
سوم یہ کہ جو ہتھیار اور سامان انکے میگزین مین سے نکال لیے گئے ہین وہ واپس انکو ملجاوین۔
پچھلی شرط البتہ ناگوار تھی مگر لاٹ ہی صاحب نے صلاح دی کہ اگر شرائط مذکورہ منظور نہ ہونگے
تو نتیجہ متخیلہ کے مطابق نہ ہوگا آخرکار یہ صلاح قرار پائی کہ اپنا مقام اور اپنے اسلحہ صبح تک نہ دینے
چاہیے اور میم صاحبان اور لڑکے شب کو جدا کیے گئے کہ تمام شب تیاری کرکے صبح کو شملے سے
فرار ہوجاوین اور تا صبح اکثر شجاعان شملہ غائب ہوگئے بلکہ اپنی اپنی پلٹن کو بھی چھوڑ کر اکثر
افسر بھاگ گئے۔
بروز شنبہ قریب نو اخت نہ گھنٹہ صبح گارد گورکھہ نے بسرکردگی میجر بیکٹ صاحب کوچ کرکے
خزانہ پر اپنا گارد تعینات کیا اور وہان سے جاکر کوٹھی بنک کا قبضہ کرلیا خبر بالا مین تزائد و بیا
ہوتے ہوتے ایسا اختلاف ہوا کہ تمام شملہ مین یہ خبر اسطور پر مشتہر ہوئی کہ گورکھہ نے مکانات مذکورہ
کا قبضہ کرلیا اور قرار پر قرار داد عالم ہوا۔
بروز یکشنبہ خبر رسین آئین کہ گارد گورکھہ نے خزانہ کسولی لوٹ لیا اور کسولی اور دگشاہی دونون
مین فساد ہوا اور سب مقیم مقامات مذکورہ مسلح ہوے اور ڈاک تحلہ راستے مین گرفتار ہوکر جلادی گئی اور
عرصے مین کپتان برگ صاحب کو کمانڈر انچیف صاحب بہادر نے باختیار کل یہان بھیجا کہ جیسا مناسب ہو

ویسا سیاہ گورکھ ہے پیش آدین صاحب موصوف نے آکر حکم دیا کہ قصور گذشتہ ہر ایک کے معاف ہونگے اگر وہ اب بھی انبالہ کو کوچ کر جاوین یہ شرط سیاہ نے منظور کی اور تاریخ ۲۴ مقام مذکور سے کوچ کر کے سب باشندگان شملہ کو اطمینان دیا۔

جن گورکھیون نے خزانۂ کسولی لوٹا تھا انکو اُن ہی کے ہموطن اور ہموطن نے جو چھاؤنی جونگ یعنی چھاؤنی شملہ مین تھے گرفتار کیا اور بطور قیدیان اپنی چھاؤنی مین لائے اور سب روپیہ مغصوبہ اُنسے واپس لیکر داخل خزانۂ سرکار کیا۔

روڑکی

تاریخ ۱۲۔ ماہ مئی خبر آئی کہ میرٹھ مین فساد ہوا اور مقام میرٹھ سے درخواست اس مضمون کی آئی کہ چھ کمپنی سپر مانیر کی منجملہ آٹھ کمپنی موجودہ روڑکی برائے کار ضروری مقام مذکور مین روانہ کریں اور یہ کمپنیان اُسی روز براہ تری کشتیون پر روانہ ہوئین بتاریخ ۱۳۔ وقت شب بارک چھاؤنی گورہ واقع احاطۂ مدرسہ مین آگ لگی اور ایسا معلوم ہوا کہ جیسے کسی نے لگائی ہو یہ شبہہ نسبت کمپنی سپر مانیر کے عائد ہوا اور اُنکے اطوار مشتبہ سے تدابیر حفاظت مقام مذکور کی ضروری متصور ہوئی باشندگان مقام مذکور متبدل بنے اور کارخانجات کو ایسا درست کیا کہ بوقت ضرورت تمام آدمی اُسمین آکر جمع ہو سکین۔

کمپنیان سپر مانیر نے جو قریب تین سو نفر کے تھین بتاریخ ۱۸ و ۱۹ وقت شب فساد شروع کیا مگر ایک فطرۂ خون بھی اس فساد مین زمین پر نہ گرا ایک کمپنی کو حکم واسطے شامل ہونے کالم کمانڈر کے ہوا تھا اور وہ روانہ ہو کر نصف راہ ہمارنپور تک پہونچی تھی کہ انکو خبر فساد میرٹھ کی پہونچی جسمین کپتان فریزر صاحب مارے گئے تھے یہ خبر سنکر انھون نے آگے جانے سے انکار کیا اور اپنے افسرون کو ساتھ لیکر واپس اپنی چھاؤنی روڑکی مین آئے اور اس اثنا مین اپنے افسرون کی عزت اور توقیر مین کچھ فرق نہ کیا جب وہ واپس آئے تو معلوم ہوا کہ لفٹنٹ ڈرامنڈ صاحب اور لفٹنٹ بیگہام صاحب اور لفٹنٹ فلفورڈ صاحب کو افسران ہندوستانی چھاؤنی سے لیجا کر مدرسہ مین پہونچا آئے تھے اور اُنکے شریک ایک جماعت پُرانی سپاہیون کی بھی تھی جنھون نے ایک گورو قلیل کا جو انھین سپاہیون مین سے تھا اور جنھون نے ارادہ قتل انگریزان کیا تھا اور اُس

امر کی سب کو صلاح دیتے تھے بمقابلہ ہو کر فسخ ارادہ کروا دیا تھا۔
تین عہدہ دار جنمین ایک ملکی تھا اور دو غیر متعہد تھے اور پانچ عورتین اور چھ لڑکے بوقت نصف شب
کارخانے مین پہونچائے گئے ایک گھنٹے کے بعد لفٹنٹ بمیرٹن صاحب اور لفٹنٹ جیفری صاحب مع
ایک کنڈکٹر اور چار عہدہ داران غیر متعہد کے صحیح وسالم آکر انکے شامل ہوے بلکہ تمام انگریز متعلقہ
فوج مذکور محفوظ اور امن مین تھے بوقت صبح ایک جماعت مضبوط کو حکم ہوا کہ بسرگردگی کپتان
میک لیکن صاحب جا کر چھاونی پر اپنا قبضہ کر کے اسباب سرکاری اپنے اختیار مین کرلین وہان
پہونچ کر دریافت ہوا کہ سب سپاہی شب کو ایک گروہ باندھ کر چلے گئے اور صرف دو عہدہ دار
ہندوستانی اور قریب چالیس سپاہی کے چھاونی مین موجود تھے سپاہیان موجودہ کی زبانی
معلوم ہوا کہ سپاہی بخوف اسکے بھاگ گئے شاید سپاہ کارخانجات جنھون نے تین توپین چھ
پنی طیار کی تھین اور جنکے پاس گولہ ہاے گراب وکانسٹر موجود تھے
آنیوالے حملہ آور ہون۔
جوگیرسن یعنی فوج قلعہ کارخانے مین تھا انمین قریب سو نفر کے لشکری اور غیر متعہد آدمی تھے
اور پچاس عورات اور تینتالیس لڑکے بچے بعد از حفاظت کامل کرنے گیرسن کے گروہ سپاہ
بطور پیٹرول دیہات گرد نواح مین بھیجے گئے تاکہ رفع بدنظمی ہو جو گوجر اور بنجارون نے غارتگری
اسباب واتلاف جان شروع کی تھی اور نیز گوجر وغیرہ نے دزدی متعدی اور قتل اور آتش
زنی پر کمر باندھی تھی اس گروہ پیٹرول نے بڑا کام کیا دوبارہ قائم کرنے انتظام کے اور تسلی دینے
باشندون کے کیا اور قریب پندرہ یا بیس میل تک بہ ایام بلوہ آیندہ امن وامان رہا اگرچہ چند
خفیف وارداتین بھی ہوئی تھین مگر کوئی صورت بلوے کی نمودار نہ ہوئی۔
تاریخ ۱۱۔ جون ایک جماعت ملکی اور غیر متعہد باشندگان بجنور سے روڑکی مین آکر پناہ لی
انکو فوراً آرام و آسایش ہر طور کی دی گئی۔
تاریخ ۱۲۔ جون روز شنبہ امنیت مقام ہذا مین کچھ تخلل بباعث اسکے واقع ہوا تھا کہ ضرورت
ہتھیار جنمین لینے اُس گروہ سواران کی ہوئی تھی جو جماعت بجنور کے ساتھ آئے تھے کیونکہ
مشہور یہ ہوا تھا کہ سواران مذکور ہردوار جانے سے انکار کرتی ہین اور کہتے ہین کہ کچھ

تنخواہ پیشگی دو تو جاوین اور چونکہ ایسے امر مین ہوشیاری تمام عمل کو ناضرور تھا اسواسطے ایک جماعت انگریزون کی مع ایک ضرب توپ اُنکے مقامگاہ مین گئی اور اُنکو گرفتار کر لیا۔

اُسی شب کو ایک جماعت بمقام ہردوار روانہ ہوئی کہ سب کیدکٹر سٹیون صاحب اور اُنکی میم اور کورپورل بروس صاحب کو جو وہلکھنڈ سے بچکر بھاگ تھے اور یہی صرف بچے تھے اور اب نجیب آباد سے آتے تھے لاوین اور دوسرے روز صاحبان مذکورین کو لے آئے۔

کارخانے مین اب کام شروع ہوا اور گولہ وسیل اور توپین ڈھلنے لگین تین تین توپ اور ایک غارہ ڈھل کر طیار ہوا چار لبنی لوہے کی مہانی جو کارکارخانے مین واسطے دوبارہ ڈھلنے کے بھیجی گئی تھین اب اُنکو پھر پر چڑھایا اور ایک اُنمین کی دیوار پر چڑھائی گئی تاکہ دروازہ کلانکی حفاظت رہے اور تین باقی ماندہ اُس دمدمہ پر جو باہر واسطے حفاظت جانب شرقی مکان مذکور کے طیار ہوا تھا چڑھائی گئین اِس ہیبت جنگی نے ان تمام آدمیون کے جو نزدیک اِس مقام کے آکر اِسکی طیاری دیکھتے تھے ارادہ بلوہ پردازی کو دل ہی دل مین روک رکھا۔

گوالیار

بتاریخ ۲۷۔ ماہ مئی علامات فساد ہماری فوج کنٹنجنٹ سے ظاہر ہوے پولیٹکل اجنٹ صاحب اور بریگیڈیر کمانڈنگ صاحب کو اطلاع ہوئی کہ مفسد اُنکی جان کے درپے ہین دوسرے روز قریب تین بجے دن کے ایک لیس دفعہ دار رسالۂ اول بریگیڈیر میجر صاحب کے پاس آیا بعد اُسنے آکر اطلاع دی کہ آج شب کو قریب گیارہ بجے کے فوج فساد برپا کریگی اور اپنے افسرون کو مار کر بطرف دہلی روانہ ہوگی اور اُسنے بیان کیا کہ چہار رم پیدل اور دو بائری توپخانہ اور تھوڑے سے سوار اِس سرکشی مین شامل ہوگئے ہین کپتان ہاکنس صاحب کمانیر توپخانہ کو اِسکی اطلاع دی گئی مگر اُنکو یقین نہ آیا کہ اُنکی سپاہی شامل ہوئے ہون اور صاحب موصوف نے اپنے ہندوستانی افسرون کو بلوایا بریگیڈیر صاحب اور میجر بلنگ صاحب نے جو ماتحت بریگیڈیر صاحب کے حکم فرماتے تھے اظہار اُس آدمی کے سماعت فرمائے اسی اثنا مین ایک اور سوار نے آکر کہا کہ مجھی کچھ بریگیڈیر صاحب سے عرض کرنا ہے اِسکی اظہار بھی موافق بیان دفعہ دار کے تھے بلکہ اُسنے یہ بھی کہا کہ بریگیڈیر صاحب کا داروغہ جو اب سوارون مین نوکر ہے وہی بریگیڈیر صاحب کے مارنے کو مستعد ہوا ہے

اور تجویز یہ ہوئی ہے کہ سوار چھاؤنی سے باہر بر سر سڑک متعین ہونگے تاکہ جو کوئی افسر فرار ہوگا اُسکو راستے مین گرفتار کرکے قتل کرینگے بعد از مشورے کے یہ اصلاح قرار پائی کہ میم صاحبون اور بچون کو مع عورات ولایتی فوراً چھاؤنی سے کوٹھی رزیڈنسی مین پہونچادین اور ایسا ہی ہوا اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ سب افسر بوقت معمولی مس کوٹ مین جاکر کھانا کھاکر اپنی اپنی چھاؤنی مین جاکر شب باش ہون تمام افسر تو اپنی اپنی رجمنٹ مین اور برگیڈیر صاحب مع اپنے رفقا کے توپخانے مین رہین اور ایسا ہی عمل مین آیا اس سبب سے شب کو کچھ فساد نہوا مگر یہ ثابت ہوگیا کہ ارادہ فساد ہوا تھا اور کسی وجہ سے ظہور مین نہ آیا۔

بتاریخ ۳۰۔ تمام اندیشہ فساد بظاہر رفع ہوگیا اور میم صاحبان بھی اپنے اپنے مکانون مین واپس آگئین

بتاریخ ۳۱۔ جون بوقت طلوع آفتاب سب سپاہ کی پریٹ ہوئی اور انھون نے سنا کہ ہم سب راضی ہین جہان چاہو دہلی یا کسی اور جگہ بمقابلہ مفسدان ہمکو بھیجدو بتاریخ ۱ نماز گرجا گھر مین ہوئی بوقت نو بجے شب ایک گھنٹہ بعد دوپہر ایک بنگلہ جو وسط چھاؤنی مین واقع تھا اسمین آگ لگی اور تھوڑی دیر کے بعد مسکوٹ گھر مین سے جو قریب اسّی یا نوے گز کے فاصلے پر اس بنگلہ آتش دیدہ سے تھا آگ نمودار ہوئی اور دونون جل کر بالکل خاکستر ہو گئے اور بنگلہ مس یاتھ بھی جلکر خاک ہوگیا اور بڑی مشکل سے کپتان شٹوارٹ صاحب کا بنگلہ بچ گیا بظاہر معلوم ہوا کہ آگ کسی نے لگائی تھی اتفاقی نہ تھی

اب علامات فساد برملا ہونے لگے اور چند افسرون نے چاہا کہ اپنے عیال واطفال کو کسی اور مقام پر روانہ کرین مگر خیال اس امر کا کہ سپاہ پر اُنکی بے اعتباری ظاہر نہو ورنہ فساد برملا ہوجاویگا یہ ظن غالب تھا اور اسی گمان سے وہ بھی جنھون نے ارادہ کیا تھا اس امر سے باز آئے چند ساعت قبل از نو بجے شب کے یہ خبر چھاؤنی سے آئی کہ توپخانہ بگڑ گیا اور انھون نے توپین بھر لی ہین۔

افسران توپخانہ یعنی کپتان ہاکنس صاحب اور کپتان شٹوارٹ صاحب یہ خبر سنکر چھاؤنی مین گئے اور دیکھا کہ اُنکے آدمی مصروف ہین اور طیاری کر رہے ہین بروقت استفسار سپاہ نے بیان کیا کہ ہمکو یہ خبر آئی تھی کہ ہمپر حملہ ہونے والا ہے اسواسطے ہمنے اپنے بچاؤ کے واسطے یہ سامان کیا تھا افسرون نے انکو سمجھا دیا اور مطمئن کرکے اُنکو چھاؤنی کے اندر روانہ کیا بعد ازین افسران مذکورین برگیڈیر صاحب کے پاس گئے اور اُنکو اس حال کی اطلاع دی اور طمانیت کردی کہ اب بالکل

امن ہے اسی وقت نو بجے کی توپ سر ہوئی گورو زیکشنبہ سے نو بجے کی توپ باغیوں کے سر نہیں ہوا
کرتی تھی کہ ایک توپ قبل از نماز شام بموجب اسکے سر ہوا کرتی تھی اس آواز توپ سے چند آدمیون نے
آکر کہا کہ فساد چھاونی مین ہوگیا اور توپ اطلاع فساد کی سر ہوئی یہ سنکر سب صاحبون نے ہتھیار
باندھے اور برگیڈیر صاحب نے حکم دیا کہ اپنی اپنی چھاونی مین جاوین اور وہ سب بموجب حکم کے گئے
افسرون کے نام ذیل مین درج ہوتے ہین یعنی میجر شیرف صاحب کپتان ہاکس صاحب کپتان سٹوارٹ
صاحب لفٹنٹ کلارک صاحب لفٹنٹ رائیوز صاحب اور ڈاکٹر میک کیلر صاحب جسوقت یہ سب
صاحب بجانب چھاونی روانہ ہوے اسی وقت آواز ہندوقون کی داہنی طرف چھاونی سے
گوش زد ہوئی بازار ہاے چھاونی مین آدمی مسلح جمع ہوے اور جو سامنے انکے آتا تھا
اسکو وہ مارتے تھے چند بنگلون کو آگ لگادی اور شور و غل اور تردد بکثرت پیدا
ہوا جسوقت پہلی آواز ہندوقون کی سر ہو چکی تھین چند سپاہی ۱۲ رجمنٹ کے نے ڈاکٹر میک
میک کیلر صاحب سے کہا کہ چلو چھاونی مین چلکر میجر بلنگ صاحب کو دیکھو وہ زخمی پڑے ہین
ڈاکٹر صاحب اس طرف کو روانہ ہوے اور انکے ساتھ لفٹنٹ پیرسن صاحب ۱۸ رجمنٹ کے
اور لفٹنٹ رائیوز صاحب متعلقہ ۱۲ رجمنٹ بھی گئے راستے مین کئی مرتبہ انپر گولیان سر ہوئین اور
لفٹنٹ پیرسن صاحب کا گھوڑا گولی سے مارا گیا مگر تینون صاحب نہ رکے اور وہان پہونچکر دیکھا
کہ میجر بلنگ صاحب کے سینے کے پار گولی ہوگئی تھی اور وہ زمین پر پڑے تھے اور انکا گھوڑا
مرا ہوا انکے نزدیک پڑا تھا چند سپاہیون نے افسوس ظاہر کیا مگر اسطرح سے کہ انکی باتون سے
بغاوت پائی جاتی تھی اس عرصے مین چند سپاہیون نے ڈاکٹر صاحب کو کہا کہ تم یہان سے چلے جاؤ
اور ڈاکٹر صاحب اور لفٹنٹ رائیوز صاحب دونون برہنمائی سپاہیان مذکور وہان سے روانہ ہوے
راستے مین اکثر انپر گولیان پڑین اور کئی مرتبہ خطرات جان ہوا مگر سب سے بچ کر وہ دریا پار
ہوگئے اور بجانب آگرہ روانہ ہوے ہندوقین وغیرہ قریب پون گھنٹے کے سر ہوتی رہین بعد
ازان موقوف ہوئین اس عرصہ مین میڈ صاحب اور مری صاحب مع عیال و اطفال اور پانچ
یا چھ نوکرون زن و مرد کے کئی سو گز کے فاصلے پر چھاونی سے اس طرف دریا کے کھڑے تھے
اور اس فکر مین تھے کہ کیا کیا جاوے کپتان مری صاحب بھی اپنا بنگلہ ہنگام آتش زدگی خالی کرکے

مع عیال و اطفال میڈ صاحب کے بنگلے مین سونے کو جاتے تھے اور میڈ صاحب خبر فساد کی سنکر
برگیڈیر صاحب کے پاس جانے کو تھے کہ آواز ہاے بنادیق اُنکے گوش زد ہوئین ان صاحبون نے
جب دیکھا کہ بس مکان مین وہ سونے کو ہین اُسکے گرد و پیش بہت سپاہی پہرہ وغیرہ پہ ہین انھونے
چاہا کہ اگر ممکن ہو تو میم صاحبون اور بچون کو باہر مکان مذکور کے پہونچا دین اور اس ارادے سے
اُنکو پچھلے گارد کے مکان مین لے گئے جسکے حوالدار اور سپاہیون نے اقرار اُنکی حفاظت جان کا
کیا بعد ازین کپتان مری صاحب اور کپتان میڈ صاحب برگیڈیر صاحب کے پاس گئے اور اُنکو
اپنے اصطبل کے روبرو کھڑا ہوا پایا صاحب ممدوح نے ان دونون صاحبون سے کہا کہ اب چھاونی
مین جانا بیفائدہ ہے کیونکہ سپاہی راستے مین موجود ہین اور کسی کو سلامت جانے نہین دیتے اور اب
کچھ نہین ہو سکتا اس عرصے مین بندوقین سب طرف چھاونی کے اور شمال اور غرب کے جانب
اس مقام کے سر ہونی شروع ہوئین گولیان اب نزدیک آنے لگین اور برگیڈیر صاحب اور
اُنکے ہمراہی اصطبل کی پشت کی طرف واسطے حفاظت جان کے چلے گئے مگر جب انھون نے دیکھا
کہ اب کچھ چارہ نہین ہو سکتا وہ پھر گارڈ کی طرف آئے اور ہمراہ حوالدار اور چار سپاہی مذکورہ بالا کے
دریا پار ہو گئے راستے مین اُنپر کوئی گولی نہ چلی اور نہ کسی نے اُنکو کسی طرح کی تکلیف دی۔

دس بجے کے وقت تمام پھر امن ہو گیا اور گھنٹے حسب دستور بجنے لگے۔

سوار یون کی پل پر گذرنے کی اجازت نہ تھی اور جو گارڈ وہان متعین تھے وہ ڈراتے تھے
کہ جو ہمارے نزدیک آویگا اُسکو ہم مار ڈالینگے اس گروہ کو میدان مین جاتے ہوے نہایت اندیشہ
پیدا ہوا اور کبھی اُنکے دل مین آتا تھا کہ چھاونی مین جاوین اور کبھی یہ کہتے تھے کہ پھول باغ مین
جانا بہتر ہے آخر کار صلاح یہ قرار پائی کہ پھول باغ ہی جانا مناسب ہے کبھی وہ صدر بازار کی طرف
جاتے تھے تاکہ دریافت کرین وہان کیا ہوتا ہے کیونکہ اب بالکل امن معلوم ہوتا تھا اور کچھ شور نہ
تھا اب قریب بارہ بجے تھے جب وہ قریب دریا کے پہونچے اور دریا اُنسے چند قدم رہ گیا تھا
کہ ایک بنگلے مین آگ لگی اور اُسکی روشنی سے تمام میدان گرد و نواح کا روشن ہو گیا اور تھوڑی گولیان
بھی اُس جانب کو سر ہوئین یہ سنتے ہی انھون نے چھاونی کی طرف پشت کی اور پھول باغ کا راستہ
لیا اور قریب ایک بجے رات کے مقام مذکور مین پہونچے برگیڈیر صاحب اور شیٹ صاحب بھی

اسی وقت وہان پہونچے تھے اور مہاراجہ صاحب نے انکی نہایت خاطرداری کی تھی اور مہاراجہ صاحب نے اپنی فوج کو وہان مسلح طیار کر رکھا تھا آدھے گھنٹے کے بعد میم ہنسی صاحب اور کرسٹی سن صاحب مع ہنسی صاحب کے وہان پہونچے اور قریب تین بجے صبح کے پولیٹکل اجنٹ صاحب اپنی ہشیرہ کے اور لفٹنٹ سیملی صاحب انجنیر کے وہان پہونچے ہنسی صاحب اور انکے ساتھ کی میم صاحبون کو راستے مین نہایت مشکلات پیش آئی تھین اور انکی حفاظت کے واسطے سپاہی گرانڈیل رجمنٹ کے ساتھ ہو گئے تھے۔ مہاراجہ صاحب کو ہر لحظہ خبر پہونچتی تھی کہ کیا چھاونی میز ہوتا ہے اسواسطے یہ تجویز قرار پائی کہ صبح کو سب صاحب آگرہ روانہ ہون کیونکہ مہاراجہ انکو مفسدین سے بچا دینگے کیونکہ یہ معلوم ہو گیا تھا کہ مہاراجہ کی فوج بھی شریک صلاح فساد ساتھ مفسدین کے تھی گو انکی فوج مرہٹہ شامل اور شریک نہ تھی مگر وہ تھوڑے تھے یعنی قریب نصف کے اور نصف فوج اور اقوام کی تھی جو شریک صلاح مفسدین تھے

دوسرے روز وقت صبح ہم سب صاحب مہاراجہ کی گاڑیون مین سوار ہو کر بجانب آگرہ روانہ ہوے جب ہم رزیڈنسی کی کوٹھی مین پہونچے تو دیکھا کہ وہان بھی کئی صاحب چھاونی سے بھاگ کر پناہ گیر ہوے تھے آدھ گھنٹہ وہان مکث کرکے پھر ہم وہان سے بہمراہی سپاہ بودی گارد مہاراجہ صاحب روانہ ہوے ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلہ ذیل تھے میجر منک فرسن صاحب پولیٹکل اجنٹ بریگیڈیر وامری صاحب کمانیر انچیف فوج کنٹنجنٹ کپتان میڈ صاحب بریگیڈیر میجر لفٹنٹ سیملی صاحب انجنیر لفٹنٹ پرسن صاحب انچیف دوم رجمنٹ پیادہ کپتان مری صاحب ماتحت بریگیڈیر یعنی حاکم ثانی چہارم پیدل شیٹ صاحب ڈاکٹر چہارم پیادہ ہنسی صاحب گارنی صاحب اور مارٹین صاحب اور دیگر صاحبان متعلقہ محکمہ تار برقی کپتان میڈ صاحب ۸۰ رجمنٹ شاہی انیس صاحب کی میم اور کرسٹیس صاحب کی میم اور ایک بچہ ہنسی صاحب کی میم اور ایک بچہ اور میڈ صاحب کی میم مع دو بچہ مری صاحب کی میم اور ایک بچہ اور فرسن صاحب کی میم اور تین بچہ سرسن صاحب میم اور پرسن صاحب کی میم اور انکے نوکر سے راستے مین ہمکو لفٹنٹ کلارک صاحب حاکم ثانی دوم رجمنٹ پیادہ اور ڈاکٹر گویک صاحب نمبر ۲ کمپنی توپخانہ جو بمشکل چھاونی سے بھاگے تھے آملے انکے بیان سے ہمکو نہایت اندیشہ قتل ان صاحبون کا ہے جنکا پتا ابتک نہین ملا۔

ہم سب بمقام چندا جو مقام ۱۰ میل گوالیار سے ہے بوقت نو اخت نو بجے صبح کے پہونچے اور چار بجے

شام تک قیام کرکے پھر روانہ دھول پور ہوے بروقت وارد ہونے بمقام مذکور ہمکو خبر ملی کہ بہت آدمی مسلح مقام مذکور مین موجود ہین اور اُنکا ارادہ مصمم ہے کہ ہمکو آگے نہ جانے دین ہوشیاری ہر طرح کی درصورت حملہ آور ہونے گروہ مذکور کے عمل مین آئی اور بعد از بہت توقف اور اندیشہ کے ہم روانہ ہوے اور بخیریت مقام مذکور سے آگے بڑھے اور آگے جاکے سُنا کہ دریاے چمبل کے غارون مین مفسد توپ لیے بیٹھے ہین اور اُنکا ارادہ حملہ کرنے کا مصمم ہے یہ سُنکر قریب مقام ہنگولی کے ہمنے تامل قیام کیا اور تمام شب فکر و تردد مین گذری صبح ہم وہان سے بھی روانہ آیندہ ہوے تھوڑی دور گئے تھے اور یہان سے مقام کھیتری ۵ میل تھا کہ جو سپاہ ہمارے ساتھ تھی اُسنے واپس جانے کا ارادہ کیا اور کہا کہ شہر گوالیار کو مفسدین نے حملہ کیا ہے اور مہاراجہ کا حکم آیا ہے کہ ہمارا وہان واپس جانا بہت ضرور ہے اور وہ واپس چلے گئے اور اُنکے عوض بہت سے ٹھاکر ہماری محافظت کو آئے اور ہمارے ساتھ تا بدریاے چمبل گئے یہان کچھ سپاہ رانا صاحب کی اور ہاتھی ہمارے واسطے منتظر تھے ہم بوقت قریب دو گھنٹہ صبح بمقام دھولپور وارد ہوے اور بوقت غروب آفتاب وہان سے بجانب آگرہ روانہ ہوے میم صاحبون کی اور بچون کی سواری مین گاڑی ہندوستانی تھین اور صاحب لوگ ہاتھیون پر سوار اور سپاہ رانا محافظ اور ہمراہ تھی شب کو راستے مین دو تین مرتبہ اندیشہ ہوا تھا مگر آخر کار قریب نو بجے دس بجے صبح کے ہمنے سفر طے کیا اور بخیر و عافیت آگرہ پہونچے یہان پہونچکر ہم نہایت شکرگزار ہوے کہ بعد از ایسے واقعون کے ہم صحیح و سلامت بمقام محفوظ و امن مین فائز ہوے ۔

روز جمعہ وقت صبح میم صاحبان مندرجۂ ذیل گوالیار سے وارد آگرہ ہوے مین اُنکو راستے مین بہت تکلیف اور وقت ہوئی اور لوگ اُنکے ساتھ بہ بدزبانی و بے آبروئی پیش آئے اس گروہ مین کیمبل صاحب کی میم اور ایکس صاحب کی میم اور بروکٹر صاحب کی میم اور کرک صاحب کی میم اور بلنگ صاحب کی میم اور کوپلنڈ صاحب کی میم اور چند عورات و بچہ ہاے ولایتی یعنی لڑکے مین بھی اُنکے ساتھ تھے اور ڈاکٹر کوپک صاحب کی میم دریاے چمبل کی ریگ مین تکان اور بھوک سے جان بحق ہوئین اس گروہ کے بیان سے واضح ہوتا ہے کہ مفسدین نے صاحبان مفصلۂ ذیل کو قتل کیا میجر بلیک صاحب جو خبر فساد کی سنکر میدان پریٹ پر گئے تھے اُنکے اپنے سپاہیون نے

زخمی شدید کیا اور میجر شرف صاحب بھی اسی موقع پر بہ ضرب گولی ہلاک ہوے کپتان شٹوارٹ صاحب تو اسوقت زخمی ہوے تھے مگر دوسرے روز مفسدین فوج پیدل نے انکو قتل کیا اور کپتان ہاکنس صاحب مع دو بچون کے اور میم شٹوارٹ صاحب کی مع ایک بچے کے بمقام چھاؤنی رسالہ بوقت نواخت ایک گھنٹہ شب مفسدین سپاہ پیادہ کے ہاتھ سے مقتول ہوے اور لفٹنٹ برڈ کٹر صاحب اور جرنیلی ڈاکٹر کرک صاحب اور پادری کوپلند صاحب درمیان چھ اور آٹھ گھنٹہ صبح بروز دوشنبہ تاریخ پنجم قتل ہوے ماسوائے اُنکے سارجن ٹوپشم اور سارجن فیریار سارجن بایک اور سارجن کیلی اور سارجن کرونٹی اور کلشن خواز ہل اور کونٹز اور میم بایک صاحب اور میم برڈ صاحب بھی مفسدین کے ہاتھون سے جان دے بیٹھے القصہ ۹ اصاحبون کے قتل کی تو خبر آگئی اب بھی کچھ اور صاحب لوگون کا پتہ نہین ملتا۔

میم ہاکنس صاحب مع تین بچون کے اور چند دیگر مفرورین کے بتاریخ ۲۲۔ بعد از گوارا کرنے تکالیف اور سختی موسم کے وارد اس مقام آگرہ کے ہوئین۔

صاحبان مفصلۂ الذیل بعد ازین بہ سلامت بمقام آگرہ وارد ہوے مسماۃ فنار اکرونٹی مع ایک بچے کے اور مری بل اور مری مونکس مع دو بچون کے بی بی ذب صاحب اور میم تونیشم صاحب مع پانچ بچون کے اور ربتہ صاحب اور مورس صاحب مع میم صاحبہ اور سارجنٹ بائیب صاحب مع میم صاحبہ۔

دوسرا بیان جو ذیل مین درج ہوتا ہے اُس سے دیگر احوال باقی ماندہ فساد واضح ہوگا۔

بروز شنبہ گذشتہ یعنی ایک روز قبل از وقوع فساد کے چند بنگلون مین آگ لگی بہت سے صاحب لوگ اور ایک یا دو میم مقام واردات پر بدین ارادہ گئے کہ اُنکی مدد بہ حفاظت اسباب وغیرہ کرین اور میم اسواسطے گئین کہ اُن بنگلون کی میم اور بچون کو اپنے بنگلے مین بے آوین وہان جاکر دیکھا کہ سپاہی بدل برآمد کرنے اسباب مین مصروف ہین اور گھر جل رہا ہے کوئی امر ایسا نہ تھا جس سے ارادہ فساد ظاہر ہو بلکہ اُنکی بدل مصروفیت سے کوئی شک جو نسبت وفاداری اور نمک حلالی اُنکے عائد ہوا تھا باقی نہ رکھا چند آدمین جو حرامزادے تھے اُنکے طریق سے کچھ گستاخی پائی جاتی تھی بلکہ ایک نے انمین سے بآواز پست وخفیف یہ کہا تھا کہ آج لوگ کا

تماشا دیکھنے مین آیا کل کچھ اور تماشا دیکھنا پڑیگا یہ کلمہ مفسدانہ سننے مین آیا تھا مگر چونکہ یہ صفائی سے
اور آواز بلند سے نہ کہا گیا تھا جس شخص نے یہ سنا تھا اُسنے دو چار سے اسکا تذکرہ کیا مگر اپنی خفاظت
کی طیاری در صورت فساد برپا ہونے کے کر رکھی تھی روز یکشنبہ تمام دن بخیریت گذرا اور کوئی علامت
فساد کی ظاہر نہ ہوئی تا ہنگام سر ہونے توپ شب کے جب بیوگل بجا اور سب فوج باہر ہوگئی
اس وقت تک سب افسر اپنی سپاہ کی نمک حلالی پر اعتماد کلی رکھتے تھے فساد اول پریٹ پر شروع
ہوا چند افسرون پر گولی چلی اور کچھ بھاگ گئے مگر مفسد اسپر بھی راضی نہو کر بجانب بنگلہ بریگیڈیر صاحب کے
گئے اور وہان جاکر اُنکو آواز گستاخانہ بلایا اور جب وہ باہر نہ آئے تو گولیان مارنی شروع کین وہ قدرت
خدا سے بچ گئے کیونکہ جسوقت وہ کمرے سے باہر جاتے تھے ایک سپاہی نے اُنکا ہاتھ پکڑلیا تھا
مگر اس سے بچ کر وہ حلطے کے باہر بھاگ گئے اور غارون مین جو متصل تھے چلے گئے مفسدین نے
جب بریگیڈیر رامزی صاحب کو نہ پایا تو اُنکا اسباب سب لوٹ لیا اور اُنکے بنگلے کو آگ لگا دی ایک
اور افسر کو اُسکے کارڈ کے سپاہی نے دس بجے رات کو جگایا اور اُن نو نفر سپاہیون مین سے جو اسکے
حلطے مین تھے ایک سپاہی صاحب کے پاس گیا اور اُسنے جاکر کہا خاوند بھاگو سب بگڑ گیا یہ سپاہی ابھی
اُنکے پاس سے علحدہ ہوا تھا کہ سب سپاہی بھاگ کر صاحب کے پاس آئے اور کہنے لگے
کہ بکانات جلتے ہین اگر حکم دو تو ہم اپنی بندوقین بھرین مگر صاحب نے کہا کہ آگ کے منطفی
کرنے کو بندوق کا بھرنا ایک امر بیوقوفی کا ہے یہ سُنکر سپاہی واپس چلے گئے اور صاحب
اپنے بنگلے مین گئے اور وہان جاکر ایک دریچہ مین سے دیکھا کہ سب سپاہی بہ آہستگی اپنی اپنی بندوقین
بھر رہے ہین یہ دیکھکر صاحب موصوف نے اپنے نوکر کو جگایا اور مکان کے عقب سے راہ فرار کی دو
گولیان اُسپر سر ہوئین مگر کوئی نہ لگی وہ وہان سے بجانب دریا روان ہوے اور غارون مین جاکر
پوشیدہ ہو رہے یہان بھی چار گولیان اُنکے اور اُنکے خانسامان کے سر پر سے گئین مگر کوئی نہ لگی اندیشہ
اور خوف اب عالم ہوگیا اور تمام عیسائی اس مقام کے مرد و زن و بچہ بجانب مکان راجہ صاحب بھاگے
جاتے تھے فی الحقیقت یہ بڑے تعجب کا مقام ہے کہ اسقدر میم لوگ اور بچے کیونکر بچا کے ہین اور سپاہیون
کا مانع رہے کہ اُنھون نے ایک میم اور اُسکے بچون کی جان بچائی تھی اسطرح پر کہ انھون نے میم کو مع
بچون کے ایک کوٹھی کی چھت پر بٹھا دیا تھا اور جبتک مفسدین بنگلہ بہ بنگلہ تلاش کرتے رہے انھون نے

اُنکو اُسی مقام پر رکھا مگر جب دیکھا کہ وہ لوگ اب اور بنگلے کے لوٹنے مین مصروف ہین اسوقت اُنکو وہانسے اُتار کر بمقام محفوظ پہونچا دیا اسوقت مین مفسدین کا کام سوائے لوٹنے اور ضائع کرنے اسباب کے اور کچھ نہ تھا تمام جو صاحب لوگ بھاگ گئے اُنکو مہاراجہ صاحب نے بروز دوم روانہ آگرہ کیا مگر وہ لوگ تھوڑی دور گئے تھے کہ ایک سوار نے جاکر خبر دی کہ دربار مین فساد ہوگیا یہ سُنکر جو سوار ہمراہی اُن صاحب لوگون کے تھے اُنھون نے کہا کہ ہم واپس جاوینگے اور اُنکو وہان تنہا چھوڑکر چلے گئے اِس حالت غیر حفاظت مین وہ لوگ بجانب ملک راجہ گئے اور راجہ صاحب نے ازراہ مہربانی اپنے آدمی اُنکے ساتھ تا آگرہ کر دیے مگر یہ آدمی جو ہمراہ تھے سُنا ہے کہ ایسے بدذات اور گستاخ تھے کہ اُن سب صاحبون کو ہر وقت اندیشہ اپنے قتل ہونے کا دل مین آتا تھا اسواسطے کہ وہ سوار بجانب اِنکے بہ نگاہ وحشت انگیز دیکھتے تھے اور زبان انگریزی کی نقل کرکے طعنہ و تشنیع کے کلمات زبان پر لاتے تھے مگر خوش نصیبی ان صاحبون کی سے اُن سوارون کے دل مین ارادہ فساد نہ آیا اور وہ سب اب آگرہ مین موجود اور زندہ ہین مقام رقت اور تاسف کا ہے اور ہمکو بڑا رنج ہوتا ہے جب ہم دیکھتے ہین کہ چند میم صاحبون کا جسم بروقت بھاگنے کے خارہاے پُرخار مین اور چلنے سے سنگ ریزون پر کٹ گیا تھا اور فیمہ ہوگیا تھا۔

افسران و میم صاحبان مفصلۂ الذیل جو متعلق بہ گوالیار کنٹنجنٹ کے تھے بہ سلامت آگرہ پہونچکر آباد مین پہونچے لفٹنٹ لیمارکنڈ اور لفٹنٹ رائل اور لفٹنٹ میک دوگل اور کپتان کارٹر اور کپتان ہیرسن اور ڈاکٹر ولسن اور ڈاکٹر سلیفنٹ اور بی بی پرٹن مع بچہ اور بی بی ہرلسن مع تین بچے اور بی بی لیمارچنڈ مع چار بچے اور بی بی ہیمن مع مس ہیمن اور دو سار جن مشرک اور دو عورتین اور تین بچے جنکا نام مذکور نہین ہے

کوہ منصوری

بمجرد معزول ہونے خبر قتل موقوعۂ مقام میرٹھ و دہلی خوف ہر ایک ساکن کوہ بذا کے دل مین پیدا ہوا۔ چھان اور ڈانڈے اور اور میم لوگ گھوڑون پر سوار بہ لباس خانگی اور سگ ولایتی یعنی وہ سگ جو ہمیشہ فلانیل وغیرہ باد جات گرم مین رہتے تھے اور جانوران خوش آواز اور طوطے وغیرہ تمام یکجا کلب ہوس حسین دو مکان تھے ایک تو کھانا کھانے کا اور ایک کرنے کا وان تھے پچھلے مکان یعنی ارام گاہ مین میم لوگ جاکر جمع ہوئین اسوقت ایک عجب عالم مکان مذکور مین تھا کہ کبھی کسی پہاڑی

آدمی نے نہ دیکھا تھا اور پہاڑی اپنی اپنی میم لوگون کا جنکے وہ نوکر تھے اسباب ضروری لیے جاتے تھے اور سرگوشی کرتے تھے روز بروز یہ خوف کم ہوگیا خصوصاً دلیرانہ استقلال چند میم صاحبون کے سے جو اپنے مکانون سے کلب ہوس مین نہین گئی تھین صاحب کمانڈنٹ بمقام لنڈھور ہر ایک تدبیر واسطے حفاظت اور قائم رہنے انتظام کے عمل مین لائے ایک اجتماع ساکنان منصوری کا بمقام کلب ہوس قرار پایا یعنے متعجب ہو کر آپسمین سرگوشی کرتے تھے اور باقی اس حال عجیب و غریب کو دیکھ کر قہقہہ مارتے تھے اور آپسمین مسخرا و رنداق کرتے تھے فی الحقیقت یہ حال ایسا ہی عجیب و غریب تھا اندفاع اس خوف کا اسطرح پر ہوا کہ بعد نواخت چھ گھنٹے شام سپاہی مع بندوق گشت کرتے تھے اور اگر کوئی بعد اسوقت کے انکی حد مین چلا جاوے تو اُس سے اول پوچھتے تھے کہ کہان جاتے ہو اور کون ہو اور اگر کسی سبب سے جواب دینے مین ذرا بھی توقف ہوا تو گولی سامنے موجود ہوتی تھی مین نے سنا ہے کہ ایک شخص گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا اور گشت والون کے سوال کے جواب دینے مین کچھ تعویق ہوئی وہ فوراً گولی سے قریب مرگ ہوگیا کوہ منصوری کی دوسری صد پر ہڈری سنڈک صاحب کے مدرسہ کے لڑکون کو مسلح کیا تھا اور وہ شب کو گشت روز کرتے تھے اور نہایت خوشی سے ایک کھیل سمجھ کر تمام شب پھرتے رہتے تھے اسمین شک نہین کہ انکو اس گشت سے نہایت خوشی تھی مگر جنگارات کا آرام جانتا رہا تھا انکو تو بہت ہی اچھا معلوم ہوتا ہوگا آخر کار جو نہایت خوفناک تھے وہ کوئی تین روز سختی اٹھا کر اپنے اپنے قدیم مکانون مین واپس چلے گئے۔

احتیاط اور تدابیر ہر طرح کی عمل مین آئی کہ اگر بازار والے کچھ فساد برپا کرین تو اُسکے اندفاع کے واسطے کارآمد ہو گورہ سپاہی کنونیلسنٹ ڈپو کے سب مسلح کیے گئے اور بازار مین اور دیگر مقامات لنڈھور و منصوری مین واسطے پہرہ کے تقسیم ہوئے صاحب لوگ بھی بخوشی مستعد ہو کر ہر شب راستون مین گشت کرتے تھے ماسوائے اندیشہ عید و بقرعید کے اور کسی روز کسی طرح کا اندیشہ سوء انتظامی کا منصوری اور لنڈھور مین نہوا اور وہ اندیشہ بھی خفیف بے اصل تھا۔

برہام پور

تاریخ یکم اگست گھاٹ سے ورود ہونے رجمنٹ شاہی کا ذریعہ اسلح گرفتن سپاہ سوار و پیادہ مقام

مقام ہذا کا نیک تصور کیا گیا سیاہ گورہ خشکی پر آکر مقیم ہوئی اور سیاہ ہندوستانی کو حکم پریٹ کا صادر ہوا اسی اثنا مین جہازہاے دخانی پر حکم گیا تھا کہ وہ بھی اپنے تئین مقابل میدان پریٹ کے لگا رکھین بعد از قلیل قواعد کے ایسی ترکیب ہوئی کہ سیاہ مذکور کے دونون جانب سیاہ گورہ آگئی اور سوار مقابل مین تھے اس موقع پر حکم ہوا کہ ہتھیار رکھدو سیاہ و پیادہ نے فوراً تعمیل حکم کی اور سوارون نے بھی اطاعت کی مگر بعد از تامل جب اسلحہ پریٹ پر لے لیے تو سیاہ گورہ کو حکم ہوا اور ہتھیار جو انکی چھاونی مین اور بازار مین ہون وہ بھی تلاش کرکے لے آوین ان دونون مقامون سے بھی بہت ہتھیار برآمد ہوے بعض بندوقون مین جو سیاہ سے لی گئی تھین گولیان بھری ہوئی تھین اور بعضے سوارون کے زینون مین سے ماسواے کارتوس وغیرہ معمولی کے اور کارتوس اور گولیان برآمد ہوئین۔

مادھوپور

بتاریخ ۱۴ مئی ہندوستانیون مین یہ خبر منتشر ہوئی کہ ۴ رجمنٹ ہندوستانی بمقام نوریور جو ۲۰ میل کے فاصلے پر یا کچھ اس سے زیادہ مقام مادھوپور سے واقع ہے شب پیوستہ کو بگڑ گئی اور انھون نے اپنے افسرون کو قتل کیا اور شہر کو لوٹ لیا اور اب وہ اس مقام پر خزانہ لوٹنے کو آتے ہین دراصل یہ خبر غلط تھی کیونکہ رجمنٹ چہارم تمام فوج ہندوستانی مین بہتر اور نیک وضع تھی اور اس خبر کی کچھ اصل نہ تھی مگر تاہم ایک اندیشہ اس سے پیدا ہوا میم لوگ اور لڑکے آدھے گھنٹے کے عرصے مین طیار ہوے اور فرار شامل شملہ یہان بھی عام ہوگیا اور ایک ایک مکان مین بہت سے لوگ جمع کیے گئے گو گرمی روز بروز بہ شدت تھی دس میم صاحبان اور بارہ لڑکے ایک اور سیر سڑک کے مکان مین جو بفاصلہ قریب ۲ میل کے چھاونی سے تھا جمع ہوگئے اور وقت شام ہمراہی اور سیر سب وہان سے روانہ ہوکر براہ گورداس پور بمقام امرت سر وارد ہوے۔

ادھر تدابیر واسطے مقابلے مفسدین کے عمل مین آئین اور وہ یہ تھین۔

اکزیکیوٹو انجنیر کا دفتر خانہ بمقام مناسب واسطے مقابلے کے متصور ہوا اور دو کھنہ توپین جو صرف دیدار تھین اور کارآمد نہ تھین کارخانہ جات سے لاکر بالاخانہ مقام مذکور پر چڑھائی گئین اور خندق گرد مکان کے کندہ ہوئی اور دروازے تختون سے پاٹ دیے گئے اور دیوار بالاخانہ پر لوہے کی چادرین کھڑی کی گئین کہ محافظین کی حفاظت کرین اور طوق قلعداری کا عمل مین آیا

اس مقام مین جابجا گاردہاے مضبوط برقندازان قائم کیے گئے ہر ایک شخص اپنا مکان چھوڑکر شبکو دفترمذکورمین مع اسلحہ آکر رہتا تھا یہ طریق قریب ایک عشرہ یا تین ہفتون کے جاری رہا بعد ازان چونکہ کوئی علامت فساد کی ان اضلاع مین نظر نہ آئی ہماری گرم جوشی اور شجاعت کم ہو گئی اور شب کو اٹھکر ایک گھنٹہ گشت وغیرہ کرنا ہر ایک کو اب بیک جبر معلوم ہوا اس لیے ہم سب اپنے قدیم طریق پر چلنے لگے اور ہماری اوقات معین دوبارہ قائم ہوئی۔

امنیت مادھوپور کی ایک مرتبہ پھر باعث فساد سیالکوٹ کے تخلل پذیر ہوئی تھی مفسدین مذکورین نے یہ ارادہ کیا تھا کہ مقام مذکور مین آوین بلکہ اکثر لوگ انکے بہیر کے بازار مین آبھی پہونچے تھے مگر پکلسن صاحب نے کہ ہزیر پنجاب تھے انکے تعاقب مین آکر انکو مار کر وہان سے نکال دیا۔

کوہ نینی تال

بعض شخصون نے یہ خیال کیا تھا کہ شال فساد شملہ و منصوری اس کوہ پر کچھ فساد نہوگا کیونکہ زمانہ فساد مذکور کو بہت گذر گیا تھا مگر یہ خیال باطل ہو گیا اور یہان بھی باشندون کو اندیشہ جان پیدا ہوا باعث اسکا یہ تھا کہ ایک چٹھی ضروری کپتان رامزی صاحب کے پاس سے اس مضمون کی آئی کہ تین ہزار مفسدین بریلی خنکو خان بہادر خان نے آمادہ کیا تھا بجانب کوہ مذکور آتے تھے اور دریاے کچا کو کہ یہ فاصلہ بیس میل دامن کوہ سے جاری ہے اور حسین ترائی بھی واقع ہے عبور کر چکے تھے یہ خبر وحشت اثر سنکر سب میم صاحبون کو روانہ کو الموڑا کیا یہ اندیشہ فساد آخر ماہ اگست مین پیدا ہوا تھا مگر غلطی اس خبر کی جلد دریافت مین آگئی اور میم لوگ واپس یہان آکر بطور سابق جا کرین ہمین بماہ آیندہ یعنی ماہ ستمبر ایک اور خبر اس مضمون کی آئی جس سے لوگون کو پھر اندیشہ بجان پیدا ہوا کہ مولی خان مع تین ہزار سپاہ کے کنارہ دریاے کچا پر آپہونچا ہے اسپر پچاس سپاہی گورکھہ بسرکردگی کپتان ملول صاحب اور لفٹنٹ جیمین صاحب مع تمام سواران غیر آئین جو ہمراہ عہدہ داران بریلی آئے تھے بسرکردگی انسائن میجر صاحب بتعاقب بلدوانی جو براہ بریلی واقع ہے روانہ کیے گئے قریب تین بجے صبح کے کپتان صاحب موصوف نے لکھ بھیجا کہ دشمن قریب ہین مگر تمہارا فوج معلوم نہین کہ کتنے ہین یہ خبر سنکر ایک اور کمپنی گورکھہ کی بسرکردگی لفٹنٹ کریوس صاحب اور تمام سپاہ پولس زیر حکم رئیڈ صاحب روانہ ہوئی اور فوج ملشیا کو حکم ہوا کہ جسوقت توپ اطلاعی سر ہو اسی وقت

روانہ جنگ گاہ کے ہوں ۔

تمام افسران رخصتی مع کالون صاحب اسسٹنٹ کمشنر کو حکم ہوا کہ کوہ الموڑا سے اپنے مقام پر آکر شامل اس خونریزی کے ہوں مگر دیکھو کہ تمام خیالات سرد مرغیوں کے اور توپلے رم کی اور دیگر سامان سفر یا لڑائی وغیرہ کے جو ناگوار تھے مگر اسباب میں باندھے جاتے تھے ایک دستی چٹھی کپتان صاحب موصوف سے رفع ہو گئی مضمون اسکا یہ تھا کہ سبب اندیشہ باطل مذکور سابق کا یہ تھا کہ چند زمین داروں نے بندوقین واسطے بھگانے شیروں کے سرکی تھین جنبر گمان آمد فوج مفسد کا کیا گیا تھا مگر نینی تال میں ایک مرتبہ اور بھی اندیشہ ہوا یعنی بتاریخ ۱۷ ستمبر خبر آئی کہ خان بہادر خان کی سپاہ نے آکر مقام ہلدوانی لے لیا صداقت اس خبر کی اس سے اور زیادہ ہوئی کہ چند عہدہ داران ہندوستانی و دیگر مفرورین مقام مذکور سے یہاں وارد ہوئے باستماع اس حال دو سو اسی سپاہ گورکھا اور ستر سپاہ نو بھری اور باقی ماندہ سوار ان ہشتم رسالہ غیر آئین مع ایک دستہ فوج ملشیا کو حکم کوچ کا ہوا اور وہ سب روانہ ہو گئے ۔

بروقت زیر کوہ پہونچنے اس فوج کے علامات دست برد مفسدین نمودار ہوئیں یعنی مفسدین نے ایک گانون جلا دیا تھا اور ڈاک بنگلہ واقع کاٹھ گودام کو بھی آگ دے دی تھی اور قریب کھیڑ پنجاہ پالکی اور ڈولی کو اور دیگر اسباب کو ضائع کر دیا تھا جبکہ یہ فوج آگے بڑھی تو اُنسے بھی اطلاع دی کہ مقام ہلدوانی دشمنون کے قبضے میں ہے اور وہ مستعد پیکار ہیں اس فوج میں اب طیاری حملہ کرنے کی ہوئی اور ہماری بیجزوی فوج بائین شایستہ وطریق باگستہ قدم زن پیشرکی ہوئی سامنے توسداری رکھی گئی اور سکرمشہ یعنی سپاہ منتشر دونون جانب جنگلون میں دیکھتے ہوئے جاتے اور فوج واسطے بہ آئین قواعد راستہ بہ قدم زن تھی بعد از قلیل عرصے کے ہلدوانی نظر پڑی اور اُسکے سامنے دشمن بھی صف بستہ کھڑے تھے پانچ یا چھ جھنڈے لہرا رہے تھے اُنکی تعداد شمار نفری اسوقت میں ناممکن تھی مگر از روے اخبارون کے اور اطلاع کے اور اُنکی شوکت اور شان کے معلوم ہوتا تھا کہ کم از پانصد و پنجاہ یا شش صد آدم جنگی ہونگے ہماری فوج آہستہ آہستہ قدم زن تھی جب قریب دو سو گز کے فاصلے پر پہونچی تو سوارون کو حکم ہوا کہ سامنے سے راست و چپ ہو جائیں اور گانوں کے گرد ہو کر دشمن کا عقب مارین اور سپاہ پیادہ اُنکے آگے سے حملہ آور ہو کی جسوقت دشمن نے

یہ ترکیب دیکھی انمین بھی ایک حرکت پیدا ہوئی مگر فوج پیادہ نے فوراً حملہ کیا اور ایک صدا ایسی شور انگیز کی کہ جسے امزادے تاب نہ لاکر متفرق ہوکر فراری ہوے اور اب تماشا ہوا کہ شجاعان گورکھے نے قدم دو چند بڑھا کر مرادزادون کو لے لیا اور دس دس بارہ بارہ آدمیون کو ہر قدم پر مارنا شروع کیا چونکہ جنگل دونون جانب راستے کے نہایت گنجان تھا دشمن جھاڑیون مین بھاگ گئے مگر گورکھے بقاعدہ سکرش منتشر ہوکر انکا تعاقب کیا اور جہان جو ملا وہین اُسکو خاک کے برابر کیا اور تعاقب کئی میل تک کرتے رہے ادھر سواران نے بھی اصل جماعت مفسدین کا تعاقب کیا تھا اور انکو گھیر کر تہ و بالا کر ڈالا تھا قریب پانچ میل تک کاٹنا اور قتل کرنا جاری رہا حتی کہ کوئی آدمی دشمن کا نظر نہ پڑتا تھا کیونکہ جو بچ کر بھاگ گئے تھے وہ جنگل مین چلے گئے تھے اور جنگل ایسا گنجان تھا کہ آسمین تعاقب غیر ممکن تھا اور سیاہ پیادہ نے دشمنون کا تعاقب وہان تک کیا جہان تک نسے ہو سکا۔

ملتان

بروقت آنے خبر فسادات مقامات مختلفہ سے سپاہیون نے سکندر صاحب کے سوارون سے سازش کرنی شروع کی جنکو انھون نے بتسلیم اچاہا کہ انکے شامل ہون مگر نہوے سوارون نے یہ سب حال بے کم و کاست اپنے کمانڈنگ افسرون کے گوش گزار کیا اور افسرون نے حکم دیا کہ ایک کمیٹی سب عہدہ داران ہندوستانی ۶۲ اور ۶۹ رجمنٹ ہندوستانی اور سواران سکندر صاحب کی جمع ہو اس کمیٹی مین مقدمہ کارتوس کا پیش ہوا اور سب ہندوستانیون کو بخوبی سمجھا دیا گیا کہ کارتوس وہی ہین جو تیس برس سے وہ لوگ برتتے ہین اور اُن سب کی قسم مین بھی آگیا اور سب راضی برضا رخصت ہوے بروز دوم وقت صبح سب سپاہ کی پریڈ ہوئی اور اُنسے دریافت کیا گیا کہ انکو کچھ عذر ان کارتوس مین باقی ہے یا نہین کسی نے عذر پیش نہ کیا مگر ہر طرح کی تدبیر عمل مین آئی کہ ناگہانی فساد سے کبھی کچھ اندیشہ باقی نہ رہا خزانہ قلعہ مین بھیجا گیا اور توپخانہ بھی قلعہ ہی مین رکھا گیا جو پہرے پلٹن پولیس کے تھے انکو حکم ہوا کہ قلعہ مین جاکر اپنی چھاؤنی مین رہین سواران پولیس بھی جو باہر تھانجات تھے وہ بھی ملتان مین طلب ہوے۔

شروع ماہ اگست مین ۶۲ - اور ۶۹ رجمنٹ نے کچھ کچھ ارادہ فساد کا ظاہر کیا اول رسالہ غیر آئین ابتک نمک حلال اور جادۂ اطاعت مین مستقیم تھا اور جب اول رسالہ پنجاب اور

دوم پیدل پنجاب ملتان مین وارد ہوے دونون رجمنٹہاے مذکورہ بالا یعنی ۶۲ و ۶۹ کے ہتھیار لے لیے گئے اور قبل از لینے اسلحہ کے ایک صوبہ دار میجر اور ایک حوالدار میجر اور نو سپاہی رجمنٹ مذکور کے توپ سے اڑانے گئے تھے اور یہ امر ثابت ہوگیا تھا کہ دونون رجمنٹ مذکورہ بالا نے ارادہ مصمم کیا تھا کہ فساد کرکے ہر ایک انگریز کو قبل از وارد ہونے سپاہ مطلوبہ کے قتل کرین مگر خوش طالعی سے ایسا نہونے پایا۔

ایک وقائع نگار باقی ماندہ حال اس مقام کا اسطرح بیان کرتا ہے کہ جب تدابیر ضروری واسطے مقابلہ کرنے مفسدین کے عمل مین آئین تو یہ بھی گھاٹون پر حکم بھیجا گیا کہ جو شخص فوج سے بھاگ کر گھاٹ پر آوے یا بروقت استفسار سبب معقول واسطے عبور دریا کے بتلا نہ سکے تو اسکو گرفتار کروا کر تاریخ ۱۰ جون کچھ علامات فساد کے رجمنٹہاے ۶۲ و ۶۹ سے نمودار ہوے اور یہ تجویز قرار پائی کہ انکے ہتھیار چھین لینے چاہین اور میجر چمرلین صاحب کمانڈنگ اول رسالہ غیر آئین نے ایسی خوبی اور خوش اسلوبی سے انکے اسلحہ لیئے کہ ایک قطرہ خون بھی نہ گرا جب ان دونون رجمنٹون کے ہتھیار لیے تو ایک کمپنی گورہ متعلق توپخانہ اور اول رسالہ غیر آئین اور اول رسالہ کشادہ پنجابی اور دوم رجمنٹ پنجابی موجود تھین جب یہ امر ختم ہوچکا تو افسرون کی یہ تجویز ہوئی کہ تحقیقات سپاہ در باب بلوہ برداری شروع ہو اور باعانت میر برکت علی وزیدی میجر اول رسالہ غیر آئین کے اکثر سپاہی مجرم ثابت ہوے حسب اطلاع دہی میر مذکور کے صوبہ دار میجر ناہر خان گرفتار ہوا اور جنرل کورٹ مارشل مین اسکی تحقیقات ہوکر جرم بغاوت اسپر ثابت ہوا لہذا اس جرم کی پاداش مین روبرو سب سپاہیون کے توپ سے اڑا دیا گیا اور کئی سپاہی وغیرہ ان رجمنٹون کے اسی طرح اڑائے گئے۔

بماہ ستمبر اقوام خانہ بدوشان نے جو قریب گوگرہ کے رہتے تھے کچھ فساد کیا انھون نے تحصیل کبیر والہ تھانہ کانویا اور چند دیگر مقامات پولیس پر جو براستہ ملتان درمیان مقامات دوبرجی اور گوگرہ کے واقع تھے حملہ کیا یہان سے تین دستہ فوج بسرکردگی میجر چمرلین صاحب اور کپتان سمسن صاحب اور کپتان ہوسکن صاحب روانہ ہوے اور بتاریخ ۲۵ سرکشونکو شکست فاش دی انکا اسمین نہایت نقصان جان ہوا مگر ہماری جانب بھی برکیلی صاحب

اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گورگہ کام آئے اُنکے ہمراہیون نے اُنکو چھوڑ دیا تھا اور وہ تنہا لڑکر مر گئے
ایک روز پیشتر اس واردات کے کپتان سمن صاحب کے دستہ پر جسمین ۸۰ سوار اور ۱۰۰ پیادے
تھے مفسدین بمقام جگیر احملہ آور ہوئے تھے اور اُنکا مقابلہ اُس جانب سے خوب ہوا آخرکار
تاب نہ لاکر مفسد فراری ہوے اور مقام جلیرا قبضۂ فوج سمن صاحب مین آگیا سوائے ان
اقوام کے ایک اور قوم نے جو بنام کہرل مشہور تھی بسرکردگی احمد خان کچھ فساد برپا کیا تھا مگر
کچھ فوج لاہور سے اور کچھ ملتان سے وہان گئی اور احمد خان گرفتار ہوکر قتل ہوا اُسکے گرفتار ہونے
ہی تمام قوم منتشر ہوکر بھاگ گئی اور پھر آکر انھون نے اپنے تئین سپرد اولیاے دولت سرکار کر دیا۔

فیروزپور

بتاریخ ۱۳ ماہ مئی وقت نو ساعت دو گھنٹہ بعد دوپہر خبر ہوئی کہ ۵۴ اور ۵۷ رجمنٹ آمادۂ فساد
ہین اسلیے تمام میم لوگون کو اور عیسائی عورتون کو ہدایت ہوئی کہ میگزین مین جسکے گرد خندق
وغیرہ طیار کی گئی ہے جاکر رہین اور دونون رجمنٹہاے مذکورۂ بالا اور رسالۂ دہم غیر آئین
کی اپنے اپنے میدان پریٹ پر پریٹ ہوئی۔

رسالہ متصل دیوار آرسنبل کے نصب کیا گیا اور ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی کو حکم ہوا کہ عقب
چھاؤنی گورہ جاکر قیام کرین اور ۵۴ رجمنٹ ہندوستانی کو حکم ہوا کہ شمال صدر بازار کے
جاکر مقیم ہون مگر جب وہ بازار کے سرے پر پہونچے تو انھون نے وہان کمک کیا اور
آگے جانے سے انکار کیا اور اپنی بندوقین بھر کر بجانب میگزین پلٹ پڑے اور وہان
جاکر شمالی و مغربی برج میگزین پر جاکر کھڑی ہوے اور دل مین فکر کرنے لگے کہ اب کیا
کیا کرنا چاہیے اس فکر مین تھے کہ کمپنی ۵۷ رجمنٹ نے جو میگزین کے اندر تھی انکو اطلاع
دی کہ اُس برج مین رسی اور زینہ موجود تھے بعضے شخصون نے یہ سامان مفسدین کے
پاس پھینک بھی دیا جسکے ذریعے سے وہ برج پر چڑھکر باہر کی دیوار میگزین پر زینہ لگا کر چڑھ گئے
یہان یہ بھی بیان کرنا چاہیے کہ قبل از پریٹ کے ایک کمپنی گورہ ۱۶ رجمنٹ شاہی قبل از کوچ
کرنے سپاہ ہندوستانی کے میگزین مین واسطے بدلنے کمپنی ۵۷ رجمنٹ کے جو وہان تعینات
تھی روانہ ہوئی تھی اور اگر اُنکی ہوشیاری مدد نہوتی تو مقام فیروزپور کچھ عرصے کے واسطے

ہمارے قبضے سے نکل جاتا جب مفسدین کے تین سو سپاہی میگزین مین گھس گئے انھون نے تو شور وغل کیا اور اُس دروازے کی طرف روانہ ہوے جسمین سے راستہ گودام اسباب جنگی وغیرہ کی جانب جاتا تھا مگر پانچ سپاہی ۶۱ رجمنٹ شاہی نے انکو وہان سے نکالدیا اس طور پر کہ سب نے ایک مرتبہ انپر بندوقین سر کین جنکی گولیون سے قریب بارہ مفسد مارے گئے اُسکے بعد وہ وہان سے بھاگ نکلے اس ہنگامہ مین کرنیل رڈمنڈ صاحب کمانیر گورہ کے زانو پر زخم گولی لگا تھا مفسد اسکے بعد بجانب غرب اس ارادے سے روانہ ہوے کہ فوج گورہ کے عقب جاکر مارین مگر انمین بھی انھون نے غلطی کی کیونکہ ۶۱ رجمنٹ شاہی نے انکو ہر جگہ سے نکالدیا آخرکار مفسد دیوار پر سے باہر کو پھاندے اور گورہ سپاہی نے انکو مار کندون کے نیچے گرادیا فوج قلعہ داری کی کمک کو دو کمپنی اور سپاہ گورہ ۶۱ رجمنٹ کی اور دو توپین زیر حکم لفٹنٹ اینجلو صاحب کے آئین اب جو کمپنی ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی کی قلعے مین تھی اُنسے بھی علامات فساد کے ظاہر ہوے یعنی انھون نے ایک روز بغیر حکم کے اپنی بندوقین بھرنی شروع کین مگر لفٹنٹ اینجلو صاحب نے اپنی دونون توپین انکی جانب درست کین اور انمین گراپ بھرنے کا حکم دیا اس تدبیر سے یہ مدعا ۶۱ رجمنٹ شاہی انکے ہتھیار چھین لیے اور انکو قلعے سے باہر کردیا ۵۴ رجمنٹ ہندوستانی بجانب برف خانہ روان ہوئی اور اپنی سپاہ مقتولین کو اٹھالیگئی اور قبرستان مین جو متصل قبرستان انگریزان واقع ہے لیجا کر ڈالدیا شب کو قریب دو سو مفسد والین چھاونی مین آئے اور دس دس بیس بیس سپاہی یکجا ہو کر آگ لگانے مین مشغول ہوے کسی نے گرجا گھر پروٹسٹ کا اور کسی نے رمس کتیھلک کا جلادیا اور اسی طرح دو خالی ہسپتال اور ۶۱ رجمنٹ شاہی کا مس کوٹ گھر اور بنگلہ ہاے افسران اور پانڈ ماسٹر کا بنگلہ اور کپتان بلوم فیلڈ صاحب کا اور کپتان سیلنڈ صاحب کا اور میجر ہاروی صاحب کا اور کپتان کاٹن صاحب کا اور میجر الفرٹ صاحب کا اور لفٹنٹ بیکر صاحب کا بنگلہ جلادیا اور برآمد رتھ صاحب کا بنگلہ مسمار کردیا اور بلول صاحب کا مکان ٹورڈا لفٹنٹ کنیڈی صاحب کا بنگلہ جلادیا غرض کہ کل بنگلے جلاکر خاک کردیے اس آتش زدگی مین کسی نے انکو منع نہ کیا اور نکوئی اُنکے برروآیا مگر جب گرجا گھر رومن کتیھلک کا جلانا شروع کیا ہیوس صاحب سوداگر کے بیٹے نے ایک سپاہی کو گولی سے مارہ یا اُسکے مرنے سے سب خائف اور

خوف زدہ ہو گئے روز دوم مفسدین نے بوجنا مکانات افسران کا شروع کیا مگر ایک دستہ ۱۱ رجمنٹ شاہی اور دہم رسالہ غیر آئین نے آکر انکو نکالدیا اور چند انکے آدمیون کو مار دیا۔

قریب سات بجے صبح کے اسی روز بدین اندیشہ کہ میگزین ۴۵۔ اور ۵۷ رجمنٹ کا مفسدین کے ہاتھ نہ لگ جاوے توپخانہ دونون سے دو توپین طلب ہوئین اور دو گولے انمین مارے کہ وہ سب میگزین اڑا گیا اسی روز ۵۷ رجمنٹ کے ہتھیار چھین لیے اور مفسدین ۴۵ رجمنٹ ہندوستانی نے جو قریب دو سو کے تھے خود اکر وردی اور اسلحہ اور نیز اپنے تین سردسر کار کر دیا ہر طرح سے اب امن معلوم ہوتا تھا ساکنین صدر بازار شہر فیروزپور مین چلے آئے اور شہر کی مضبوطی کی گئی اور سپاہ جو میجر بارسدین صاحب نے خاص کر واسطے شہر کے بھرتی کی تھی شہر مین تعینات ہوئی تمام صاحب لوگ مع عیال کے میگزین مین اگئے صرف کوٹ صاحب اور میوس صاحب سوداگر اپنے اپنے مکانون مین رہے مگر انھون نے اپنے مکانون کی سب طرح مضبوطی کر لی تھی اور سوداگران پارسی نے بھی اپنے مکانون کو خوب مضبوط کر لیا تھا اور وہ بھی میگزین وغیرہ مین نہ آئے۔

یہان پر یہ بیان نہ کرنا انصاف سے بعید ہے کہ رسالہ دہم نے اور ان سوارون نے جنکو میجر بارسدین صاحب نے بھرتی کیا تھا بہت کارنمایان کیے اور انکا چلن بہت درست اور عمدہ رہا اور استقلال اور جفاکشی بریگیڈیر اسن صاحب اور میجر بارسدین صاحب اور کپتان یوس صاحب اور کپتان سمن صاحب اور کپتان مرسر صاحب کی مع جنرل کورٹمنڈ صاحب کے در باب انسداد مفسدی کے مشتق تعریف اور توصیف کے ہے۔

ایک روز رپوٹ سے حال ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی کا اسطرح واضح ہوتا ہے کہ بتاریخ ۱۳ ماہ مئی ۵۷ رجمنٹ کو حکم ہوا تھا کہ وہ چھاونی سے کوچ کر کے بفاصلہ ایک میل سڑک کلان پر قیام کرین بوقت نو ساعت پانچ گھنٹہ صبح کے روانگی شروع ہوئی اور سپاہی بانتظام تمام بطور شایستہ روانہ ہوے اور سب چیز اپنی سوائے کوٹ کے لین مین چھوڑ گئے اور بوقت وارد ہونے مقام مقصود پر اپنے کاروبار شب باشی مین مشغول ہوے اور در باب سوختہ کرنے چھاونی کے انھون نے کچھ نہ کہا عرصہ قلیل گذرا ہوگا کہ میگزین رجمنٹ کا اڑا دیا گیا

اس واقعہ سے لوگ کچھ عادہ استقلال سے علیحدہ ہونے کو تھے مگر جب انھون نے یہ سنا کہ واقعہ یہ حکم صاحب برگیڈیر عمل مین آیا ہے وہ پھر قائم ہوگئے اور اپنے ڈیرے وغیرہ نصب کرنے لگے تھوڑے عرصے کے بعد برگیڈیر میجر صاحب تشریف لائے اور بے تامل آکر کہا کہ حکم سرکار یہ ہے کہ ساری رجمنٹ اپنے ہتھیار دیوے یہ سنکر البتہ سب سپاہی متامل ہوے اور آپسمین سرگوشی کرنے لگے بعد ازین کمانڈان افسر لائٹ کمپنی نے اپنے سپاہیون کو واسطے حوالے کردینے اسلحہ کے کہا اور ساری کمپنی نے بے تامل اور بلا تکرار اپنے ہتھیار سپرد کردیے ایک لحہ نہ گذرنے پایا تھا کہ صاحب کماندر مذکور نے دوبارہ انکو اسلحہ حوالے کردیے اور انکو برگیڈیر صاحب کے مکلے پر لیگیا وہان بھی سب سپاہیون نے حسب الحکم ہتھیار حوالے کردیے اور موافق حکم کے اپنی چھاونی مین گئے اور انکے افسر بھی انکے ساتھ لین مین گئے بہت عرصہ انکو چھاونی مین وارد ہوے نہ گذرا تھا کہ تمام چھاونی ۷۱ رجمنٹ شاہی اور سوار اور توپخانہ سے پھر گئی یہ لوگ بہ تعاقب ۵۴ رجمنٹ ہندوستانی جنھون نے رخ چھاونی کا کیا تھا آئے تھے اب کسی شخص نے سپاہیان رجمنٹ ۵۷ کو حوالے مقام پر تھے خبر دی کہ لائٹ کمپنی قتل ہوگئی اور اسکے ہندوستانی افسرون کو فوج گورہ نے مار ڈالا اس خبر سے وہ لوگ سب گھبرائے اور یکبارگی سب نے اپنے ہتھیار اٹھا لیے اور انمین سے قریب دوسو پچاس ۲۵۰ یا دوسو ستر سپاہیون کے وہان سے دوڑ پڑے اور باقی سب اپنے مقام پر رہے اور شام کو بنگلہ برگیڈیر صاحب کے گئے اور اپنے ہتھیار حوالے کرکے اپنی چھاونی مین واپس گئے بعد ازین انکا طریق اور رویہ مثال سپاہیان نیک وضع رہا اور اکثر لشکر مین کے کارسرکار پر موجود ہین۔

تا ریخ ۷ ۔ باقی ماندہ سپاہ ۵۴ رجمنٹ ہندوستانی کے جنمین نو سردار اور ۳ حوالدار اور ۱۸ سپاہی تھے ہتھیار چھین لیے بعد ازان بوقت نو ساعت ۹ گھنٹہ صبح ایک بازو ۱۷ رجمنٹ شاہی کا جسکے ہر دو جانب تین تین توپین رکھی گئین تھین اور ایک دستہ سوارا ن رسالہ سوم میدان مین آئے اور مقدمین ۵۴ رجمنٹ ہندوستانی بلباس قدیم یعنی اپنی پوشاک ہندوستانی پہنے ہوے بجانب راست جمائے گئے اور ۵۷ رجمنٹ ہندوستانی بجانب

چپ کھڑی ہوئی اسطرح سے تین ضلع ایک مربع کے بنا ئے بعدہ توپخانہ حرکت مین آیا من بعد لفٹنٹ ہوگن صاحب کو ارٹر ماسٹر ۴۵ رجمنٹ کے نے آگے بڑھ کر اور روبرو ۴۵ رجمنٹ کے کھڑے ہو کر باآواز بلند وزبان صاف اور بامحاورہ اردو مین حکم مہدر سنایا اور ۵۷ رجمنٹ کو بھی حکم سنایا گیا بعد ازان سپاہیان ۴۵ رجمنٹ کو جو مفسد ہو گئے تھے حکم ہوا کہ سیدھے ہو کر چھاونی سے باہر چلے جاوین اور دو توپین اور دستہ رسالہ دہم انکے ہمراہ ہوا۔

ایسی تابعداری اور نمک حلالی دیکھ کر کون خیال کرتا کہ یہ رسالہ جسنے اسوقت ایسا کارنمایان کیا یعنی مفسدین کو باہر نکالا اور آپ جادہ اطاعت پر قائم رہا چند روز بعد منحرف ہو جاویگا مگر ایسا نہی ہوا یعنی چند عرصے کے بعد یہ بھی سرکار سے برگشتہ ہو کر مفسدین کے شامل ہوا۔

رسالہ دہم نے بھی آخرکار پیروی اپنے بھائی مفسد کی کی اونلسن صاحب ڈاکٹر اسپان یعنی بساولتری ولایتی کو مار کر فراری ہوے کل کے روز گورہ لوگونکو اور خصوصاً گولہ اندازون کو کھانے پر دیکھکر اور اس موقع کو مفید تصور کرکے یہ رسالہ یکایک توپون پر گرا اور جو دو ایک گورے وہان تھے انکو قتل کیا لیکن جو جزوی سپاہی گورہ ۱۶ رجمنٹ شاہی کے وہان موجود تھے یہ حال فساد کا دیکھ کر مفسدین پر حملہ آور ہوے اور توپین انسے چھین لین اور اشارات اطلاع دہی فساد ظاہر کیے امیر توپین میگزین کی سر ہونی شروع ہوئین اور گراپ اور کانستر گولیون سے بہت گھوڑے اور سپاہی مارے مفسدین تاب مقابلہ نہ لاکر ولفرار لائے اور جو گھوڑا انکو ملا اسپر سوار ہو کر بھاگے راستے مین جو کوئی صاحب لوگ یا عیسائی ملا اسکو قتل کیا اور تمام شہر مین منتشر ہو گئی مین نے سنا ہے کہ صاحب بریگیڈیر اور دو ایک اور افسر بمشکل مفسدین سے جان بر ہوے جو سواران مفسد کہ گھوڑون سے جدا ہو گئے تھے جہان کچھ بھی پناہ کی صورت دیکھی وہان پر سواری ہوے لیکن سپاہ فیروز پور ۴۵ رجمنٹ پیادگان پنجابی نے انکو ڈھونڈ ڈھونڈھ کر قتل کیا بعد ازیں پاک کرنے بازارون کے یہ ارادہ ہوا کہ انکی چھاونی کی تلاش کرنی چاہیے اور قبل از انکہ یہ وہان پہونچین دیکھتے کیا ہین کہ ایک بڑا گروہ قریب ایک سو پچاس یا ایک سو ساٹھ سوارون کے اپنی پریٹ پر یہ فاصلہ قریب دو سو بیس ۲۲۰ یا دو سو پچاس قدم کے روبرو چھاونی کے بہ آرام تمام بلا دو سو سہ یا دغدغہ گشت کرتے ہین اور تھوڑے عرصے کے بعد ایک مرتبہ اپنی تلوارون کو چمکا دیتے ہین افسوس کہ ایسے موقع پر توپین نہ آئین ورنہ سب

قتل ہوتے باعث نہ پہونچنے توپون کا یہ سنا گیا کہ سائیس دراہی موجود تھے انھون نے آگے بڑھانے سے انکار کیا اسواسطے توپین موقع پر نہ پہونچین اب سائیس وغیرہ سب قید ہین اور یقین کہ اپنے کیفر کردار کو پہونچینگے۔

می شٹوارٹ صاحب متعلقہ سڑک آہنی کی چٹھی سے یہ مختصر حال اس واقعہ کا معلوم ہوا۔

قریب ۳۵ یا ۴۰ سوار اول ملکر توپون پر اور توپخانے کے مقام کاردوا صطبل پر جو عقب توپخانہ واقع تھا حملہ آور ہوے انھون نے اول ہی بندوقون کو جو گاردِ توپخانہ کی تھین لے لیا اور من بعد ارادہ فیصلہ کرنے توپون کا کیا کہ توپین لیکر چھاونی گورہ پر سر کرنی شروع کرین بلکہ ایک دو توپون پر ہاتھ بھی پڑگیا تھا اس عرصے مین گولہ اندازان گورہ جو بارک متصلہ مین کھانا کھاتے تھے امدادگاردکو پہونچے اور انکی کمک کو سپاہی ۶۱ رجمنٹ شاہی جو ہسپتال مین موجود تھے آئے غرض کہ ان سب نے توپین مفسدین سے چھین کر انپر سر کرنی شروع کین مفسدین توپین چھوڑکر اپنے گھوڑون کی جانب جو روبرو سے توپخانے کے کھڑے تھے بھاگ گئے۔

اول جنسے مفسدین پر گولی ماری تھی ایک گورہ مسمی مری ۶۱ رجمنٹ شاہی کا تھا اور چونکہ یہ رجمنٹ بارک متصل ترین قیام پذیر تھی اسواسطے اول یہ توپخانے کی کمک کو پہونچی تھی کیونکہ بارک سے نکلتے ہی انھون نے فیر اپنی بندوقون کا مفسدین پر کیا اور بعد ازان توپون پر گرے۔

سپاہ فیروزپور سنتے خبر کے اپنے بارک سے بھاگی مگر انکی بارک دوسرے سرے چھاونی پر تھی اسواسطے جبتک وہ پہونچے اسوقت تک توپین مفسدین سے گولہ اندازون نے اور سپاہ ۶۱ رجمنٹ شاہی نے دوبارہ لے لی تھین۔

بیچ قعاقب کے اکثر سواران پنجابی زخمی گولیان پستول سے ہوے تھے اگرچہ سپاہ کے ہتھیار لے لیے تھے مگر تاہم تعجب یہ ہے کہ ہنگام فساد ہر ایک کے پاس پستول اور تلوار موجود تھی اور جیسے دیگر موقع فساد پر کچھ علامات فساد کی ظاہر ہوئی تھین یہان بھی ویسی ہی علامات قبل از فساد کے ظہور مین آئی تھین اور اگر حکام انکا تدارک کرتے یا انکی تحقیقات کرتے تو خوب ہوتا۔

چھاونی رسالہ دہم مین شب کو قبل از فساد کچھ غل اور آواز پیہ پاے گاڑی غیر وقت ساعت مین آئی تھین اور گھوڑے اصطبل سے باہر معلوم ہوتے تھے اب اسکا سبب معلوم ہوا کہ اس شب کو

اسواسطے منظور ہوئی اور صاحب موصوف مقام فیروزپور مین رہے اور وہان ایسے ایسے کارہائے نمایان اُنسے ظہور مین آئے کہ مستوجب تحسین و آفرین حکام پنجاب اور نواب گورنر جنرل بہادر کے ہوے —

روہنی

تاریخ ۱۲ ماہ جون روز جمعہ قریب نو ساعت نو گھنٹہ شب میجر میک دونلڈ صاحب کمانڈنٹ رسالہ پنجم نے بنگلے کے صحن مین سر نورمن لیلی صاحب اجیٹن اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب کے چاے نوش کر رہے تھے کہ تین آدمی دھوتی لگائے ہوے اور تلوارین ہاتھ مین لیے ہوے اُنکے پاس آکے اور ایک مرتبہ مارنا شروع کیا —

سر نورمن لیلی صاحب ایک بید کی کرسی پر بیٹھے تھے اُنکے شانے پر ایسا سخت زخم لگا کہ وہ آگے کو گر گئے اور بعد ازان کئی اور زخم اُنکو لگے میجر میک دونلڈ صاحب کے بھی زخمہاے شدید لگے اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب کو بھی دو زخم ایک بازو پر دوسرا زانو پر لگا مگر ان دونون صاحبون نے کرسیان آگے کرلین اور اپنے تئین بچاتے ہوے اُنکو دروازے سے باہر کر آئے مگر سر نورمن لیلی صاحب کے ایسے زخم کاری لگے تھے کہ وہ آدھ گھنٹہ بعد اس واقعے کے مر گئے اس حال کو میجر میک دونلد صاحب نے اسطرح پر تحریر کیا ہے —

تاریخ ۱۲ ماہ حال لفٹنٹ سر نورمن لیلی صاحب اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب حسب معمول وقت شام میرے بنگلے پر چاے پینے آئے قریب پاؤ گھنٹہ نو مین باقی تھا کہ ڈاکٹر گرانٹ صاحب اسواسطے اُٹھے کہ بنگلے مین جاکر گھنٹے کو گنجی لگا دین کہ یکایک اُنکی زبان سے نکلا یہ کون ہے اور اتنے ہی مین صداے پاگوش زد ہوئی گویا ہماری طرف کوئی آتا ہے مین یہ سنکر اُٹھنے ہی کو تھا کہ تین زخم میرے سر پر لگے اُسکے بعد مین نے کرسی اٹھائی اور اُس سے اور تین زخم جو مجھپر مارے تھے رد کئے اور کرسی سے ایسا دھکا ایک آدمی کو مارا کہ متوحش ہو کر بھاگا اور اُسکے پیچھے باقی ماندہ دو آدمی بھی بھاگ گئے مین خون مین ڈوبا ہوا بنگلے کی طرف چلا تھا کہ زخم دھوون اور ڈاکٹر گرانٹ صاحب میرے پیچھے آئے مین نے دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب کو دو زخم بڑے عمیق لگے ہین ایک بازو پر اور دوسرا کولے پر اسکے بعد ہم لیلی صاحب کو دیکھنے چلے اور دیکھا کہ زمین پر زرع مین پڑا ہوا ہے اسکو

اول ہی زخم کاری لگا ہوگا کہ جسکے سبب وہ منھ کے بل زمین پر گرا تھا کیونکہ بعد ازان جتنے زخم لگے تھے سب پشت پر تھے اور ایک ایسا عمیق تھا کہ بیٹھ کاٹ کر شمشیر کو زخمی کرکے استخوان سینہ تک پہونچا تھا اور کئی زخم سر پر لگے تھے مگر اتنک ہوش میں تھے اور جب میں انکے دیکھنے کو جھکا تو کہنے لگے اے میک ڈونلڈ اسطرح پر مونا پڑا سخت ہے اور کہا ہائے میری بی بی اور بچے تمھارا کیا حال ہوگا میں نے اُنسے کہا کہ اب چند انفاس زندگی کے باقی معلوم ہوتے ہین اب تم کسی کا فکر کرو تمھاری بی بی اور بچون کے واسطے جسقدر ممکن ہے رعایت ہوگی تم اپنے خدا کو یاد کرو یہ سنکر انھون نے خدا کا نام لیا اور اُسکے نام کا ورد تادم واپسین رکھا میرے پہونچنے کے بعد کوئی نیم گھنٹہ وہ زندہ رہے یہ سب تارکی اور ماہتاب بھی طلوع نہین ہوا تھا اس سبب سے جبتک وہ حرامزادے ہمارے برابر تک آگئے تب تک ہمکو کچھ خبر نہوئی اور سنتری شمال کے جانب کے دروازے پر تھا اور ہم بجانب مشرق بیٹھے تھے اور چونکہ کسیکا بھی ہمپر حملہ ہوا اور کچھ شور وغل بھی نہوا تھا اور کوئی ایک منٹ مین یہ واقعہ ختم بھی ہوچکا تھا کسی کو اسکی خبر نہوئی بلکہ ہمارے نوکر تک بھی اسدم تک اس واقعے سے خبردار نہوے جبتک ہم اُنکے سامنے خون آلودہ نہ گئے اور جب انھون نے یہ حال دیکھا تو ایسا گھبرائے کہ کسی مین جرأت اتنی نہ تھی کہ چھاونی مین جاکر سب رجمنٹ کو یا جسقدر سپاہی اُس چھاونی مین موجود تھے اُنکو حکم تیاری کا دیوے۔

ایک لحظہ بعد سب سپاہی جنکا پہرہ نہ تھا ہمارے گرد آئے اور بہت نرم دلی اور رحم جتانے لگے اور اس حرکت کو نہایت قبیح بیان کرنے لگے۔

یہ سبب تاریکی شب کے کچھ سراغ اُن حرامزادون کا نہ ملا چند سوار دیوگڈھ کو واسطے دریافت حال کے روانہ ہوے مگر وہان سب طرح امن تھا اور تھوڑے عرصے کے بعد لفٹنٹ کوبر صاحب کمانڈنگ ایک دستہ ۳۰ رجمنٹ ہندوستانی مع بچاب سپاہیون کے آکر وارد ہوے مگر مین نے انکو کہلا بھیجا کہ تم واپس جاکر اپنے مقام پر ہوشیار رہو میرے پاس جو سو جوان ہین وہ بقول اُن سوارون کے جسقدر مفسد آوینگے اُنکے تدارک کے واسطے بہت ہین۔

ڈاکٹر گرانٹ صاحب کہتے ہین کہ ہم دونون کو یعنی مجھے اور ڈاکٹر صاحب کو کوئی زخم کاری نہین لگا ہے اگرچہ ایک زخم سے میری کھوپری کی اوپر کی ہڈی کٹ گئی اور وہ ہڈی دوسری

صبح موقع واردات سے پڑی ملی اب مجھسے زیادہ نہین لکھا جاتا گو ضعف طاری ہوتا جاتا ہے اور ہاتھ مین لرزہ سا پیدا ہوتا ہے جنھون نے ہمکو زخمی کیا انکی صورت سپاہیون کی سی تھی مگر وردی نہ تھی آج مین نے یہ سنا ہے کہ کچھ سپاہی موقوف شدہ شہر مین پھرتے ہین اور اقوام سونتھال کا ذکر کیا کرتے ہین اور غالب ہے کہ انھون نے یہ تصور کیا ہوگا کہ اگر افسران انگریزی کو ہم مار ڈالینگے تو جتنے سپاہی انکے ہین وہ سب بدل ہوکر ہم مین آکر شامل ہونگے اور اگر شامل نہونگے تو بغیر افسران انگریزی کے وہ کام بروقت لڑائی نہ کر سکینگے جو بسر کردگی افسران مذکور کرتے ہین ڈاکٹر صاحب اور مین دونون خدا کی قدرت سے بچے ورنہ کوئی صورت بچنے کی نہ تھی مجھے نہین معلوم ہوتا کہ تینون کسواسطے بھاگ گئے کیونکہ ہمتو اس حالت مجسہ وحی اور بیکسی مین تھے پھر انکا بھگانے والا سوائے حافظ حقیقی کے اور کون تھا۔

صاحب کمانڈنٹ نے فوراً سب سپاہ کو جمع کیا اور سب کی تلوارین دیکھین سب صاف تھین اور کسی پر کوئی دھبہ نہ تھا آخر کار وہ تینون آدمی گرفتار ہوے اور کورٹ مارشل کی تجویز سے پھانسی دی گئی یہ لوگ نئی بھرتی متعلقہ رسالہ پنجم کے تھے مگر باعث انکی اس حرکت قبیحہ کا ابتک معلوم نہوا۔

حصار

بتاریخ ۱۲۔ ماہ گذشتہ ڈاک معمولی جو دہلی سے آتی تھی یہان نہ پہونچی جسکے باعث خیالات چند در چند ساکنین کے دل مین گذرے مگر اصل باعث کسی کے خیال مین نہ آیا بتاریخ ۱۳۔ خبر مفسدین آئی کہ مفسدین نے بلوہ کرکے شہر دہلی پر قبضہ کرلیا اور انگریزون اور دیگر عیسائیون کو قتل کیا یہ خبر سنکر ویڈربرن صاحب کلکٹر نے خزانہ جو کلکٹری کے پاس تھا اٹھا کر قلعہ مین بھیجدیا اور آپ مع عیال و اطفال بنگلہ ڈیومرگیو صاحب سے جہان وہ رہتے تھے قلعہ مین نقل کرکے ہمراہ ٹیلر صاحب کے رہنے لگے خزانے پر پہرہ سو جوان سپاہی پلٹن ہریانہ کا تھا لفٹنٹ بارویل صاحب اجیٹن سپاہ ہریانہ مع میم صاحبہ کے ڈیڈربرن صاحب کے ساتھ رہتے تھے اور انہی سپاہی پانسی سے واسطے کمک کے آئے اور جو سو سوار نواب دادری بسرکردگی شیخ نورخان رسالہ دار کے آئے تھے انکو باغ مین جگہ دی اور بیس سوار نو بھرتی باہر دروازہ مغربی باغ کے قیام پذیر ہوے اور ایک

گارد کچہری تحصیل اور کچہری صاحب کلکٹر مین تھا ایسے ایسے انتظام واسطے حفاظت شہر اور امنیت ضلع کے تاریخ ۲۸ ماہ مئی ہوتے رہے۔

قبل از فساد کے پندرہ روز تک لوچاہی اور چپراسیون مین سے کسی نے کچھ علامت فساد کی ظاہر نہ کی اور یہ سب آدمی اندر قلعہ کے بظاہر واسطے حفاظت کے رہتے تھے اس عرصے مین ایک خبر مشہور ہوئی کہ اسمٹسٹ شیر دل مقام لاد ونے جو شہزادہ ہے ملازمین پرمٹ کو طلب کیا ہے کہ اسکے ساتھ ہوکر آمادہ سرکشی ہون اور اس خبر کے سننے سے بھی کوئی وجہ تبدیلی حرکات وعادات مائل بغاوت ظاہر نہ آئی بخیال زیادہ تر احتیاط کے ڈیڈ ربرن صاحب نے پچاس سوار اودھ نواب داوری سے لیے مگر یہ کسی کام کے نہ تھے کیونکہ بعد از بلوہ یہ بھی مفسد ہو گئے تھے صاحب موصوف نے اور بھی تجویز بھرتی کرنے سوارون کی کی اور نوے سپاہی اور سوار بھرتی کیے مگر یہ بھی کسی کام نہ آئے کیونکہ یہ سوار باہر دعوت کے تعینات کیے گئے تھے اور سپاہی اندر قلعے کے تھے اور دروازہ قلعہ ہر وقت شب و روز بند رہتا تھا اور سوائے ازین وہ لوگ قلعہ کی دوسری جانب اس مقام پر رکھے گئے تھے جہان سے کسیطرح کا اندیشہ حملہ متصور نہ تھا

یہ خبر مشہور تھی کہ ۲۵ ماہ مئی روز عید کو فساد ہوگا مگر اس روز سوائے تکرار فیما بین اقوام دو گروہ مالی اور کچھ نہوا بتاریخ ۲۹ قریب نو ساعت یک و نیم گھنٹہ روز سرکشی جگرخون کن و دل شکن شروع ہوئی اول چند سواران داوری راستہ پانسی پر اسطرف آتے ہوے نمودار ہوے سواران مذکور اول بجانب پہلی دروازہ شہر کے گئے اور دروازہ کھولنے کو کہا دروازہ کھلا اور چند سوار منجملہ پچاس سواران داوری جو بار دوم آئے تھے شامل انکے ہو گئے بعد ازان وہ سب مجتمع ہو کر جانب جیلخانہ قدیم روانہ ہوے وہان بھی گارد کی سپاہ انکے ساتھ شامل ہوئی اور دروازہ جیلخانہ کھولدیا تمام قیدی آزاد ہوے اب چند مفسد بجانب کارخانہ جہان پچاس قیدی کام پر تھے گئے اور باقی ماندہ سوار بطرف جیلخانہ جدید روانہ ہوے کارخانہ کے قیدی بھی آزاد ہوئے اور سب گارد جیلخانہ اور قیدیون نے تمام اسباب جیلخانہ نیو قیدی بناتے تھے لوٹ لیا بعد ازین مفسدین سیٹہ صاحب اور جافری صاحب کے بنگلون مین گئے اور سیٹہ صاحب کے نکلنے کے سپرد وانون سے جو چھ رانگھڑ اور دس چپراسی پرمٹ کے تھے پوچھا کہ صاحب اور انکے عیال و اطفال کہان ہین انھون نے جواب دیا کہ باہر ہین یہ سنکر مفسدین نے انکو خوف دیا مگر یہ قابل یقین نہین کہ مفسدین نے

دھمکایا ہو بہر حال دور انگھڑ سیان بو علی بخش اور پانڈو دونون جاے پناہ صاحب پر لعنہ تمام جو
مقام قریب دو سو قدم طویلہ اسیان کی جانب واقع تھا گئے اور وہان سمیٹہ صاحب کی میم کو مع
پانچ بچون کے قتل کیا ہر چند میم صاحبہ نے بعجز و الحاح تمام امان مانگی اور سب زیور وغیرہ جو
وہ نیکر نکلی تھین دیدیا مگر کچھ اثر پذیر نہوا جافری صاحب کی میم جو مسن تھین سمیٹہ صاحب کی تلاش مین
آئی تھین کہ انکو بھی سر راہ دو بدوے بنگلے کے مار ڈالا جبکہ سوار جہلخانہ قدیم مین سے قیدیون کو
آزاد کرتے تھے اور ہنوز جہلخانہ جدید مین نہین پہونچے تھے اور نہ کارخانے مین آتے تھے کہ ایک
چپراسی پرمٹ صاحب کلکٹر کی کچہری مین آیا اور آکر صاحب کلکٹر اور جافری صاحب اور سمیٹہ صاحب
کو اس واقعہ کی خبر دی ان صاحبون نے بزودی تمام دفتر بند کیا اور باہر آکر دیکھا کہ قریب
تیس سوار دروازۂ جہلخانۂ جدید پر کھڑے ہین دس لحظ بھی نہ گذرنے پائے تھے کہ چند جوان ان
سوارون مین کے صاحب کلکٹر اور دونون کرانیون کے تعاقب مین آئے بھاگتے ہوے صاحب
کلکٹر نے اپنا پستول ایک سوار کی جانب سر کیا مگر اس سوار نے ایسی ایک گولی ماری کہ صاحب موصوف
زمین پر گر کر جان بحق ہوے اور جافری صاحب کے بھی ایک گولی لگی اور وہ بھی بے حس ہو کر زمین پر
گرے مگر سمیٹہ صاحب بھاگ نکلے اور اصطبل کے ایک مکان مین جسمین گھاس رہا کرتی تھی اور پر
متصل تھا جاکر متواری ہوے بعد ازین سوار ان مذکور ڈانیل صاحب پیترول کے گھر پر گئے
اور اسکی جانب ایک گولی بھی سر کی مگر یہ خطا گئی اور سنا ہے کہ صاحب موصوف صحیح و تندرست فرار ہو گئے
مفسدین نے انکا مال و اسباب سب لوٹ لیا اور بنگلے کو آگ لگا دی اسکے بعد سوار ان
مذکور بجانب کچہری کلکٹری روانہ ہوے اور سو لہ سپاہی ہریانہ پلٹن کے بھی ہمراہ لیکر خزانے کی طرف
جو قلعہ مین رکھا گیا تھا گئے صندوقہاے دفتر و الماریہا و فرش و ٹٹی وغیرہ جو کچھ وہان تھا سب مردمان
ہمراہی اور ساکنان شہر نے لوٹ لیا کچہری سے چند سوار وغیرہ بجانب بنگلہ صاحب کلکٹر جو مشہور
بنام بنگلۂ ڈیوس گنج صاحب تھا گئے اور جب انکے عیال و اطفال کو وہان نہ پایا تو تمام اسباب
انکا لوٹ لیا اور بنگلے کو اسطرح پر نیست و نابود کیا کہ چوکھٹ اور کڑی وغیرہ بھی نکال کر لے گئے باقی ماندہ
مفسد بجانب قلعہ گئے اور جو سو جوان گارد پلٹن ہریانہ وہان مامور تھے وہ سب انکے ساتھ مل گئے
اور مفسدین نے جاکر خزانہ اپنے قبضے مین کر لیا لفٹنٹ باردیل صاحب اجیٹن کو ایک حوالدار نے

گولی سے مارڈالا اور ایک صوبہ دار نے میم باردیل صاحب اور میم ووڑبرن صاحبہ جو اپنے بچے کو لیے ہوے تھی اور میم میلٹ صاحب کو کہا کہ کوٹھے سے نیچے آؤ مگر جب اُن سب میم صاحبون نے بعاجزی تمام امان مانگی تو صوبہ دار مذکور نے اُنسے کچھ نہ کہا اور وہان سے چلا گیا مگر چند ساعت نہ گذرنے پائی تھی کہ ایک چپراسی پرمٹ نے جو نگہبانی کے واسطے اُنکے پاس متعین تھا اُن سب کو قتل کیا ٹیلر صاحب متعلقہ سنڈینی اصطبل اسپان سرکاری اور ہیلٹ صاحب متعلقہ پرمٹ اور قلعہ سے ڈاکٹر ویگھورن اور سارجنٹ ٹیل اور ہوم صاحب مع ایک دختر کے اور سمیٹھ صاحب اپنے اپنے مکان سے نکل کر سب فراری ہو گئے اور طامس صاحب تحصیلدار کچہری تحصیل مین قتل ہوے مکانات سب صاحبون اور مقامات کچہری قوم ڈوگر اور قصابان شہر نے خوب لوٹا اور رجتنے بنگلے پھوس کے تھے سب جلا دیئے چوکھٹ اور دروازے اور شہتیر مکانات صاحب کلکٹر اور جافری صاحب اور سمیٹھ صاحب اور چند مقامات اصطبل سرکاری کے نکال کر لے گئے اور خزانۂ حصار کو اُسی شب بمقام ہانسی اور وہان سے بمقام دہلی دو سو نفر سپاہی جو اُسپر تعینات تھے اور چند سوار ان داوری لے گئے اور خزانہ مقام سرسا بھی دو کمپنی پلٹن مذکور کی بتاریخ ۳ بمقام حصار لائین اور خزانچی حصار سے پانچ ہزار روپیہ طلب کیا مگر خزانچی مذکور روپیہ کسی مقام مین چھپا گیا اور مرزا شاہ باز بیگ ڈپٹی کلکٹر بھی بہ قدرت و حکم الہی سے بچ گئے اُنکے اوپر دو مرتبہ مفسدین نے بندوقین سر کین مگر حافظ حقیقی نے اُنکی جان پر کچھ آسیب نہ آنے دیا۔

کہتے ہین کہ جافری صاحب باعث زخمہاے کاری چار یا پانچ روز بعد ایک مقام پر متصل ہانسی کے مر گئے اور ڈاکٹر واگھورن صاحب بہ سلامت کرنال پہونچ گئے اور سمیٹھ صاحب بیکانیر کو گئے راستے مین دو مرتبہ اُنکو جاٹ ساکنین ستروندی نے گھیرا تھا مگر دونون مرتبہ جان سے بچ گئے ایک مرتبہ تو ایسا ہوا تھا کہ وہ درختون مین برلب نہر مخفی بیٹھے تھے کہ وہان انھون نے آن گھیرا جو کچھ اُنکے پاس تھا سب چھین لیا مگر وہ خود جان سے بنایت ایزدی بچ رہے دو دن تک یہ صاحب ایک باغ مین مخفی رہے اور چار روز بواسطۂ بشنوئی حصار جان بہ سلامت رہے بعد ازان انگھرڑون کو جنھون نے اُنکے عیال و اطفال کو مار ڈالا تھا معلوم ہوا کہ صاحب مخفی ہین اسواسطے وہ وہان سے بھاگ کر بجانب نہر روانہ ہوے اور سرحد بیکانیر مین بہ سلامت پہونچے وہان اُنکو معلوم ہوا کہ سکندر صاحب

مع عیال و اطفال مقام راج گڈھ میں محفوظ موجود ہیں یہ سنکر صاحب بھی وہاں گئے اور سکنڈر صاحب کو
بہ سلامت کول رج صاحب کے پاس جو ملازم مہاراجہ صاحب بیکانیر ہیں پایا تین دن بھی انکو وہاں نہیں
ہوئے تھے کہ مہاراجہ صاحب نے حکم بنام کول رج صاحب کے بھیجا کہ سب صاحب لوگوں کو بحفاظت
معقول بیکانیہ کو بھیجدیوں اور کول رج صاحب انکی بڑی خاطر داری کریں سب بتاریخ ۱۵ ۔
بمقام بیکانیر پہونچے اور مہاراجہ نہایت تواضع و خاطرداری سے پیش
آئے ۔

بخادر سنگھ مصنف نے بسکو اختیار رجسٹری کا بھی حصار میں تھا خوب مفصل احوال قتل کا اور بیان
کروا کر اس شخص کا جسنے اپنے تئیں حاکم ضلع پنجاب شاہ دہلی قرار دیا تھا لکھا ہے ۔
بہادر خانصاحب نے صبح کے میں حسب معمول سویا اور قریب دو بجے دن کے میری والدہ میرے
پاس آئی اور کہنے لگی کہ دروازے کے باہر کچھ قتل ہو رہا ہے دروازے تک میں نے آکر دیکھا
کہ فوج میں پاچ پیادے ہوجود ہیں انھوں نے مجھسے کہا کہ سپاہیان متعینہ خزانے نے فساد برپا کیا
اور سب احکام شاہ دہلی سب انگریزوں کو قتل کر کے خزانے پر اپنا تصرف کر لیا ہے یہ واقعہ
سنکر مجھے نہایت افسوس ہوا بلکہ تعجب معلوم ہوا میں اپنے مکان کے کوٹھے پر جو قلعہ سے بہت فاصلے
پر ہے اور جنوبی حد شہر متصل لاہوری دروازہ واقع ہے گیا وہاں سے میں نے دیکھا کہ چند سوار
داروغہ کچہری کلکٹری سے بعد قتل کرنے صاحب کلکٹر کے بجانب شہر آتے ہیں اور داخل خانہ
کا بمگلہ ملہ درتھا ابتدا اس واقعہ ناخوش کی از روے تحقیقات اسطرح معلوم ہوئی کہ
بعد نو بجے یک گھنٹہ روز بعد دوپہر تین سوار متعلقہ رسالہ چہارم مقیم ہانسی جس رسالہ نے
مقام مذکور میں سرکشی اختیار کر کے اوریال صاحب کو مع میم صاحبہ و سات بچوں کے
بمقام راے پور واقع راستہ حصار قتل کر کے بمقام حصار وارد ہوے تھے ایک انمیں سے
سیدھا جیلخانہ کو گیا جسکا دروازہ بند تھا اُسنے وہاں بآواز بلند برق اندازوں کو کہا کہ جیلخانہ کھولدو
اور سب قیدیوں کو آزاد کر دو کیونکہ شاہ دہلی نے اس ضلع کا قبضہ کر لیا ہے اور تمام
انگریز ہانسی قتل ہوے یہ سنکر بر قندازان گارد امین الدین نائب داروغہ سے بلا
تفتیش حال بلکہ بغیر دریافت کرنے صداقت یا کذب اس خبر تصرف شاہ دہلی

دہلی دفعتہ انگریزان کے دروازہ کھولدیا اور قیدیون کو رہا کیا جو سوار قلعہ کو گئے تھے انھون نے دروازے پر جاکر دریچہ کی راہ سے سنتری پہرہ والہ کو بلایا کیونکہ دروازہ بند تھا اور اُس سے سرگوشی کی بعد ازان سنتری مذکور نے صوبہ دار کو آواز دی مگر اُسنے نہ سُنا پھر سنتری دہان سے اپنی لین کو گیا اور دہان جاکر صوبہ دار اور سپاہیون سے کچھ کہکر واپس اپنے مقام پہرہ پر آیا اور دروازہ کھول کر سوارون کو اندر آنے دیا سوار اندر آکر روبرو کوٹھی کے بندوقین طیار کیے ہوے کھڑے ہو گئے اور سپاہیون نے وردی پہن لی اور ہتھیار باندھنے شروع کیے یہ حال دیکھ کر لفٹنٹ بارویل صاحب زینے سے اتر کر چھاونی گئے تاکہ اصل ماجرا معلوم ہو کہ اسپین ایک سپاہی نے اُنکو نیچے درخت نیم کے جو متصل درخت چھاونی کے تھا گولی ماری ٹیلر صاحب اور ہیلیٹ صاحب متعلقہ پرمٹ بھی مکان سے نیچے اُتر کر براہ دریچہ باہر نکل گئے نکلتے ہی اُن پر گولیان برسنی شروع ہوئین ٹیلر صاحب ایک مرتبہ مرتے مرتے بچے اور تین روز تک بیہڑ اور جنگل مین جو متصل تلونڈی کے ہے مخفی رہے بعد ازان لباس تبدیل کر کے بمقام تھانیسر روانہ ہوے اور ہیلیٹ صاحب جنید کو چلے گئے۔

سب میم لوگ یعنی میم ڈیڈرزبرن صاحب اور میم بارویل صاحب اور میم ہیلیٹ صاحب نے بام خانہ مین آپ کو پوشیدہ رکھا تھا مگر ایک حیوان مطلق ان سپاہیون مین کا کوٹھے پر چڑھا اُسکے دیکھتے ہی سب میم لوگ خوف زدہ ہوئین وہ سب کو نیچے اُتار کر حلقے مین لے گیا سب میم لوگ گریہ زاری کرتی تھین ڈیڈرزبرن صاحب کی میم کی بغل مین بچا تھا اور وہ ہر بار اُسکے بوسے لیتی تھی اور روتی تھی اور ہر طرح عجز و الحاح سے مفسدین سے پناہ و امان مانگتی تھین مگر سپاہیان اور چپراسیان پرمٹ جو شامل مفسدین ہو گئے تھے کوئی اُنکی لجاجت اور سماجت پر خیال بھی نہ کرتا تھا۔

آخر کار چپراسیان پرمٹ انکو کوٹھی کے اندر لیگئے اور وہان غسل خانے مین ان سب کو قتل کیا غریب معصوم بچہ بغل مادر مین قتل ہوا اور قطرات خون ابتک دیوارہاے غسلخانہ پر نمودار ہین۔

تحصیلدار حصار ڈوڈ طامسن نامے کوٹھی تھانہ مین جہان وہ مخفی تھا مارا گیا بخشی چوکیداران سکی اطلاع سپاہیون کو کوٹھی مین لیجاکر تحصیلدار کو بتلا دیا اور اُسکی لاش روبرو دے تحصیل بازار مین پڑی تھی اور مین نے بچشم خود دیکھا کہ چند مسلمان راستے مین گذرتے ہوے

اُسکی لاش کو ٹھکراتے جاتے تھے —

بہ ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ سارجن شیل صاحب اور ڈاکٹر وگھورن صاحب کو اطلاع اس ہنگامے کی اپنی اپنی کوٹھیون مین جو باہر شہر کے واقع ہین ہوگئی تھی اور جب یہان بندوق چلنی شروع ہوئی وہ سوار شتران ہوکر سلامت بمقام کرنال پہونچ گئے —

سواران داوری اور جھجھر بہرای ایک یا دو سواران ہانسی قلعہ مین کام تمام کرکے بجانب کچہری روان ہوے اور وٹیدر برن صاحب دس بجے سے کچہری مین تھے اور انکو ایک ہندو چپراسی نے خبر فساد دی تھی مگر انھون نے اُسکا اعتبار نہ کیا اور خود باہر برآمدہ مین نکل آئے کہ دیکھین کون سوار ہین اس عرصہ مین سمٹھ صاحب کا سائیس بگھی لیکر آیا اور اُسنے تصدیق کلام چپراسی مذکور کی کی جافری صاحب کرانی اول کلکٹری اور سمٹھ صاحب کرانی فوجداری دونون بگھی مین سوار ہوکر بھاگے مگر سواران مذکور نے انکو آگے سے روکا ان دونون صاحبون نے بگھی وہان ہی چھوڑی اور پیادہ پا بھاگ مین بھاگ گئے جافری صاحب تو ایک تالاب مین مخفی ہو رہے اور سمٹھ صاحب ایک جھاڑی مین اور وٹیدر برن صاحب کو جب سوارون نے گھیر لیا تو وہ بجانب سپاہیان گئے اور اُنسے حفاظت جان چاہی لیکن سواران ہانسی آگے بڑھے اور سپاہیان گارد سے پوچھا کہ تم دین کے شریک ہو یا نہین انھون نے کہا کہ ہان ہین بعدازین سوارون نے کہا کہ اگر شریک ہو تو کلکٹر کو مارڈالو اور سپاہی مذکور نے گولی ماری اسطرح وٹیدر برن صاحب کے سر پر تو سپاہی نے گولی ماری اور سینے پر سوار داوری نے اور دونون گولی کھاکر صاحب نے جان بحق تسلیم کی —

میم سمٹھ صاحب کی مع پانچ بچون کے اُنکے اپنے دو ملازم کے ہاتھ سے جو مسلمان تھے مارکر گئین اور میم جافری صاحب کو سواران داوری یعنی وہ سوار جو نوملازم ہوے تھے انھون نے باہر مکان کے مارڈالا —

دانیل صاحب پیترول حصار اور ہوم صاحب اسسٹنٹ اودر سیر آواز بندوق سنتے ہی بھاگ گئے مگر مس ہوم یعنی دختر نانخدا ہوم صاحب کی اپنے ملازمین کے ہاتھ آگئی تھی اور چند ملازمین تو اُسکو تنہا چھوڑکر بھاگ گئے تھے مگر بعضے اُسکے ساتھ رہے اور اُسکو لباس ہندوستانی پہنا کر لاہور مین لے گئے اب یہ سننے سے کہ وہ بسلامت لاہور پہونچ گئی ہمکو نہایت خوشی ہوئی —

مسلمان شہر نے تمام اسباب وغیرہ صاحبان انگریز کا خوب لوٹا اور اُنکے مکانات جلا دیے بلکہ اُنکی کڑیان اور تختے تک نکال کر لیگئے اور دیگر شہر والون نے بروز ہنگامہ تمام دفتر فوجداری و کلکٹری جلا دیا۔ صوبہ دار نے ایک عرضی کسی سلمان وکیل سے اُردو یا فارسی مین لکھوا کر بخدمت شاہ دہلی صحیح شتر سوار روانہ کی اور مقام سرسہ مین کہلا بھیجا کہ وہان بھی فساد برپا کیا جاوے قریب نو بجے دن کے صبح سپاہی مفسدین نے خزانہ لوٹا اور ایک لاکھ بیتالیس ہزار روپیے گاڑیون مین بار کرکے روانہ دہلی ہوے۔

بتاریخ ۳۰۔ بوقت صبح یہ خبر مشتہر ہوئی کہ جاٹان مرزا پور حصار کو لوٹنے آتے ہین یہ خبر سنکر بنیون وغیرہ نے دوڑکر اور قصابان قرب وجوار حصار کو واسطے اپنی حفاظت کے ملازم رکھا قریب بارہ بجے کے شاہزادہ محمد عظیم بیگ احسان فراموش ومحسن کش جو ملازم سرکار بعہدہ اسسٹنٹ پٹرول بھٹو تھا یہ شخص چند چپراسیان پرمٹ جو اُسکے علاقے مین نوکر تھے ہمراہ لیکر حصار مین آیا اور مقام تحصیل مین فروکش ہوا قریب چار بجے شام کے شہزادہ مذکور ایک شتر پر اور اُسکی خواصی مین کریم خان تمندار حصار سوار ہوکر نکلا اور صدہا مسلمان اپنے تئین غازی قرار دیکر اور تلوار اور بندوق اور پستول اور برچھی وغیرہ جو جسکے پاس تھا ہمراہ لیکر اُسکے ساتھ ہوے اور یہ کہتے جاتے تھے حضور شاہزادہ صاحب سلامت شاہزادہ مذکور نے منادی پٹوائی کہ مین حاکم اس ملک کا ہوا اور اُسکے تصور مین یہ تھا کہ شاہ دہلی یہ خطاب اُسکو بخشینگے اِس خیال سے اُسنے ہر ایک کے دلنشین کیا اور ہر ایک مسلمان بخوشی دل وطیب خاطر یہ کہتا تھا ملک بادشاہ کا حکم شاہزادے صاحب کا اس شان وشوکت وطریق شرارت آمیز سے وہ ہر ایک کوچہ وبزن شہر مین گیا اور قرب وجوار شہر مین گشت کی بندوقین سبز اُسکے ہمراہ تھین اور ایک محمدی چھتہ سبز رنگ کا ایک شخص کے ہاتھ مین جو ایک یابو پر سوار تھا اُسکی شتر سواری کے برابر جاتا تھا بعد از ملاحظہ شہر وغیرہ اور دکھلانے اپنی شان وشوکت کے وہ بمکان مولوی رکن الدین گیا اور وہان ہر ایک مسلمان نے اُسکی نہایت تعظیم وتکریم کی وہان کچھ مشورہ تا بیک ساعت نہ گھنٹہ شب ہوتا رہا بعد ازان وہان سے بعد از نماز عشا سوار ہوکر بمقام تحصیل واپس آیا اول روز تو اُسکی اور اُسکے ہمراہیون کی دعوت کرم خان

نمبردار رہتے کی اور دوسرے روز مولوی رکن الدین نے شاہزادہ مذکور اس روز رکن الدین کے گھر مین بیٹھا تھا کہ ایک نمازی نے آکر خبر دی کہ دو صاحب تہ خانہ کو ٹھی مین مخفی ہین اور انکا نام کلکٹر اور سیلیب ہے یہ خبر سنکر اُسنے سجدات شکر بدرگاہ ایزدی ادا کیا اور کہا کہ یہ دونون کافر خدا نے میرے واسطے رکھے تھے کہ مین انکو مار کر داخل ثواب ہون یہ کہکر حکم دیا کہ میری دونالی بندوق تیار کرکے لاؤ اور مشعل روشن کرو اور مستعد ہوا کہ جاکر دونون فرنگیون کو مارے گرڈپٹی کلکٹر نے انکو اُسوقت اس حرکت سے بدین بہانہ باز رکھا کہ یہ وقت شب ہے اسوقت تہ خانہ مین جانا قرین عقل نہین شاید اول وہ دونون تہ خانے مین سے دار کر بیٹھین تو اچھا نہوگا اسوجہ سے اُسنے ایک پہرہ قلعہ مین اور اُنکے واسطے بھیجدیا اور صبح کو دوسرے روز خود سوار ہوکر اور ڈپٹی کلکٹر کو اور دیگر اہل اسلام کو ہمراہ لیکر مقام مذکور پر گیا مگر وہان کوئی صاحب لوگ اُسکو نہ ملے وہان سے مراجعت کرکے بمقام کلکٹر گیا اور مقام تحصیل مین آکر اجلاس کیا مین نے سُنا ہے کہ تمام ملازمین سرکاری وہان موجود تھے اور فرد جمع خرچ ضلع حسب الحکم طیار ہوکر گذری اور ایک فہرست عملہ کلکٹری اور فوجداری کی بھی پیش ہوئی۔

بتاریخ یکم جون شاہزادہ موضع برولا کو گیا کیونکہ اس مقام پر کہ علاقہ مولوی رکن الدین کا ہے برقت جانے حصار کے وہ اپنے عیال و اطفال کو چھوڑ گیا تھا اور بتاریخ چہارم واپس حصار مین آکر بہ سواری گاڑی سرکاری ہانسی کو بدین ارادہ روانہ ہوا کہ وہان جاکر شامل مفسدین سرہو جو اس ہانسی مین مقیم تھے ہوے ایک وقایع نگار یہ بھی لکھتا ہے کہ تمام مہاجن اور ساہوکار اور دولتمند ہندو صرّاف سب اسقدر ان ظالمون کے ہاتھ سے تنگ ہوگئے تھے کہ اُنھون نے جب سُنا کہ جنرل کوٹ لنڈ صاحب فوج جرار لیکر واسطے سزادہی مفسدین آتے ہین تو انھون نے کئی منشی پیشتر اپنے پیغام اور آدمی آگی خدمت مین روانہ کیے اور خدا کا واسطہ دیا کہ جلدی آکر انکو دست تظلم بدمعاشان سے رہائی بخشین اور جنرل صاحب نے بھی وہ طریقہ سزادہی اختیار کیا کہ دیہات مفسدین کو سوخت اور تاراج کرکے کسی مفسد کو پھانسی دی اور کسی کو توپ سے اُڑادیا اور اسی طرح سے باشندگان مفسدہ کو ایسی نصیحت دی کہ وہ کبھی حشر تک اُسکو نہ بھولینگے بلکہ اُنکی اولاد بھی وہی سبق پڑھتی رہیگی۔

چند روز قبل از فساد کے میجر کرک صاحب نے سب افسروں کو حکم دیا اپنی اپنی لین مین شب باش ہوا کرین تاکہ سپاہیون کے دل مین ثابت ہو کہ ہم انکا اعتبار کرتے ہین کل رجمنٹ اس مقام حسب تفصیل ذیل تھین ہفتم رسالہ غیر آئین چہارم مکینی نہم پلٹن توپخانہ پیادہ اور بازو راست ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی اور بازو چپ ۱۲ رجمنٹ نے بمقام جھانسی تاریخ پنجم ماہ جون فساد برپا کیا تھا خبر فساد اور قتل ہونے کپتان ڈنلوپ صاحب اور لفٹنٹ ٹیلر صاحب کی اور اطلاع قتل تمام عیسائی ساکنین جھانسی روز واقعہ بمقام نوگانواں پہونچی روز دوم قریب تین بجے سہ پہر کے بریٹ کا حکم اور کپتان بسکوٹ صاحب کوارٹر ماسٹر نے سب کو خبر فساد سنائی اور اپنی توقع اس امر کی ظاہر کی کہ بازو راست جادہ راستی پر قائم رہیگا جھنڈہ ہاے رجمنٹ بیچ مین استادہ کیے گئے اور حکم ہوا کہ جو اپنے حکام کے ساتھ رہا چاہتا ہے وہ جھنڈے کے پاس آکر کھڑا ہووے تمام سپاہی جھنڈہ ہاے مذکور کے پاس آکر جمع ہوے مگر خانساماں تھے افسران ہندوستانی سب میجر کرک صاحب کمان افسر کے پاس آکر بیان طراز ہوے کہ سپاہی نے خدمت کی کرتے ہین تبا ریخ ۔ وقت شام فوج نے فساد شروع کیا میم رمیو صاحب ڈاکٹر نے جسکے ذمے تمام کام ڈاکٹری سواران توپخانے کا تھا ایک مفصل بیان اس موقع کا مشتہر کیا ہے اسمین سے ہمنے حالات مرقومہ بالا انتخاب کیے ہین اور میم صاحبہ موصوفہ نے اپنے فرار ہونے کا اور صعوبات سفر کا اور آخر کار بہ سلامت پہونچنے کا بھی تحریر کیا ہے اور وہ ذیل مین درج ہوتا ہے

قریب نو بجے رات یا پانچ گھنٹہ شام ڈاکٹر صاحب بگھی میو صاحب مین سوار ہو کر مس کوٹ گھر مین گئے کہ وہان میجر صاحب سے بلکر انکے دل سے اعتبار سپاہ دور کرین اور انکو سمجھا دین کہ سامگر یا کسی اور مقام مین جہان فوج ہو چل رہنا مناسب وقت ہے بروقت انکے جانے کے مجھے یہ خیال کسی طرح نہین دل مین گذرا تھا کہ اب جا کر وہ پھر اپنے دروازے کے اندر قدم نہ رکھینگے انکے جانے کے بعد مین نے اپنے لڑکے کی پوشاک بدل کر بہرا کے ساتھ اسکو ہوا خوری کو بھیجدیا سیاہ بازوے مذکورہ بالا حسب معمول واسطے تقرری گارد پہرہ پر جب حکم سارجنٹ میجر صاحب کے بریٹ پر جمع ہوئی مین پوشاک بدل رہی تھی اور میری آیا نے جو دریچہ کے پاس کھڑی تھی یکبارگی غل کیا کہ یہ کیا ہوا کہ سارجنٹ میجر صاحب بھاگے ہوے چلے جاتے ہین یہ سنکر مین نے فوراً باہر دریچہ مذکور کے جھانکا اور دیکھا کہ مسمی سیوا رشن تلوار اپنے ہر کے اوپر رکھے ہوے بھاگا چلا آتا ہے اور فہمین سے مجھے دیکھکر وہ چلایا کہ میم صاحب بھاگو

سپاہ نے سرکشی کی ہے یہ سنکر مین سن ہو گئی کیونکہ صاحب اور میرے لڑکے دونون باہر تھے اور مفسدون کے دست قدرت مین مین دوڑ کر راستے پر گئی کہ دیکھون اگر کوئی دونون سے نظر پڑے مین نے بخوشی پنکھے والے قلیون سے کہا کہ جاکر میرے لڑکے کو دیکھو مگر وہ اپنے مقام سے نہ ہلے اور خدمتگارون سے جو کہا تو وہ بھی نہ سرکے حالانکہ وہ قریب دروازے کے کھڑے تھے اب مین نے آواز بندوقون کی سنی اور میرے دل مین یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ ڈاکٹر میو صاحب شاید ہسپتال مین ہونگے اور اب مارے جاوینگے مگر کوئی ملازمین سے خبر لینے نہ گیا اور میرا حال یہ تھا کہ رستے پر کھڑے کھڑے روتی تھی کہ یکایک ڈاکٹر صاحب بگھی کو تیز چلاتے ہوے اور جابک ہلاتے ہوے نظر پڑے مین دوڑ کر اُنکے پاس گئی اور دیکھا کہ لین کے پیچھے بہرا بھی میری دختر کو لیکر چلا آتا ہے مین نے جلدی سے لڑکی اُس سے لی اور بگھی مین سوار ہو گئی ہم وہان سے پھر مس کوٹ گھر کو روانہ ہوے کیونکہ وہان سب صاحب لوگ جمع تھے اور قریب ساٹھ یا پینسٹھ سپاہی اُنکے ساتھ ہو گئے تھے اور کہتے تھے کہ ہم تمھارے ساتھ ہین جب مین باہر راستے پر کھڑی تھی تو مین نے دیکھا کہ ایک سپاہی نے حوالدار میجر کے گولی ماری اور وہ زمین پر میٹ پر گر پڑا ہم قریب پاؤ گھنٹے کے مس کوٹ گھر مین ٹھہرے ہونگے جب ہمنے دیکھا کہ سپاہی توپون کے قریب آگئے ناچار ہم سب مس کوٹ گھر کو بھی چھوڑ کر بھاگے اور تھوڑی دور گئے ہونگے کہ ایک گولہ ہمارے برابر سے سنسناکر نکل گیا مگر کسی کو اُس سے کچھ آسیب نہ پہونچا اول ہم اپنی بگھی پر سوار ہو کر مس کوٹ گھر سے بھاگے تھے اور بلند ماسٹر کی بگھی چلتے ہی لوٹ گئی تھی اسواسطے بلند ماسٹر مذکور مع میم اور بچے کے میجر کرک صاحب کی گاڑی شتری مین سوار ہوے تھے ہم سب نے صلاح کی تھی کہ خجھنر پور کو جانا بہتر ہے لیکن بجاے جانے سیدھے راستے سے ڈاکٹر میو صاحب اُس راستے سے چلے جو دامن کوہ کے گرد جاتا تھا اور جس راستے چند روز پیشتر کپتان سکوٹ صاحب چار گولندازون کو لیکر وہ لوگ کچھ کلمات مفسدانہ زبان پر لائے تھے لیکر گئے تھے اور بوقت شب ہمکو ہر وقت یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ مبادا سوار ہمارے تعاقب مین ہون ہمکو اب چھاؤنی کی طرف شعلے ہی شعلے نظر آتے تھے ہمارے بنگلے جلتے تھے شب کو اکثر سیاہیون نے ہماری ہمراہی سے کنارا کیا مجھے معلوم نہین کہ کتنے صاحب لوگ اس راستے چلے تھے

مگر ہمارے ساتھ سوائے آٹھ افسرون کے اشخاص مفصلۃ الذیل تھے بینڈ ماسٹر سارجنٹ میجر اکثر
باجے والے اور اُنکے عیال و اطفال اور بریگیڈیر میجر صاحب کی میم اور ایک مسن گولندار دوسرے روز
وقت صبح ہم چھترپور مین پہونچے اور ایک سرائے مین فروکش ہوے میجر صاحب نے ایک ہزار روپیہ
رانی صاحبہ سے لیا قبل ازین رانی صاحبہ نے کہلا بھیجا تھا کہ میری توپین اور خزانہ سب کا
سرکار مین بشرط ضرورت حاضر ہے روپیہ ہم لوگون کے پاس بہت کم تھا اور اس روز کپتان سکوٹ صاحب
اور لفٹنٹ ٹونسنڈ صاحب کو حکم ہوا کہ نوگانوان واپس جاکر اگر ممکن ہو تو اسباب اور تمام
سامان مس کوٹ گھر کا لے آوین میجر صاحب اور رانا صاحب مقام نوگانوان کے پاس گئے اور
صاحب مذکور مع دونون صاحبان مذکورہ بالا پھر ہمکو بمقام مہوبا ملے جہان ہم گارن صاحب کے
پاس فروکش تھے اور گارن صاحب بڑی مہربانی سے ہمارے ساتھ پیش آئے میجر صاحب
نے ہزار روپیہ قرض لیا اور پچاس روپیے میرے شوہر اور دیگر صاحبون کو واسطے محافظت کے
دیے اور سپاہیون نے کہا کہ سات روپیہ گاؤن والون کو دو اسمین ہر چند چند صاحبون نے کچھ
عذر بھی کیا تھا مگر آخرکار دیتے ہی بنا بوقت صبح چند بندوقچیون نے ہمپر فیر کی اب ہم یہان سے
بھی بھاگے اور جتنے سپاہی ہمارے ساتھ تھے اور کہتے تھے کہ ہم ساتھ رہینگے سب بھاگ گئے
کوئی دس یا بارہ سپاہی اب ہمارے پاس موجود تھے اس فیر مین لفٹنٹ ٹونسنڈ صاحب کے
گولی لگی اور وہ مرگئے بعد ازین ہمارے روانگی کے مین نے دیکھا کہ جس صوبہ دار کے گولی چھاتی پر لگی
تھی وہ گھوڑے پر سوار چلا جاتا ہے اب ہمنے یہ ارادہ کیا کہ مہوبے کو واپس جاوین اور دس میل
پیادہ روی کرکے آخرکار بصد تکلیف و شدائد مقام مذکور مین وارد ہوے مگر افسوس کہ یہان
بھی فساد ہوگیا تھا اور اب ہمکو یہان سے بھی بھاگنا پڑا راستے مین لڑکے کو کبھی ڈاکٹر صاحب
لیتے تھے اور کبھی بن لیتی تھی میم سیلی صاحب اس مقام پر باعث شدت تمازت آفتاب بخار ضربہ
سرسنام مرگئی ہمارے پاس کھانے کو نہ تھا اور مین نہایت تھک گئی تھی افسرون مین سے ایک نے
مجھے اپنا گھوڑا عاریتاً دیا اور ایک نے ڈاکٹر صاحب کو اور ہم سب بہت ضعیف اور کمزور ہوگئے
تھے میجر صاحب راستے ہی درمیان مہوبا اور کیرئی کے مرگئے انکو وہان ہی دفن کر دیا اور
سارجنٹ میجر بھی اور کچھ عورات بھی اس سفر مین مرگئین بمقام مہوبا سارجنٹ کرجوف صاحب

اور اُنکی میم بتاریخ ۱۵ ہمکو ملکر ہمارے ساتھ ہو گئے تھے بتاریخ ۱۹۔ وقت شب تمام سپاہی اور نیز باجے والے ہمکو چھوڑ کر بھاگ گئے اب پھر چند بندوقچی ہمکو ملے اور اُنھون نے ہمپر وار کیا اسواسطے ہمنے راستہ باندکا اختیار کیا کہ کسی طرح الہ آباد پہونچ جاوین اب ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلہ ذیل کپتان گوم صاحب کپتان سکوٹ صاحب لفٹنٹ جیکسن صاحب اور لفٹنٹ باربر صاحب اور انسائن منکٹن صاحب اور انسائن فرینک صاحب اور ڈاکٹر میو صاحب اور کرک صاحب یہ کرک صاحب ملازم سرکار نہ تھے اور سیلی صاحب اور اُنکے دو بچے اور سارجنٹ کرجوف صاحب اور اُنکی میم بتاریخ ۲۰۔ وقت صبح کپتان سکوٹ صاحب نے میری دختر لوئی نامے کو اپنے گھوڑے پر بٹھالیا کیونکہ مین اور میرا شوہر دونون ایک گھوڑے پر سوار تھے اور ہم دونون مین وہ بہت دق ہوتی تھی اور کھلا جاتی تھی وہ بتاریخ یکم جون دو برس کی پورہوئی تھی ہم دونون بسبب نہ ملنے کھانے کے بہت ضعیف ہو گئے تھے اور پیاس بھی بہ شدت تھی جسپر تمازت آفتاب سے اور سوختہ ہوتے تھے اور میرے پاس اور میری لوئی کے پاس کوئی ٹوپی وغیرہ سر کی محافظت کے واسطے بھی نہ تھی اور ڈاکٹر میو صاحب کے سر پر ایک ٹوپی سپاہی کی تھی جو ہمنے بمقام کبرئی پائی تھی فوراً بعد از طلوع آفتاب دیہ والے ہمارے قتل کے آمادہ ہوئے اور لاٹھی اور برچھی لیکر دریے ہوے ایک نے ایک لاٹھی کپتان سکوٹ صاحب کے گھوڑے کی ٹانگ پر ماری اور صاحب نے گھوڑا پھیر لیا اور اُنکے پیچھے لفٹنٹ فرینک صاحب اور لفٹنٹ رنکٹن صاحب بھی بھاگے افسوس کہ بعد ازین میرے شوہر نے اپنی لڑکی کو پھر نہ دیکھا ہم یہان سے بھی بچکر آگے بڑھے اور کئی میل آبادی کو بچاتے ہوے چلے گئے آخر کار ایک ندی پر پہونچے تشنگی ازبس غالب تھی اور میرے شوہر کو نہایت تشنج اعضا مین پیدا ہوا مین اُسکو گھوڑے پر بچکر بیٹھی تھی کہ وہ ہر گز نہ پڑے اور اُسکی زندگی کی طرف سے اب مجھے بڑا اندیشہ پیدا ہوا ایک روز پیشتر اُسکے مین دیکھا کہ طنبور چی بی بی چیاتی کھا رہی تھی اُس سے مین نے ایک ٹکڑا مانگا اُسنے مجھے دیا کچھ فاصلے پر ایک نالے مین پانی نمودار ہوا اور ہم سب اُس جانب روان ہوے کنارۂ نالہ بہت بلند تھا ہم سب وہان گھوڑون سے نیچے اُترے اور پیادہ پا کنارۂ نالہ سے اتر کر سب نے پانی پیا اور شعلۂ تشنگی کو منطفی کیا پانی پینے کو کوئی برتن نہ تھا اور وہ ٹوپی جو مین نے پائی تھی اُسی مین پانی لیکر سب نے پیا اور گھوڑون کو بھی پانی پلایا مین نے پانی لیکر اپنا منہ اور گردن دھوئی چونکہ میری

جوتی شکستہ ہو گئی تھی اور چراٗت باقی نہ رہی تھی میرے پیر چلکر سیاہ ہو گئے تھے اور انمین آبلے پڑ گئے تھے ہم یہان گھوڑون کو پانی بلا ہی رہے تھے کہ دو لاٹھی والے پہاڑ کے اوپر جسکے دامن مین یہ نالہ جاری تھا نمودار ہوے اور ہمکو دیکھکر بولے کہ یہان سے چلے جاؤ ہم سب کو نہایت خوف انکا غالب ہوا اور وہان سے سوار ہو کر فراری ہوے سارجنٹ کر جوف نے ہمارا گھوڑا پکڑا اور ڈاکٹر سو صاحب نے مجھے گھوڑے پر سوار کروایا اور پھر آپ بھی سوار ہوے مین نے جانا کہ اُسکو غش آگیا ہو گا کیونکہ راستے مین مین گھوڑے سے یکایک گر پڑی اور میرا شوہر میرے اوپر گرا تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ بار بار صاحب اور میرے شوہر نے کہا تھا کہ اب ہماری زندگی کے تھوڑے انفاس باقی ہین میرے شوہر نے مجھسے کہا کہ نالے تک مین زندہ نہین پہونچنے کا اور میرے اور اپنی لڑکی کے حق مین دعاے خیر کر کے جان بحق تسلیم کی اُسوقت مین میرا یہ حال ہوا کہ گویا میری آنکھین اور مغز سب جل گیا تھا کیونکہ ایک قطرہ اشک بھی آنکھون سے نہ نکلا جسوقت ہم دونون گھوڑے سے گرے سارجنٹ نے گھوڑا چھوڑ دیا اور خود چلا گیا اب ہمکو بھاگنے کی بھی کوئی تدبیر باقی نہ رہی اور ہم دونون وہان بیٹھکر منتظر مرگ رہے کیونکہ ہمکو یقین تھا کہ وہ آدمی لاٹھی والے آکر ہمکو مار ڈالینگے افسوس میرا شوہر اب نہایت ضعیف ہو گیا تھا اور تشنگی اُسپر بہت غالب تھی مین نے اُس سے کہا کہ تم یہان ٹھہرو مین جاکر اپنے کپڑے پانی سے تر کر کے اور ٹوپی بھر کے تمہارے واسطے لاتی ہون مین جسوقت وہان سے پانی لینے چلی اُسی وقت وہ دونون لاٹھی والے آن پہونچے اور میرے شوہر سے انتی روپیے چھین لیے جو اُسکی کمر مین بندھے تھے اور ساعت طلائی جو اُسکے پاس تھی وہ بھی لے لی میرے گلے مین ایک نہایت خوبصورت طلائی زنجیر تھی وہ بھی اُنھون نے دیکھ لی مین نالے کیطرف گئی اور جو انگشتری نکاح میرے ہاتھ مین تھی اُسکو نکال کر مین نے اپنے بالون مین چھپا لیا اور اُسکے آگے کی انگشتری پھر انگلی مین ڈال لی اس عرصے مین وہ میرے پاس بھی آئے اور وہ انگشتری جو میری انگلی مین تھی اُسکو نکال کر لے گئے مین نے اپنی شلوار کے دامن کا ایک ٹکڑا پھاڑ کر پانی مین تر کیا اور اپنے شوہر کے واسطے لائی مگر وہ پانی کسی کام نہ آیا میرے آنے تک میرے پیارے کی آنکھین پتھرا گئی تھین اور زبان بند ہو گئی تھی ہر چند مین نے اُسکا نام لے لیکر پکارا مگر کچھ جواب نہ پایا مین نے اُسکے منہ مین پانی نچوڑا مگر اُسکے حلق سے نہ اُترا اور پھر اُسنے مجھسے ایک بات بھی نہ کی

دل کی دل ہی مین رہی نہ اُسنے پھر اپنا کچھ کہا اور نہ میرا اُسنا ناچار مین نے اُسکا سر گود مین لیا اور جب تک اُسنے دم واپسین لیا تب تک اُسی طرح رکھا اِس حال کو دیکھ کر مین دیوانہ وار ہوگئی اور اُسنے بھی نہ چھوڑے اب مین نے جانا کہ جس شخص کی مین نے پندرہ برس رفاقت کی تھی اب وہ نہین رہا اور مین تنہا ہوگئی آخرکار اُسکا منھ اور اُسکی آنکھین اپنے ایک کپڑے سے باندھکر اُسی طرح اُسکو چھوڑ دیا افسوس یہان جگہ بھی اُسکے دفن کرنے کو نہ ملی شب و روز اُسکا رنج مجھے رہتا ہے کہ ایسے رفیق کو بے گور و کفن چھوڑ دیا میرے دست و پا مین نہایت درد تھا اور مجھ مین چلنے کی طاقت نہ تھی اسواسطے مین نالے پر گئی اور وہان پانی مین ایک پتھر تھا اُسپر جاکر بیٹھ رہی کہ وقت شب اپنی لڑکی کی تلاش مین یہان سے کسی طرف کو چلی جاؤنگی اور جب مین پانی کے پاس سے اُدھر کو آئی جدھر میرا شوہر پڑا تھا تو مین نے زنجیر ساعت اور اُسکی مہر پائی دونون کو اُٹھا کر مین نے نیچے کی کرتی مین چھپا رکھا یہ زنجیر لفٹنٹ کامبل صاحب نے متعلقہ ۵۲ رجمنٹ ہندوستانی بروقت رخصت جب وہ ہماری چار لڑکیون کو ۱۸۵۸ء مین ایرلنڈ لیے جاتے تھے بطور نشانی دی تھی مجھے قریب ایک گھنٹے کے نالے پر گذرا تھا کہ قریب تیس آدمی ہماری تلاش مین آئے انھون نے مجھے کھینچکر پانی مین سے نکالا اور تمام کپڑون کی تلاشی لی کہ اگر کچھ روپیہ نکلے تو بیجا دین ہر چند مین نے اُنسے کہا کہ ڈاکٹر میو صاحب میرے شوہر سے یہ لوگ سب کچھ چھین کر لیگئے مگر اُنھون نے ایک نہ مانی اور اُسی دم زنجیر جو مین نے پوشیدہ رکھی تھی اُنکی نظر پڑی اور اُسکو بھی لیگئے بعد ازین وہ مجھے موضع نئی پور جو ایک و نیم میل کے فاصلے پر تھا کشان کشان لیگئے اور راستے مین مجھے چھیڑتے جاتے تھے اور کہتے تھے کہ کون اسے لیگا اُنھون نے چند اپنے آدمی گانون مین پیشتر واسطے اطلاع کے بھیجدیے تھے اور جب مین وہان پہونچی تو سب زن و مرد مجھے دیکھنے آئے مین نے ایک چارپائی اُنسے مانگی اور اُسپر باہر ایک دروازے کے لیٹ رہی اور جب مین نے دیکھا کہ اِس گانون مین کافین بہت ہین مین نے اُنسے تھوڑا دودھ مانگا مگر کسی نے مجھے نہ دیا آخرکار جب شام ہوئی اور آمد و رفت گانون مین بند ہوئی ایک عورت معمرہ ایک پتے مین دال اور چانول میرے واسطے لائی مگر میرا حلق ایسا خشک تھا کہ مجھسے کھایا نہ گیا جب اُسنے یہ دیکھا کہ مجھ سے کھایا نہین جاتا تو وہ بیا مین کچھ پینے کو لائی اور کہا کہ یہ بھنگ ہے بروز دوم چند آدمیون نے مجھسے کہا کہ تجھے بمقام

باندا جانا ہوگا مین نے انکار کیا اور کہا کہ مین الہ آباد جانے کو راضی ہون لیکن گھنٹے کے بعد نواب صاحب نے میرے واسطے ایک پالکی بھیجی اور سوار ہمراہی پالکی نے مجھے خوش خبری اور دی کہ وہان ایک چھوٹا بچہ اور مین صاحب اور بھی ہین بصد جان مین نے دعا مانگی کہ یا الٰہی وہ بچہ میری پیاری لوٹی یعنی دختر عزیزہ ہو سے مین وہان سے روانہ ہو کر نواب صاحب کے پاس پہونچی اور دیکھا کہ خدا نے میری مراد دی یعنی وہ بچہ فی الحقیقت میری لوٹی تھی اور تین صاحبون مین ایک کپتان سکوٹ صاحب اور دوسرے صاحب اور ایک بینڈ ماسٹر تھا میری لوٹی کے بدن پر بہ سبب تمازت آفتاب کے آبلے پڑ گئے تھے بعد از میرے پہونچنے کے ہم وہان چودہ روز اور رہے اس عرصے مین ہماری نہایت حفاظت ہوتی تھی اور ہم احتیاط بھی بہت کرتے تھے کسی غیر شخص سے ہمکلام نہ ہوتے تھے مگر نواب صاحب نے ہماری بڑی خاطر داری کی ہم سب ایک مکان مین رہتے تھے اور اکثر کھانا بھی کچھ واجبی ہی آتا تھا جس روز کہ کپتان صاحب وغیرہ پہونچے تھے اسی روز شام کو بیگم صاحبہ نے میری لوٹی کو بلوایا تھا اور وقت رخصت بیس روپیہ دیے تھے اور میرے آنے تک یہ امانت رکھی تھی مین نے آنکر یہ روپیہ سب کے کام مین خرچ کیا کیونکہ اسمین سے کچھ روپے کا ہمنے کپڑا منگوایا اور کچھ روئی اور سوت اور سوئی وغیرہ خریدکین اور کچھ ضروری اور کپڑے سب کے واسطے مین طیار کیے ہم اکثر بوقت شب بازار سے کھانا منگواتے تھے چند روز بعد میرے پہونچنے کے بیگم صاحبہ نے مجھے بلوایا اور مجھسے بڑی دیر تک ہمکلام رہین ہمارے رخصت ہونے سے ایک شب پیشتر بیگم صاحبہ نے دوبارہ مجھے طلب کیا اور وقت رخصت کچھ کپڑے انگریزی میری لوٹی کے واسطے اور بالیان میرے واسطے رکابی نقرہ پر رکھکر دین جب تک مین مقام باندا مین قیام پذیر تھی میرے پیر مین نہایت درد تھا ایک مرتبہ مین نے ہندوستانی ڈاکٹر سے کچھ روغن بالش کے واسطے طلب کیا اسنے ایسا تیل بازہ آمیز بھیجا کہ جسکے لگانے سے اور زیادہ سوزش ہوئی اور مین دیوانہ وار ہو گئی اب بھی کچھ اثر سودے کا میرے مزاج پر معلوم ہوتا ہے میجر الیس صاحب نے ایک جٹھی ہمکو بھیجی اور نواب صاحب نے ایک ہاتھی ہماری سواری کے واسطے بھیجا خدا ہی جانتا ہے کہ مجھپر کیا کیا صدمے اور کیا کیا رنج گذرے میجر صاحب اور اکثر ۵۰ رجمنٹ افسرون کی ہم صاحبون کی اور میجر ہیلیٹن صاحب

کی مہربانیون کا شکر ادا نہین ہو سکتا اور ہم تا بزیست اُنکے احسان فراموش نہ رہینگے میری ملاقات میجر ہیسیٹن صاحب سے ہمارے اچھے دنون مین بمقام لاہور ہوئی تھی صاحب موصوف نے میرے واسطے اور میری لوٹی کے واسطے کپڑے عنایت کیے مین ایک دن اور ایک رات بمقام ریوا مقیم تھی اور ۵۰ رجمنٹ کے صاحبون کی میم جو وہان تھین اور کپتان اوسبورن صاحب اور جیکسن نے بڑی خاطرداری میری کی وہان سے ہم بہ سبیل ڈاک بمقام مرزاپور پہونچے —

ڈیسا

بتاریخ دہم ماہ اگست قریب نواخت تین گھنٹہ سہ پہر کو ایک سوار یکم نیٹی رسالے کا پاشنہ کوب رو برو سے لین تو پخانہ سے گذرا اور اُسکے تعاقب مین چار سوار اسی رجمنٹ کے آتے تھے جب وہ لین ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی مین پہونچا تو سپاہی رجمنٹ مذکور نے اُسکو پناہ دی اور اُسکے حوالے کر دینے سے انکار کیا سوار مذکور وہان سے بھاگ کر اپنی لین مین وارد ہوا اور تمام رجمنٹ کو سرکشی اور اُسکے ہمراہ ہونے کی ترغیب دینی شروع کی اُسنے کئی گوریان افسران ہندوستانی کو مارین اور ایک افسر کو زخمی بھی کیا جب اُسکو معلوم ہوا کہ اُسکی ترغیب سے کسی کو اثر نہ ہوا وہ دوبارہ ۱۲ رجمنٹ کے جانب گیا اس عرصے مین سب ماجرا لشت از بام ہو گیا تھا اور تمام فوج ہمراہ ۸۳ رجمنٹ شاہی کے طیار تھی بروقت پہونچنے ہندوستانی پیادونکے لین مین اُنھون نے دیکھا کہ سپاہ مفسد مذکور کو گھیرے کھڑی ہے اور وہ بآواز بلند اُنکو مخاطب کرکے کہہ رہا ہے کہ انگریزون کو مارو رجمنٹ مذکور نے مفسد مزبور کے حوالے کرنے سے تو انکار کیا مگر کوئی حرکت خونریزی وغیرہ کی بھی نہ کی بعد از تعمیل نہ کرنے احکام متواترہ جو اُنکو برگیڈیر جیکب کرنیل میکین صاحب نے اور اُنکے افسرون نے درباب قتل مفسد مذکور کے دیے تھے اُنھون نے ایک مربع مین اپنے تئین درست کرکے گرد اُسکے کھڑے ہوے اور مفسد مذکور نے بیچ مین سے نشانہ باندھ کہ گولی بجانب برگیڈیر صاحب سر کی بگوش نصیبی سے صاحب موصوف کے نہ لگی اُسپر چار گورے تو پخانہ اسپی کے مربع سپاہ کو چیر کر اُسپر حملہ آور ہوے اور لفٹنٹ سوین سن صاحب نے اول گولی طپنچہ سے اُسکی تواضع کی تھی بعد ازین ایک جزو ۱۲ رجمنٹ مذکور کے اسلحہ چھین لیے اور جب اُنکی بندوقین دیکھین تو ہر ایک سے دو دو اور تین تین گولیان برآمد ہوئین —

پشاور

کسی کے دل مین اس امر کا خیال بھی نہ گذرتا تھا کہ فوج آنروے دریاے سندھ یعنی اٹک کی کبھی ارادہ فساد کرے مگر انھون نے بخلاف توقع ایسا ہی کیا ڈاک خانہ سے جو چٹھیان پکڑی گیین اُنسے معلوم ہوا کہ تمام فوج ہندوستانی نے سوائے ۲۱ رجمنٹ ورسالۂ سواران یہ تجویز کی تھی کہ بتاریخ ۲۲ ماہ مئی فساد برپا کرکے بخلاف انگریزان استادگی کرین بتاریخ ۲۰ مئی صاحبان کمانڈنگ تمام رجمنٹون بے بمقام کوٹھی رزیڈنسی جہان جنرل کوٹن صاحب بدین لحاظ مقیم تھے کہ یہ جگہ وسط مین تھی طلب ہوے اور اُنسے استفسار کیا گیا کہ آیا اُنھون نے کوئی علامت فساد کی یا نارضامندی نسبت اپنے سپاہیون کے دریافت کی ہے مگر ہر ایک صاحب کمانڈنگ نے جواب دیا کہ اُنکی سپاہ سب باوفا اور ثابت قدم تھی اسطرح کا اعتبا کلی بھی ایک عجیب دلیل ظہور فساد کی ہوتی ہے یعنی اسقدر اعتبار سے کوئی صورت دفع فساد کی نہین ہوتی اس شب کو تمام افسران سٹاف خیمون مین جو احاطۂ رزیڈنسی مین نصب کیے گئے تھے شب باش رہے بوقت نو اخت تین گھنٹہ صبح بریگیڈیر میجر صاحب اور ایک صاحب اور دونون نے دوسرے سرے چھاونی پر جاکر تدبیر زیادتی کرنے اوپر اُنکے کالے اوستون کی کی یعنی دو دستہ فوج کے کیے اور ہر ایک دستہ مین ایک رجمنٹ گورہ اور ایک توپخانہ اور ایک تروپ توپخانہ اسپی کا تھا جو بطور سواران رسالہ کام کرتے تھے اِن دونون دستون کو ذریعان کوارٹرگارد اور ۱۷ اور ۷۰ رجمنٹ پیادگان کے پوشیدہ کر رکھا کہ جسوقت حکم ہو فوراً نکل کر مفسدین کو مینھ وین سے برباد کردین اسی عرصے مین ایک سرکیولر یعنی گشتی چٹھی اس مضمون کی بنام ہر ایک صاحب کمانڈنگ کے جاری ہوئی کہ اپنی اپنی رجمنٹ کو وقت نو اخت سات گھنٹہ صبح پریٹ پر حاضر کرین۔

ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ قریب پاؤ گھنٹہ سات مین باقی تھا کہ ہم سوار ہوکر چلے کہ دیکھین رجمنٹیاے جانب راست کیونکر اسلحہ سپرد کرتی ہین ۳۴ رجمنٹ ہندوستانی نے تو بے تامل ہتھیار رکھدیے مگر انکو نہایت تعجب تھا کہ جب انھون نے دیکھا کہ سپاہ گورہ اُنکے اور اُنکے ہتھیارون کے درمیان مین آگئی اور سب اسلحہ گاڑیون پر رکھ کر روانہ ہو گئے دوسری مرتبہ ۷۰ رجمنٹ کی نوبت تھی اُسنے بھی ہتھیار بغیر تکرار دیدیے اب جنرل صاحب نے مجھے بجانب جیب روانہ کیا کہ دیکھو وہان کی دو رجمنٹ یعنی رسالۂ پنجم غیر آئین اور ۵۱ رجمنٹ ہندوستانی کیونکر

ہتھیار دیتے ہین وہان جاکر مین نے دیکھا کہ دونون رجمنٹ پریٹ پر موجود ہین اور سیاہ گورہ کے قبضے مین اُنکے ہتھیار ہین مگر افسر نہایت متعجب معلوم ہوے اور جب مین نے ایک رجمنٹ کے کرنیل صاحب سے دریافت کیا اگر اُنکی سپاہ نے کچھ تکرار دینے اسلحہ مین کی ہو تو انھون نے مجھ جواب دیا کہ دیکھو اُنکے اسلحہ سیاہ گورہ کے قبضے مین ہین اور میرے نزدیک یہ کافی دلیل اُنکی نیک چلنی کی ہے اور تم جاکر جنرل صاحب سے کہدو کہ یہ لوگ اپنے انگریزی افسرون سے زیادہ تر نمک حلال ہین اُسی روز بوقت سہ پہر ایک رپوٹ کرنیل سپوٹس وڈ صاحب کمانڈنگ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی مقیم ہوتی مردان سے اس مضمون کی وصول ہوئی کہ اُسکی رجمنٹ تمام وکمال جادہ نمک حلالی پر ثابت قدم ہے۔

بتاریخ ۲۲۔ وقت صبح خبر آئی کہ ۲۳ سپاہی ۵۱ رجمنٹ کے بھاگ گئے اُسی تاریخ بعد وقت حاضری کے ایک چٹھی ضروری ہورن صاحب کی جو اسسٹنٹ کمشنر ہوتی مردان مین تھے آئی اُس سے اس امر کی اطلاع ہوئی کہ ۵۵ رجمنٹ ہندوستانی نے فساد برپا کیا اور اپنے افسرون کو قید کیا ہے اسی شب کو فوج جسمین ۷۰ رجمنٹ شاہی اور نصف ترپ توپخانہ اسی دو غبارے ۲۴ پنی اور چار توپین پہاڑی اور ایک رسالہ سوارا ن غیر آئین اور دو سو سوار ملتانی تھے واسطے کمک کے روانہ ہوے شب اول یہ فوج مقام دو بندی پہونچی اور صبح دریاے عبور کرکے شب دوم کو بمقام ہوتی مردان وارد ہوئی جسوقت سپاہ ۵۵ رجمنٹ نے اس فوج کو آتے ہوے دیکھا وہ سب قلعہ چھوڑ کر بھاگے مگر ایک سو بیس سپاہی رجمنٹ مذکور کے قلعہ مین رہے اور اس فوج مین سے رسالہ اور توپخانہ اسی اُنکے تعاقب مین گیا اور ایک سو بارہ سپاہیون کو گرفتار کیا اور سو سپاہی عبور دریا کرکے حدود سوات مین چلے گئے اور باقی ماندہ قریب ۶۹۰ سپاہی تتر بتر ہوے یہ فوج بعد ازین بجانب آبا غمان اور شبقدر کے گئی اور وہان ۱۴ رجمنٹ کے ہتھیار لیکر اُنکو چھاؤنی مین بھیجدیا اس عرصہ مین ہم لوگ جو پشاور مین تھے غافل نہ تھے تمام مفروزین ۵۱ رجمنٹ کو قوم آفریدی نے گرفتار کرکے حاضر کیا اُن سب کو بعد تحقیقات حکم قصاص ہوا تیرہ افسران ہندوستانی اور افسران غیر متعلقہ رجمنٹ مذکور کو جسمین ایک صوبہ دار میجر بھی تھا حکم پھانسی کا ہوا اور تمام فوج کے [illegible]

اُن سبکو پھانسی ہوئی اور مابقی سپاہ کو حکم دائم الحبس آنروے دریاے شور کا ہوا جب فوج قیدیان ۵۵ رجمنٹ کو لیکر آئی تو اِن قیدیون کی بھی تحقیقات ہوئی اور جرم بھی اُنکی نسبت ثابت ہوا اُنمین سے ایک ثلث کو حکم توپ سے اُڑا دینے کا ہوا یہ پریٹ عجب دیدنی تھی کیونکہ قریب نو ہزار سپاہ کے پریٹ پر موجود تھی اُنمین سے چار ہزار تو آمادۂ فساد تھے اور بشرط امکان فساد برپا کرتے اور دو ہزار چندان آمادہ نہ تھے مگر نمک حلال بھی نہ تھے اور تین ہزار سپاہ گورہ تھی فوج بقاعدہ تین ضلع مربع کے جمائی گئی اور چوتھا ضلع دشمن توپ سے بنایا گیا سپاہ گورہ کی بندوقین بھری ہوئی طیار تھین اور افسرون کے پستول دونون فیلڈ باٹری کی توپین اور سب توپخانے باڑی مین گراپ بھری تھی اور میان دشمن تین چالیس مفسد گرفتار شدہ ایک گوشۂ مربع فوج مذکورمین پابزنجیر کھڑے تھے کہ جنرل صاحب پریٹ پر تشریف لائے اور اُنکی سلامی سو رتوپ توپخانہ اسپی نے لی جنرل صاحب گرد مربع پھرے اور حکم سُنانے حکم کا دیا۔ اول دس قیدی توپ سے باندھے گئے اور افسر توپخانہ نے اپنی تلوار ہلائی اور اُسی وقت آواز توپ کی گوش زد ہوئی اور دھوئین کے اوپر ٹانگین اور ہاتھ اور سر وغیرہ چارون طرف گرتے ہوے نظر آئے اسطرح چار مرتبہ عمل مین آیا اور ہر مرتبہ ایک طور کی سرگوشی تمام فوج مین ہوئی اور ایک طرح کا خوف سب کے دلون مین پیدا ہوا اس وقت سے ہمیشہ ہفتے مین ایک یا دو پریٹ ہوتی تھین اور عادت کو اتنا دخل ہے کہ اب ہمکو ایسی پریٹ کا کبھی کچھ خیال بھی نہین ہوتا مفسدین تو اب بالکل مغلوب ہو گئے تھے مگر چند انمین کے ایسے شریر تھے کہ وہ اب تک صاحب لوگون کو اور افسرون کو سلام نہین کرتے تھے ایسے مفسدین مین سے پانچ چھ آدمیون کو پریٹ پر لیجا کر ایک ایک درخت پر لگوا دیے اور اُنکا مال واسباب ضبط سرکار کر لیا اور اُنکو چھاؤنی سے نکلوا دیا بعد ازین اب لوگ کسی صاحب کو ایک میل سے بھی آگے دیکھین تو سلام کرتے ہین ہنگام تحقیقات فساد ۵۵ رجمنٹ اور باعث مرگ کرنیل سپوٹس وڈ صاحب جو قبل از پہونچنے فوج کمک بمقام ہوتی مردان کے گولی کھا کر مر گئے تھے ایسا معلوم ہوا کہ دہم رسالہ غیر آئین بھی سخنان فساد آمیز پہ چھاؤنی ہاے تو شہرہ دہوتی مردان کیا کرتے تھے اسواسطے یہ قرار پایا کہ اس رسالے کے بھی ہتھیار لے لینے چاہین بلکہ اُنکے گھوڑے بھی جو رسالۂ غیر آئین مین

مال سوار کا ہوتا ہے چھین لین —

یہ امور بھی عمل مین آئے اور پچاس ہزار روپیہ گھوڑونکی قیمت کا نیلام مین وصول ہوا اور قریب آٹھ ہزار روپیہ وقت تلاشی اور بہت ہتھیار اُنکے پاس برآمد ہوا تھا اِن سب آدمیون کو بحراست معقول تا بمقام اٹک پہونچا دیا اور اُنکو اطلاع دی گئی کہ سیاہیان پولس کو حکم قطعی ہوگیا ہے کہ جو تم مین سے راستے مین بد وضعی یا سرتابی کریگا اُسکو وہ فوراً مار ڈالینگے بعد ازین چند روز ہم امن و آسان سے بیٹھے مگر قریب دس روز کے گذرتے ہین کہ خبر اُس امر کی ہمارے پاس آئی کہ جو سیاہ قلعہ میکسن مین ہے وہ کچھ سازش کو ہی آدمیون سے کر رہی ہے اِس لیے دوشنبہ گذشتہ کو ایڈورڈس صاحب اور برڈ ہیم صاحب اور مین دو توپین توپخانہ کو ہی مین سے اور ۵۰ اسوار رسین کے رائفل والے اور ۵۰ اسوار ان ملتانی ہمراہ لیکر قریب نو بجے شب کے روانہ ہوے اور قریب نو بجے شب گذشتہ یا دو بالا صبح کے قلعہ مذکور پر پہونچے مین اسی وقت قلعہ کے اندر گیا اور وہان جاکر صاحب کمانڈنٹ کو کہا کہ سیاہ کو جلدی پریٹ پر باہر قلعے کے بھیجو کچھ حکم اُنکو سنانا ہے سب آدمی باہر آئے اور طیار ہوے مین نے تب صاحب موصوف سے کہا کہ انکو پریٹ پر باہر قلعے کے لیچلو یہ سنکر سیاہ بہت دیر متامل رہی اور مجھے خیال ہوا کہ شاید یہان ہمارے طمنچے وغیرہ کام آوینگے مگر آخر کار وہ سب باہر آئے اور چونکہ ہنوز تاریکی موجود تھی اُنکو کچھ نظر نہ آیا جبتک وہ قریب ۷۰ گز کے قلعے سے باہر گئے اور جبتک اُنھون نے یہ حکم نہ سنا کہ بجاب رائفل کو حکم ہوا کہ ڈبل کوچ کر وانھین سے قریب پچیس پنجابی دروازہ مین گھس گئے اور گارڈ سابق کو نکال کر دروازہ قلعہ بند کیا اب سیاہ قلعہ دار نے آواز گھوڑون کی اپنی بائین طرف سے سنی اور اُنکے سامنے سے بھی آواز گھوڑونکی آئی اور جانب راست سے صدا بخیر و نکی اُنکے گوش زد ہوئی یہ حال دیکھکر اور سنکر سب سیاہ پریٹ پر متعجب ہوئی اور اِس عرصے مین جو صبح ہونے لگی اور تاریکی شب برطرف ہوئی تو اُنکو معلوم ہوا کہ سوا ر بخیر توپخانہ کو ہی سے جسکے ہمراہ ایڈورڈ رائفل والے تھے آتی تھی اب کھیل پورا ہوگیا تھا کیونکہ قلعہ تو اُنکی پشت پر تھا اور سوار و برد اور جانب راست اور توپخانہ بجانب چپ یہ حال مجبوری دیکھ کر اُنھون نے اپنے جسم سے ہتھیار اسطرح کھولکر پھینک دیے جسطرح آلوے جوش خوردہ اپنا پوست چھوڑ دیتا ہے اور سب نے اپنے تئین حوالہ سرکار کر دیا —

ایک وقائع نگار احوال بلوہ مقام ہوتی مردان کا اس طور بیان کرتا ہے کہ وہ رجمنٹ ہندوستانی نے مقام مذکور مین بلوہ کرکے اپنے افسران و اپنی کو گرفتار کرلیا ایک دستہ فوج جسمین تین سو گورہ پیادہ اور دو ضرب توپ اسپی اور دو غبارے اور ایک تروپ سواران غیر آئین کا تھا پشاور سے روانہ ہوا اور مقام مذکور مین پہونچ کر مفسدین پر حملہ آور ہوا تو مفسدین کو قتل کیا اور اسی قدر گرفتار ہوے اور باقی فرار ہوکر یہ کوہستان سوات پناہ گیر ہوے فوج مفسدین کے جو کمانڈنگ افسر تھے یعنے کرنیل سیوٹس ڈوصاحب انکو اسقدر رنج اپنی فوج کے بگڑنے کا ہوا کیونکہ صاحب موصوف کئی سال سے انپر مہر مربانہ کیا کرتے تھے کہ وہ غصہ اور رنج مین گولی کھاکر مرگئے صاحب مرحوم اسقدر بے اختیار ہوگئے تھے اور حق بجانب انکے ہے کیونکہ جنکو لڑکون کی طرح مدت تک دیکھا ہو اور انسے ایسے حرکات نادیدنی دیکھنے مین آوین تو کیونکہ انسان اپنے قابو مین رہ سکتا ہے الغرض انکو کچھ خیال اپنی موت اور حیات کا نہ آیا اور بے تامل گولی مار کر مرر سے ایک کو اگر وہ مفسدین کی بجانب کوہ کاغان باین ارادہ روانہ ہوا کہ اُس راستے سے بمقام کشمیر جاکر پناہ گیر ہون مگر سیدان کاغان نے انکو خوب مارا اور باقیون کو گرفتار کرکے بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ہزارہ روانہ کیا اور میجر بیجر صاحب ڈپٹی کمشنر نے انکی تحقیقات جرم کی کرکے سب کو پھانسی دی یہ گروہ چند روز آخون سوات کے پاس رہے تھے اور اسکی ترغیب سے اور اپنی جان بری کے واسطے وہ سب وہان مسلمان ہوگئے تھے بعد ازین آخون مذکور نے انکو ایک پروانہ دیا تھا جسمین ہر ایک مسلمان سے یہ درخواست تھی کہ حتی الامکان اس گروہ کی مدد کرنی واجب ہے سوات سے رخصت ہوکر یہ گروہ بمقام الپی پہونچا اور وہان ایک روز مقام اور تلاش رہبر و رہنمائی کی جو انکو براے بکھلی اور گڑھی مقام کشمیر تک پہونچادیتا اس عرصے مین انکو خبر پہونچی کہ فوج سرکاری انکے تعاقب مین آتی ہے یہ سنکر وہ سب بدحواس ہوگئے اور بھاگ کھڑے ہوے ایک جزیرہ دریاے اٹک مین جو قریب سرحد حیلاس کے واقع تھا یہ گروہ وہان پہونچا جب انکی خبر سیدان کاغان کو پہونچی تو وہ سب لشکر دریے آزار ہوے اور چند مفسدین کو قتل بھی کیا اور کچھ انمین کے غرق دریا بھی ہوے بمجبوری یہ لوگ بجانب چلاس فراری ہوے اور سیدان کاغان انکے تعاقب مین تھے سیدون نے پھر ان اور مفسد گرفتار کیے اور انکی تین جماعت کرکے ایک کو تو بمقام بکھلی توپ سے اڑادیا اور دوسری

جماعت کو بمقام مانسہرہ اور تیسری کو بمقام ایبٹ آباد یعنی ہزارہ قتل کیا تاریخ ۳ ماہ جون ۱۸۵۷ء رجمنٹ
کے اور پنجم رسالہ کے ہتھیار بمقام ابودی واقعۂ شیخ چھین لیے اور شغل توپ سے اڑانے کا چند
روز تک سپاہیان ۵۵ رجمنٹ نے جو گرفتار ہو کر آئے تھے جاری رکھوایا اب حکام کی یہ صلاح
قرار پائی کہ ملک کی اطمینان اور تسلی اسقدر ہو کہ کوئی سر نہ اٹھا دے اور نہ خوف زدہ ہو کر
مصدر کسی بدانتظامی کا ہو ہر چند باشندگان کے دل مین کبھی کبھی رحم واسطے سپاہ ہندوستانی کے
آتا تھا کیونکہ وہ دیکھتے تھے کہ کئی رجمنٹ کے تو ہتھیار چھین گئے تھے اور ایک بھاگ گئی تھی اور اُنکے
سپاہی مارے بھی گئے تھے اور اکثر آپ گرفتار ہو کر آتے تھے اور توپ سے اُڑائے جاتے
تھے مگر تاہم حکام نے جو تجویز نئی بھرتی کرنے کی کی اور انھین باشندگان مین سے ملازم رکھے
تو وہ خیال رحم اب اُنکے دل سے بالکل جاتا رہا اب ایک رجمنٹ توسکہ اور پٹھانونکی اُس
فوج مین سے بھرتی ہوئی جنکے ہتھیار چھین گئے تھے اور ایک رجمنٹ پٹھان پیدل کی نو بھرتی
ہوئی اور رسالہ پٹھان سوارون کا ملازم رکھا گیا اس تدبیر سے سب پٹھان جانب دار سرکار
ہو گئے اور جو پٹھان اولوالعزم تھے اُنکے نوکر ہو جانے سے ملک مین بھی کچھ بدانتظامی نہوئی
یہان تک قوم آفریدی جو ہمیشہ ملک مین فساد رکھا کرتے تھے اب بجائے فساد انگریزی کے
بخدمت صاحب کمشنر بہادر حاضر ہو کر درخواست خدمت سرکار کی کرتے تھے سوائے ان نتیجہائے
نیک کے اور ایک امر ایسا ان تدابیر سے وقوع مین آیا جو قابل جاننے اور یاد رکھنے کے ہے وہ
یہ ہے کہ سپاہ کو اب بالکل ناامیدی ہوئی اور اُنھون نے دیکھا کہ وہ لوگ جو اگر انکی مدد قتل انگریزان
اور بلوہ پردازی مین نہ کرتے تاہم اُنکے کچھ درپے آزار بھی نہ ہوتے اب وہ ملازم سرکار ہو کر
اُنکے دشمن جانی ہو گئے اور اُنکو نہایت افسوس اس امر کا ہوا کہ چند روز پیشتر جنکے سر کرنے
کے واسطے انھون نے مدد سرکار کی کی تھی اور سرکار کی جانب سے لڑے تھے اب وہی سرکار
کے جانب دار ہو کر اُنکے خلاف اپنی تیغ و تفنگ کام مین لاتے ہین اور ملک مین ایسا انتظام
رکھتے ہین کہ جس سے اُنکی بلوہ پردازی نہین ہو سکتی اور نہ ملک مین کچھ خرابی واقع ہو سکتی ہے
یہ خیال کر کے اور دیکھکر کہ سارا ملک اُنکا دشمن ہے اور گھاٹ اور راستے سب بند و بست سرکاری
مین اور وہ خود اُن لوگون کے قبضے مین ہین جنکی قتل اور خرابی کا اُنکے دل مین ارادہ تھا

وہ سب فقیر درویش یکجان درویش کرکے خاموش بیٹھ رہے اور پھر کبھی سر نہ اٹھایا کیونکہ امور تو اب اُنکے امکان سے باہر ہو گئے تھے مگر فرار ہونا بھی ضلع پشاور مین غیر ممکن تھا کیونکہ سب کوئی تو اُنکے دشمن تھے اور راستہ اٹک قیصۂ سرکار مین تھا اور دریا بھی قہار درمیان مین تھا غرض ایسے ایسے خیالات سنے وہ پھر آمادہ کسی فساد کے نہو۔

دینا پور

اس مقام مین ۷ اور ۸ اور ۱۰ رجمنٹ ہندوستانی مقیم تھین۔

بتاریخ ۲۵ ماہ جولائی جنرل لویڈ صاحب کمانڈنگ نے یہ تجویز کی کہ ٹوپی ہاے بندوق چوکیون مین متصل لین فوج ہندوستانی ہین اُٹھوا کر لین گورہ مین احتیاطاً اور حفاظتاً رکھی جاوین بوقت نو ساعت ۵ گھنٹہ صبح ۱۰ رجمنٹ شاہی اور توپخانہ زیر حکم کرنیل ہولیش صاحب کے میدان گرینڈسکو مین طیار ہو کر آئے کہ بروقت ضرورت لین فوج ہندستانی پر حملہ آور ہون بعد ازین دو چپکڑہ ہمراہ ایک صاحب افسر کے گئے اور ٹوپیان بار کرکے لے آئے تھوڑے فاصلے پر یہ چپکڑ سے پہونچے ہونگے کہ ایک شور لین ہندوستانی مین سے اُٹھا اور دیکھا کہ ایک سپاہی ۷ رجمنٹ نے اپنی بندوق پھرائی اور چلایا کہ صاحبون کو مارو اور ٹوپیان نہ لیجانے دو ایک پیغام لین سے اس مضمون کا اُس مقام پر بھیجا گیا جہان فوج گورہ تھی کہ توپین اور ۱ رجمنٹ شاہی آجاوے مگر اس حکم کی فوراً اس طور ترمیم ہوئی کہ فوج مذکور اپنے مقام پر طیار رہے کیونکہ سپاہی توپون کے لیجانے مین زیادہ مصر اور آمادہ نہوے سیاہ گورہ کو حکم ہوا کہ اب جاوین مگر جسوقت حکم ہو فوراً میدان مین حاضر ہون قریب ایک یا دو بجے بعد دوپہر کے دو آواز بندوق کی ہسپتال گورہ سے ہوئین اور چونکہ یہ قرار داد تھا کہ باحتمال فساد یہ آواز کیجاویگی اسواسطے توپین اور ۱ رجمنٹ مذکور طیار ہو کر میدان مین آئین رجمنٹ مذکور پانچ منٹ مین بعد آواز بندوق کے میدان مین موجود تھی دو کمپنی ۳۷ رجمنٹ کی بطور سکرمش یعنی جنگ منتشر آگے بڑھین اور اُنکے پیچھے توپخانہ اور ۱ رجمنٹ بھی روانہ ہوئین یہ فوج بجانب لین ہندوستانی روان ہوئی اور جب سپاہیون نے دیکھا کہ فوج گورہ آئی ہے اور انفلڈ رائفل کی گولیان چلتی ہوئی دیکھین فوراً برائے حفظ جان فرار ہوے اب توپ کے گولے اُنکے اوپر چلے مگر اثر اُنکا کم ہوا کیونکہ سپاہ مذکور بہت جلد بھاگتی تھی اب فوج

آگے بڑھی اور لین ہندوستانی اور بہت سا بازار داؤد پور جلا کر بوقت نو ساعت سات گھنٹہ شام اپنی چھاؤنی مین واپس آئے اسوقت سے سہ شنبہ کی شب تک کچھ فساد ظاہر نہوا جو جہاز دخانی گھاٹ پر تھا اُسنے بڑا کام کیا یعنی پانچ کشتیان جنمین سپاہی مفرد بھرے ہوے تھے عرقاب کردین اور جنرل لویڈ صاحب تمام روز جہاز پر رہے۔

چار کمپنی ۲۵ رجمنٹ ہندوستانی کی جو دوسرے کنارۂ دریا پر تھین انھون نے بھی سرکشی اختیار کی اور شامل مفسدین ہوگئین مفسدین نے جو سندوق اپنی چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور اُنکی لین مین سے انبار گولیون کا ملا جو بندوق کے مطابق معلوم نہوتی تھین بلکہ چھوٹی چھوٹی تھین اور اُسنے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ڈھلی ہوئی نہ تھین بلکہ کوٹ کر بنی تھین اور بہت سی بارود کی دستیاب ہوئین۔

بجاے اسکے کہ اُسیوقت جسوقت وہ خوف زدہ ہوکر بھاگے تھے اُنکا تعاقب ہوتا تین دن تک کچھ تدارک اُنکا نہوا اور اُسی عرصے مین مفسدین نے بہت کچھ ایذا رسانی وغیرہ کرلی مقامات آرہ اور پٹنہ وغیرہ جو قریب تھے انپر مفسدین سے بباعث سستی اور نالیاقتی حاکم اعلی مقام مذکور کے بڑا صدمہ پہونچا بعد از تین روز کے ایک جماعت مشتمل اوپر ۳۷ رجمنٹ اور اسی قدر ۱۰ رجمنٹ شاہی کے اور ۵۰ سکھ بہ سواری جہاز دخانی مقام قریب تر یعنی مقام آرہ کو جو قریب چودہ میل کے براہ خشکی واقع تھا بھیجے گئے اور بنصیبی غریب گورہ ہاے ۱۰ رجمنٹ کی اسطرح پر بیان کی گئی ہے۔

گورے جہاز سے اُترے اور اُنکو حکم ہوا کہ آگے کو کوچ کرین چونکہ روشنی ماہتاب کی باقی تھی اُنھون نے کوچ کیا اور گیارہ بجے تک چلے بعد ازین ماہتاب غروب ہوگیا اور اب اُنکو مقام کرنا تھا مگر بجاے مقام کرنے کے صاحب کمانڈنگ نے باصرار تمام اُنکو آگے بڑھایا حالانکہ کوئی ملک سے واقف نہ تھا اور دشمن قوی کا مقابلہ درپیش تھا اور سپاہی ماندے ہوگئے تھے اور گرسنہ بھی تھے اور آگے جانے سے ناراض بھی تھے پس ایسی حالت مین اُنسے کیا ہوسکتا تھا آخر کار یہ ہوا کہ وہ ایک جنگل مین جا پڑے اور وہان قریب دو ہزار مفسد کے جمع تھے کچھ اُنمین سپاہی تھے اور کچھ کورسین کے آدمی تھے جو ایک قوی زمیندار اس نواح مین تھا جسوقت یہ مقام

مذکور مین پہونچے مفسدین نے ایک باڑہ ماری جس سے بہت آدمی مارے گئے اور باقی ماندہ منتشر ہو کر بھاگ نکلے اور اپنے منتشر ہو گئے تھے کہ ایک دوسرے سے تا بہ صبح پھر نہ ملا صاحب کمانڈنگ یعنی کپتان دینار صاحب اول ہی باڑہ مین مارے گئے تھے مفسدین نے ہماری سپاہ پر تمام شب گولہ رانی کی اور ادھر سے بھی کچھ کچھ جواب ہوتا گیا لیکن صبح کو ہماری سپاہ باقی شب پیچھے ہٹ آئی تحقیقات سے مجھے معلوم ہوا کہ اگر سپاہ حاکم کا حکم نہ مانتی تو برعکس اسکے ہوتا اور اسمین ہر ایک منفس کا فائدہ بھی متصور تھا اس ہنگامے مین ہمارے آدمی بہت مارے گئے چار افسر اور ایک سو ساٹھ سپاہی ارجمٹ کے کام آئے اور کسی کو زخم بھی نہ آیا۔

تمام سپاہ مفسدین نے انکا تعاقب تا بہ نالہ کیا جسمین بہت سے دوب گئے کیونکہ انکو تیرنا بھی نہ آتا تھا ہندوستانی افسر اپنے آدمیون کے گرد تھے تین ایمن کے مارے گئے انمین کئی آدمی بوردی رائفل نظر آئے انکے پاس سامان جنگ نہو گا کیونکہ انھون نے توتام اور پتھر بھر کر چھوڑے تھے انکے پاس چھوٹی توپین تھین کہتے ہین کہ راجہ ڈمراؤن مع توپون کے انکے شامل ہو گیا تھا افسوس کہ ایک آدمی کے باعث اتنا نقصان جان ہوا اسکا تصور بھی دل کو پارہ پارہ کرتا ہے اور اگر وہ شخص اب زندہ ہوتے تو انکی نسبت کچھ اور بھی تحریر ہوتا۔

کوہ مری

بتاریخ یکم ستمبر اس مقام کی امنیت امین بباعث شورش کوہیان گردنواح کے خلل واقع ہوا اور سبب اس تخلل کا یہ معلوم ہوتا ہے کہ سابق مین ایک مرتبہ ایک گانون مین جو متصل اس مقام کے ہے کچھ فساد ہوا تھا اور اسمین خونریزی بھی ہوئی تھی اور مجرم گرفتار ہوے تھے اور بعد تحقیقات نسبت ہر ایک کے حکم قید میعاد مختلفہ کا صادر ہوا تھا مجرمون مین ایک شخص بڑا پیر تھا کہ اسکی تعظیم بخیال مذہب ہر ایک کو ہی کرتا تھا اور اسی لحاظ سے باشندگان ملک نے درخواست اسکی رہائی کے واسطے کی اور انکی درخواست منظور بھی ہو گئی تھی بخیال اسکے انکو جرأت پیدا ہوئی اور گانو والون نے ایک دوسری درخواست اس مضمون کی گذرانی کہ جتنے مجرم مقدمۂ مذکورہ مین گرفتار ہوے تھے وہ سب رہا ہو جاوین یہ درخواست انکی نامنظور ہوئی اسپر انھون نے دھمکایا تھا کہ اگر یہ حکم قید جاری رہا تو ہم کوہ مری کو لوٹ لینگے۔

بتاریخ مذکورۂ بالا ایک برقنداز حاکم خان نامے نے جولارنس صاحب کی میم کے پاس رہتا تھا زبانی اپنی سالی یعنی ہمشیرۂ زن کے جو منکد صہ سرغنہ مفسدین کی تھی یہ سنا کہ آج شب کو ایک بڑا گروہ مقامات خامتک اور روات اور دویاتین اور گانون سے جمع ہوکر کوہ مری پر تاخت لائینگے اور انکا ارادہ ہے کہ سب انگریزون کو مار ڈالین یہ سنکر برقنداز مذکور نے قریب نو اخت نو گھنٹہ شب کے میم صاحبہ موصوفہ کو خبر دی یہ سنکر بیئی صاحب اسسٹنٹ کمشنر نے پہرے گورکھون کے انگریزون کے مقامات سکونت پر قائم کیے کہ اگر مفسد آوین تو خالی نجاوین اور میم صاحبون سے کہا کہ مع بچون کے یا تو لارنس صاحب کی کوٹھی مین جاکر رہین اور یا بارکون مین جاوین کہ وہان محافظت انکی ہوگی۔

قریب نو اخت یک و نیم گھنٹہ شب تمام شکوک اس باب مین دفع ہوگئے یعنی قریب ساتھ آدمیون کے یا زیادہ از جانب مقام گلدانا اس مقام مین آئے اور اپنا کارفساد انگیزی اول بنگلے سے جو اس جانب تھا شروع کیا اس بنگلے مین ہورست صاحب متعلقہ پیائش رہتا تھا ان صاحب کا بمشکل موقع فرار ہونے کا میم صاحبہ اور بچے کے ملا جسوقت مفسدین انکے حاطے مین آئے انھون نے لوٹنا شروع کیا اور جو انکے نزدیک شے قیمتی تھی اسکو لیا اور باقی کو خراب اور ضائع کیا مفسدین نے صاحب کا گھوڑا بھی لے لیا گو یہ گھوڑا پھر ایک گانون سے جسکو سرکار نے جلادیا دستیاب ہوگیا تھا بعد ازین وہ اب کپتان رویشن صاحب کے بنگلے پر آئے مگر یہان انھون نے خوب مزا چکھا کیونکہ کپتان صاحب کے پاس کوہی رانگھڑ نوکر تھے انھون نے تین مرتبہ مفسدین کو مار کر نکال دیا آخر کار مفسدین یہانسے بھاگے اور دو آدمی انکے مقتول ہوئے بوقت صبح دوم دیکھا کہ مفسدین مقام گلدانا مین بہ کثرت جمع ہین اور معلوم ہوتا تھا کہ شاید پھر اس مقام پر یورش کرین یہ حال دیکھ کر میم صاحبون کو صلاح پھر دی گئی کہ مع بچون کے یا تو بارکون مین چلی جاوین اور یا تھارٹن صاحب کی کوٹھی مین رہین اس روز مفسدین پھر نہ آئے۔

درمیان ہنگامۂ شب گذشتہ کے چند ملازمین کرنیل سپارک صاحب کے یعنی چند چپراسی اور چوکیدار بھی اپنے مکان مین شامل تھے دو چپراسی اور چوکیدار گرفتار ہوئے اور بعد

تحقیقات و ثبوت جرم کورٹ مارشل سے حکم مار دینے کا نسبت اُنکے صادر ہوا جب اُنکو قصاص کے واسطے لیجاتے تھے تو چوکیدار کعبی تدبیر سے بھاگ گیا اور پھر کچھ حال اُسکا سماعت مین نہ آیا مگر دونون جمعدارنیون کو قتل کیا بوقت سہ پہر مفسدین خفیہ پہاڑ سے اُترے اور جتنا اسباب رانگھڑ دن کا تھا لوٹ لیگئے اُسکی حفاظت کم تھی بلکہ بالکل نہ تھی کیونکہ رانگھڑ کا رسرکار پر اور مقامات مین تعینات تھے ۔

قریب چار بجے شام کے ایک کمیٹی اسواسطے جمع ہوئی کہ جو شخص کارجنگ کیا چاہیے اور سپاہی پیشہ نہو اُسکا نام درج رجسٹر کیا جاوے اور اس امر کے واسطے ۵ ہم صاحبون نے دستخط کی اُنکے کمانڈنٹ کپتان چونسٹن صاحب متعلقہ پیمایش رنبو مقرر ہوے ۔

صبح جمعرات کی بغیر کسی طرح فساد کے گذری مگر مفسدین نے راستے آمد و رفت کے روک لیے کہ رسد وغیرہ اس مقام مین نہ آوے قریب ۱۰ بجے دن کے تجویز ہوئی کہ ایک گروہ جاکر مفسدین کو راستے مین سے ہٹا دین اسمین قریب تیس انگریز اور ایک جماعت کوہی رانگھڑ دن کی اور ایک گروہ برقندازان پولس اور وہ لوگ تھے جنھون نے واسطے کارجنگ کے اپنے نام رجسٹر مین لکھوائے تھے یہ سب جمع ہوکر گئے اور ایک مقام پر دامن کوہ مین اُنسے مقابلہ ہوا مفسدین نے ایک باڑھ ماری اُس سے مادر صاحب کے جنکا نام رجسٹر مذکور مین درج تھا ایک زخم نیز آیا ہمنے جو ادھر سے باڑھ ماری تو کسی سبب نامعلوم سے کسی کو ایک گولی بھی نہ لگی کیونکہ نہ تو کوئی مفسدین مین سے گرا اور نہ کوئی زخمی معلوم ہوا ہر چند فاصلہ بیچ مین قریب سو بارہ سو گز کے تھا تاہم وہ لوگ بھاگ نکلے اور پہاڑ کے اوپر ایسے جلدی چڑھ گئے کہ پھر گولی کے پہنچنے سے باہر ہو گئے صرف ایک یا دو آدمی اُنمین سے چڑھتے ہوے گر پڑے باقی سب باوجودیکہ تمام باہر گولی کی مار سے ہو گئے گروہ انگریزون کا جو ہمراہ تھا وہ تو اُسی جگہ مقیم رہا اور رانگھڑ اور پولس والے گھاٹیون مین اُتر گئے کہ ذیبات کو ہی کو برباد کرین اور رجسٹر بھائی والے انگریز بطمع توپ تمنک متصل گروہ اول کھڑے ہے کہ بروقت ضرورت مدد کو جلدی پہونچ جاوین دس یا بارہ گانون مفسدین کے جلادیے مگر افسوس کہ ہماری جماعت قلیل تھی ورنہ اُنکی زراعت بھی تباہ کردیتے اور اُنکے مویشی چھین لیتے ان گانون مین کسی نے مقابلہ ہمارا نہ کیا بلکہ تمام گانون ہمنے خالی پایا

کوئی باشندہ انمین موجود نہ تھا یہان سے چڑھائی کو ہری کی نہایت سخت تھی اور آدمیون نے وقت مراجعت قریب پانچ بجے شام کے یہ کہا کہ مدت سے ایسا سخت اور مشکل کام ہمنے نہین کیا تھا جسوقت نیچے گھاٹی مین گاڑون چلتے تھے اُسیوقت شہائی سامنے کے پہاڑ پر بجتی تھی اور آدمی بکثرت جمع ہوتے تھے یہ دیکھکر احتمال تھا کہ شب کو اس مقام پر پھر حملہ ہوگا اسی خیال سے مضبوط پہرے جابجا مقرر ہوے تھے مگر اس شب کو کچھ نہوا اور شب تار بہ امن وامان گذر گئی۔

درمیان شب کے تھارنٹن صاحب کمشنر مع چند سپاہ پولس وسکھان نوملازم مقام راول پنڈی سے اس جگہ وارد ہوے۔

باعث ہوشیار ہوجانے سب ساکنین کے اور تدبیر اندفاع مفسدین کے پھر یہان کچھ تواقعہ حادث نہ ہوا۔

امرت سر

بتاریخ ۱۴ ماہ مئی وقت صبح یہ احتمال گذرا کہ مفسدین میانمیر یہان آتے ہین اسلئے ۵۹ رجمنٹ ہندوستانی کی پریڈ ہوئی اور کپتان وبدی صاحب کے توپخانے کو حکم ہوا کہ اپنا کام قلعے مین کرین اور رجمنٹ کو حکم ہوا کہ کمپنی کمپنی جدا ہوکر بطور پہرہ گرد شہر کے قائم ہون اور ہر ایک کمپنی کے ساتھ ایک افسر انگریز تعینات ہوا سپاہی بخوشی اپنے اپنے کام پر گئے روز دوم وقت صبح ایک کمپنی تین سو آدمیونکی اور ایک متعہد ہندوستانی افسر کی مقرر ہوئی نئے کارتوس انکے سامنے کھولے گئے اور سپاہ کو یقین ہوا کہ یہ وہی کارتوس ہین جو دہ سالہا سال سے کاٹتے ہین عرصہ پندرہ روز سے اکثر فقیر گرد لین ہاے سپاہ کے پھرتے ہوے نظر آتے تھے۔

میم صاحبون نے مکان کرنل صاحب اور قلعے مین جاکر پناہ لی اور بتاریخ ۱۵ وقت صبح ایک گروہ اہل رجمنٹ شاہی کا آکر قلعے مین داخل ہوا اور کپتان ہلڈبرنڈ صاحب جو مع توپخانے کے بمقام جلندھر چلے گئے تھے انکو بھی اسی مقام مین رکھ لیا تاکہ بروقت ضرورت انکے توپخانے سے بھی کام لیا جاوے مگر اسکی حاجت پھر نہ پڑی اور شہر مین سب طرح امن رہا۔

راول پنڈی

اول ہی جب خبر مفسدہ میرٹھ اور دہلی وغیرہ کی یہان ہوئی تھی اُسی وقت سے تدابیر

اندفاع فساد کی ہوتی تھین تاکہ اس مقام پر بھی ویسا ہی نہو دے اور کوئی امر مشتبہ و مشکوک جس سے
لوگونکو اندیشہ پیدا ہوتا تاریخ ۱۲- جون وقت سہ پہر وقوع مین نہین آیا مگر اُس روز سب کے دلون
مین ایک اندیشہ پیدا ہوا اور ویسا ہی حال یہان بھی ہوا جیسا مقام کوہ شملہ پر ہوا تھا ایک صاحب
تحریر فرماتے ہین کہ اس روز ہر ایک کے چہرے سے اندیشہ اور شک اور خوف ہویدا تھا
کسی کو اطلاع تحریری اور کسی کو زبانی کی گئی کہ آج کی شب فساد ہونے والا ہے اسواسطے
توپخانے مین حکم کیا کہ اپنی بتیان توپ کی روشن رکھین مگر تیز روشنی نہو اور جو قلیل فوج گورہ
موجود تھی اُسکو حکم ہوا کہ شب کو مسلح سوویں اور نسبت سپاہ پولس بھی یہی حکم جاری ہوا
افسرون کے نام حکم گیا کہ وہ شب کو اپنی سپاہ کے پاس رہین اور فوراً بوقت اطلاع
طیار اور آمادہ ہوجاوین پہرہ والون اور سپاہ گشت کرنے والی کو حکم ہوشیاری
کا دیا گیا ایسی ایسی تدابیر حکام سے اس مقام پر بزودی و احتیاط عمل مین آئین ایک پہرہ
گرجاگھر کے واسطے تجویز ہوا جہان حکم تھا کہ میم لوگ مع دیگر متعلقین اُنکے بوقت ضرورت
پناہ گیر ہون اور لین بارک بھی اُنکے واسطے جاے پناہ تجویز ہوئی تھی رات کی توپ بجے
تک بلکہ قریب تین گھنٹے بعد ازان تک یہ تردد اور نامیدی ہر ایک کے بشرے سے نمودار
تھی اور یہ ہی حال بارکون مین اور گرجاگھر مین تھا باستثناے چند صاحبون کے اور سب نے
اپنے اپنے مکانات چھوڑ دیے تھے مین تاسف بیان کرتا ہون کہ صرف میم لوگ اور بچے
ہی پناہ گیر نہین ہوے تھے بلکہ وہ صاحب لوگ جو علاقہ جات جلیلہ اور عظیمہ رکھتے تھے
اونہی کو لازم تھا کہ اپنے مقامون پر قائم رہتے اور اگر اُنکو چھوڑتے تو بعد از چھوڑنے
اونہی سب لوگون کے ترک کرتے وہ ہی اول بھاگ گئے مگر بتکر خدا کہ اُس شب کو کچھ فساد
نہوا گو اس سے اندیشہ سپاہ کے دل مین ہوا ہو مگر کچھ ظاہر نہ تھا بلکہ بتاریخ ۱۳- جون
جب اُنسے احوال سپاہ بارکپور کہا گیا تو انھون نے نہایت تاسف کیا اور کئی کمپنی ۸۴
رجمنٹ ہندوستانی نے متفق اللفظ یہ کہا کہ ہمکو مفسدین ہوتی مردان کے مقابلہ پر بھیجدو
ہم اُنکو خوب سزا اُنکی سرکشی کی دینگے مگر یہ نہوا القصہ روز دوم اندیشہ مذکورہ بالا یعنی
وقت صبح اندیشہ شب گذر گیا اور ملازمین صاحبان پناہ گیر کے اپنے اپنے آقا کے

جوڑے کپڑون کے بدلنے کے واسطے لیجاتے تھے۔

سبب اس اندیشہ بیجا کا اسطرح پر بیان کیا گیا ہے کہ ایک سپاہی ۵۸ رجمنٹ ہندوستانی کا فخریہ کہتا تھا کہ میرے پاس اب بھی دس گولیان اور سامان باقی ہے اور اگر ضرورت ہوئی تو اب کام مین آوینگی یہ خبر جب حکام تک پہونچی تو سپاہی مذکور گرفتار ہوگیا۔

بعد اس اندیشۂ فساد کے کرنیل بارسٹو صاحب افسر کمانڈنگ اور میجر بلیس صاحب دونون نے اپنی سپاہ مین بے ہتھیار شب کو سونا اختیار کیا تاکہ سپاہ کو یقین ہو کہ اعتبار اس درجہ افسرونکے دل مین ہے مگر یہ اعتبار رفتہ رفتہ فسخ ہوگیا یعنی بتاریخ ۷۔ ماہ جولائی یہ مناسب وقت متصور ہوا کہ سپاہ کے ہتھیار لے لیے جائین اسواسطے سب سپاہی پریٹ ۲۴ رجمنٹ پر جمع کیے گئے اور حکم جوا کر دینے اسلحہ کا سنایا گیا اسوقت سپاہ یعنی ۴۸ کمپنیان ۲۴ رجمنٹ شاہی کی تو سامنے جمائی گئی تھین اور تین ضرب توپ توپخانہ ایسی کی وسط مین رکھی گئین یہ سب بندوبست جب ہوا تو سپاہ ہندوستانی حکم سنکر فوراً بھاگ گئی اور توپخانہ نے اور سپاہ گورہ نے چلتے ہوے ایک بارڈھ بطور تواضع اپنی بندوقون اور توپون سے اُنکے پیشکش کی مفرورین اپنی لین کی جانب گئے اور وہان گرفتار ہوکر انھون نے تمام اسلحہ سپرد سرکار کردیے اس ہنگامہ مین صرف کپتان پارصاحب متعلقۂ پولس کی کلائی یعنی ساعد دست پر بوقت تعاقب چند سپاہ جو ارادہ فرار کا رکھتی تھی یک زخم آیا اور کسی کو آنچ بھی نہ آئی تھی۔

پونا

بتاریخ ۵۔ ماہ ستمبر دو اشتہار بزبان مرہٹہ شہر مین سے دستیاب ہوے یہ اشتہار نانا صاحب بٹھور والے نے بدین مضمون جاری کیے تھے کہ سب رعایاے پونا انگریزونکو مارڈالین بلکہ حتی الامکان گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف کو بھی قتل کرین اور جو ایسا کریگا اُسکو انعام بتفصیل ذیل ملیگا یعنی جو گورنر جنرل کو مارے اُسکو پانچ ہزار روپیہ ملیگا مگر بداست راقم یہ روپیہ بہت تھوڑا تجویز ہوا تھا غرض کہ اسی قلیل سے انگریزون کے قتل کے واسطے ایک رقم تجویز ہوئی تھی یعنی حسب رتبہ کم ہوتے جاتے تھے حتی کہ بابت قتل جج اور مجسٹریٹ کے پانچ سو روپیہ لکھا تھا اور کم رقم انعام کی سو روپیہ تک تھی اشتہار مین یہ بھی درج تھا کہ نانا صاحب ہمراہ فوج کثیر

بفتح و فیروزی لینے ملک پیشوا کو آتے ہین اور وہ یہ چاہیے کہ جبتک وہ بمقام اللہ پہونچین جو سولہ میل کے فاصلے پر پونا سے واقع ہے اُسوقت تک شہر پونا فرنگیون سے خالی ہو جاوے مگر ایسا مشیت ایزدی مین نہ تھا۔

تنکاریور

بتاریخ ۲۳۔ ماہ ستمبر وقت شب قریب چودہ یا سولہ گولہ اندازون نے توپین لیکر بجانب میدان پریٹ لگادین اور کوشش۔ بیچ برپا کرنے فساد عام کے عمل مین لائے اِن لوگون پر باقی ماندہ سپاہ کمپنی گولہ اندازان جو مفسدہ نہ تھے اور سپاہ پولس زیر حکم کپتان مینٹگمری صاحب اور ایک دستہ سوار رجمنٹ ہندوستانی حملہ آور ہوے کپتان صاحب نے چند سپاہی پولس کو توپخانہ کی پشت سے روبرو چڑھا دیا اور اسطرح توپونکو بند کرکے چھین لیا اور مفسد بھاگ نکلے تین آدمی مفسدین کے مقتول یا مجروح شدید ہو کر میدان مین پڑے رہے یہ ہنگامہ قریب دو گھنٹہ کے عرصے مین ختم ہو گیا مگر اس عرصہ مین ایسی تاریکی تھی کہ کسی کو یہ نہ معلوم ہوا کہ کتنے سپاہی مفسد تھے اور کہان کہان تھے

جلگیوری

بتاریخ ۱۱۔ ماہ اگست تین سپاہی ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی نے یہ ارادہ کیا کہ سب انگریزون کو مار ڈالین یا خود مر رہین اُنکی اپنی کمپنی والون نے دونون کو توپور اگر فتار کر لیا اور میجر نے مقام کوارٹر گارڈ مین جاکر بندوق طیار کر رکھی اور کہا کہ جو میرے پاس آنے کا ارادہ کریگا اُسکو مین مار ڈالونگا حوالدار میجر نے اپنے سپاہی ساتھ لیکر مقام مذکور کا نرغہ کر لیا بعد از عرصۂ قلیل کے سپاہی مذکور جو قوم کا برہمن تھا شمشیر علم کر کے اور بمتول طیار بھر کر باہر آیا اور سپاہ کی طرف مخاطب ہو کر بولا کہ اپنے فرنگی افسرون کو مار ڈالو اور دھرم کے واسطے لڑو حوالدار میجر نے حکم دیا کہ ہتھیار رکھدے مگر اسنے نہ مانا تب تین سپاہی کوارٹر گارڈ مذکورہ بالا نے اُسکو گولی سے مار دیا لاش مفسد مذکور کی گو قوم کا برہمن تھا مگر مہتردن کے ہاتھ سے اُٹھوا کر دریاے نیسلز پھکوادی گئی۔

مراد آباد

شروع مفسدہ مین ۲۹۔ رجمنٹ ہندوستانی مقیم مراد آباد نے بھی ہنگامہ شروع کیا تھا اور قیدیونکو

جیلخانہ سے رہا کیا تھا مگر بعدازاں پشیمان ہوکر دوبارہ عہد و پیمان کیے اور مدت تک خیرخواہی سرکار مین راسخ دم اور ثابت قدم رہے ہرچند مفسدین نے جو اس شہر کی طرف سے گذرے چند بار تعریض اور طعنہ زنی کی مگر یہ جادۂ راستی سے منحرف نہوے ۔

ایک صاحب مقیم مرآباد بتاریخ ۱۸۔ ماہ مئی اسطرح تحریر فرماتے بتاریخ ۱۸۔ ماہ مئی ہمکو خبر پہونچی کہ ایک بڑی جماعت ۲۰ رجمنٹ کی جنسے بمقام میرٹھ مفسدہ برپا کیا تھا مع سامان جنگ خزانہ ایک جنگل مین جو بجانب چپ دریاے گورکن کے اور قریب پانچ میل مقام ہذا سے واقع ہے فروکش ہین رات اندھیری تھی اور شب کے قریب گیارہ بجے تھے کہ ایک فوج مشتمل اوپر تیس سوار اور ایک کمپنی ۲۹ رجمنٹ کے جمع ہوکر اُنکے مقابلہ کو چلی اور ڈاکٹر صاحب چند سوار لیکر اُنکے پہلے چلے کہ جاکر پل دریاے مذکور کا قبضہ کرین اور جب سب بندوبست مناسب ہوچکا تو فوج مذکورہ بالا بسرکردگی صاحب جج اور صاحب مجسٹریٹ اور دو اور افسرون کے اُنپر تاخت لائے اور اُنکے پہرہ والون کو مغلوب کرکے کہ ایک کو تہ تیغ کیا اور باقی مفسدین کا یہ حال کیا کہ اُنکے گھوڑے اور ہتھیار چھین لیے اور آٹھ آدمیون کو گرفتار کیا سوائے اسکے دس ہزار روپیہ نقد بھی مفسدین کا انکے ہاتھ لگا اور باقی مفسد بھاگ گئے کیونکہ باعث تاریکی شب کے دوست دشمن سے شناخت نہوتا تھا مگر بروقت سر ہونے بنادیق کے جنکے شعلے سے البتہ کچھ نظر آتا تھا صورت آدمی کی نظر آتی تھی بردر دوم وقت صبح چند سپاہی مفسد ولیرانہ لین ہندوستانی مین آئے انمین سے ایک تو سپاہی ۲۹ رجمنٹ نے گولی سے مار دیا اور باقی گرفتار ہوکر جیلخانہ مین مقید ہوے جو شخص کہ مفسدین مین سے لین مین مارا گیا تھا وہ ایک حوالدار تھا اور اُسکا کوئی رشتہ دار اس رجمنٹ ۲۹ مین تھا اس رشتہ دار نے جلکر قریب سو سپاہیون کے جو اُسکے دوست تھے جمع کیا اور اُنکو ترغیب مفسدہ دیکر اُنکو جیلخانہ مین لے گیا وہان سپاہیان ۲۰ رجمنٹ کو جو قیدی ہوے تھے رہائی دی اور اُنکے ساتھ چھ سو قیدی اور آزاد ہوے باقی سپاہ ۲۹ رجمنٹ نے جب یہ حال سُنا وہ طیار ہوکر آئی اور درخواست کی کہ اگر حکم ہو تو ہم سب کو گرفتار کرکے پھر لے آوین اور حکم پاکر دو جنگلون مین گئے اور ۱۵ آدمی کو گرفتار کرلائے بعدازین اور بہت آدمی گرفتار ہوے اور اکثر خود بھی حاضر ہوگئے یہ حرکت چند سپاہیون کی دیکھکر باقی ماندہ ۲۹ رجمنٹ بہت نادم اور پشیمان ہوئی اور کوئی موقع اُنھون نے جو دوبارہ ثابت

کرنے خیر خواہی اور اعتبار کا انکو بلا فروگذاشت نہ کیا بتاریخ ۲۱- خبر آئی کہ جماعت کثیر غازیون کی رام پور سے آکر بلب رام گنگا دوسری جانب شہر کے فروکش ہوئی ہے اور اب آنکو پیام وغیرہ ایک مولوی اور بہ معاشان شہر کے ساتھ لگا رہے ہین صاحب جج یہ خبر سنکر دو عہدہ دارون کو اور چند سوار اور سپاہیان ۲۹ رجمٹ کو ہمراہ لیکر روانہ ہوے اور مفسدین پر حملہ آور ہوکر انکو منتشر کر دیا اور ایک سپاہی نے ایک صاحب کے جنکے نام کا اول حرف ڈبلیو ہے اسطرح جان بچائی کہ ایک مفسد نے اپنا شیر بچہ یعنی قراہین انپر چھوڑ دیا تھی اور مارنے ہی کو تھا کہ اس سپاہی نے دوڑکر مفسد مذکور کو گرفتار کیا اور سرغنہ اس جماعت مفسدین کا بوقت شب سپاہیوں کے ہاتھ سے مارا گیا تھا بتاریخ ۲۲- روز شنبہ یہ خبر آئی کہ دو کمپنیان سفید مینانی مقام روڑکی سے بگڑکر سامان جنگ اور بہت سامان لوٹ کا لیکر قریب اس مقام کے آگئی ہین بلا توقف دو توپین اور دو کمپنیان ۲۹ رجمٹ کی اور ساتھ سوار طیار ہوے مفسدین نے جب خبر طیاری اس فوج کی سنی وہ سب بزودی گنگا پار ہوکر ترائی مین بھاگ گئے مگر ہمارے ایجنٹ مجسٹریٹ صاحب نے چار سوار سے جاکر انکو ایک باغ انبہ مین جالیا اور انسے اسوقت تک لڑتے رہے جبتک یہ فوج بھی وہان جا پہونچی اور پہونچکر انکے ہتھیار چھین لیے بلکہ اکثر سپاہیون کا مال واسباب بھی لے لیا اور انکا تعاقب تا بہ ترائی کیا بعد ازین ۲۹ رجمٹ کے سپاہی ایسے معتبر ہو گئے تھے کہ وہ اکثر رفع فساد کے واسطے دیہات ضلع مین بھی بھیجے گئے اور انھون نے خدمت بھی جیسے سپاہیون کو اور خیر خواہون کو چاہیے بخوشی تمام کی اگر یہ لوگ آیندہ بھی ایسی ہی خدمت کرتے اور اسی طرح خیر خواہ سرکار رہتے تو انکی بڑی نیکنامی بہ سرکار گورنمنٹ لکھی جاتی اور وہ مورد توجہ سرکار ہوتے یہ دو فتح جو بخلاف سپاہیان ۲۰ رجمٹ اور سفید مینا کے حاصل ہوئی ہین انکے سبب اب یہ ہوا کہ جو جماعت مفسدین کی اپنے وطن کو جاتی تھی اور اس راستے انکو جانا تھا وہ اب اس شہر کو بلکہ ضلع کو بچاکر جاتی تھی چونکہ ہم متصل شہر دہلی کے ہین اسواسطے اکثر مفسدین یہان لین مین اکر سپاہ کو ترغیب چلنے شہر بادشاہی یعنی شہر دہلی کی دیتے ہین اور طمع دیتے ہین کہ وہان طلب تنخواہ زیادہ ملیگی فقط۔

یہ لائق مند ۲۹ رجمٹ اپنے بھائیون کو جو گردونواح مین تھے آمادہ سرکشی دیکھکر اور یہ سنکر کہ بمقام بریلی مین ایسا قتل اور خونریزی ہوئی کہ جسکا بیان نہین اپنے جادۂ راستی پر نہ رہ سکے اور آخرکار بتاریخ ۳ جون منحرف ہو گئے۔

ہمارے پاس کوئی سلسلہ وار کیفیت اس واقعہ کی سوائے اسکے جو صاحب پوسٹ ماسٹر مقام مذکور نے تحریر کی ہے اور جو ذیل مین مندرج ہوتی ہے نہین آئی۔

پوڈپل صاحب کو جو لفٹنٹ وارڈک صاحب کے ساتھ رہتے تھے اکثر مسلمان شہر نے مجروح کیا اور بعد ازین صاحب موصوف کو مع ہل صاحب اور دیگر کرانیون کے بتاریخ ۴ گرفتار کیا اور وارڈک صاحب اور انکی میم کو اُسی روز قتل کیا عرصۂ قلیل کے بعد مفسدین نے پوڈل صاحب اور دیگر مفسدین کو کہا کہ اگر تم مذہب اسلام قبول کرو تو تمھاری جان بخشی ہو گی ناچار جب کوئی اور موقع جان بری کا نہ رہا اُن سب نے مذہب اسلام اختیار کیا بعد ازین ایک مکان مین اُن سب کو اکٹھا رکھا اور کچن صاحب مع عیال و اطفال کے اب تک شہر مین کسی مقام محفوظ مین پوشیدہ تھے اور اسی طرح تا تاریخ ۱۵ مخفی رہے مگر جب فوج بریلی یہان وارد ہوئی تو پوڈل صاحب مع دیگر صاحبان دوبارہ گرفتار ہوے اور کچن صاحب کا پتہ ابھی کسی مسلمان نے انکو بتا دیا انھون نے کچن صاحب اور اُنکے پسر کلان اور کارپری صاحب برادر زن کچن صاحب کو قتل کیا اور پوڈپل صاحب اور ہل صاحب اور میک گاکر صاحب اور ورنگٹن صاحب کو ۱۸ جون کو دہلی لے گئے اور اُنکے عیال و اطفال مع عیال و اطفال کچن صاحب کو جو سب مسلمان ہو گئے تھے سپرد مجو خان کے جسکو مفسدین نے نواب مراد آباد قرار دیا تھا کیا نواب رام پور نے جسکے پاس یہ ضلع ہے ان میم صاحبونکو ہر طرح کی مدد دی اور ایک مضبوط گارد انپر تعینات کیا کہ آیندہ اور کوئی انکو دق نہ کرے اور پانچ روپیہ ماہواری ہر ایک متنفس کو واسطے خوراک کے دیا پس اب وہ یہ آرام بسر کرتے ہین اور ہمیشہ گوش بہ آواز ہین کہ کہین خبر فتح دہلی کی اور دوبارہ قائم ہونے سلطنت انگریزی کی سنین بتاریخ ۳ جون جب مکانات صاحبان کے لوٹے گئے تھے اور بعد ازان جلا دیے گئے تو مین بھی اپنا تمام اسباب ایک خانہ مین چھوڑ کر ایک گانون مین جو متصل تھا بھاگ کر گیا تھا اور جب واپس آیا تو ایک پرچہ کاغذ بھی دفتر اکخانہ مین باقی نہ تھا۔

ایک میم صاحب جو شریک مصیبت زدگان مقام ہرائچین اور قدرت پروردگار سے جان بسلامت لیگئین تھین اپنا حال زار اسطرح پر تحریر کرتی ہین —

بتاریخ ۳ - ماہ جون اس مقام مین بلوہ شروع ہوا خزانہ سپرد سپاہیان ۲۹ رجمنٹ ہندوستانی کیے اور خزانہ جنگی سپاہ نے لوٹ لیا یہ حال دیکھکر سب صاحب افسران ملکی بمقام میرٹھ روانہ ہوے اور اسی روز وقت شام تمام افسران جنگی دنل سپاہی بطور گارڈ ہمراہ لیکر بجانب مقام بنی تال روانہ ہوے اور مقام مذکور مین بسلامت پہونچ گئے اور ہم لوگونکو یہان کسیطرح کی حفاظت نہ کی مرنے کو چھوڑ گئے رات کی رات ہمنے یہان بسر کی اور ہمکو یقین تھا کہ مفسد ہرگز امروز فردا مین بکشت و خون شروع نہ کرینگے مگر بخلاف اسکے مفسدین نے بروز دوم وقت صبح ہنگامۂ کشت وخون گرم کرنا شروع کیا اور ہمارے قیام گاہ پر آکر میرے والد اور والدہ کو ہلاک کیا بعد ازان ہل صاحب کو اور میک گریگر صاحب کے پسر کلان کو اور دورنگٹن صاحب کو قتل کیا بعد قتل کرنے ان پانچ صاحب اور میم لوگون کے مفسدین ہم سب باقی ماندہ کو گرفتار کرکے اپنے کیمپ مین لے گئے اور وہان ہمکو قید کیا ہم آٹھ روز تک قید رہے اور آٹھوین روز کی شام کو کچھ تدبیر کرکے ہم قید سے فراری ہوے اور شہر مین آکر خفیہ تین دن تک رہے بروز چہارم مفسدین مقام بریلی جہان وارد ہوے اور انھون نے ہمکو دوبارہ قید کیا بوقت شام مفسدین شہر مین گئے اور وہان کیمن صاحب کو اور انکے پسر کو اور کارنری صاحب کو قتل کرکے کیمن صاحب کی میم کو مع انکے سات بچون کے گرفتار کرکے جہان ہم قید تھے وہان انکو بھی قید کیا اور ہم اس قید مین تین روز رہے بروز سوم وقت شام مجو خان نامے ایک مفسد نے جو رسالہ اور نہایت سنگدل تھا بخدمت جنرل بخت خان عرض کی کہ میم کا کیا کرنا چاہیے اور یہ استدعا کی کہ جتنے انگریز ہین انکو جنرل صاحب اپنے پاس رکھین اور جتنے میم لوگ ہین وہ مفسد کے پاس رہین اور مفسد مذکور انکی خاطرداری اور خبرگیری مین کوتاہی نہین کرنے کا یہ درخواست اسکی منظور ہوئی اور ہم سب اس سنگدل خونخوار کے پنجے مین پہنچ گئے اور ہل صاحب اور ہینگ گرائر صاحب اور دورنگٹن صاحب اور پوول صاحب رجمنٹ کے ساتھ رہے اس خونخوار کے پنجے مین ہم سات دن نہایت تکلیف مین رہے دورنگٹن صاحب کے چھوٹے لڑکے دو اور بیمار ہوے اور تیسرے روز مر گئے اسکے بعد بیبی

لڑکے نے بھی جان بچنے تسلیم کی بعد سات روز کے نواب رام پور نے ہماری مفیدی کی خبر سنی اور کچھ سپاہی ہمارے لینے کو بھیجے اور ہمکو اپنے پاس طلب کرلیا اسکے پاس ہم بہت آسائش سے رہے اُسنے ہمکو کچھ روپیہ بھی خرچ ضروری کے واسطے دیا اور ایک حویلی مین چھ مہینے پوشیدہ رکھا اور پانچ پہرے ہماری حفاظت کے واسطے تعینات کیے آخر کار صاحب کمشنر بہادر بریلی اور صاحب کمشنر بہادر میرٹھ نے ہمارے زندہ رہنے کی خبر پاکر نواب صاحب کو ہماری طلب مین لکھا اور نواب صاحب نے ہمارے ساتھ سپاہ دیکر گڈھ مکٹیسر گھاٹ تک ہمکو پہونچا دیا اور وہان سے عبور دریائے گنگ کرکے بحافظت پچاس سوار اور کوتوال اور داروغہ کے ہم بسلامت مقام میرٹھ تک پہونچ گئے ۔

ایک وقائع نگار اس مقام کا حال سوائے اسکے جو سابق ذکر ہوچکا ہے اسطرح پر بیان کرتا ہے کہ ۲۹ رجمنٹ کی وفاداری اور نمک حلالی یہان تک تھی کہ سوائے ان واردات کے جو سابق ذکر ہوچکی ہین اور جسمین اس رجمنٹ کے سپاہیون نے کارہائے نمایان بخلاف مفسدین کے عمل مین لائے تھے ایک اور امر ایسا ہی کیا تھا کہ جس سے ہر ایک کو انکا اعتبار زیادہ ہوا تھا اور کسی کو یقین نہ تھا کہ یہ سپاہ بھی جادہ راستی سے منحرف ہوکر شامل مفسدین کے ہوگی مگر بعد چند روز کے بخلاف اسکے عمل مین آیا یعنی یہ سپاہ بھی مفسد ہوگئی تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جو امر باعث تزائد اعتبار کا ہوا تھا وہ یہ تھا کہ جب سپاہ سفر مینا مقام روڑکی سے باغی ہوکر مع ساز و سامان نزدیک مقام مرادآباد کے پہونچی تو سپاہ ۲۹ رجمنٹ نے آئیر ناخت لاکر انکے ہتھیار چھین لیے اور جو کچھ از قسم سامان و ذخیرہ انکے پاس تھا وہ بھی لیکر انکو بھگا دیا اس امر سے تو انکا اعتبار زیادہ ہوا تھا مگر بعد ازین خلاف چشمداشت ہر ایک کس و ناکس کے وہ منحرف ہوگئے اسکی تفصیل اسطرح پر ہے کہ جب انھون نے بتاریخ ۳ جولائی سنا کہ سپاہ بریلی نے فساد برپا کیا یہ بھی اپنے طریق نمک حلالی کو چھوڑکر راہ مفسدین پر چلنے لگے یعنی انھون نے اول تو خزانہ لوٹا اور جب خزانے مین سے صرف ڈھائی لاکھ روپیہ نکلا تب انھون نے خزانچی کو گرفتار کیا اور چاہتے تھے کہ اسکو مار ڈالین مگر ساندرس صاحب اور ولسن صاحب جج نے اُسکی شفاعت کی اور ہرچند بعض مفسدون نے

چاہا کہ ان صاحبونکو بھی اُسکے ساتھ ہی قتل کرین مگر دو حوالدار جو وہان موجود تھے انھون نے
سپاہ کو کہا کہ تمنے اقرار کیا ہے کہ تم کسی صاحب لوگ کو نہ مارو گے اِس عہد کو یاد رکھو یہ سنکر انھون
نے خزانچی مذکور اور دونون صاحبون کو چھوڑ دیا اِس عرصے مین گو ۲۹ رجمنٹ باغی ہو گئی تھی
اور وہ باقی ماندہ سپاہ کو دھمکاتے تھے تاکہ اُنکے شامل ہون مگر تاہم چند سواران رسالہ ہشتم
غیر آئین انگریزان مفرورین کے ساتھ ہو انکی حفاظت کرتے ہوے ہمراہ رہے بعد ازین مفسدین
بریلی اور باغیان مقام ہذا اور ۱۴ رجمنٹ ہندوستانی جو مقام سیتاپور سے سرکشی کرکے وارد مرادآباد
ہوے تھے سب یکجا ہوکر اور بطور بریگیڈ آراستہ ہو کر اور بہت سا سامان ساتھ لیکر روانہ شہر دہلی
ہوے اور عبور دریاے گنگ کرکے نزدیک میرٹھ کے جو راستہ دہلی کو جاتا تھا اُس
راہ سے رہ سپر ہوے سابق ہم احوال میرٹھ مین تمام حال لکھ چکے ہین جس سے نالیاقتی جنرل
ہویٹ صاحب کی ظاہر ہوتی ہے اور جس سے صاف ظاہر ہوا تھا کہ جنرل صاحب لائق
کسی کار کے نہین تھے بلکہ ادنی کام بندوبست کا بھی انسے نہین ہو سکتا تھا مگر قسمت نے ایک
موقع اُنکو اور دیا تھا جس سے اُنکی سب بدنامی رفع ہو جاتی اور جس سے ہر ایک شخص کو ثابت
ہو جاتا کہ جو تنمہ ہاے کارگذاری اُنکو جنگہاے مقامات جاوا اور برما مین عنایت ہوے تھے
وہ بیجا نہ تھے مگر اُنسے اِس موقع پر بھی کچھ نہ ہو سکا تفصیل اُسکی یہ ہے کہ جب مفسدین بر لب دریاے
گنگ پہونچے تو باعث کثرت سامان اُنکو تلاش باربرداری کی کرنی پڑی اور دریا پر صرف ایک
کشتی انکو دستیاب ہوئی اور دو سوار پھیر تلاش کرکے دو کشتیان اور بھی لائے اِس باربرداری
کی تلاش مین اور عبور دریا کرنے مین اُنکو بہت عرصہ گذرا زیادہ چھ گھنٹے سے اُنکو لب گنگ پر
قیام کرنا پڑا اور اسکی خبر میرٹھ مین بھی پہونچی اور اکثر عہدہ دارون نے جنرل صاحب سے
کہا کہ مفسدین کو عبور دریا نہ کرنے دینا چاہیے اور یہ بھی ثابت ہو گیا تھا کہ جنرل فوج گورہ اُنکے
واسطے کافی تھی مگر کسی امر نے جنرل صاحب کے دل مین جوش پیدا نہ کیا اور اُنکی عرق
بزدلی و نامردی و ہمت کو حرکت نہ دی آخرش یہ ہوا کہ مفسد باوجود موجود ہونے فوج گورہ کے
بہ آرام اور آسایش تمام سب ساز و سامان لیکر بلا مزاحمت میرٹھ کے پاس گذر کر وارد دہلی
ہوے ہر چند اُنکے دل مین نہایت خوف اِس فوج گورہ مقیم میرٹھ کا تھا مگر سب رفع ہو گیا

اور بخوشی وآرام تمام مقام مقصود تک پہونچ گئے یہ سب حال دیکھکر ہر ایک خیرخواہ سرکار کو موجود گی جنرل ہلویٹ صاحب سے بڑا رنج ہوتا تھا مگر بعد از عرصۂ دراز کے اُنکا رنج رفع ہوگیا جب اُنھون نے خبر سنی کہ صاحب موصوف حکمرانی سے موقوف ہوے۔

لاہور

بتاریخ ۳۰- جولائی ۲۶ رجمنٹ ہندوستانی نے بمقام چھاؤنی میان میر ہنگامہ برپا کیا اور اپنے افسر کمانڈنگ اور سارجنٹ میجر کو قتل کرکے ایک جماعت باندھ کر فراری ہوئی سپاہ سکھ اور بھوج پوریون کی تعریف کرنی چاہیے کہ وہ اس حرکت قبیحہ مین شامل نہوئی اس فساد کی اطلاع فوراً میر ہاے دریاے ستلج پر بھیجی گئی اور قبل از پہونچنے مفسدین کے بندوبست گھاٹون کا ہوگیا اسی نظر سے مفسد بھی بجانب کوہ روانہ ہوے اور نجالت تباہ گرسنہ وتشنہ ومانده وپیرونین چھالے پڑے ہوے افتان وخیزان ایک میر دریاے راوی پر وارد ہوے تاکہ اُسکو عبور کرکے سزاے بدکرداری سے نجات پاوین مگر ایسا نہوا کیونکہ عوض لینے والے اُنکے درپے تھے اور اُنکے گرد و پیش بھی سب اُنکے دشمن تھے اب وہ عین وسط ملک مانجہ مین آئے اور سکھ لوگ سب اُنکی گرفتاری اور قتل کے درپے ہوے اور قبل از پہونچنے افسران انگریزی کے وہان کارزیست ونابود کرنے اُن مفسدین کا شروع ہوچکا تھا اور آخر کار قریب سب مفرورین کے گرفتار ہوکر سزاے اعمال کو پہونچے مفسدین تخمیناً ۶۳۰ نفری تھے ۱۱۹ مقتول اور غرق آب ہوکر اور شدت ماندگی سے بیتاب ہوکر مرگئے اور باقی جو ایک کوڑی سے بھی کم رہے تھے انکا حال معلوم نہوا۔

باقی ماندہ رجمنٹہاے مقیم لاہور جنکے ہتھیار چھین لیے تھے اور وہ حسب تفصیل ذیل تھین یعنے ہشتم رسالہ غیر آئین ۱۶- اور ۹ رجمنٹ ہندوستانی اور سیکھ سالم بازدہم رسالہ غیر آئین اب مقام میان میر مین بطور قیدیان ونیز حفاظت توپخانہ وپہرہ ہاے سوار وپیادہ مین بطور مفید تھین اور حتی الامکان اُنکی حراست اور حفاظت کیجاتی ہے۔

ایک وقائع نگار جو ہنگامۂ خاص شہر لاہور مین مقیم تھے حال لاہور کا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ جب خبر وحشت اثر بلوۂ میرٹھ اور دہلی کی اور اطلاع اُن خرابیون اور کشت وخون کی جو وہان ہوتی تھین اس مقام مین پہونچی فوراً سب حکام جمع ہوے اور بہ صلاح رابرٹ منٹگمری صاحب

جوڈیشل کمشنر کے یہ تجویز قرار پائی کہ فوج ہندوستانی جو یہان موجود ہین اُنکے ہتھیار لے لینے چاہیئن
یہ تجویز صاحب کمان افسر بریگیڈیر سٹوارٹ کو بہت نے بھی پسند کی اور مطابق اُسکے تجویز عمل
مین آئی یعنی بتاریخ ۱۳- ماہ مئی وقت صبح حکم بریٹ کا نفاذ پایا ۱۶ رجمنٹ اور ۶۶ رجمنٹ اور
۹۴ رجمنٹ مع ہشتم رسالہ غیر آئین ایک قطار مین کھڑے کیے گئے اور سامنے اُنکے توپخانہ
شاہی نصب کیا گیا اور ۸۱ رجمنٹ شاہی توپخانہ مذکور کی پشت پر کھڑی ہوئی اور اسطرح قائم
ہوئی کہ اُنکے گولے توپخانے کے دو جانب سے صاف نکلے جاتے تھے توپون مین گراب بھری ہوئی
تھی اور جب سب تدبیر عمل مین آچکی تو ۱۸- رجمنٹ کو حکم ہوا کہ اپنی بندوقین پر کرین جب سب
طیار ہو گئے تو ہندوستانی سپاہ کو حکم ہوا کہ ہتھیار رکھدو اس حکم کی تعمیل بلا عذر کی گئی اور رسالے
والون نے بھی اپنی اپنی تلوارین زمین پر پھینکدین سب ہتھیار سپاہ گورہ نے اُٹھا کر گاڑیون پر بار کر
روانہ قلعہ کیے بعد ازین سب سپاہ ہندوستانی اپنی لین مین گئی اور اسطرح بہ تدابیر صائبہ جوڈیشل
کمشنر بہادر ملک پنجاب اس آشوب عالمگیر سے محفوظ رہا اور سب کو اس امر کا اقرار ہے کہ ملک پنجاب
اگر قبضۂ سرکار مین رہا تو بیاعث صاحب ممدوح الوصف کی تدابیر سالیستہ و تجاویز لائقہ کے رہا اب ہم
یہ توقع رکھتے ہین کہ صاحب موصوف بترقی مدارج سر رو برٹ منٹگمری کی سی ہی ہو جاوینگے جب
اِن تدابیر کی اطلاع جو بمقام لاہور عمل مین آئین تھین صاحب چیف کمشنر بہادر جو بمقام راول پنڈی رونق
افروز تھے پہونچی تو جنرل رڈ صاحب نے جو سب حکام لشکری موجودہ پنجاب سے زیادہ ترقدیم عہدہ دار لشکری تھے حکم
تمام فوج پنجاب کا اپنے ذمہ لیا اور ایک کونسل جنگی قرار پائی اُسمین بریگیڈیر کوٹن صاحب اور بریگیڈیر چیمبرلین صاحب
اور کرنیل ایڈورڈ صاحب اور کرنیل نکلس صاحب موجود تھے اِلا سب صاحبون کی یہ صلاح ٹھہری
کہ ایک دستہ فوج اسطرح کا بمقام جہلم جمع ہونا مناسب ہے جو ہر قسم سب سامان جنگی درسیدہ وغیرہ
اپنے ساتھ لیکر تمام ملک پنجاب مین گشت کیا کرے اِس دستہ کی ترتیب کے واسطے ۲۷- اور ۲۴
رجمنٹ شاہی اور ایک باٹری توپخانہ اسپی گورہ اور ایک لایٹ فیلڈ باٹری اور گائیڈ کو اور ۱۶ رسالہ غیر آئین
اور یکم پنجاب پیدل پلٹن کماؤن اور ایک بازدوم رسالہ پنجاب اور نصف کمپنی سفر مینا کی مقام
مذکور مین جمع ہوئی اور جب سب سامان جمع ہو گیا تو دستہ مذکور روانہ لاہور ہوا اثنار راہ مین اِس دستہ
مین اکثر تبدیلی ہو چکی ہوئی تھی کیونکہ بعض مقامات مین مناسب متصور ہوا تھا کہ کچھ فوج گورہ اسپی

دستہ مین سے وہان چھوڑی جاوے اور اسکی عوض اور سپاہ ہمراہ لیجاوے ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ۲۵ رجمنٹ ہندوستانی کو جو اُسوقت تک نمک حلال اور باوفا تھی ہمراہ لے لیا تھا مگر قبل ازوارد ہونے مقام لاہور کے کچھ شبہات نسبت اُسکے پیدا ہوے یعنی اثناے راہ مین یہ سپاہی ہمیشہ ترش رو اور ناراض معلوم ہوے اور جب وہ لاہور مین پہونچے تو وہ سپاہی انمین سے اس بات کا اقرار کرکے بجانب میان میر گئے کہ جو سپاہ غیر مسلح وہان موجود تھی انکو ترغیب بلوہ پردازی کی دیوین مگر یہ دونون سپاہی بمقام انارکلی گرفتار ہوے اور ہنگام تحقیقات روبرو ے کورٹ مارشل کے انپر جرم ثابت ہوا اور بتاریخ ۹- جون وقت صبح یہ دونون توپ سے اُڑا ئے گئے یہان ہم یہ بھی بیان کرتے ہین کہ اس رجمنٹ کے ہتھیار بعد ازین بمقام پہلور لے لیے گئے تھے اور اُسکو مقام مذکور مین چھوڑ کر باقی فوج بجانب شہر دہلی روانہ ہوئی تھی بتاریخ ۲۷ ماہ مذکور یہ صلاح مناسب وقت متصور ہوئی کہ میجر پنچیل صاحب کے بارڈی کے بھی ہتھیار بمقام میان میر چھین لیے جاوین بتاریخ ۲۰- ماہ آیندہ یعنی ماہ جولائی ۲۶ رجمنٹ ہندوستانی نے یکایک بلوہ کیا یہ خبر سنکر انکا کمانڈنگ افسر میجر سپنسر صاحب انکی لین تاکہ انکو فہمایش کرین مگر ہنگام فہمایش انکو اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ صاحب کو سپاہ مذکور نے مار ڈالا اور اپنے حوالدار میجر اور پی حوالدار کو بھی ہلاک کیا انکی تدبیر سزا دہی مین کچھ درنگ ہوئی اور اسی سبب سے جب تک توپخانہ طیار ہوا تب تک سپاہ مفسد بجانب کوہستان روانہ ہو گئی کہ تاہم فوج سکھ آنے بیس آدمی سے زیادہ قتل کیے اور سوار در پے اُنکے گئے اور انکی لین کی تلاشی ہوئی اور بہت ہتھیار مثل تلوار و بندوق وغیرہ دیوار ہاے گلی مین سے جو لین کی تھین برآمد ہوے اسی نظر سے دیوارین اور سپاہ کی لین بھی کندہ کی گئین اور انمین سے بھی اسلحہ برآمد ہوے اور گو درنگ بیچ سزا دہی مفسدین مفرورین کے بر روے کار ائی تھی تاہم اُنکے قلع اور قمع مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہوا اول یہ خیال مین آیا تھا کہ یہ مفسد قلعہ گوبند گڈھ مین جو امرت سر مین واقع ہے فراہم ہونگے اور اسی نظر سے فریڈرک کو پر صاحب ڈپٹی کمشنر امرت سر جو بہت لیئق اور ہوشیار افسر ہین وہ تدابیر عمل مین لائے جنسے وہ قلعۂ مذکور مین جمع نہو سکین بعد ازین ایک خبر اس مضمون کی آئی کہ مفسدین مذکورین چالیس میل جاکر بٹالہ

دریاے راوی متصل انبالہ ارادہ عبور دریاے مذکور کا کرتے ہین یہ خبر دیوان پران ناتھ برادر زادۂ راجہ دینا ناتھ بہادر نے جو تحصیلدار انبالہ تھے کو پر صاحب کو بھیجی تھی اور خود بغیر انتظار تشریف آوری صاحب موصوف کے اپنے سواران پولس کو ہمراہ لیکر انپر حملہ آور ہوے کو پر صاحب بھی یہ خبر سنتے ہی فوراً روانہ انبالہ ہوے اور بوقت نواحت چار گھنٹہ سہ پہر وارد مقام مذکور ہوے وہان پہونچکر دیکھا کہ تحصیلدار مذکور نے اپنے سواران پولس کی مدد سے ۵ مفسدین کو قتل اور ۶۰ کو گرفتار کیا تھا اور ۱۲۵ انمین کے ہنگام عبور دریا غرق ہوگئے تھے اور تمام باشندگان پرگنہ مذکور حسب الحکم تحصیلدار درپے قتل اور گرفتاری مفسدین تمام شب پھرتے رہے اور صبح کو ۲۳۷ مفسدین کو گرفتار کرکے لائے جو مفسد گرفتار ہوے تھے انمن سے چند مفسد تو روانہ لاہور کیے گئے تاکہ وہان سزاے اعمال کو پہونچین اور باقی ماندہ کو کو پر صاحب نے خود حکم قتل کا دیا اور سب گولیون سے مارے گئے اور انکی لاشین ایک چاہ کہنہ مین جو متصل قتلگاہ کے تھا بھر دی گئین کو پر صاحب کے ساتھ سواران صاحب خان ٹوانہ اور سردار پرتاب سنگھ سندھانوالیہ اور سردار گلاب سنگھ اور جرنیل ہرسکھ راے اور سردار جودھ سنگھ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر امرتسر اور دیوان پران ناتھ تحصیلدار جنکی خدمات لائقہ کا بیان مختصراً اوپر ہوچکا ہے تھے اور ان سب صاحبون نے صاحب موصوف کے ساتھ خوب کار ہاے نمایان کیے جب ہم یہ خیال کرتے ہین کہ اگر مفسدین مذکورین اسطرح پر اپنے اعمال نکوہیدہ کی سزا نپاتے اور کوہستان کو جاکر کانگڑہ اور کولو وغیرہ اضلاع کوہستان مین پہونچ جاتے تو استقلال اور جلالکی جو کو پر صاحب سے اس موقع پر ظاہر ہوئی ہے اسکی تعریف اور توصیف جسقدر چاہیے اسقدر نہین ہوسکتی تفصیل اسکی یہ کہ اگر مفسد کوہستان مین بھی جاکر مفسدہ انگیزی کرتے تو جتنے قلعہ ہاے کوہی مثل کانگڑہ اور نورپور اور کولو وغیرہ تھے وہ سب بگڑ جاتے اور ان قلعجات کے استحکام اور مضبوطی کا حال زمانہ سلف کی تواریخون سے بخوبی واضح راے ہر ایک شائق تاریخ کے ہے کہ کتنے روز قلعہ کانگڑہ شاہ اکبر کے وقت مین لڑا ہے اور کولو کیسا مضبوط قلعہ ہے الغرض کو پر صاحب دپٹی کمشنر امرتسر نے اس موقع پر ایسا کیا کہ جسکی کچھ تعریف نہین ہوسکتی بلکہ یہ بھی اگر بیان کیا جاوے تو بجا اور درست ہے کہ صاحب موصوف کے سبب سے تمام کوہستان اس نائرہ عالم آشوب سے

محفوظ رہا اب یہ تھوڑا سا حال اور یہان درج کرنا ضرور ہے جو مفسدہ کو یہ صاحب نے علیحدہ کرکے روانہ لاہور کیے تھے انمین ایک صوبہ دار میجر اور ایک جمعدار تھا اور دو حوالدار اور آٹھ سپاہی جو گویا بانی فساد تھے جب یہ لاہور مین پہونچے تو انکو حکم جانے چھاؤنی میان میر کا ہوا اور وہان روبرو اور سپاہ کے جنکے ہتھیار چھین گئے تھے انکو توپ سے باندھ کر اڑا دیا اور اسطرح سب سپاہ باقی ماندہ کے دل مین وہ خوف ڈالا کہ بار دیگر کوئی انمین سے مرتکب ایسی حرکات قبیحہ کا نہ ہوا۔

سہارن پور

بتاریخ ۳۰- ماہ جولائی صاحب مجسٹریٹ اور میجر سکوٹ صاحب نے گارڈ جیلخانے کے بغیر ہنگامہ و فساد کے ہتھیار چھین لیے ہر چند اسکی چندان ضرورت نہ تھی مگر احتیاطاً یہ امر وقوع مین آیا کیونکہ ایک خبر مشہور تھی کہ چند گاڑدوالے سپاہی گوجران قرب وجوار سے اور بدمعاشان شہر سے کچھ سازش کیا کرتے ہین اور خبر پاکر یہ صداقت کو پہونچ چکی تھی کہ گوجر بمقام باہر خوبہ چند میل کے فاصلے پر سہارنپور سے واقع ہے جمع ہوتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ جب رانگھڑ اور راجپوت اور دیگر اقوام سرکش انسے ساتھ متفق ہوجاوینگے تو وہ مقام سہارن پور حملہ آور ہونگے اس خبر کو تصدیق سمجھکر صاحب مجسٹریٹ نے ایک چٹھی ضروری بنام کرنیل میرنیج صاحب بمقام لندھور روانہ کی کہ صاحب موصوف کچھ سپاہ گورہ واسطے کمک کے روانہ کرین۔

کرنیل صاحب نے فوراً کچھ سپاہ سوار ی پیادہ وغیرہ زیر حکم کپتان سیند صاحب اور لفٹنٹ بیرنگ صاحب بجانب سہارنپور روانہ کیے اور حکام مقام مذکور نے گیھیان اور گاڑیان اور ہاتھی وغیرہ یہان سے روانہ کیے کہ جہان سپاہ مذکور ملے وہان سے یہ سواریان انکو بزودی یہان لے آوین اور سپاہ مذکور بروز دوشنبہ قریب نو ساعت نو گھنٹہ شب وارد اس جگہ کے ہوئی اور یکشنبہ کو بوقت نو ساعت تین گھنٹہ صبح وہ لوگ مقام لندھور سے روانہ ہوے تھے۔

روز مقررہ سہ شنبہ تھا جو مفسدین نے واسطے حملہ کرنے کے تجویز کیا تھا مگر باعث آجانے اس فوج کے اور واپس آنے ایک دستہ فوج گورکھہ زیر حکم لفٹنٹ بولس ریگن اور بروٹ سن جنٹ مجسٹریٹ اور بسبب موجود ہونے کچھ سپاہ روڑکی کے مع ایک ضرب توپ نو پونڈی زیر کمان

کپتان درمنڈ صاحب بالفعل تمام ارادہ اُنکی سرکشی کا فسخ ہوگیا۔

دیوگڈھ

شروع ماہ اکتوبر مین ۳۲ رجمنٹ ہندوستانی نے اس مقام مین مفسدہ پردازی کرکے اپنے افسرون مین سے اکثر صاحبون کو قتل کیا اور رونلڈ صاحب اسسٹنٹ کمشنر ضلع کو بھی مار ڈالا مگر فلوریڈ صاحب سب اسسٹنٹ کمشنر جان بچاکر بھاگ گئے۔

صوبہ دار چارم کمپنی نے لفٹنٹ کوپر صاحب کو بھاگنے نہ دیا اور باقی ماندہ کمپنی مذکور خیرخواہ ہین اور وہ فساد نہین کرینگے اور اسی عرصے مین انپر بارش گولیون کی ہوئی لفٹنٹ کوپر صاحب اور لفٹنٹ ریڈ صاحب اور رونلڈ صاحب بنگلے مین بھاگے مگر دشمنون نے بنگلہ گھیر لیا اور اسکو آگ لگادی کرانٹ صاحب جو یہان رہتے تھے وہ اول ہی آواز بندوق کی سُنکر مکان چھوڑکر فراری ہوگئے تھے اس عرصے مین جب برآمدہ بنگلے مین آگ لگی سپاہ نے لفٹنٹ ریڈ صاحب سے کہا کہ تم باہر آجاؤ ہم تمکو نہین مارینگے تم بھاگ جاؤ ریڈ صاحب نے اُنسے عہد لیا انھون نے قسم کی اور اپنے قول پر ثابت رہے یعنی جب وہ بنگلے سے باہر آئے تو اُنکو قتل نہ کیا اور بہ سلامت جانے دیا صاحب موصوف اب بھاگل پور مین موجود ہین جب لفٹنٹ کوپر صاحب اور رونلڈ صاحب اور ایک حوالدار اور ایک سپاہی نے جو دونون ہندوستانی خیرخواہ سرکار رہے اور صاحبان موصوفین کے ساتھ بنگلے مین پناہ گیر ہوے تھے دیکھا کہ بنگلہ جلنا شروع ہوا اور اسمین رہنا اب ناممکن ہے وہ چاردن بنگلے چھوڑکر بہ ارادہ فرار باہر آئے مگر اُنکے آنے ہی گولیان انپر برسنی شروع ہوئین اور دونون صاحب اور سپاہی تو وہین مارے گئے مگر حوالدار بھاگ کر بچ گیا مفسدین نے لاش کوپر صاحب کو پارہ پارہ کیا اور تلوار سے تمام جسم کو قیمہ کیا بعد ازان بجانب جیلخانہ روانہ ہوے اور قیدیونکو آزاد کیا اور خزانہ لوٹا اور شہر کو بھی تاراج کیا برہمن اور پنڈت بھی اُنکے ہاتھ سے نہ بچے اُنسے اُنھون نے سیوا اور اشیائے بیش قیمت کے تین ہاتھی لیے اور یہ سب لیکر بجانب مقام ردہنی روانہ ہوئے اس مقام ردہنی کے بھی انھون نے بتاریخ دہم وقت شب خوب لوٹا اور لوٹ کر وہان سے بھی روانہ ہوے خدا کرے کہ اُنکو اس اعمال زشت اور کردار زبون کی سزا جلدی ملے مفسدین ہندوستانی

ڈاکٹر کو زبردستی ساتھ اپنے لیا اور سب اودھ ہسپتال بھی ہمراہ لیں اب اُنکے پاس گیارہ ہاتھی اور اسباب جنگ بکثرت موجود ہے اور ۵۰ ہندوستانی ہیں دو آدمی لفٹنٹ رین صاحب کے ساتھ بھاگل پور گئے اور ایک ہندوستانی نے گرانٹ صاحب کو مفسدین سے بچا کر اپنے پاس مخفی رکھا تھا۔

فتح گڈھ

بتاریخ ۳۰۔ ماہ جون خبرین آئین کہ سپاہی مقام شاہجہان پور اور بریلی فساد برپا کیا اور ایک رسالہ فوج مفسدین اودھ جسمین ایک پلٹن پیادہ اور ایک رسالہ سواران بھی فتح گڈھ کو آتے ہین ان خبرون کے سننے سے نہایت اندیشہ پیدا ہوا کیونکہ ارجمنٹ ہندوستانی مقیم مقام ہذا آمادۂ فساد تھی بلکہ بالکل بگڑ گئی تھی انھون نے تین لاکھ روپیہ خزانے کا اپنے پاس رکھا تھا اور جب حکام نے چاہا کہ خزانہ مذکور کو قلعے مین پہونچاوین تو انھون نے لیجانے نہ دیا بلکہ وہ برملا یہ کہتے تھے کہ جو ایک پلٹن اور آکر اُنسے شامل ہوے تو وہ فساد کرکے تمام انگریزون کو قتل کرینگے اسی شب کو سب صاحب لوگ ایک مقام پر جمع ہوے اور مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیے آخر کار یہ صلاح قرار پائی کہ اول سب میم لوگون اور بچونکو روانہ کانپور کرنا چاہیے اور چونکہ کشتیان موجود تھین تو یہ امر قرار پایا کہ فوراً انکو روانہ کرنا لازم ہے چنانچہ بتاریخ ۱۰ ماہ مذکور نواخت ایک گھنٹہ شب انکو بسواری کشتیا روانہ کانپور کیا دوسرے روز وقت صبح افسران ارجمنٹ بھی ان کشتیون سے جا ملے کیونکہ ارجمنٹ مذکور نے فساد شروع کر دیا تھا خزانہ لے لیا اور اپنے کرنیل سے بدزبانی و دشنام دہی پیش آئے اور ایک یا دو افسرون پر گولی بھی چلائی تھی اب یہ سب متفق ہوکر روانہ ہوے اور جب روبرو موضع حسنا کھور کے پہونچے کانپور والون نے اُنپر گولیان مارنا شروع کین مگر سوائے ایک آدمی کے جسکے زخم خفیف آیا تھا اور کسی کو آسیب نہ پہونچا بروز دوم وہ تھوڑے دور گئے تھے کہ انکو یہ خبر ملی کہ مفسدین اودھ ایک گھاٹ سے جو چند میل کے فاصلے پر ہے عبور دریا کر رہے ہین مگر یہ خبر بروقت تحقیقات غلط نکلی تاہم اندیشہ باقی رہا اور سب کی یہ صلاح ٹھہری کہ یکجا سفر کرنا خوب نہین اور متفرق رہنے سے چنداں اندیشہ نہین کیونکہ یکایک کسی کا خیال

جزوی آدمیون پر نہین گذرنے کا اسلیے کہ نیل ٹکر صاحب کپتان بگنل صاحب کپتان فٹس جرالڈ صاحب
انسائن ایکفورڈ صاحب اور اسپائن برن صاحب اور بروبائن صاحب مع عہدہ داران ملکی قریب
لاکھ نفر ہردیو بخش زمیندار دھرم پور کے پاس جاکر پناہ گیر ہوے اور باقی غیر متعہد ملازمین سرکار
اور پادری صاحب ساکن امرتسر اور لفٹنٹ مونٹگمری صاحب بہ سواری کشتی بجانب کانپور روانہ
روانہ ہوے کیونکہ ابتک مفسدہ کانپور کی خبر فتح گڈھ مین نہین آئی تھی تمام اس جماعت کو جسمین
۱۲۶ آدمی تھے نانا صاحب نے بصد خواری بمقام کانپور قتل کیا جماعت ثانی جو ہردیو بخش
کے پاس گئی تھی وہ دس روز تک بہ آرام و تواضع تمام وہان رہی لیکن جب بدمعاشان اودھ نے
ہردیو بخش کو کہلا بھیجا کہ تم اگر انگریزون سے دوستی رکھوگے تو ہم تمکو مار ڈالینگے اور تمام تمہارے عیال
و اطفال و اسباب کو تباہ و برباد کرینگے اس پیغام سے اُسکو نہایت ہراس پیدا ہوا اور اُسنے
سب صاحبونکو چھاؤنی لینی کانپور کو بجراست روانہ کیا مگر بروبائن صاحب مع عیال و اطفال
اور پادری صاحب جو براؤن سے آئے تھے وہ ہردیو بخش کے پاس ہی مخفی رہے کرنیل
سمیتھ صاحب آخر کار ۱۷ جیٹ کو تعاقب دیکر راہ راستی پر لایا مگر یہ واسطے چند روز کے تھا کیونکہ ۱۸
جون کو پھر سب سپاہی بر ملا آمادہ مفسدہ پردازی ہوے۔

ایک صاحب حال اسکا اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ بتاریخ ۱۸ ماہ جون وقت صبح لفٹنٹ
سوئنیم صاحب نے آکر ہمکو خبر دی کہ رجمنٹ نے برملا فساد برپا کرنا شروع کیا اور جیلخانہ توڑ کر سب
قیدیونکو رہا کیا اس خبر سے ہم سبکو بر انتعجب ہوا کیونکہ دو روز قبل اس واردات کے ایک رجمنٹ نے
ایک چٹھی جو صوبہ دار اہم رجمنٹ نے انکو لکھی تھی اور یہ اہم رجمنٹ وہ تھی جسنے سیتاپور مین فساد
کیا تھا اور وہان سے روانہ ہوکر براہ شاہجہان پور چند میل کے فاصلے پر دریاے گنگ کے آکر
فروکش ہوئی تھی اپنے افسر کمانڈنگ کرنیل سمیتھ صاحب کو دی تھی مضمون اُسکا یہ تھا کہ تم اپنے
افسرون اور انگریزونکو قتل کرو اور خزانہ لیکر ہمارے ساتھ آشامل ہو فقط اور صوبہ دار نے یہ بھی
کرنیل صاحب کو کہا تھا کہ ہمنے آنکو جواب لکھ بھیجا ہے کہ ہمنے بڑی مدت نمک کمپنی بہادر کا کھایا ہے
اور ہم فساد نہ کرینگے اور ہم سب سپاہیون کا عزم بالجزم ہے کہ ہم حقوق نمک کا پاس کرینگے اور تمکو
چاہیے کہ اس راستے سے نہ آؤ اگر آؤگے تو ہم سرکار کی طرف سے جنگ کو مستعد ہین اور سوائے

سپاہیون نے بیچ توڑنے پل کے اور ڈبا دینے کشتیون کے بڑی مدد کی تھی تاکہ مفسد اس پار دریائے مذکور کے نہ آسکین مگر تمام یہ امر انھون نے اپنا اعتبار بڑھانے کے واسطے اور حکام کو غافل کرنے کے واسطے کیا تھا کیونکہ جسوقت ۱۴ رجمنٹ نے عبور دریا کرکے شہر مین قدم رکھا اُسیوقت ایک کمپنی ۱ رجمنٹ نے اور گولندازون نے جو خزانے پر تعنیات تھے دو توپین جو وہان پریٹ پر موجود تھین لیجاکر نواب فتح گڈھ کو گدی پر بٹھایا اور سلامی ۲۱ ضرب توپ کی سر کی خبرون سے ایسا معلوم ہوا کہ نواب نے اُنکی سلامی وغیرہ اور اطاعت کو منظور نہ کیا اور کہا کہ اگر تمکو مجھے نواب بنانا ہے تو خزانہ مجھے لادو اور میرے پاس بطور ملازم تم رہو مگر سپاہیون کو یہ منظور ہوا کہ روپیہ دیوین اسواسطے وہ پھر اپنی پریٹ پر واپس آئے اور جھنڈونکی سلامی اُتاری اور روپیہ آپسمین تقسیم کریا اُسوقت ہمارے پاس کچھ قلیل سپاہی قلعہ مین موجود تھے اور وہ بھی راستہ پکڑتے جاتے ہین ایک یا دو سپاہی ابھی آئے تھے اور اپنے لوٹے وغیرہ جو قلعہ مین رہ گئے تھے لیکر پھر چلے گئے بعد ازین یہ رجمنٹ دو دستون مین تقسیم ہوگئی ایک مین تو سب پوربیے جمع ہوے اور دریا پار ہوکر بسجانب اودھ جہان اُنکے مکان تھے روانہ ہوے اور کپتان بگنل صاحب کو اپنے ساتھ لیگئے اس دستے کی خبر ہمکو یہ آئی کہ راستے مین اُنکو گانون والون نے لوٹ لیا اور کپتان بگنل صاحب کو قتل کیا اور باقی دستہ دوم کے سپاہی دو تین تین ملکر اپنے اپنے مکانون کو چلے گئے اور کچھ قلیل جو یہان رہ گئے تھے اُنکو سپاہیان ۱۴ رجمنٹ نے اس سبب سے قتل کیا کہ انھون نے روپیہ تقسیم کرنے مین انکار کیا تھا اور اُنکو نہ دیا تھا اس عرصے مین کہ باقی ماندہ سپاہیان ۱ رجمنٹ اور سپاہیان ۱۴ رجمنٹ مین جنگ بابت روپیہ کے ہو رہی تھی تمام بنگلہ اور عمارات سرکاری کو آگ لگادی اور نواب فتح گڈھ جسکی ترغیب سے ایسا ہوا اُسنے خاص حکم واسطے منہدم کرنے مکانات ملکہ تاربرقی کے اور تیکست کرنے تار مذکور کے دیا تھا اور کارخانجات توپ و پارچہ وغیرہ پر پہرے قائم کردیے

ہم لوگونکی قلعے مین اول یہ صلاح ہوئی کہ کشتیون پر سوار ہوکر بھاگ چلیے مگر دریا مین پانی کم تھا اسواسطے آخر کار یہ تجویز قرار پائی کہ قلعے کو مضبوط کرنا چاہیے مگر ہم سب مع زن وبچہ ۱۱۰ انگریز تھے اور انمین سے تینتیس آدمی لائق کار زار تھے اور یہی ہماری فوج محافظ تھی اب ہمنے طیاری مضبوطی قلعہ کی شروع کی ایک توپ چھپنی مین گراپ بھر کر ہمنے دروازے کے اوپر قائم کی اور قریب

تین سو بندوق جو قلعے مین موجود تھی اُنکو بھر کر طیار رکھا کہ بروقت ہرج نہوا در تھوڑن ہل صاحب بندوق بھرتے تھے کہ وہ سر ہو گئی اور اُنکے ماتھا اور بازو مین ایسا زخم آیا کہ بعد ازین وہ لائق کار نہ رہے یہ سامان کر کے ہم آپ گڈام مین گئے تاکہ اسباب جنگ معلوم ہو کہ کسقدر موجود ہے مگر وہان بہت کم تھا تھوڑے گولے اور سیل کے گولے ملے اور چھ بکس کارتوس گولیدار کے اور اسی قدر سادہ کارتوس کے دستیاب ہوے ہمنے سادہ کارتوسونکو توڑکر بارود واسطے توپون کے نکالی اور جو کچھ وہان از قسم پیچ آہنی وغیرہ دستیاب ہوئے اُنکو جمع کر کے رکھا کہ بجاے گراب اور گولی وغیرہ کے کام مین آوین

اب ہماری سب کی گنتی ہو کر تین جماعت مین ہر ایک زیر حکم افسر لشکری کے کیے گئے اور کل پر حکم کرنیل سیمتہ صاحب متعلقہ ارجمنٹ کا قرار پایا۔

روز اول تو بغیر شورش کے گذر گیا ہمنے یہ سنا کہ ۴۱ رجمنٹ آکر لکھیڑا مین جو ایک باغ قریب ایک میل بجانب غرب قلعے کے واقع ہے مقیم ہوئی ہے اور طیاری کرنے کی اوپر قلعہ کے کر رہی ہے بوقت شب ہمارے پہرے ہر ایک برج قلعہ پر تعینات ہوے مگر رات بھی بغیر شور و شر کے گذر گئی بوقت صبح ہمنے ایک اور توپ مین بتی چڑھائی اور شام کو ایک اور توپ نی لفٹنٹ کی رسد وغیرہ بھی ہمنے اس روز جمع کی اور قلعے کو حتی الامکان خوب مضبوط کیا حتی کہ جب ۴۱ رجمنٹ نے ہم پر حملہ کیا اسوقت ہمارے ساتھ توپین حسب تفصیل ذیل قلعے پر طیار تھین یعنی ایک تین پنی اور ایک چھ پنی اور ایک نو پنی اور تین غبارے ایک ۱۲ پنی دوسرا ۸ پنی اور تیسرا ۲۴ پنی اور ایک برنجی گروہ۔

بتاریخ ۲۶ یا ۲۷ جون دشمنون نے ایک جماعت قلیون پر جو قلعے کے متصل کسی دیوار کو منہدم کر رہے تھے بندوقین چلائین اُنکی آواز سنتے ہی توپ اطلاع دہی کی سر ہوئی اور ہم مین سے ہر ایک اپنے اپنے مقام مقررہ پر جا کر حاضر ہوا بعد ازین دو چار گولیان طرفین سے چلین مگر کوئی امر لائق تحریر کے ظہور مین نہین آیا۔

بروز دوم قبل از طلوع آفتاب مفسدین نے دو توپین لاکر ہمپر گولہ رانی شروع کی مگر باعث تاریکی کے کوئی نشان اُنسے نہ بندھ سکا غرض کہ جب اُنھون نے توپ موقوف کی اور جب روز روشن ہوا تو پھر گولہ رانی شروع کی سپاہیان مفسد نے پناہ درختون کی اور جھاڑیونکی اور اور چیزونکی آڑ لیکر ہمپر بندوقین مارنی شروع کین اور ایسا موقع ہوا کہ ہمکو کوئی قابو اُنپر گولی مارنے کا

نہ ملا انکی گولیان ہرچند بہ کثرت آتی تھین مگر ہمارا کچھ نقصان اُنسے نہوا مفسدین اسیطرح گولہ باری تا بہ دوپہر کرتے رہے بعد دوپہر کے کچھ سپاہی وہان سے ہٹ گئے اور شام تک کم ہوتے ہوتے یہ نوبت ہوئی کہ کوئی ایک آدھ گولی آنکی چلتی تھی بوقت شب ہمنے دمدمہ لکڑیون کا بنایا اور انمین صرف بندوق کے مہرے کے برابر سوراخ رکھے بروز دوم مفسدین نے دوسری جانب آکر گولہ رانی شروع کی مگر اس سے بھی ہمارا نقصان کچھ نہ ہوا کیونکہ کوئی گولہ تو اوپر جاتا تھا اور کوئی برج مین لگتا تھا یہ گولہ رانی روز گذشتہ کی نسبت بہت سخت ہوئی اور زینہ بھی وہ لائے تھے مگر سپاہی زینہ لیکر قلعہ کی جانب آتا تھا جسوقت وہ گولی کی مار پر پہونچتا تھا اسی وقت گولی اُسکے پاس پہنچتی تھی اور وہ وہین رہ جاتا تھا۔

چار روز تک مفسدین کی توپ اور بندوق اسی طرح چلتی رہی اور کئی بار اُنھون نے ارادہ زینہ لگانے کا کیا مگر کچھ سود مند نہ ہوا۔

بروز پنجم گولہ رانی کم ہوئی مگر ایک کمپنی رایفل والون نے موضع حسین پور کے مکانون کے اوپر چڑھ کر گولیان مارنی شروع کین اور از حد آتش باری کی اسمین کپتان فلیور صاحب اور صدرلین صاحب اور ایک یا دو ملازم زخمی ہوے چند رایفل والے ایک مکان پر جو قلعے کی دیوار سے ملحق تھا اور ۷۰ یا ۸۰ گز کے فاصلے پر واقع تھا چڑھ گئے اور وہان سے دیوارون مین چھید کرکے نالین بندوقون کی اُسکے باہر نکال کر ایسی آتش باری کی کہ ہماری توپین بیکار ہوگئین کیونکہ ہم لوگ گولی سر بھی اُٹھا نہین سکتے تھے اسی روز میرا بھائی کندکٹرا بھرن کو بچاتے ہوے مارا گیا اور اُسی جگہ دو چار گھنٹے کے بعد کرنیل ٹکر صاحب بھی گولی سے مر گئے اور یہ دونون ایک ہی قبر مین دفن کیے گئے بروز دوم وقت صبح ابھرن صاحب مذکور نے ایک گراب ایسا مارا کہ قریب بارہ آدمی مفسدین کے جو ایک دمدمہ جھاؤ اور بیت کے ٹیلون سے واسطے رایفل والون کے قریب دیوار قلعے کے زیر حفاظت رایفل والے مامور تھے تھے اڑ گئے۔

مفسدین نے اب یہ ترکیب نہین کی کہ پلٹن سفرمینا کو حکم دیا کہ جس مقام پر لکڑیان وغیرہ بہت رکھی تھین وہان پر نقب لگاوین اور سفرمینا کندہ بدن سُرنگ مین مشغول ہوئی یعنی انکو اس سے دانستہ منع نہ کیا کیونکہ وہان انبار لکڑیون کے اور گھاس کے پڑے تھے اور وہان

سے ہمکو کچھ آسیب نہین پہونچتا تھا اسی طرح دو روز تک سفر کیا تیسرے روز وقت صبح اُسکو آگ دی
زمین پھٹ اُڑی اور اُس سے نہایت اندیشہ ہوا تمام قلعہ لرزے مین آگیا اور ہمنے یہ سمجھا
ہم سب ہو چکے مگر جب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ صرف پانچ یا چھ گز مٹی دیوار کی اڑگئی
تھی اور جس برج پر مین تعنیات تھا وہ قریب اُس دیوار کے تھا جس مین سے مٹی اُڑی
تھی مین دوڑکر برج پر گیا تاکہ معلوم ہو کہ کسقدر نقصان یا مضرت ہوئی وہان جاکر
دیکھا کہ چند ہمارے رفیق ایک توپ کو اُس مقام لیے جاتے ہین جہان بباعث
سرنگ کے شق پڑ گئے تھے یہ دیکھ کر مین واپس اپنے مقام پر آیا اور وہان سُنا کہ قریب
سو یا ڈیڑھ سو پٹھان اور سپاہی مفسدین کے آپہنچے مبارک باد دے رہے ہین کہ اب
دھوان کم ہو تو زینہ لگاکر اس شق کی راہ سے قلعہ پر چڑھ جایئے مین فوراً اس امر کی اطلاع
اپنے رفیقون کو بھیجی اور اُنسے درخواست مدد کی اور ادھر اپنی دونالی اور آٹھ بندوقین
اور جو میرے پاس طیار بھری ہوئی تھین اُنسے اُن پٹھان وغیرہ پر وار کیے اس اثنا مین ایک
ایک ہندوستانی میرے پاس جو بندوق خالی ہوئی تھی اُسے بھرتا تھا اور مین اُس سے
لیکر سر کرتا تھا غرض کہ دو بارہ جو اُن بندوقون کا وار مین نے اُنپر کیا تو بھاگ نکلے اور ہنوز
مدد میرے پاس نہین پہونچی تھی کہ وہان مطلع صاف ہوگیا تھا اسی روز بعد ایک عرصے کے
مفسدین نے دوبارہ ارادہ حملے کا کیا مگر فقیر صاحب نے اُنکو شکست دی اور اُنکے سرغنہ کو گولی سے
مارا اُسکے رفیق ساتھ تھے سب پس پا ہوئے اس روز ہمارا ایک نہایت اچھا گولنداز
بھرن صاحب نامے مارا گیا اُسکے سر مین ایک گولی لگی جسوقت وہ توپ کو نصب کر رہا
تھا اور وہ اسی صدمے مین جان بر نہوا۔

دشمنون نے اب ایک توپ ایسے مقام پر لاکر لگائی کہ اُسکی زد اُس پنگلے پر تھی جسمین ہم
صاحبان اور بچے بیٹھے ہر چند کئی گولے اُنکے بالا بالا گئے مگر وہ ایک مکان مذکور پر آلگے ایک اور توپ

انھون نے لاکر لگائی جسکا گولہ دروازے پر لگتا تھا اور ایک دروازے کی چول بھی توڑ ڈالی اور کئی سوراخ دروازے مین کر دیے مگر ہمارا نقصان کم پہونچا کیونکہ ہمنے دروازے مین لکڑیان اڑا کر کے لگا دی تھین اور گولہ لکڑیون مین ہی رہجاتا تھا عرصہ قلیل کے بعد دو توپین ہماری انھون نے بیکار کر دین بعد ازین دشمنون نے ایک اور سرنگ کی طیاری کی اس استقلال اور ارادے پر قائم رہنے مفسدین کے سے اور نقصان تین آدمیون لبنی اور کارگزار کے سے دل تمام قلعگیون کا جو ہر وقت کی مصروفیت اور نگہبانی وغیرہ سے تنگ آگئے تھے ٹوٹ گیا اور یہ بھی امر تحقیق تھا کہ اگر دوسری سرنگ اڑے اور ایک اور شق دیوار قلعہ مین ہوجاوے تو دو راستے روکنا بہت مشکل پڑیگا اور مفسدین اندر قلعہ کے اجاوینگے اب صورت یاس نظر آئی اور سوائے کشتیون کے اور کوئی شکل رہائی کی ظاہر نہوئی اور اب دریا بھی باعث بارش کے طغیانی پر تھا بعد از مشورہ کامل کے یہ صلاح مصمم قرار پائی کہ قلعہ خالی کر دینا مناسب وقت ہے اور فوراً سب سامان سفر کا درست ہوا ہمراہ لوگ اور بچے تین گروہ مین منقسم ہوے اور تینون گروہ علیحدہ علیحدہ کشتیون پر بوقت نصف شب سوار کر دیے گئے بعد ازان ایک شخص ہر ایک بیڑے پر گیا اور بیڑے والونکو بھی ساتھ لے آیا قریب دو بجے صبح کے بتاریخ ۱۵ جون ہم سب کشتیون پر سوار ہوگئے ڈوبین جو قلعہ مین تھین انمین میخ ماردی اور انکو اسطرح بیکار کرکے چھوڑ دیا اور جو کچھ سامان جنگ قدرے باقی بچا تھا اسکا ضائع کر دیا اب حکم کوچ کا صادر ہوا اور ہم سب یہ بندوبست تمام روا نہ ہوے جسوقت ہم قلعہ کی دیوار سے آگے بڑھے فوراً گولیان ہم پر برسنی شروع ہوئین اور سپاہیون نے غل مچایا کہ فرنگی بھاگے جاتے ہین مفسدین نے ایک کوس تک ہمارا تعاقب کیا اور ہمپر گولیان مارین مگر ہم دور تھے اور ہمارا کچھ نقصان انسے نہوا۔

ہم بہت دور نہ گئے تھے جب ہمکو معلوم ہوا کہ کرنیل گولڈی صاحب کی کشتی بہت بڑی اور بھاری تھی اور اسکا بہانا بہت مشکل تھا سواسطے یہ تجویز ہوئی کہ اسکو خالی کرکے چھوڑ دین اسواسطے سب سوار کشتی مذکور کے کرنیل سیتھ صاحب کی کشتی مین آگئے اس تبدیلی کشتی مین کچھ عرصہ گذرا اور اس توقف کا نفع سپاہ مفسد کو حاصل ہوا یعنی انھون نے اس عرصہ مین ایک توپ لاکر ہمپر گولہ رانی شروع کی مگر ہماری کشتیان بہت فاصلے پر تھین وسواسطے ہمکو کچھ ضرر انسے نہ پہونچا جو گولہ آتا تھا وہ راستے مین

کر جانا تھا اسی طرح ہم موضع تلکھی رام پور تک پہونچے اور راستے مین ہر چند گانون والے اور سیاہ گولہ باری کرتی تھی مگر ہمکو کچھ آسیب نہ پہنچا تھا مگر کچھ نقصان کرنیل سیتہ صاحب کی کشتی مین عائد ہوا اور اسکی مرمت کو ہم چند منٹ ٹھہرے کہ اسمین ایک گولی ایک ملاح کو لگی اور وہ مر گیا ہمارے ساتھ صرف دو ملاح تھے سو ایک اُسمین سے اس مقام پر مارا گیا اور دوسرا ابھی تک ساتھ تھا مرمت کشتی کی کرکے ہم آگے کو روانہ ہوئے کرنیل سیتہ صاحب کی کشتی آگے تھی ہم چند گز کے فاصلے پر اس گانون سے گئے تھے کہ ہماری کشتی تہ دریا پر جہان ریگ بہت تھی رُک گئی اور دوسری کشتی آگے چلی گئی ہم سب پانی مین اترے اور سب نے زور کیا کہ اسکو جنبش دین مگر اُسنے اُس جگہ سے حرکت نہ کی غرض کہ قریب نصف گھنٹے کے ہم اس حالت پریشانی مین تھے کہ دو بڑی کشتیان آتی ہوئی نظر آئین جب قریب بیس گز کے فاصلے پر پہونچین تو ہمکو معلوم ہوا کہ انمین سپاہی مفسد ہین وہان پہونچتے ہی اُنھون نے گولیان مارنی شروع کین اور کئی صاحبون کو قتل اور زخمی کیا اس ہنگامے مین جیرجیر صاحب کے گولی سینے مین لگی اور فشر صاحب جو میرے پیچھے کھڑے تھے اُنکے زانو مین ایک گولی لگی صاحب موصوف نے مجھے آواز دی اور مین نے ذرا ایک اپنا سر ہی اُنکے طرف پھیرا تھا کہ ایک صدمہ سنگین میرے شانۂ راست پر معلوم ہوا جب مین نے شانے کو دیکھا تو ایک گولی لگی تھی اور پوست اور کچھ گوشت بھی شانے کا اُڑ گیا تھا اور میجر رو برٹسن صاحب کے چہرے پر زخم آیا تھا اس عرصے مین وہ دونون کشتیان بہت نزدیک آگئی تھین بلکہ چند سپاہی ہماری کشتی پر آگئے تھے یہ حال دیکھ کر میجر رو برٹسن صاحب نے ہم لوگون سے کہا کہ زندہ ان سپاہیون کے ہاتھ مین آنے سے بہتر ہے کہ تم سب دریا مین کود پڑو یہ سُنکر سب نے دریا مین کودنا شروع کیا مین جلدی سے کشتی پر گیا اور وہان سے ایک بندوق لیکر ایک سپاہی کو مارا اور دوسری مرتبہ بندوق بھری مگر ٹوپی نہ ملی اور سپاہی بھی بہت جمع ہو گئے ناچار بندوق لیکر مین بھی وہان سے بھاگا اور دریا مین کود پڑا لفٹنٹ فشر جرلڈ صاحب مع میم صاحبہ کے ایک گوشۂ کشتی مین بیٹھے تھے اور اُنکا لڑکا بھی اُنکے پاس تھا اور صاحب موصوف کے ہاتھ مین ایک بندوق مع سنگین کے موجود تھی اس وقت تک جیرجیر صاحب خون مین لوٹ رہے تھے اور باقی سب صاحب دریا مین کود پڑے تھے میجر رو برٹسن صاحب

مع میم صاحبہ اور اپنے بچے کے اور مس طامس صاحبہ یکجا نزدیک کشتی کے کھڑے تھے اور اُنکے پاس لفٹنٹ سمن صاحب اور چرچر صاحب خرد بھی کھڑے تھے اب میرے تئین میجر فلوٹ صاحب اور انسائن یکفورڈ صاحب اور چند اور صاحب نظر آئے میرے خیال مین آتا ہے کہ مارے گئے ہونگے فشر صاحب مع میم صاحبہ کے قریب بیس گز کے فاصلے پر کشتی سے تھے اور صاحب کے ہاتھون مین انکا لڑکا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ شاید مردہ ہے اور میم صاحبہ کا حال یہ تھا کہ پانی کے زور سے وہ ٹھہر نہین سکتی تھین اور اُنکے کپڑے بجاے بادبان کے ہو گئے تھے اور اُنکو کھینچے کھینچے پھرتے تھے مگر صاحب موصوف اُنکو پکڑے تھے اور بہنے نہ دیتے تھے اب مین نے یہ تجویز کی کہ یہان سے بھاگ کر اگلی کشتی سے جا ملیے کیونکہ میری دانست مین وہ کشتی بہت فاصلے پر لگی تھی اس ارادے سے مین دھارے پر گیا اور جب نزدیک فشر صاحب اور اُنکی میم کے گذرا تو دیکھا کہ وہ بڑے وقت اور تکلیف مین تھے مگر مجھسے اُسوقت اُنکی کچھ اعانت نہ ہو سکتی تھی اسواسطے مین آگے کو روانہ ہوا اور تھوڑے عرصے کے بعد دیکھا کہ فشر صاحب بھی شناوری کرتے ہوے چلے آتے ہین مگر تاریکی شب نے اب ساخت دریا کو گھیر لیا تھا اسواسطے پھر اسکا حال کچھ مجھے معلوم نہوا ایک گھنٹہ کامل بلکہ زیادہ مین شناوری کرتا کرتا آخر کار نزدیک کشتی اولین کے پہونچا یہان بھی دیکھا کہ عجب تباہ حال کشتی نشینون کا تھا رونین صاحب اور چھوٹی بیٹی یعنی مس گڈی صاحب کی اور ایک اور بچہ اور ملاح موجود تھے باقی ماندہ سب قتل ہوے اور لفٹنٹ سومین ہم صاحب اور ڈاکٹر بالٹی صاحب اور ایک یا دو اور صاحب زخمی پڑے ہین انکو یہ واردات رہ بر سنگھی رام پور کے گذری تھی جہان سپاہیون نے جو ہمارے تعاقب مین آتے تھے دو توپین لگا رکھی تھین اور انمین گراپ بھر کر ماری تھی جنسے یہ سب حادثہ واقع ہوا۔

ہمنے اب اس کشتی کی مرمت کی اور یہان سے روانہ ہوے مگر سب بھر دل مین ہراس کامل تھا صبحی بروز دوم ایک آواز کنارے سے ہمارے گوش زد ہوئی اور مین نے پہچانا کہ آواز فشر صاحب کی ہے غرض کہ ہم اُنکو بھی کشتی پر لاے اور اُنھون نے آکر بیان کیا کہ اُنکی میم صاحبہ اور بچے دونون اُنکے ہاتھون مین سے دریا مین ڈوب گئے صاحب موصوف کو زخم بڑی تکلیف دیتا تھا کیونکہ گولی پار زانوے چپ کے ہو گئی تھی تمام روز ہم کشتی پر رواں رہے اور آخر کار ایک گانون مین

پہونچے جو دو تین قسم نور واقع ملک اودھ کے آباد تھا یہان گانون والے حاضر ہوے اور ہمنے اول یہ بھی انکا فریب تصور کیا مگر آخر کار ثابت ہوا کہ وہ خیر خواہ ہین بس ہمنے کشتی کنارے پر لگائی اور ہم گانون مین گئے چونکہ گرسنگی غالب تھی ہمنے انسے کچھ کھانے کو مانگا اور انھون چپاتیان اور دودھ ہمکو لادیا اُسکے کھانے سے ہمکو نہایت تسکین اور تقویت ہوئی —

میرا زخم بھی اب بہت تکلیف دیتا تھا اور میرا جسم جو سارے دن برہنہ آفتاب مین رہا تھا وہ بھی جھلاتا تھا اب مین یہ سمجھا تھا کہ کشتی شب بھر یہان رہیگی اور چونکہ مین دو روز سے سویا بھی نہ تھا مین نے ایک ٹھاکر سے کہا کہ اگر کوئی چارپائی دو مین تمھارے گانون مین رات کو سو رہون ٹھاکر مذکور مجھے اپنے ساتھ لیگیا اور وہان بہت سا کھانا کھلایا اور چارپائی سونے کو دی اب میری پشت مین اسقدر درد زیادہ ہوا کہ کسی پہلو مجھے آرام نہ آیا اور شب کو کرنیل بمبیتہ صاحب نے کہلا بھیجا کہ کشتی اب روانہ ہوتی ہے مگر مین بہت ماندہ ہوگیا تھا اور مین نہ گیا صاحب موصوف نے مکرر اور سہ کرر پیغام بھیجا مگر مین نے نہ سنا اور یہ ارادہ کیا کہ جو کچھ ہوگا یہان ہی سمجھ لینگے آخر کار کشتی روانہ ہوگئی اور چند روز تک کچھ خبر اُسکی نہ ملی چند روز کے بعد وہی ملاح جو کشتی کو لیگیا تھا واپس آیا اور اسنے آکر خبر دی کہ نانا صاحب نے مقام ٹھور سے آنپر گولیان بارین اور وہ سب مر گئے مین قریب ایک مہینے کے اس گانون مین رہا بعد ازان بروبائن صاحب سے جا ملا اور انکے ساتھ کانپور آیا سنا ہے کہ میجر ریڈ برٹسن صاحب اور جیمز صاحب خرد دولن کسی گانون علاقہ اودھ مین جو متصل فتح گڈھ کے واقع ہے مخفی ہین —

تھورنہل صاحب کے خدمتگار نے اور جیمس صاحب کے سائیس نے کچھ زیادہ حال بیان کیا وہ ذیل مین درج ہوتا ہے —

باعث امنی جلدی خالی کر دینے قلعہ کا معلوم نہین مگر ۱۶ ماہ جولائی کو سب صاحب لوگ مع میم صاحبان وغیرہ قریب نو اخت دو گھنٹہ صبح تین کشتیون پر جو قلعے مین تھین سوار ہوگئے تھے ایک کشتی مین صرف کرنیل گولدی صاحب کا اسباب بھرا گیا تھا اور باقی دو کشتیون مین سب صاحب اور میم صاحبان و بچہ وغیرہ سوار ہوئے تھے کشتی اولیٰ کو قبل از صبح چھوڑ دیا تھا اُنکے ساتھ صرف ایک یا دو ملاح تھے یہ سب صاحب بڑی مشکل سے کشتیان لے گئے کیونکہ یہ طغیانی اول تھی اور

لڑکے اور افسران متعلقہ ۱۰ رجمنٹ مع عیال و اطفال کے تھے۔

یہ سب صاحب لوگ چار روز بمقام کانپور مکان مذکورہ بالا مین رہے اور وہان اور صاحب لوگ بھی جمع ہوتے گئے انکو سوائے روٹی اور نمک اور پانی کے اور کچھ کھانے پینے کو نہ ملتا تھا ان سب کو یہ امید تھی کہ ہم رہائی پاوینگے مگر افسوس کہ سیاہ گورہ جو آئی وہ ایسی دو نشر لہ کرنے سے اور بارش سے ماندی ہو گئی تھی کہ وہ آگے نہ بڑھ سکی اور متصل کانپور کے ہی انھون نے مقام کیا اگر وہ اس روز چلے آوین اور مقام نہ کرین تو سب صاحب لوگ جان سے بچ جاتے خدا خوب اس حال سے واقف ہے مگر چند نوکر ہندوستانی کا یہ قول ہے کہ ایک شب پیشتر ہماری فوج کے بمقام کانپور آنے سے جب نانا نے دیکھا کہ اب کچھ بن نہ پڑیگا اسنے حکم دیا کہ جتنے صاحب قید ہین سب کو تہ تیغ کر دو اس حکم کے صادر ہوتے ہی ایک گروہ قصائیون کا اندر مکان کے آیا اور آکر سب کو قتل کیا۔

جو تکلیفات کہ ان صاحبون نے فتح گڈھ سے کانپور آتے تک اٹھائی تھین نہایت شاق بحقین ہاتھ ان صاحبونکے جو کشتی پر سوار تھے اور کشتی کو کھینچتے تھے آبلہ دار ہو گئے تھے اور ہر وقت کی محنت شاقہ سے جو وہ قلعہ مین کرتے تھے زیادہ تر ماندے ہو گئے تھے اکثر انکے ملازم مقام فتح گڈھ ہی سے انکو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور میم صاحبان اور بچے بغیر نوکرون کے نہایت تکلیف مین تھے بلکہ یہی میرے نزدیک باعث قوی دل شکنی محصورین کا تھا ورنہ اگر وہ چند روز اور بھی قائم رہتے اور قلعہ نہ چھوڑتے تو سب امر اچھے ہو جاتے کیونکہ مفسدین و سرکشونکے پاس سامان باقی نہ رہا تھا اور دریا سے گنگ ہر روز طغیانی پر ہوتا جاتا تھا اور ہماری فوج گورہ بھی قریب پہنچنے کے تھی مگر مرضی آلہی بغیر ہوے نہین رہتی۔

حال کشتی اول کا اسطرح بیان کیا گیا ہے جو دو صاحب اسمین مارے گئے تھے انکے سر نواب کے پاس لائے گئے اور نواب نے حکم دیا کہ شہر مین دکھاؤ اور تین میم صاحبان مع دیگر قیدیان عیسائی کے بعد از اٹھانے انواع انواع کی تکالیف اور خواری کے جو بیان سے باہر ہین حسب الحکم نواب توپ سے اڑائی گئین۔

ایک شخص لال خان نامے جو بائیس برس پاس کرنیل سمتھ صاحب متعلقہ دسویں رجمنٹ کے ملازم رہا اسطرح حال اُن صاحبون کا جو کانپور لیجائے گئے تھے بیان کرتے ہین۔

کرنیل ہمیلٹن متعلقہ ارجمنٹ مع میم صاحبہ کے کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵- جولائی قتل ہوئے
میجر منرو صاحب کے ایک گولی گردن پر لگی تھی جب وہ کشتی کو متصل شیوراج پور کے کھینچ
رہے تھے اور وہ وہان ہی مارے گئے۔
میجر فلوٹ صاحب کے ایک زخم مقام سنگھی رام پور مین آیا تھا اور وہ وہان سے دریا کود پڑے تھے
اور ڈوب گئے اور انکی میم صاحبہ قبل از شروع فساد مقام فتح گڈھ سے کہین چلی گئی تھین۔
کپتان فلیپور صاحب کے ایک زخم ٹانگ پر قلعہ فتح گڈھ مین آیا تھا گروہ ساتھ تھے اور قریب
ایک میل کے فاصلے پر بٹھور سے انکے گولی لگی اور وہ مر گئے۔
لفٹنٹ فٹس جرلڈ صاحب مقام سنگھی رام پور سے مع میم صاحبہ اور بچے کے دریا مین کود پڑے تھے
لفٹنٹ سوتین ہم صاحب بمقام سنگھی رام پور مارے گئے اور انکی میم صاحبہ مع بچے کے قبل
از فساد فتح گڈھ سے کہین چلی گئی تھین۔
لفٹنٹ ہندرسین صاحب کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵- جولائی قتل ہوئے۔
ڈاکٹر مہینہ کوٹ صاحب مع میم صاحبہ اور بچے کے کانپور پہونچے اور بتاریخ ۱۵- ماہ جولائی قتل ہوئے
ڈاکٹر بالتی صاحب بھی کانپور مین بتاریخ مذکور قتل ہوئے۔
کرنیل ٹکر صاحب تو قلعہ فتح گڈھ مین مارے گئے تھے مگر انکی میم اور ہمشیرہ تین بچے بمقام
کانپور بتاریخ ۱۵- ماہ جولائی رہگرائے ملک بقا ہوئے۔
پادری فشر صاحب زخمی ہوئے تھے مگر کانپور پہونچکر بتاریخ مذکور قتل ہوئے۔
کرنیل گولڈی صاحب بھی زخمی تھے مگر زندہ مع ایک دختر کے بمقام کانپور پہونچے اور
ساتھ دیگر صاحبان کے بتاریخ ۱۵- ماہ جولائی دونون راہی ملک عدم ہوئے۔
جون صاحب کے سرین بمقام فتح گڈھ اسی روز جس روز کرنیل ٹکر صاحب مارے گئے تھے
گولی لگی تھی اور ایک شبانہ روز جانکنی مین تھے بعد ازان مر گئے۔
یونس صاحب کلکٹر بھی زخمی ہوئے تھے مگر مع میم صاحبہ اور دو بچونکے بمقام کانپور پہونچکر
بتاریخ ۱۵- جولائی رہ سپر ملک بقا ہوئے۔
صاحب ششن جج کو بھی مع میم صاحبہ اور تین بچون کے اور ایک انگریزی آیا کے کانپور مین

لیجاکر بتاریخ مذکور قتل کیا۔
لوگ خیال کرتے ہین کہ پادری صاحب جنکے تعلق مدرسہ یتیمون کا تھا مع چند اور عیسائیونکے کارخانہ منگلین صاحب مین جو متصل مقام مہدی گھاٹ کے واقع ہے مع منگلین صاحب کے قتل ہوے۔
مشہور ہے کہ دو صاحب کلکٹر اور دو اجنٹ محال افیون اور ایک میم صاحبہ اور تین بچے سادھو سنگھ زمیندار کے پاس جو قریب پانچ کوس فتح گڈھ سے بہ ملک اودھ رہتا ہے جاکر پناہ گیر ہوے تھے اور اسکی حفاظت مین زندہ اور موجود ہین۔

آگرہ

جب خبر وحشت اثر فساد اور قتل کی جو بمقامات میرٹھ اور دہلی وقوع مین آئی تھی یہان پہونچی تو گولون صاحب لفٹنٹ گورنر بہادر نے سب فوج ہندوستانی اور گورہ کو جمع کیا اور انکو ایسی فہمایش کی کہ جس سے سپاہ مذکور مرتکب کسی امر قبیح کی نہوئی مگر اسکا اثر چند روزہ تھا کیونکہ آخر مین یہ سپاہ بھی شامل مفسدین ہوگئی تھی حال اسکا بہ تفصیل ذیل درج ہے۔
بہ آخر ماہ جون ایک شب کو یہ شبہہ پیدا ہوا بلکہ بہ تحقیق معلوم ہوا کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا جسمین وہ خاص گروہ سپاہ کا ہے جنسے بمقامات نصیر آباد و نیمچ سرکشی کی تھی قریب آگرے کے آگئے ہین بدین خیال طیاری واسطے انکے استقبال کے بلکہ بہ لفظ اندفاع یہان نہایت موزون ہے عمل مین آئی یہان تک ہر روز عیسائی ساکنین شہر اپنے اپنے مکانات چھوڑ کر قلعے مین چلے جاتے تھے جسکو حکام نے اول ہی صاف کرکے حتی الامکان جہانتک ممکن تھا قابل بود و باش کے بنالیا تھا اور سواے اسکے قلعہ مذکور کو جسقدر ممکن تھا مضبوط اور محفوظ بھی کرلیا تھا اور توپین اور دیگر سامان جنگ اسمین بکثرت جمع کیا تھا مگر اچھے ہوشیار گولنداز کم تھے۔
بتاریخ ۲ جولائی فوج کوٹہ کنٹنجنٹ کو جسمین سوار اور پیادے مع توپخانہ تھے اور اس لحظہ تک سب صاحب انکو خیر خواہ جانتے تھے حکم چھاؤنی مین آنے کا دیا گیا اس حکم سے ساکنین کو نہایت تعجب ہوا اور زیادہ تر استعجاب اس امر سے پیدا ہوا کہ انکو حکم بدلنے گارڈ گورہ متعینہ جیلخانہ کا جسمین چار ہزار مجرمان بدکردار مشہور اور معروف جمع تھے دیا گیا اور ایک روز کارروائی کا شانہ گورنری پر

تعینات ہوا بتاریخ ۴ - دریافت ہوا کہ دشمن قریب تر آ گئے اسواسطے فوج مذکور کو حکم ہوا کہ آگے جاکر راستے مین خیمہ زن ہون جب فوج مذکور مقام قرار دادہ پر پہونچی تو جیسا لوگونکو یقین تھا ویسا ہی ظہور مین آیا یعنی جسوقت مفسدین نزدیک تر بمقام مذکور آئے اور اس فوج کو قابو ملا تمام وکمال فوج بغیر استثنا ایک بھی سپاہی کے جاکر شامل مفسدین ہوگئی اُسی روز بوقت سہ پہر ہر ایک میم صاحب اور بچے جو چھاونی اور سول لین تھین اور ابتک قلعہ مین نہین گئی تھین قلعے مین جاکر مقیم ہوگئین اور دوسرے روز بعد از طلوع آفتاب بعض بعض آدمی سوائے فوج گورہ اور اول دستہ فوج ملیشیا باہر قلعے کے تھے ورنہ سب اندر مقیم ہوگئے تھے -

قلیل عرصہ اس روزگار کا گذرتھا کہ قریب دس ہزار جنگی سپاہی مفسدین کے جسمین سات ہزار پیادے اور ایک ہزار پانچ سو سوار اور آٹھ ضرب توپ درمیان تین سو گز کے فاصلے کے ایک میدان مین جو عقب موضع سمسیا واقع متصل چہارم سنگ میل آگرہ سے براہ فتح پور سیکڑی واقع ہے آخر خیمہ زن ہوے بعد از دو پہر روز کے ہماری فوج روبرو موضع مذکور کے پہونچی لیکن بجاے فوراً قبضہ کر لینے موضع مذکور کے جس سے دشمنون کو سواے میدان مین آکر لڑنے کے اور کوئی صورت باقی نہ رہی ہماری فوج نے اول ہی کچھ فاصلے سے توپ سر کرنی شروع کی اور دشمنون کو وقت اور قابو موضع مذکور کے لے لینے کا دستیاب ہوا اور اس سبب سے انکو جاے محفوظ ملی اور بدقت وہان سے نکالے گئے اس ہنگامے مین ہمارا بہت اتلاف جان ہوا -

بیان جنگ ۵ جولائی اسطرح پر ہے کہ فوج بمقابلہ دشمن بتاریخ ۵ یہان سے گئی تھی وقریب گیارہ بجے دن کے روانہ ہوئی تھی اور بجانب موضع شاہ گنج جو قریب چھ میل کے فاصلے پر آگرے سے واقع ہے روان ہوئی اور انھون نے اس میدان مین پہونچ کر جو بجانب راست راستے کے واقع ہے صف جنگ آراستہ کی اور اسی ہیئت سے آگے قدم زن ہوے یہان سے فوج دشمن بخوبی نمودار تھی اور بجانب راست موضع مذکور کے جو توپ جو توپ جمع تھی ہماری فوج اسطرح آراستہ ہوئی تھی کہ ایک ایک فیلڈ باٹری ایسی دونو جانب فوج کے قائم کیے گئے تھے اور پیادے دسطے مین تھے اور سوارانِ ملیشیا کچھ ایک عقب مین تھے جب قریب پہونچ سو گز کے فاصلے پر ہماری فوج پہونچی تو مفسدین نے ہماری باٹری پر جو بجانب راست تھی گولہ رانی شروع کی اور گولے اور گراپ

اور رسیل بکثرت آنے اِدھر سے بھی گولہ چلنا شروع ہوا اور اِس خوبی سے یہان کے گولے کی زد پڑتی تھی کہ دو دو گولے ہماری توپون کے چلے تھے کہ دشمن بھاگ نکلے یہ حال دیکھکر از جانب باٹری راست شور و غل خوشی کا مچا اور یہ صدا بلند آوازہ ہوئی کہ اُنکا تعاقب کرو اور اسمین شک نہین کہ اگر اسوقت تعاقب ہوتا اور ہماری فوج حملہ آور ہوتی تو دشمن اپنے مقام سے میدان مین نکال دیے جاتے اور اُنکی سب توپین ہمارے قبضے مین آتین بلکہ جنگ بھی ختم ہو جاتی اور نقصان جان بھی اسیقدر ہوتا جسقدر بعد ازین وقوع مین آیا ہماری توپون نے آخر کار جنبش کی اور فوج صف بستہ پیشتر قدم زن ہوئی لیکن دشمن اپنی انواب کے گرد جمع ہوے اور چونکہ ہم سب اُنکی شست کے اندر تھے انھون نے ایسی گولہ رانی کی کہ ہمارا اُس سے بہت نقصان جان ہوا اور ہمارے لشکر سپاہی اور گھوڑے مجروح و مقتول ہوے اور ہم آگے بڑھتے جاتے تھے اور گولہ رانی کرتے تھے یہان تک کہ ہم دو سو گز کے فاصلے پر موضع مذکور کے پہونچے وہانسے ہمنے دیہ مذکور پر گولے مارے مگر میرے نزدیک چندان نقصان دشمنون کا نہوا ہوگا ناواقف اور ناآزمودہ آنکھ بھی دیکھ سکتی تھی کہ ہمارے گولے ایک دیوار بلند پر لگتے تھے جسکو انواب قلعہ شکن صرف توڑ سکتی تھین اور اگر ہماری توپ جانب راست ایک پچاس گز بھی پیشتر بڑھ جاتی تو اُنکی ہر ضرب مفسدین پر پڑتی جسکے گولے اسقدر ہمارا نقصان کر رہے تھے نتیجہ اس بدنظمی کا یہی ہوا جو تصور مین تھا یعنی دشمنون کا اور اول قوی ہوا اُنکے سوار ہماری فوج راست کو آکر بہت دق اور تنگ کرتے تھے اور اُنکے پیادے منتشر بقاعدۂ تشکرمش ہوکر اپنے رائفل سے ہمکو نہایت ضیق مین کرتے تھے اور چونکہ ہمارے ساتھ سوار نہ تھے اسواسطے ہمسے درباب اُنکے اندفاع کے کچھ کوشش نہ ہو سکی ایک گروہ اُنکے سوارون کا دلیری کرکے ہمارے عقب پر آیا اور ہماری فوج کے وسط مین ہوکر اپنی فوج وسطی کے جانب نکل گیا یہ تو سچ ہے کہ ہمارے سوارانِ ملیشیا نے اُن مفسدین پر حملہ کیا تھا جو ہماری فوج راست پر تاخت لائے تھے اور جب پانچ آدمی مفسدین کے قتل ہوے اور کچھ زخمی تو تمام مفسدین جانب سے بھاگ کر اپنی باٹری کے پاس جاکر جمع ہوے اِنکے اسطرف جانے سے وہ توپ دشمن کی بند ہو گئی جو وہان دیدہ و دانستہ لائی گئی تھی اور اگر وہ چلتی تو ہر ایک

سوار جو میدان مین تھا اُسکی ضرب زد سے اُڑ جاتا۔
گولہ رانی موضع مذکور پر کامل ایک گھنٹے تک جاری رہی اور اس عرصے مین مخالفین بھی ہمپر اشد
بنا دیتی دیوار و بالاخانہ مکانات سے کرتے تھے وہ کمپنی سپاہ گورہ بعد ازین موضع مذکور مین بیجا عت
تمام گھس گئے اور دشمنونکو دست بدست مارتے جاتے تھے اور اُنکو اجازت ہوتی تو وہ یہ امر
بہ آسانی تمام کرتے جبتک گورہ مذکور موضع مزبور سے باہر آئے باٹری دست چپ نے گولہ رانی
موقوف کی تھی مگر باٹری دست راست جواب گولہ ہاے دشمن کا ہنوز دیتی جاتی تھی اور تھوڑے
عرصے قبل از زخمی شدید ہونے کپتان ڈی اویلی صاحب کے اس باٹری نے اوتاب دشمن کو
بند کر دیا تھا بروقت زخمی ہونے کپتان صاحب موصوف کے ہماری باٹری مین گولے کم ہو گئے
تھے اُسپر بھی کپتان صاحب کو زخمی شدید تھے ایک بیٹی توپ پر بیٹھے رہے اور حکم سرکرنے
توپ کا دیتے رہے اور یہ باٹری اسی سبب سے اسوقت تک جاری رہی جبتک کوئی گنجائی
نہ رہا باعث موجود نہ ہونے سوار ان کے ہم دشمنون کا تعاقب نہ کر سکے کو ہمنے اُنکو اس قدر محنت
اور مشقت سے شکست دی تھی اور ہمکو اور کوئی امر سوائے اسکے باقی نہ رہا تھا کہ واپس مراجعت
کر کے قلعے مین چلے آوین اور یہ امر ہمنے حتی الامکان بہ انتظام تمام شروع کیا جب دشمنون نے
یہ دیکھا کہ ہم مراجعت بجانب قلعہ کرتے ہین تب اُنھون نے توپین لیکر ہمارا تعاقب کیا اور تمام
راستے مین آگرے تک گولہ رانی اس طور سے جاری رکھی کہ اچھا تجربہ بکار جسطرح کرتا ہے اور
اُنکے سوار چوق چوق ہمارے چپ و راست آکر اسقدر تنگ کرتے تھے کہ ہم سے ایک گولہ بھی
بعد ازین سر نہ ہو سکا۔
آخر کار تمام فوج ساڑھے چھ بجے شام کے بعد از جنگ سخت تین گھنٹے کے قلعے مین پہونچی
جب یہ فوج واپس آتی تھی اُنکو ملیشیا ے پیادہ راستے پر لے اور اپنی فوج کے عقب مین آکر
اُسکی حفاظت کی اور اسوقت تک اُنکے عقب مین آئے جب تک یہ فوج ماندہ و کار دیدہ قلعے
مین پہونچ گئی ہر چند بہ تدبیر محافظت کی عمل آئی تھی تاہم سوار ان مفسدین بجانب چھاؤنی آگرہ
روان ہوے اور جب تک یہ فوج گورہ قلعے مین گئی اُنھون نے چند مکانات کو آگ لگا دی تھی
بعد از غروب آفتاب پرچھاے قلعہ سے اکثر مکانات شعلہ ور نظر آتے تھے اور شب دوم کو بھی

ہی حال رہا غرض کہ کوئی مکان چھاؤنی ایسا نہ تھا جسکو گزند آتش کا نہ پہونچا ہو اور اگر کوئی مکان یا شے آگ سے بچی تھی اُسکو مفسدین نے اور طرح خراب اور برباد کیا تھا دروازہ دریچہ چوکھٹ وغیرہ سب نکال کر لے گئے بلکہ لکڑی کا نام بھی باقی نہ رکھا اور سوائے دیوار خشتی کے مکانات میں اور کچھ نظر نہ آتا تھا بروز دوم دشمن ناپدید ہو گئے اور تمام مفسد بجانب بھرت پور روانہ ہو گئے اور یہاں انتظام آگرہ بخوبی ہو گیا۔

جہلم

چودہ رجمنٹ ہندوستانی مقیم مقام ہذا نے علامات فساد ظاہر کیے اسلیے مناسب تصور ہوا کہ ۷ اگست ۱۸۵۷ء رجمنٹ شاہی مع تین ضرب توپ زیر حکم لفٹنٹ کوک صاحب کے اور کسی قدر سوار ان ملتانی نو ملازم تحت حکم لفٹنٹ کند صاحب کے راول پنڈی سے جا کر سپاہ رجمنٹ مذکور کے اسلحہ چھین لیں اور تاریخ ۸ ماہ جولائی قریب نو ساعت ۴ گھنٹہ شام کے یہ فوج مقام دینا سے بجانب میدان پریڈ جہاں ۱۴ رجمنٹ آمادہ فساد ہو کر مستعد کھڑی تھی روانہ ہوئی اس سب فوج کی افسری پر کرنیل ایس صاحب متعلقہ ۱۴ رجمنٹ شاہی مقرر ہوئے جب سپاہ مفسدین نے اپنی فوج گدرہ کو آتے دیکھا پریڈ سے بھاگے اور اپنے افسروں کو ایک فیر کر کے اپنی لین اور دیگر مقامات پہرہ میں پناہ گیر ہوئے اور وہاں سے بادبق سر کرنا شروع کیا ۱۴ رجمنٹ شاہی نے تین لین کی جانب کر کے انپر حملہ کیا مگر مکانات چھاؤنی کی پناہ انکو ایسی تھی کہ ہمارا نقصان اس حملے میں بہت ہوا کپتان سپرنگ صاحب کو زخم کاری لگا اور وہ بعد تین مر گئے کرنیل ایلس صاحب اور لفٹنٹ سٹریٹ فیلڈ صاحب زخمی شدید ہوئے اور لفٹنٹ حجز صاحب نے زخم سخت پہونچا دو سارجنٹ اور ایک کورپورل اور ۲۱ گورہ قتل اور ۳۸ زخمی ہوئے اور مفسدین سے ۶۸ سپاہی بعد از جنگ مذکورہ بالا گرفتار ہوئے اور توپ سے اڑا دیے گئے اور بعد ازاں ہر روز کچھ کچھ سپاہی گرفتار ہو کر اڑائے جاتے ہیں اور اب تک یقین ہے کہ کل رجمنٹ مفسد تباہ اور برباد ہو گئی ہو گی کچھ سپاہ مفسد بجانب راول پنڈی اور تھوڑی سی بسمت جھنگ فراری ہوئی مگر گرفتار ہو کر اڑا دی گئی دو کمپنیاں اس رجمنٹ کی جو بجانب راول پنڈی ہمراہ خزانہ سرکاری کے روانہ ہوئی تھیں انھوں سے بھی کچھ علامات فساد کے ظاہر ہوئے اور اسی سبب سے

اُنکے بھی ہتھیار چھین لیے تھے اسیر بھی وہ جادۂ راستی پر نہ آئے لہذا تھورن ٹن صاحب کمشنر جھلم نے اُنکی نسبت حکم قید کا صادر فرمایا اور وہ جلیانہ ضلع مین مقید ہوے اور زنجیر بین بھاری اُنکے ڈالی گئین یہ سپاہی اسقدر مفسد تھے کہ گو گرفتار ہوکر جیلخانے مین مقید ہوے تھے مگر تاہم وہ لوگ برملا حکام کو دشنام دیتے تھے اور بہت سخت اور درشت کلمات کہتے تھے۔

نصیر آباد

بتاریخ ۲۸ - ماہ مئی بوقت نو اخت ۴ گھنٹہ شام دو کمپنی ۱۵ رجمنٹ نے فساد برپا کرکے توپون پر قبضہ کرلیا اور لیکر اپنے پاس رکھین ہر چند رسالے نے دو تین حملے بھی کیے مگر توپین اُنسے نہ لے سکے کپتان سپوتسوڈ صاحب اور گورنٹ نیوبری صاحب قتل ہوے کپتان ہاردی صاحب اور لفٹنٹ لوک صاحب زخمی ہوے مگر تین رجمنٹ ۴ بجے سے نو بجے تک قائم رہی اور بجے اُنکو ۱۵ رجمنٹ نے کہا کہ آکر ہمسے ملجاؤ ورنہ توپ لاکر تمیر گراب مارینگے کرنیل کیمبل صاحب نے مرتبہ آخر ایکبار پھر سپاہ کو سمجھایا مگر ان سب نے صاحب کو صلاح دی کہ مقام نصیر آباد مین نہ رہو اور کہین اور بھاگ جاؤ ورنہ ہم ذمہ دار آپ کی جان کے نہ ہوسکینگے یہ سُنکر سب صاحب مقام نیور کو بوقت شب روانہ ہوے اور اُنکے روانہ ہوتے ہی سب بنگلون مین سے شعلہ ظاہر ہوا۔

رسالہ بھی مع افسران یانزدہم رجمنٹ روانہ ہورہے اور مقام مذکور مین سب افسرون کی اُنکی اپنی سپاہ نے بند وقین سر کین مگر کسی کو زخم بھی نہ پہونچا فتوک صاحب اور ہارکورٹ صاحب اور ہوڈ صاحب اور اندرد صاحب بہ سلامت مقام اجمیر مین پہونچے کرنیل پنی صاحب کمانیر رسالہ راستے مین ہورآتے ہوے گھوڑے سے گرکر مرگئے۔

ایک وقائع نگار احوال اس مقام کا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ جب فساد میرٹھ وغیرہ مین ہوا اُسکے بعد فوراً نارہ ہنگامہ پردازی اس نواح مین بھی شعلہ ور ہونے لگا اور اول فساد ان اضلاع مین جو ہوا وہ اس مقام نصیر آباد مین ہوا تھا اور حسب دستور جیسے جو امر ہونے والا ہوتا ہے اُسکے علامات اول ہی نمودار ہوتے ہین ویسے ہی اس بلوے کے بھی علامات یعنی ناخوشی اور نارضامندی سپاہ کی تمام باشندگان مین مشہور ہوئی اس شہرت کے باعث سے جو تجاویز

ممکن تھین وہ عمل مین آئین یعنی اول بمبی لانسر کو حکم ہوا کہ شب کو مسلح رہا کرین اور کچھ انکین کے چھاونی مین گشت کیا کرین اور توپین تمام شب بلکہ ہر وقت کسی ہوئی رہتی تھین اور انمین گراب بھری ہوئی رہتی تھی اور گولنداز گو ہندوستانی تھے مگر انکی وفاداری اور نمک حلالی پر اعتماد تھا۔ ۲ گورہ - ۵۳ رجمنٹ شاہی اور کچھ گولنداز گورے مقام ڈیرا سے جو قریب دو سو میل کے فاصلے پر نصیرآباد سے بجانب جنوب واقع ہے طلب ہوے ان بہادرون سے گو نہ اطمینان باشندگان چھاونی نصیرآباد کا ہوا تھا مگر بتاریخ ۲۸ - ماہ مئی بوقت نو بجے ۳ گھنٹہ سہ پہر فوج ہندوستانی نے جسمین ۱۵ اور ۳۰ رجمنٹ تھی بلوہ شروع کیا اور سب سپاہ اپنی لین سے باہر نکلی اور ہتھیار بھر کر اپنی لین کے آگے کالم بنا کر کھڑی ہوئی اس عرصے مین کچھ سپاہ مفسدان رجمنٹ کی بجانب توپخانہ ہندوستانی گئی اور وہان گولنداز دنکو ترغیب دیکر سب توپین اپنے قبضے مین کرلین شروع بلوے مین تو اکثر سپاہی ان دونون رجمنٹ کے تابعدار اور فرمان بردار معلوم ہوے اور انھون نے اپنے افسرون کے تمام احکام کی تعمیل بھی کی مگر جب انکو حکم ہوا کہ اپنی رجمنٹ والون پر جنھون نے قبضہ توپون کا کر لیا تھا فیر کرین انھون نے اس حکم کی تعمیل نہ کی کیونکہ انکا یہ ارادہ تھا کہ آخر کو مفسدین کے شامل ہونگے یہ حال دیکھ کر افسران انگریزی کو اور کوئی امر سواے واپس آنے کے اپنی فوج مین سے باقی نہ رہا اور جب وہ واپس آئے تو سپاہ نے بہت شور وغل کیا اور کچھ بدزبانی بھی کی اور گولیان بھی انپر چلائین بعد بلوے کے چند لمحہ مین تمام اول بمبی لانسر طیار اور مسلح ہوکر اور کالم جنگی باندھ کر بجانب توپخانہ پاشنہ کوب روانہ ہوکر جب نزدیک پہونچے تو توپخانے سے ایک ایک فیر انپر ہوئی ادھر سے حکم حملہ کرنے کا ہوا اور توپخانے پر حملہ ہوا تروپ ششم نے بسرکردگی کپتان سپوٹس وڈ صاحب کے حملہ کیا اور انکے بعد اور دن نے بھی اپنے اپنے افسر کے ماتحت توپخانے پر حملہ کیا مگر توپون نے ایسی بارش آہن کی کہ بہت آدمی اور گھوڑے غرق دریاے فنا ہوے بلکہ امید فتح کی منقطع ہوگئی تھی اسپر کرنیل بینی صاحب نے حکم تعاقب دیکر حکم مراجعت کا صادر فرمایا اور تمام سپاہ اس ترکیب سے ہٹتی ہوئی واپس آئی کہ اگر مفسدون کا تعاقب کرتے تو کچھ فائدہ نہ اٹھاتے اس ہنگامے مین گورنٹ نیوپوری صاحب

گئی گولیان کھاکر جان سے سیر ہوکر زمین پر گرے اور مفسدین نے انکی لاش کو بضربات شمشیر پارہ پارہ کرڈالا کپتان سپوٹس وڈ صاحب بھی عین ہنگامے مین کام آئے اور کپتان پوچ صاحب اور کپتان ہارڈی صاحب دونون زخمی ہوے بعد ازین مفسدین نے بنگلہ ہاے انگریزان جلانا شروع کیے اور عرصۂ قلیل مین تمام چھاونی نصیرآباد شعلہ ور تھی وہ صاحب لوگ جو آتش فنا سے محفوظ رہے تھے بجانب مقام اجمیر روانہ ہوے اور کشتہاے مزروعہ اور کوہ ہاے گردنواح کی راہ سے ہمت مقام بیورا ہی ہوے بعد از طے کرنے ۱۰ میل کے صاحبان مفرورین افسران ۳۰ رجمنٹ ہندوستانی سے جو قبل از صاحبان مذکورین چھاونی نصیرآباد سے مفرور ہوے تھے ملاقی ہوے اور یہان کرنیل ہینی صاحب نے باعث ہجوم افکار اور گرپڑنے گھوڑے سے جان بحق تسلیم کی باقی ماندہ صاحبان راستے مین نہایت تکلیف از طرف خورد و نوش اٹھاکر اور اکثر خطرات سے بمشکل جان بچاکر بتاریخ ۳۰ ماہ مئی ۱۸۵۷ء بوقت ۲ ساعت ۱۱ گھنٹہ روز وارد مقام بیورا ہوے اور آیندہ تکلیفات سے خیلے محفوظ رہے۔

کرانچی

اس مقام مین بھی ویسا ہی اندیشہ لوگونکے دل مین غالب ہوا تھا جیسا اکثر مقامون مین جنکا ذکر سابق ہوچکا ہے پیدا ہوا تھا بتاریخ ۱۳ ستمبر علامات انحراف ظاہر ہوے گو تدابیر مستحکم حکام وقت سے علامات مذکورہ بہت جلدی فرو ہوگئی تھین۔

بروز یکشنبہ ہنگام گیارہ یا بارہ بجے شب کے میجر گریگر صاحب کمانیر ۲۱ رجمنٹ ہندوستانی کو ایک حوالدار اور دو تین شخصون نے آکر اطلاع دی کہ فوج مین کچھ فساد ہونے والا ہے اور اگر تدابیر مستحکم عمل مین نہ آئین تو اسی شب فساد عظیم برپا ہوگا میجر صاحب نے اسکی اطلاع فوراً جنریل صاحب کو کی اور توپخانہ اور جسقدر گورے دوم رجمنٹ شاہی کے موجود تھے چشم زدن مین ہتیار ہوکر میدان مین آگئے خبر اس طیاری کی ایسی جلدی مشتہر ہوگئی جیسے کہ آگ ہوا سے پھیل جاتی ہے اور تمام شہر مین تہلکہ مچ گیا اب سواے اسکے اور کوئی آواز گوش زد نہوتی تھی کہ کہین سے آواز گاڑی کی اور کہین سے آدمیون کے چلنے کی آتی تھی اور کسی طرف سے گھوڑونکی ٹاپ کی اور کسی جانب سے توپونکے پہیون کی کان مین آتی تھی افسر لوگ

گھوڑون کو پاشنہ ڈال کر ساکنین کو اس حال سے اطلاع کرتے تھے لوگو تمکو گمان قبل از اس واردات کے بھی اس سرکشی کا نہ تھا اور اپنی سبب سے یکایک جو موقع ظاہر ہوا تو انکے دلون مین تردد اور ہراس از حد پیدا ہوا خیر خواہ لوگو نکو فورًا اطلاع اس سرکشی کی دی گئی مگر اکثر کو نوبت مکان محفوظ بنانے کی نہ آئی اسوا سطے چند اشخاص تو تو پخانے کے کوارٹر گارد مین اور بعضے فیوزلیر کے مکان گارد مین بھاگ کر پوشیدہ ہوے بعضے اول رجمنٹ گورہ کی ڈپو مین جا چھپے اور جو لوگ واقف اور ہوشیار تھے وہ گودام میگزین مین متواری ہوے مگر ایک بڑا گروہ جسمین اکثر میم لوگ تھین جاکر مکان مس کوٹ دوم رجمنٹ گورہ مین پناہ گیر ہوا مگر یہ مکان محفوظ اور لائق پناہ دہی کے نہ تھا کیونکہ اسمین دروازے اور دریچے بکثرت تھے لیکن خوف اور ہراس مین ہوش لوگو نکے بجا نہین رہا کرتے اور اسوقت مس کوٹ مین عجب کیفیت گذرتی ہوگی جو میم لوگ اپنے مکانون سے کھبرا کر بھاگی تھین اسمین سے کسی کے پیر مین تو جوتا بھی نہ تھا اور کوئی پوشاک شب خوابی ہی پہنے ہوے بھاگی آتی تھی کوئی کسی طرح اور کوئی کسی ہیئت سے چلی آتی تھی غرض کہ یہ عالم بھی دیدنی تھا اور صاحب لوگ پائجامہ شب خوابی پہنے ہوے اور بنادیق اور شمشیر وغیرہ ہاتھون مین لیے ہوے اسیطرح چلے آتے تھے جیسے ترک دشمنو نکے قتل پر آمادہ ہوتے ہین اور بہ نظر اسکے کہ لوگون پر کچھ ہراس ثابت ہو انگریز جورٹ پی رہے تھے اور برانڈی اور پانی مخلوط کرکے استعمال مین لاتے تھے اور اسکے نشے مین خود ہتھیار یعنی شمشیر وغیرہ کو حرکت دیتے تھے تو ایک عالم رستخیز نمودار ہوتا تھا ایک طرف تو یہ حال تھا اور جانب دیگر مقام ندارد اسکے ۱۲ رجمنٹ کو حکم ہوا تھا کہ اپنی لین سے باہر آکر صف آرا ہون اور جب وہ پکارے گئے تو کئی سپاہی غیر حاضر تھے اور انکے اکثر اسلحہ بھی موجود نہ تھے بعد ازین فورًا دوڑے تو پخانہ اور بجا حضری سپاہ دوم رجمنٹ گورہ سپاہ ۱۲ رجمنٹ ہندوستانی کے ہتھیار چھین لیے اس عرصے مین کوئی علامت فساد کی ۱۴ رجمنٹ ہندوستانی سے ظاہر نہین ہوئی ہر چند بعض بعض شخص یہ کہتے ہین کہ جب ۱۲ رجمنٹ کو حکم لین سے باہر آنے کا ہوا تھا اسوقت ۱۴ رجمنٹ بھی خود بخود بدین ارادہ طیار ہوئی تھی کہ درصورت ضرورت اور موقع وقت کے وہ بھی شامل رجمنٹ ۱۲ ہو جاویگی مگر ۱۴ رجمنٹ مین اتفاق کل سپاہ غیر ممکن تھا کیونکہ

اسمین اکثر سپاہی تو قوم یہودی تھے اور باقی پوربیا اور یہ امر راست اور درست ہے کہ اسمین بھی دو سو سپاہی پوربیہ تھے مگر یہ دو سو نفر موجودگی باقی ماندہ سپاہ رجمنٹ مذکور کے جو انسے درباب فساد کے کبھی متفق نہوتے کوئی امر مفسدانہ ظہور مین لاتے —

کپتان صاحب پولس نے بفور فرار ہونے چند سپاہ ۳۷ رجمنٹ اپنی سپاہ پولس کو اُنکے تعاقب مین روانہ کیا اور روز دوم ہفدہم دسمبر سپاہی گرفتار کرکے لائے انمین سے سات کو پھانسی ہوئی اور تین توپ سے اُڑا دیے گئے جسوقت ان سپاہیونکے گلے مین پھانسی ڈالی وہ روئے اور خواستگار امان جان کے ہوے اور یہ عذر کیا کہ ہمارا پہلا قصور ہے اور ہم بخوف تو پہ جو ہمارے سامنے نصب کی گئی تھین بھاگ گئے تھے مگر کمبختونکو یہ یاد نہ رہا کہ وہ مسلح بھاگے اور انھون نے سپاہ پولس کا مقابلہ کیا تھا سوا سے اسکے ایسے سپاہی جو طرف توپ کو دیکھکر بھاگ جاوین اُنکا قتل بھی بعلت نامردانگی واجب اور لازم ہے توپ سے اُڑانے کا قوم لائق دیکھنے کے نہین ہوتا جب مجرمونکو توپ سے باندھا تو اُنکی زبان سے ایک حرف بھی نہ نکلا اور جسوقت حکم ہوا اُسیوقت پارچہ ہاے گوشت اُڑتے ہوے نظر پڑے بعضے اعضا تڑپتے ہوے ۳۷ رجمنٹ کے سامنے گرے جسکے دیکھنے سے اکثر دلون مین ایسا اثر پیدا ہوا کہ بہت آدمی حالت غشی مین گر گئے سر اور شانے مجرمون کے توپ سے بندھے رہے اور آنکھین اُنکی پتھرا کر ایسی ہو گئی تھین جیسے کسی آسیب یا بھوت کی آنکھین ہوتی ہین —

آرہ

رجمنٹ ۷۰ مقیم مقام دینا پور ۲۴ - ماہ اگست تک خیر خواہ مشہور تھی مگر اُس روز بوقت نو بجے دو گھنٹہ بعد دوپہر سب سپاہی اپنے اپنے ہتھیار باندھکر روانہ بطرف دریاے سون ہوے اور شب دار دبکنار دریاے مذکور ہوے بروز دوم یعنی یکشنبہ وقت صبح تمام عمارات متعلقہ مردمان سڑک آہنی جو برلب دریاے مذکور واقع تھین شعلہ ور نظر آئین اور ایک چٹھی ڈیک صاحب مجسٹریٹ کے پاس کسی شخص مقیم دینا پور کی یہ اطلاع اس امر کے آئی کہ آج یعنی بتاریخ ۲۴ سب سپاہ نیٹون رجمنٹ کی فساد برپا کر گئی سوارون نے اور اشخاص نے بھی خبر دی کہ سپاہ مفسدہ دوسرے کنارے پر آگئی اور غارتگری اور آتش زنی بنگلہ ہا کر رہی ہے

یہان خوبی قسمت سے پینتالیس سپاہ سکھ اور چار افسر ہندوستانی بمقام آرہ انکے پاس تھے
اور صاحب مجسٹریٹ نے ان سب سپاہیونکو حکم دیا کہ صاحب جج کے حاطے کو جاکر مضبوط اور
محفوظ کرین اس عرصے مین دلیپرن صاحب اور ہویل صاحب اسسٹنٹ گھوڑا دوڑاتے ہوے
آئے اور آکر خبر دی کہ سپاہ مفسدین نے ایک کشتی اپنے قبضے مین کرلی ہے اور اسمین تھوڑے
تھوڑے سپاہی سوار ہوکر اس کنارۂ دریا کے آتے ہین اور کل مفسدین کی تعداد قریب دو یا تین
ہزار کے بتلائی چونکہ سب ساکنین اس شہر کے یکجا جمع ہوگئے تھے انھون نے تجویز کی کہ
ویلیٹ صاحب بارک ماسٹر کے بنگلے مین پناہ گیر ہون کیونکہ بنگلہ مذکور ہر طرح مضبوط اور جنگی بنایا
گیا تھا اور اسمین رسد وغیرہ بھی جمع تھی اور یقین تھا کہ وقت ضرورت اسمین حفاظت جان بھی
ہوگی چونکہ صاحبان متعلقہ سٹرک آہنی کو خبر اس فساد کی نہین پہونچی تھی اسواسطے کوک صاحب نے
خود درخواست دی کہ مین جاکر انکو لے آتا ہون اور جاکر مین صاحب اور ڈاکٹر صاحب
اور مین صاحب کو جنکا بنگلا ساڑھے تین میل کے فاصلے پر بمقام آرے سے تھا اطلاع دی
اور مین صاحب کو مع میم اور بچے کے سلامت لے آئے تب قریب بنگلے کے پہونچے تو
انھون نے دیکھا کہ دھوان اس جانب دریا سے اٹھتا ہے یہ دیکھکر انھون نے مصلحت اسمین
سمجھی کہ موضع عنایت مین جو قریب لین سپاہ کے واقع تھا جاکر پناہ گزین ہون اور انکو یہ دفع
تھی کہ ملازم انکو وہان بچا رکھینگے اور ملازمین نے بھی انکی توقع کو قوی کیا اور کہا کہ ہم تمکو
بچا دینگے اور موضع مذکور مین کچھ اندیشہ نہین ہے اور ویکٹر صاحب نے بھی یہ صلاح ملازمین
یہ ہی صلاح مستحسن سمجھی کہ مع میم صاحبہ اور پانچ بچونکے جو موضع مذکور مین جاگزین ہون الا ملن صاحب
مع میم صاحبہ اور پانچ بچونکے بجانب برار گھاٹ جو آٹھ میل آرے سے برلب دریاے
گنگ واقع ہے روان ہوے اور وہان سے بہ سلامت دنیاپور پہونچ گئے چونکہ اس
روز مفسدین کے آنے کا امکان نہ تھا اسواسطے کوک صاحب پھر موضع عنایت مین گئے
اور مین صاحب کو مع میم صاحبہ اور بچے کے آرے مین لے آئے صاحب موصوف نے
ڈاکٹر صاحب کو بھی بہت فہمایش آرے آنے کی کی تھی مگر انھون نے کچھ نہ مانا اور اپنے ملازمون
کے کہنے سے مقام مذکور ہی مین رہے مین صاحب وغیرہ کو دلسن صاحب اور انکی میم کے

جو اُسی روز وارد آرہ ہوئے تھے روانہ گھاٹ کیا اور وہان سے صاحبان ممدوحین بحفاظت
حافظ حقیقی بہ سلامت مقام دنیا پور مین پہونچ گئے اگرچہ انپر راستے مین بہت تکلیف اور سختی
گذری مگر جان بہ سلامت رہے —

ایک صاحب حال اس مقام کا اسطرح بیان کرتے ہین کہ بعد از کھانا کھانے کے بنگلہ بویل صاحب
مین ہم سب بہ تفصیل ذیل قلعہ مین جاکر شب باش ہوے اور ہمنے تمام شب بہ آرام تمام بسر کی
تفصیل یہ ہے یعنی ٹیل ڈیل صاحب ڈیک صاحب کوم صاحب کولون صاحب بویل صاحب
فیلڈ صاحب کوک صاحب ہیلی صاحب اندرسن صاحب نیٹ صاحب ڈی کوسٹا صاحب
ڈی سوزا صاحب گوڈفری صاحب ڈلیرن صاحب ہویل صاحب اور سید عظیم الدین حسین صاحب
ڈپٹی کلکٹر مع سپاہ سکھ غرض کہ یہ سب صاحب بہ آرام تمام شب قلعے مین رہے بروز دوم
یعنی بتاریخ ۲۷- وقت صبح چونکہ مفسدین اب تک نہین آئے تھے ہم سب باہر قلعے کے آنے
اور حاطے مین چاے پی رہے تھے کہ خبر اس امر کی ہمارے پاس آئی کہ گورسنگھ کے آدمیون نے
آکر بویل صاحب کے سائیسونکو مارا اور گھوڑے صاحب کے چھین کرلے گئے یہ خبر سنکر
ڈیک صاحب مع چند دیگر صاحبونکے اور سکھونکے طیار ہوے کہ جاکر گھوڑے چھین لاوین
اس عرصے مین ایک چپراسی نے آکر خبر دی کہ سپاہ مفسد بازار مین آگئی لہذا اب تضییع اوقات
مناسب نہ تھی اسواسطے ہم سب قلعہ مین گئے اور دروازہ ہاے قلعہ کو اندر سے تیار کرکے
اور چار گھوڑے ایک احاطہ متصل بنگلہ مین جو بجانب شمال واقع تھا طیار رہے چند ساعت
ہمکو گذری تھی کہ مفسد بسرکردگی صوبہ دار بہادر احاطہ کچہری کلکٹری مین جاتے
ہوے نمودار ہوے اب وقت چھ بجے کا تھا اور سپاہ سنجیب جنمین سے ۵۰ نفری مقام
آرے مین موجود تھی استقبال مفسدان کرکے اُنکے شریک ہو گئے اور سرغنہ مفسدین
کو اپنے ہتھیار بطور ندر دکھلائے بیاہیان مذکورین نے نشان خرابے کا بھی دیا اور
ہمارا مقام بھی تبلا دیا اور بیوگل بجا اور قریب دو ہزار آدمی مفسدہ ہماری جانب
آئے مگر ہم چند آدمیون نے اُنکو متعجب اور ناچار کردیا آخر بش سوا سے واپس جانے کے
اور کچھ اُنسے نہونسکا چند مفسدین نے درختون کی پناہ لی اور بعضے بویل صاحب کے

بنگلے مین جا کر پناہ گیر ہوے کچھ جنوب کی جانب اور کچھ شمال کی طرف چلے گئے اور سب طرف سے ہمپر گولیان برسانی شروع کین مگر اُنسے ہمارا چندان نقصان نہوا قریب ایک بجے دنکے مفسدین نے پھر ہماری قیام گاہ پر حملہ کیا اور وہی نتیجہ پھر اُٹھایا یعنی شکست کھا کر بھاگ گئے اب انھون نے اور تدابیر ہمارے قلعے سے نکالنے کی کین اور وہ یہ تھی کہ ایک گاڑی بھر کر بانس اور گھاس لائے اور پانچ یا چھ تیلی فلفل سرخ کی اسمین رکھکر بجانب شرق قلعے کے بفاصلۂ ۳۰ گز ہم لوگون سے انبار کر کے اسمین آگ لگا دی دھوان گھاس وغیرہ کا اور بو فلفل سرخ کی سے دم بند ہوتا تھا مگر ہماری خوش نصیبی سے اُسوقت ہوا شرقی تیز تھی تمام جلنی شروع ہوئی اور تمام دھوان وغیرہ سب مکان کے اندر کمرے مین سے اُڑ گیا ایک حوالدار آٹھ رجمنٹ کا نزدیک ایک درخت کی اوٹ مین کھڑا ہو کر سیاہ کو کہہ رہا تھا کہ حملہ کرو اور ہم لوگونکو بدشنام یاد کر رہا تھا کہ فیلڈ صاحب خطرۂ جان کر کے اوپر بنگلے کے گئے اور وہان سے ایسی گولی ماری کہ حوالدار مذکور مر گیا چند آدمی جو اُسکے پاس کھڑے تھے انھون نے لاش کو اُٹھا کر آگ مین ڈال دیا اور اسطرح اُس آگ مین شعلہ در اور متعفن کیا اب ایک گھنٹے کی مہلت ہوئی یعنی ادھر سے کوئی گولی نہ چلی اس عرصے مین ہم لوگون نے کچھ بسکٹ کھانے اور پھر شراب پی قریب پانچ بجے شام کے مفسدین بمرتبہ سوم حملہ آور اور پس پا ہوے بعد ازان تمام شب کو نہ رانی موقوف رہی ڈیک صاحب نے شب کو پہرے وغیرہ مقرر کیے اور تمام روز نہایت تحمل اور مردانگی سے کام کیا تھا اور کہتے تھے کہ تم سب ناامید اور دل شکستہ نہو اس قلعے مین ایسے ایسے شیر دل اور مردانہ آدمی ہین کہ انکا مغلوب کرنا آسان نہین اور وہ ایسے نہین کہ جم غفیر مفسدین خون تشنہ کی دیکھکر خوف زدہ بادل باختہ ہون اور دیکھو تمنے کئی مرتبہ دلیری اور مردانگی مفسدین کی آج بھی دیکھ لی ہے غرض کہ سب پہرے والے تو اپنے اپنے مقامات پر تعینات ہوے اور باقی قدرے آرام لینے اپنے قیام گاہ پر گئے ہمارے پاس ایک یا دو چٹائی یعنی بوریہ فرش تھے اسواسطے ہم اکثر لوگون مین خالی زمین پر سوئے اور خشت بجاے بالشت کے سر کے نیچے رکھی سبکو کوئی امر لائق تحریر وقوع مین نہ آیا مگر مفسدین کبھی کبھی ایک دو گولیان ہمارے مکان کے برآمدے پر مار دیتے تھے تاکہ ہم غافل نہو جاوین جو حملے مفسدین نے پہر کیے تھے انمین یکبار قریب

مقتول اور مجروح ہوے تھے اور ایک شخص درخت پر چڑھکر ہماری طرف جھانکتا تھا کہ ہمین ہماری ایک گولی نے اُسکو درخت سے زمین پر گرادیا اور وہ تین روز تک تڑپتا رہا اور بعد تین روز کے مرگیا جب تک وہ زندہ تھا مگر اُسکی طاقت نشست برخاست کی طاق ہوگئی تھی اکثر دیکھنے مین آیا کہ جانور اُسکو گوشت خوار مثل زاغ وزغن اُسکا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے تھے اور کبھی وہ دست دیکر اُنکے اُڑانے کو ہلاتا بھی تھا مگر چونکہ طاقت کافی اُنکے اندفاع کی نہ رکھتا تھا اسواسطے اُنکو دور نہ کرسکتا تھا۔

تاریخ ۲۷۔ روز سہ شنبہ اس روز وقت صبح مفسد ایک برنجی توپ چھوٹی لائے اور پیل خانہ کے بنگلے پر لاکر نصب کی اور ایک اور ضرب لاکر ہمارے شرق کی طرف لگائی اور اُنسے گولہ اندازی شروع کی مگر اُنکا فن گولہ اندازی کا کامل نتھا اسواسطے اکثر گولے بالا بالا جاتے تھے اور بعضے دیوار کو لگ بھی جاتے تھے مگر اُس سے چندان نقصان نہ ہوتا تھا اور اس روز نادیق کم کام مین آئین صرف توپ ہی چلتی رہی ایک ہمارا سکھ سپاہی مجروح غلولہ بندوق سے ہوا یہ شخص دروازہ کے جو دیوار مین واسطے تفنگ زنی کے کر رکھا تھا کھڑا تھا کہ گولی آکر اُسکے سر مین پیچھے کی طرف سے اور پر لگی ڈاکٹر ہال صاحب نے اس حکمت سے اُسکا معالجہ کیا کہ اب وہ اچھے رفیقونکے ساتھ کار سرکار مین مصروف اور سرگرم ہے اب دشمنون نے یہ چاہا کہ ہماری دیوار مین بجانب شرق و جنوب شق کردین اور بیچ پناہ دیوار کہنہ کے جمع ہوکر اسکی تدبیر مین تھے کہ ہمارے سکھ سپاہیون نے اُنپر حملہ کیا اور بندوقین مارین ایک سکھ نے دلیری کرکے جو شق کہ دیوار مین ہوا تھا اُسکو زیادہ کرکے دو عدد بیلچہ اور کلہاڑی دیگر جنسے وہ کھود تے تھے اندر کھینچ لی جس سے بعد ازین بہت کام برآمد ہوا اب باقی ہمارے پاس کم پانی رہا اور کھانا بھی کم وزن ملنے صرف دال اور چاول اور قدرے چنے کھانے کو ملتے تھے اور نمک نہ رہا تھا ہم تدبیر حزم اور احتیاط کی جو ضرورت تھین عمل مین لاکر خواب کرنے اپنے اپنے مکانون پر گئے اور ہم مین سے چار صاحب لوگ اور جتنے سکھ سپاہی منظور ہوتے تھے ہمیشہ جاگا کرتے تھے اور اُنکی تبدیلی دو دو گھنٹے بعد ہوا کرتی تھی۔

تاریخ ۲۸۔ روز چہار شنبہ قریب چھ بجے صبح کے ہیوگل واسطے جمع ہونے تمام فوج کے

بلند آواز ہوا اور تینون رجمنٹ آکر پریٹ پر جمع ہوئین انکی وردی بھی انکے جسم پر تھی مگر پائجامے وردی کے نہ تھے سوائے انکے سو آدمی اور بھی اور دو ہزار آدمی گورسنگھ کے موجود تھے آٹھ بجے گورسنگھ مذکور ایک تام جام یعنی ہوادار پر سوار آیا اور ملاحظہ اپنی فوج نمک حلال کا کرکے احکام ضروری دیے بعد ازین سب سپاہی بجانب شہر روان ہوئے اور پانچ سو آدمی ہماری حفاظت اور نگہبانی کو وہان رہ گئے جسوقت یہ سب فوج جمع ہوئی تھی اسوقت ہمکو کمال اندیشہ ہوا تھا کہ اب ہمارا اخیر روز زندگانی کا آگیا کیونکہ ایک گروہ بے شمار مفسدین کا جمع تھا اور ہم یہ سمجھ چکے تھے کہ سب ملکر ہمارے قلعے پر حملہ آور ہونگے اور زینہ وغیرہ لگا کر ہم سب کا کام تمام کرینگے مگر ہماری خوش نصیبی سے یہ نہوا اسی اثنا مین فیلڈ صاحب بویل صاحب کوک صاحب لولون صاحب اور والیرن صاحب نے جو ہم سب مین فن بندوق رانی مین قادر انداز تر تھے اپنے اپنے موقع کی جگہ پسند کرکے نشانے لگا رکھے تھے اور مفسدین نے بنگلہ بویل صاحب جاکر اسکے گوشہ ہاے جنوب و شرقی و جنوب غربی پر مورچال قائم کیے اور توپ برنجی اسپر قائم کین اور دمدمے نیز اور الماری وغیرہ کا انبار کرکے طیار کیے اور ان مورچال سے اگ گولہ شروع کی۔ تاریخ ۲۹۔ روز پنجشنبہ قریب ایک بجے بعد نصف شب کے خوب آواز بندوقونکی بفاصلہ قریب ایک کوس کے گوش زد ہوئی اس سے ہمنے جانا کہ ہماری مدد قریب آپہونچی مگر ہمکو ابھی اور سختیان اٹھانی باقی تھین کیونکہ آواز مذکور شدہ شدہ موقوف ہوگئی اور ہمکو یقین ہوا کہ ہمارے دوستونکو شکست ہوئی ہوگی اس سبب سے کہ مفسدین یہان بکثرت جمع تھے ایسے وقت مفسدین نے ہم پر بھی حملہ کیا مگر ہم ہر وقت ہوشیار رہا کرتے تھے اور ہمنے ایسی تفنگ زنی کی کہ سواے دو توپونکے اور سب بنادیق وغیرہ انکی بند کردین مگر توپین بمثل روزہاے گذشتہ چلتی رہین ہمارے پاس چونکہ پانی کم ہوگیا تھا ہم کھودنے ایک نئے چاہ کے مین مشغول ہوے اور ہمارے سکھون نے دس گھنٹے مین اٹھارہ فٹ عمیق کنوان کھود کر طیار کردیا اور اس چاہ مین نہایت شیرین اور بکثرت پانی نکلا اس عرصے مین مفسدین نے اکثر ترغیبین سپاہ سکھ کو دین کہ ہتھیار رکھدو اور صاحب لوگون کو سپرد کردو مگر انھون نے ایک نہ مانی اور انکو جواب بدشنام دیا اور ثابت قدم اور خوشدل رہے اور مانند صاحب لوگون کے

جنکی رفاقت مین وہ تھے کسی سے خوف نہ کرتے تھے بعد محاصرہ ہونے آج کے اول مرتبہ ہم لوگ سے کئی صاحبون نے غسل کیا اور دن مین ہم لوگ بول صاحب کے باغ مین حملہ کرکے گئے اور دہان سے پانچ بھیڑیان لائے اور فوراً انمین اُنسے ذبح کرکے تقسیم کرلین بوقت صبح ایک سکھ سپاہی قرابین اور تلوار لیے ہوے ہماری دیوار کے پاس کسیطرح آگیا اور آکر خواشنگار اندر آنے کا ہوا چونکہ اُسنے بیان کیا کہ مین اُس فوج کے ساتھ تھا جو کمک کو آتی تھی اِس لیے ہمنے تیغا کھول کر اُسکو اندر قلعے کے بار دیا اُسنے سب حال فوج کمک کی شکست کھانے کا اور اُنکی تعداد نفری اور مقام جنگ کا بیان کیا یہ سب حال سُنکر ہمنے آیندہ جلدی کمک کے آنے کی توقع منقطع کردی اور عزم مصمم لڑکر مرجانے کا کیا قریب شام کے ہمارے دل پھر ازخود مخطوظ ہوے اور فکر ہمارے دل سے دور ہوگئی ہم زمین پر دراز ہوکر سکھون سے ادھر اُدھر کی باتین کرتے ہوے سوگئے ۔

تاریخ ۳۰- روز جمعہ آج مفسدین نے توپ مورچال سے ہٹاکر بالاخانہ بنگلہ بول صاحب قائم کی اور اُنکے سامنے روک ایک دیوار کی تھی اِس توپ سے اُنھون نے گولہ رانی کی مگر ہمارا کچھ نقصان نہوا صرف ایک گولہ دروازہ کمرے مین لگا تھا اور اُسکو توڑکر دالان مین سیدھا چلا گیا اسی طرح کئی گولیان بھی اندر آئین مگر سوائے سوراخ کرنے دروازے اور کچھ نقصان ہمارا نہ کیا اب مفسدین نے توپ آہنی جانب شرق سے لاکر عقب بنگلے پر نصب کی اور اپنے سامنے دیوار باغ بطور روک رکھی اور اُس دیوار مین ایک سوراخ کیا اور اسکی راہ گولہ مارنا شروع کیا اُنکے گولے دیوار قلعہ پر لگتے تھے مگر دیوار مین ایک نشان سا پڑجاتا تھا اور گولہ اُس سے رُک کر نیچے گر پڑتا تھا اب دریافت ہوا کہ دشمن ایک مکان سے جو عقب جنوبی واقع تھا سُرنگ لگاتے تھے یہ خبر سنکر ہمنے بھی اِدھر سے سُرنگ لگانی شروع کی کہ اُنکی سُرنگ کو بیکار کردین اِس کام مین ہم سب بخوش دلی و بے تردد مشغول تھے مگر ایک یا دو روز کے بعد سُننے اِس خبر کے کہ اب سُرنگ لگتی ہے سیاہ مفسد کہین کہین قرب و جوار مین نظر آتی تھی اِس لیے ہمنے ایک دیوار خام چار فٹ بلند اوپر بالاخانے کے قعمیر کی اور اُسمین سوراخ نہ رکھے اور اُن سوراخونسی مفسدین پر ایسی تفنگ زنی کی کہ وہ نزدیک آکر سُرنگ نہ کھود سکے بوقت شب ہم سب پھر حسب دستور قدیم اپنے اپنے

مقام پر سونے کو گئے ۔

اور تاریخ یکم اگست روز شنبہ آج کے روز کوئی امر لائق تحریر کے وقوع مین نہین آیا صرف یہ کہ دشمن دو توپون سے گولہ رانی کرتے رہے آج دو باقی ماندہ بھیڑ بھی کھون مین اور ہم مین تقسیم ہوئین صبح کو بویل صاحب اور کوک صاحب نے تنے کے برابر جاکر چند مفسدین کو غلولہ ہاے تفنگ سے زخمی کیا اور یہ صاحب بھی بہت بچ گئے کیونکہ کئی گولیان دشمنون کی اُنکے سر کے برابر سے نکل گئین اس موقع پر کبھی کبھی سکھ سپاہی جاکر انکی جگہ پر سے بندوقین مارتے تھے اور انکو دم لینے کی فرصت نہ دیتے تھے ۔

تاریخ دوم ماہ اگست روز یکشنبہ اس روز دشمن سرنگ کھودنے مین بہت مصروف تھے اور بویل صاحب نے دو اور کوک صاحب نے چار مفسدکو یون سے عین سرنگ کے منھ پر مار ڈالے بعد ازین حاضری کھانے آئے اور بعد حاضری پھر اپنے مقام پر جاکر قائم ہوے اور اُنکے تفنگ اندازی سے مفسد سرنگ کے پاس کتر آسکتے تھے اب گوڈفری صاحب نے خود خواہش کی کہ مین بہ تبدیل لباس دنیاپور جاؤنگا اور اُنکی درخواست سب نے منظور کی اور اُنکے بال اور مونچھین مثال مسلمانان درست کرکے اُنکو پوشاک مسلمانی جوڈیشل کلکٹر ہندوستانی سے لی تھی پہنائی ان صاحب کا پہچاننا بہت مشکل تھا کیونکہ یہ زبان ہندی خوب صاف بولتے تھے اس روز ہمنے دیکھا کہ مفسد بہت جلد مثال ڈاک بجانب غرب کچہری کلکٹری براہ بی بی گنج بھاگے جاتے ہین اور قریب آٹھ بجے شب کے جب ہم سونے جاتے تھے ہمنے بڑا شور وغل سُنا کہ ایک بازار مین جو ہماری شرق کی طرف واقع تھا ہوتا تھا ہم نے بغور جو سُنا تو معلوم ہوا کہ ہمارے نوکر کچھ خوشخبر لائے ہین ہمنے دو آدمیونکو قریب آنے دیا اور انھون نے ہمکو خبر دی کہ دشمن بھاگ گئے اور اُنکو میجر ایر صاحب کے کمپو نے شکست دی یہ سُنکر ہمکو خوشی ہوئی مگر احتمال فریب کا بھی ہوا کہ شاید یہ لوگ اس بہانے سے ہمکو باہر نکالتے ہون اس خیال سے ہمنے ایک رسّی لٹکائی اور ایک کو اوپر کھینچ لیا اور دوسرے کو ایک چٹھی دی کہ ڈاک کی طرح جلدی اُسکو بمقام دنیاپور پہونچا دے عرصہ قلیل کے بعد اکثر عیسائی زن و مرد جو مقام آرے مین

رہتے تھے ہمارے پاس آئے مگر اس ہیئت تباہ سے کہ اُنکے پاس پورا کپڑا بھی ستر پوشی کو نہ تھا یہ لوگ بروز دوم مفسدہ گرفتار ہو کر قید ہو گئے تھے اور مفسدین نے اس خیال سے انکو زندہ نہ رکھا تھا کہ جب ہم سب بھی اُنکے ہاتھ لگ جاتے تو وہ سب کو یکجا اور ایک مرتبہ قتل کرتے مگر مشیت ایزدی اور طرح پر تھی بعد ازین ہم سب مع سکھ باہر آئے اور ریول صاحب کے بنگلے پر گئے وہان ہر شے کا بُرا حال دیکھا ہر شے شکستہ تھی اور کتابین اور تصویرین اور کاغذ اور کواغذ حساب وکتاب پارہ پارہ کیا ہوا تھا اور جا بجا پاشیدہ پڑا تھا پنکھے بھی سب اتار کر توڑ ڈالے تھے چونکہ تضیع اوقات واجب نہ تھی اس لیے ہم بالاخانے پر گئے اور وہان سے توپین اور جسقدر بارود موجود تھی لاکر اپنے مقام پر رکھی اور وہ مکان جسمین سے انھون نے سرنگ لگائی تھی اُسکو مسمار کر دیا اور اُنکی سرنگ کو توڑ دیا بعد ازین اپنے مقام پر آکر آرام تمام شب بسر کی۔

تاریخ ۳- اگست روز دوشنبہ اس روز بعد از پینے قہوہ اور چائے کے ہمنے دیکھا کہ کیلی صاحب اور نکولس صاحب جو مقام بکسر مین رہا کرتے تھے گھوڑون پر سوار ہمارے احاطے مین چلے آتے ہین انکو دیکھکر ہمنے تین چیخین خوشی کی ماریں اور نیچے اُتر کر دروازہ کھولدیا یہ دونون صاحب اندر آئے اور بخوشی تمام ملے ڈیک صاحب اور کوک صاحب دونون گھوڑون پر سوار ہو کر بیجر ایر صاحب کے کمپو کو جو اُس پار ریہ باس ندی کے بغاصلۂ قریب پانچ میل کے مقام آرے سے بڑا تھا چلے کمپوے مذکورمین سب صاحب ایسی نہایت خوش دلی سے ملے بعد ازین وہان سے کوچ ہوا اور یہ دونون صاحب بھی فوج کے ساتھ مقام آرے مین واپس آئے اسیطرح بعد از محاصرہ سات دن کے ہم تاریخ ۳- ماہ اگست ۱۸۵۷ء رہا ہوے حمد وثنا اُس خدا کی ہے جسنے ہم پر سب طرح رحم کیا۔

طریق اور رویہ سپاہ سکھ کا بہ ایام محاصرہ لائق تعریف کے ہے اور کوکن صاحب کی محنت اور کوشش دائمی بھی توصیف کے شایان ہے ان صاحب نے ہر ایک کام مین مدد دی ہے اور ریول صاحب نے سوائے نگہبانی دشمنان اپنے علم انجینیری سے قلعہ کو جہان وہ کم مضبوط ہوا مستحکم کیا ڈیک صاحب ہمیشہ خوش وبشاش رہتے تھے اور سکھونکا دل بڑھاتے رہتے تھے

اور کوک صاحب کھانا تک پکایا کرتے تھے الغرض ہر ایک شخص نے ہمہ تن مصروف ہو کر کوشش بلیغ ہر امر مین کی ہے اور اس لیے بعوض ہمت مردانہ کے مستحق پانے ایسی چیز کے سوائے خالی شکر گذاری گورنر جنرل اور لفٹنٹ گورنر کے ہین جو پایدار اور قیام پذیر تر الفاظ دل خوش کن سے ہو۔

مہدپور

بتاریخ ۸۔ نومبر روز یکشنبہ وقت صبح فوج مجموعی مالوا کنٹنجنٹ ولایتی روہیلے اور کرانی بدمعاشان شہر بسر کردگی علدار مہدپور حملہ آور ہوے یہ مفسد چار یا پانچ ہزار آدمی مسلح بہ بنادق و شمشیر وغیرہ تھے اور باوجود اس کمی سپاہ کنٹنجنٹ کہ صرف دو سو پچاس نفری تھی اور بیشی سپاہ مفسد جسکا ذکر اوپر آچکا ہے آٹھ گھنٹے ہنگامۂ کارزار جاری رہا یعنی سات بجے صبح سے تین بجے بعد دوپہر تک لڑائی لڑائی رہی آخرش مفسدین نے ہماری توپین چھین لین اور ہمسے سوائے پس پا ہونے کے اور کچھ نہو سکا اب جتنے مسلمان کنٹنجنٹ مین تھے وہ سب ہمسے منحرف ہو گئے اور مفسدین سے جا ملے کپتان ملس صاحب کمانڈنگ پیادہ کنٹنجنٹ کے جب سواران گوالیار کنٹنجنٹ کو لڑا رہے تھے اور جنٹ مذکور کارہاے نمایان کر رہے تھے بہ ضرب گولی مقتول ہوے ڈاکٹر کیری صاحب ہنگام مراجعت مارے گئے اور سارجنٹ میجر رو کو انبل اور سارجنٹ میجر نیسن جو دونون توپخانے کے تھے وہ بھی اسی موقع پر قتل ہوے میجر ٹمس صاحب ہمراہی باقی ماندہ پیادہ دوم رسالہ گوالیار کنٹنجنٹ فوج مالوا مین آکر شامل ہو گئے اور حال ٹمسن صاحب کی میم کا کچھ معلوم نہوا کیونکہ اُنکے گھوڑے کی ٹانگ وقت مراجعت ضرب گولی سے ٹوٹ گئی تھی باقی ماندہ افسردن نے جدھر امن اور حفظ جان سمجھا اُدھر روانہ ہوے اس ہنگامے مین قریب ایک سو پچاس سپاہی کنٹنجنٹ کے ہماری جانب کام آئے اور قریب چار سو مفسد مارے گئے بعد از سفر کرنے ایک شبانہ روز بیچ جنگل اور جھاڑیونکے سب صاحب لوگ بمقام اوجین وارد ہوے اور یہان ایک صاحب بڑمد شاہ سے بمشکل جان بر ہوے کیونکہ وہ اپنی اور دیگر مسلمانان اوجین دریے اُنکے قتل تھے تھے مگر یہ معلوم نہین کہ وجہ اس دریے قتل ہونے کی بجا تھی یا بیجا یہان سے بھاگ کر صاحب موصوف بتاریخ دہم بمقام اندور پہونچے یہان مہاراجہ صاحب نے اپنے نہایت مہربانی کی پوشاک و پاپوش اور خوراک اور شراب بکثرت دی اور ہر طرح اُنکی آسائش اور آرام کے طلبگار رہے بتاریخ گیارھوین صاحب موصوف بہنگام نو بجے بارہ گھنٹہ نصف بالا

قبل از دوپہر بمقام مئو وارد ہوے اُنکی ہمراہی مین ایک صوبہ دار اور پنتیس جوان کنٹنجنٹ کے تھے اور اب وہ بہ سلامت موجود ہین۔

سیالکوٹ

تاریخ ۹ - جولائی فوج سیالکوٹ نے جسمین ایک بازدہم رسالہ غیر آئین کا اور ۴۶ رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کی تھی فساد برپا کیا اور بعد از قتل کرنے اکثر صاحبونکے اور کرنے ہر طرح کی خرابی بیچ ضائع کرنے مکانات اور اسباب وغیرہ کے بجانب مشرق روانہ ہوے اور گاڑی اور بگھی وغیرہ مال غنما اپنے ساتھ لیچلے صاحبان مفصلہ الذیل مقتول ہوے کپتان پیشوب صاحب متعلقہ ۴۶ رجمنٹ ڈاکٹر گریم صاحب جرنیلی ڈاکٹر اور پادری ہنٹر صاحب مع میم و بچہ مگر برگیڈر رائیڈ صاحب صرف زخمی ہوے اور باقی ماندہ صاحب لوگ مع میم اور بالے والونکے قلعہ مین جاکر پناہ گیر ہوے اور اکثر میم صاحبان اور بچون کو اُن ہی سپاہیون اور سوارون نے قلعہ تک بحفاظت پہونچا دیا بعد ازان پہونچانے کے شامل مفسدین ہو گئے تھے۔

مفسدین ایسے خونخوار ہو گئے تھے کہ اُنسے زیادہ کوئی خونریز نہوگا اُنکی تدابیر سب دشمنان عقل کے مانند تھین صبح نہین ہونے پائی تھی کہ سوار بطور تیز دل اور لشکر مشر کے تمام مقامات مین چھاؤنی سے قلعے تک مقرر ہو گئے تھے اور یہ سب صاحب لوگ جو زندہ رہے صرف خدا کی مہربانی اور اُسکے رحم سے بچے کہ اُسنے اپنی قدرت سے ایسا کیا کہ قاتلون کی گولیان سب خالی گئین معلوم ہوتا ہے کہ مفسدین نے میم لوگونکے اور بچونکے مارنے سے پرہیز کیا تھا برگیڈیر صاحب کا گمان تک خلاف نہ تھا آخر تک اُنکے دل مین رہا بلکہ اسی سبب سے صاحب ممدوح بجاے بھاگنے کے آہستہ آہستہ قدم زن تھے اور اُسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تین سوارون نے آکر تین گولیان اُنکو ماریں جنمین سے ایک اُنکی پشت تک پہونچی تھی اسیوقت کپتان بالمین صاحب اور کپتان جیمیر صاحب بھی دروازے سے نکل کر بھاگے اور گولیان اُنکے چاروں طرف چلنی تھین کپتان پیشوب صاحب متصل قلعے کے پہونچکر جب وہ نالے کے پار ہوتے تھے مارے گئے ایک سوار نے اُنکو پشت پہ مقام مین پہنچکر تاک کر اپنی گولی ماری کہ وہ جانبر نہوے ڈاکٹر گریم صاحب جرنیلی ڈاکٹر اپنی بیٹی کو بگھی مین سوار کرکے لیے جاتے تھے کہ کچھ سوار سامنے سے آئے صاحب نے کہا مت مارو گردہ صاحب کی

دیکھکر خوب قہقہہ مار کر ہنسے اور گولی ماری جسکی ضرب سے صاحب مرکر اپنی بیٹی کی گود مین گر پڑے
مس گریہم صاحبہ یعنی بیٹی گریہم صاحب نے گھوڑا دوسری جانب پھیرا اور وہان سے بھاگھڑے
اور ٹیلر صاحب کے گروہ مین آنکو پناہ ملی مگر انھون نے وہان سے بھی جاکر باغ مین پوشیدہ رہنے
کا ارادہ کیا اور جب وہان سے روانہ ہوئین تو چند سوار اُنکے تعاقب مین چلے اور درپے اُنکے
قتل کے ہوے مگر مس صاحبہ نے بعاجزی تمام ہاتھ جوڑکر امان جان مانگی مفسدین نے
اُنکو ہاتھ پکڑکر بریگیڈیر صاحب کے بنگلے مین پہونچایا وہان بھی چند مفسد درپے اُنکی جان ستانی
کے ہوے مگر جو سوار اُنکو وہان لیگئے تھے وہی درمیان مین پڑکر اُنکو وہان سے بچاکر گارد سوارون
مین لیگئے جہان کیپٹن صاحب موجود تھے یہان درمیان مفسدین کے درباب تقسیم روپیہ
خزانے کے تکرار ہوئی اور اس ہنگامے مین قابو کو غنیمت سمجھکر سب صاحب لوگ بھاگے
اور کیپٹن صاحب کے گروہ کے ساتھ تین سوار اور ایک حوالدار ہوے اور اُنکو بحفاظت قلعے
تک پہونچادیا۔

بیان ذیل ڈاکٹر ٹیلر صاحب نے جو ڈاکٹر رسالۂ نہم کے تھے اور مع اپنی میم اور بچے کے اور مس
گریہم صاحب کے مرتے مرتے بچے تھے تحریر کیا ہے۔

احوال جو میرے عیال و اطفال پر اور میرے اوپر ساڑھے چار بجے صبح سے آٹھ بجے رات تک
گذرا جسکے بعد ہم قلعے مین گئے تھے اور ہمنے اپنے تئین وہان محفوظ تصور کیا نہایت بیکسی اور
ناامیدی کا وقت تھا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ساڑھے چار بجے صبح ایک نوکر میری
خوابگاہ مین بے تحاشا چلا آیا اور کہنے لگا صاحب صاحب جلدی اُٹھو سوار لوگ بندوق چلاتے
ہین اور پلٹن بگڑی ہے فوراً مین اُٹھا اور مین نے کپڑے پہن کر ہتھیار باندھے اور سب عیال
و اطفال کو بیدار کیا اور خود باہر برآمدے مین گیا تاکہ دیکھون کیا ہوتا ہے وہان جاکر مین نے
دیکھا کہ بہت سے سوار پھرتے ہین کوئی آہستہ اور کوئی پاشنہ کوب اور آواز سر ہونے
پستولونکی بھی کہین مقام سے میرے گوش زد ہوئی مین منتظر اس امر کا تھا کہ کوئی حکم ہدایتی آتا
ہوگا مگر کوئی نہ آیا مین لفٹنٹ ساندرس صاحب کوارٹر ماسٹر رسالۂ نہم کے ساتھ رہتا تھا
اور ہمنے یہ قرارداد کیا تھا کہ اگر فساد برپا ہوگا تو فوراً گاڑیان طیار کرواکر عیال و اطفال کو قلعے مین

۱۴۱۲

روانہ کر دینگے بموجب اسکے گاڑیان مین نے طیار کروائین اور جو جو اسباب لیجانا منظور تھا وہ اُنمین رکھا مگر ہنوز ہمارے عیال و اطفال اُنمین سوار نہ ہوے تھے کہ سانڈرس صاحب گھوڑے پر سوار ہوکر بجانب مسکوٹ رسالہ جو قریب تین سو گز کے فاصلے پر تھا گئے وہان اُنکو تین سوار ملے صاحب نے اُنسے دریافت کیا کہ لین مین کیا ہوتا ہے سوارون نے صرف اتنا کہا کہ بھاگ جاؤ اور یہ کہکر اپنے راستے پر جدھر جاتے تھے اُدھر چلے گئے مین اپنے برآمدے مین کھڑا ہوا اُنکو دیکھ رہا تھا جب وہ ہمارے حاطے کے دروازے پر آئے تو وہان ایک یا دو لحظہ ٹھہرے اور اُنمین کچھ مشورہ سا کیا بعد ازان گھوڑونکے منھ پھیر کر سامنے کو چلے گئے اسوقت دو یا تین غول سوارون کے بجانب ۶ ہم رجمنٹ کے تھے اور کچھ سوار بطور پیادہ ہر راستے پر گشت کرتے تھے اب مجھے کوئی نصف گھنٹہ برآمدے مین آئے ہوے گذرا ہوگا کہ ہمارے دست چپ کی جانب ایک پستول کی آواز آئی اور جو ہمارے نوکر کوٹھی کے اندر آکر جمع ہو گئے تھے اُنھون نے کہا وہ ڈاکٹر صاحب کی بگھی آتی ہے یہ سُنکر مین نے جو اُس جانب نظر کی تو دیکھا کہ گریہم صاحب کی بیٹھی سوار بگھی مین بظاہر تنہا چلی آتی ہے اور زار زار گریہ وزاری کر رہی ہے مین اُسکو پکار کر نیچے بگھی کے اُتارا اور جو آواز پستول کی مین نے سُنی تھی وہ اُنھون نے کہا کہ ایک سوار نے کی تھی جو اُسکے درپے ہوا تھا اور اُنکی طرف سے گریہم صاحب کی جانب جاکر صاحب کو گولی سے مار دیا تھا گریہم صاحب کی بیٹی نے یہ بھی مجھسے کہا کہ مفسدین نے اُس پل پر قبضہ کر لیا ہے جو قلعہ کی راہ مین پڑتا ہے بعد ازان مین نے اور اُنھون نے لاش گریہم صاحب کو بگھی سے اُتار کر ایک علیحدہ مکان مین رکھا اور عہد کیا کہ قلعے کی جانب نجانا چاہیے مگر کچھ خیال مین نہ آتا تھا کہ کیا تجویز حفاظت جان کی کرنی چاہیے اس عرصے مین گریہم صاحب ڈاکٹر اسپان میرے پاس خوش خوش آئے اور کہنے لگے کہ اُنکے نزدیک تھوڑے سوار بگڑ کر چلے گئے اور یہ کہ اُنھون نے یہ بھی سُنا ہے کہ برگیڈیر صاحب ایک اور کمپنی صاحب اپنی بگھی مین سوار کرکے رسالے کی لین کی جانب گئے ہین مگر یہ خبر غلط تھی کیونکہ اکثر سوار اُسی طرف اُدھر اُدھر جاتے ہوے ہمارے حاطے کے نزدیک سے گذرتے تھے مگر ہماری جانب کوئی نہین آتا تھا اور آواز ہاے پستول بھی ہوتی تھین ہمنے یہ بھی سُنا تھا کہ درصورت برپا ہونے فساد کے ایک گروہ سوارون کا ہمارے پاس تعینات کیا جاویگا اور وہ ہمکو بحفاظت قلعے کے

پہونچا دیگا اب ہم اُس گروہ کے انتظار مین تھے مگر وقت انتظار مین گذرتا جاتا تھا اور ہمارے حامی کا دروازہ جانب راست تو بند تھا اور جانب چپ شال پشمان منتظر کھلا ہوا اب ایک سوار آیا اور اُسنے دروازے کے آگے اور قریب دکھا کر نوکرون سے کہا کہ یہان سے چلے جاؤ ورنہ مارے جاؤگے اور کوچوان کو کہا کہ گاڑی لین مین لیجاؤ جب سوار مذکور نزدیک آیا تھا تو ہمارے نوکرون نے ہمسے کہا تھا کہ اندر کوٹھی کے جاکر دروازہ بند کرلو کہ پلٹن آتی ہے ہمنے ایسا ہی کیا اور ہم تین صاحب یکجا تھے اور ہر ایک کے پاس ہتھیار موجود تھے پس ہمنے یہ صلاح کی تھی کہ مرتے دم تک لڑنا بہتر ہے اب ہمارے پاس دو عورات ہندوستانی جو ہماری ملازم تھین موجود تھین اور ہمارے اہل و عیال و اطفال سب دس نفری تھے اور گریہم صاحب کی بیٹی گیارھوین تھی قریب دس لحظہ بعد آنے سوار مذکور کے ایک جماعت سپاہیان ۶۴ رجمنٹ کی یہ آواز ہوگل آئی کہ کارخونہ ری کرین مگر خدا نے جو قادر مطلق اور رحیم برحق ہے اُنکو اس حرکت سے باز رکھا یہان جتنی میم صاحبان موجود تھین سب غسلخانے مین جاکر متواری ہوئین الا مس گریہم صاحبہ وہان نہ گئین سپاہ ۶۴ رجمنٹ اب کوٹھی کے دروازے توڑتی تھی اور بندوقین مارتی تھی اسمین ایک شخص غسلخانے کے قریب آیا مین نے اُسکی جانب اپنا طپانچہ راست کیا یہ شخص سپاہی معلوم نہوتا تھا بلکہ کوئی خدمتگار جو ہمارے پناہ مفسدین کے بتلانے کو آیا تھا کیونکہ جسوقت اُسنے میرے طپانچہ کو دیکھا اور دیکھا کہ مین نے اُسکے پائے چڑھائے وہ اُلٹا بھاگا اور یہ کہتا تھا صاحب لوگ وہان ہین ہم نہین جائینگے وہ مارنے کو مستعد ہین اس عرصے مین سب ہمارے عیال و اطفال غسلخانے سے زنانہ خانے مین گئے اور وہان گودام مین پوشیدہ بیٹھ رہے مس گریہم صاحب یہ حال دیکھکر ہمسے جدا ہوئی اور باغ مین جاکر خفیہ کمین بیٹھ رہی ہم سب گودام مین چلے گئے تھے کہ سپاہی غسلخانے مین آئے اور وہان کوٹھی کے اندر آکر تمام دروازے توڑ ڈالے اور ہر کمرہ مین بندوقین ماریں بعد ازان زنانہ خانہ مین بھی آئے اور وہان بھی دروازے پر بندوقین خوب ماریں گریہم صاحب جو میرے برابر کھڑے تھے اُنھون نے ایک سپاہی ۶۴ رجمنٹ کو جو دشمنون کے طور سے وہان کھڑا تھا گولی ماری مگر اُسکو نہ لگی ہمکو اب یہ خیال ہوا کہ شاید اور سپاہی اب ہماری تلاش مین آوینگے مگر بجاے اور سپاہیونکے آنے کے وہ سپاہی بھی جو وہان کھڑا تھا چلا گیا اور پھر نہ آیا ہم اپنے اس مقام سے خود سنتے تھے کہ سپاہی چوکیدار سے

بار بار دریافت کرتے تھے کہ صاحب لوگ کہان ہین مگر وہ یہی کہتا تھا کہ وہ بھاگ گئے مجھسے بیان
نہین ہوسکتا کہ کسقدر فکر اور تردد لاحق حال ہمارے وقت صبح سے گیارہ بجے دن تک رہا مگر بعد ازان
چوکیدار ہمارے پاس آیا اور اُسنے کہا کہ ابھی خاموش رہو سپاہی واپس چلے گئے ہین مگر سوار ابھی
آتے جاتے ہین اور حاطے مین آکر مستفسر ہوتے ہین کہ صاحب لوگون کو کیا ہوا اور اب مکان
کٹتا ہے شور وغل کہ ہو رہا تھا اور آواز شکستن جو غارت گردن کے الماری وصندوق وغیرہ توڑنے
سے آتی تھی ہمکو زیادہ خوف زدہ کرتی تھی اور ہم آواز سم ستوران مفسدین چہار طرف سے سنتے تھے
اور چوکیدار نے یہ بھی کہا تھا کہ خاموش رہو مگر جہان آٹھ بچے ہون وہان خاموشی بہت مشکل ہوتی
ہے اور ہمکو یہ بھی اندیشہ تھا کہ اگر ذرا بھی غل ہوا اور مفسدین کے کان تک پہونچا تو ہمارا قیام گاہ
اُنکو معلوم ہوجاویگا اس عرصے مین چوکیدار مذکور ہمارے واسطے چپاتیان اور پانی لایا اس
کو دام مین خدا ساز دو دریچے تھے اور اُنمین سے ایک شکستہ تھا جسمین سے کچھ کچھ ہوا ہم تک
پہونچتی تھی مگر تاہم گرمی اور عفونت اس مکان مین بہت سخت تھی دوسرا گودام جو ہماری
جاے امن کے نزدیک تھا اُسکو مفسدین توڑ ڈالا اور جب اُنھون نے ایک میگزین اڑا دیا
تو ایسا صدمہ اس مکان مین معلوم ہوا کہ شاید مفسدین نے دیوار مکان مذکور کو سرنگ
لگاکر اڑا دیا اور جب دوسرا میگزین اڑا تو اس کثرت سے آدمیون کے قدم کی آواز آتی
تھی کہ ہمکو گمان قوی اس امر کا ہوا کہ مفسدین نے یہان لاکر توپ لگائی ہے اور گولے
مار کر ہمکو یہان سے نکالینگے اور قتل کرینگے دہم وتردد از بس ہمپر طاری تھا آخر کار جب دونون
خیال باطل نظر آئے تو ہمنے سمجھا کہ مفسدین نے میگزین اڑا دی ہوگئی اس عرصے مین ایک شخص نے
اور دریچے کی راہ سے اندر دیکھکر واپس غل مچاتا ہوا چلاتا گیا اب ہمکو بالکل یقین ہوا کہ ایام زندگانی
آخر ہوے کیونکہ یہ شخص جو دیکھ گیا ہے یہ ضرور اور مفسدون کو لاویگا اور ہمارے دروازے
کئی مرتبہ کسی نے دستک بھی دی بلکہ ایک شخص نے تو جو نہایت خونخوار نظر آتا تھا ایک صدمہ بھی
بڑے زور سے اُنپر مارا مگر توڑ نہ سکا بعد ازان وہ بھی دریچہ مذکور کے نزدیک آکر اندر جھانکنے لگا
اسمین مین نے اپنے طپانچے سے خوب شست درست کرکے ایسی گولی ماری کہ وہ الٹا گر پڑا اور اُسکے
دم واپسین کی صدا تھوڑی دیر تک سنی بعد اُسکے وہ وہان ہی مرگیا بعد ازین چوکیدار دوبارہ ہمارے پاس

اور قدرے پانی اور میوہ وغیرہ لایا اور یہ کہ گیا کہ جسوقت سب سپاہی چلے جائینگے اُسوقت مین تمکو اطلاع دونگا اور جسوقت باہر نکلنے کا موقع ہوگا اسوقت مین تمکو باہر لیجاؤنگا بعد ازمارے جانے اُس شخص خونخوار کے پھر کوئی ہماری جانب نہین آیا میرے لڑکون مین سے ایک کو ایک دائی دودھ پلاتی تھی اور مین نے اور میم صاحبہ نے یہ صلاح کی کہ یہ لڑکا اسی دائی کے سپرد کردو اور چونکہ وہ ذات کی سکھنی تھی اُسنے کہا کہ مین چوکیدار کے ساتھ یہان سے نکل جاؤنگی اور شام تک اُسکے پاس رہ کر رات کو اپنے گھر چلی جاؤنگی یہ تجویز ہمنے اس خیال سے کی تھی کہ ہم سب تو یہان قتل ہونگے مگر اس دائی کے سبب یہ لڑکا بچ جاوے تو بہتر ہے قریب سات بجے شب کے ہم گودام سے باہر آئے اور قلعے تک جو قریب ایک میل پاؤ بالا کے فاصلے پر تھا پیادہ گئے اور وہان سب دوستون نے بخوشی تمام مبارکباد دی کیونکہ ہمارے آنے سے پیشتر ہمارا قتل ہونا قلعے مین مشہور ہوگیا تھا۔

ایک وقائع نگار احوال بلوہ سیالکوٹ کا اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ جن ایام واقعات مفسدانہ دیگر مقامات پنجاب مین وقوع مین آتے تھے سپاہ چھاؤنی سیالکوٹ اپنے امور متعلقہ کو بخوبی و نمک حلالی سرانجام دیتی تھی اور بریگیڈیر برانیڈ صاحب کمانڈنگ مقام مذکور ہر طرح کا اعتبار سپاہ مذکور کا اپنے دل مین رکھتے تھے اور ہر چند اُسوقت اکثر اصحاب کی یہ راے تھی کہ اسقدر اعتبار سپاہ کا بہت مناسب اور لائق تھا مگر آخر کار بخلاف اسکے ثابت ہوا کیونکہ وبائے فساد کو بہت عرصہ سیالکوٹ تک پہونچنے مین نہ لگا بریگیڈیر جرائینڈ صاحب وہ تدابیر عمل مین لائے جنسے سپاہ کے دل مین بھی اعتبار اپنے افسرونکا باقی رہا اور اُنکو کوئی موقع بلوہ پردازی کا ہاتھ نہ آیا اور صاحب موصوف نے انکو بالکل تیقن کروادیا کہ سرکار گورنمنٹ راست کرداری اور راست بازی سے اُنکے ساتھ پیش آویگی صاحب ممدوح نے بتردد شب کے واسطے مقرر کیے اور پہرے اور گشت قائم کیے اور سپاہ گورہ کو مقامات ضروری پر نصب کیا اور توپونکو متصل بارک گورہ کے لاکر قائم کیا اور ہر طرح کی خبرداری اور ہوشیاری عمل مین لائے جنسے مفسدین چھاونی میان میر کو چھاونی ہذا مین دخل اور اثر نہوا اس سپاہ کے جادہ راستی راسخ دم اور ثابت قدم رہنے کا یہ باعث تھا کہ سپاہ گورہ اُنکی سرکوبی کو موجود تھی ورنہ یہ بھی مثال دیگر سپاہ مفسد بلوہ پردازی کرتی اور آخر کار یہی امر ظاہر ہوا

یعنی جب شروع ماہ جون سپاہ لورہ حسب الحکم مع دو ضرب توپ شامل فوج گشتی ہوئی اور بریگیڈیر برائینڈ صاحب نے اُنکے جانے مین تکرار کی مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا بلکہ اُنکو لکھا گیا کہ سپاہ ہندوستانی کے ہتھیار لیلو اور اُنھون نے مصلحتاً اُسوقت ایسا نہ کیا بلکہ جب فوج گشتی مقام مذکور مین پہونچی اُسوقت بھی اُنکو ہتھیار لینے مین انکار رہا اور سپاہ گورہ شامل فوج گشتی ہوکر وہان سے روانہ ہوئی اور سیالکوٹ مین سوائے فوج ہندوستانی کے اور کوئی فوج موجود نہ رہی تو نتیجہ اُس ہتھیار نہ لینے کا جلدی ظاہر ہوا تفصیل اُس اجمال کی یہ ہے کہ جب مختلف خبرین فوج کے ہتھیار چھین لینے کی اور بعضی رجمنٹ کے برخاست ہوجانے کی اور واقعات پشاور وغیرہ کی ۴۶ رجمنٹ کو پہونچی تو بے شبہہ اُنکے دل مین بھی کچھ تردد پیدا ہوا یہ حال دیکھکر اب بریگیڈیر برائینڈ صاحب کو خیال آیا کہ اگر فوج گورہ موجود ہوتی تو بہتر تھا تاکہ فوج ہندوستانی کو قابو واسطے بلوہ پردازی کے باقی نہ رہتا مگر اسوقت فوج گورہ تو کیا ایک گورہ بھی فوج گشتی مین سے علیحدہ نہین ہوسکتا تھا صاحب موصوف نے وہ موقع تو فروگذاشت کیا تھا جو اسوقت مین دستیاب ہوا تھا یعنی جب فوج گورہ اور فوج گشتی مقام پر موجود تھی اسوقت تو ہتھیار نہ لیے اب اُنکو ویسا قابو ملنا دشوار تھا ناچار تن بہ تقدیر سپرد کیا اُس فوج نے اتنک تو اسقدر نمک حلالی ظاہر کی کہ بماہ جون ایک بازو نہم رسالہ غیر آئین کے نے خود آکر درخواست دی کہ جہان کہین سرکار ہمکو بھیجے اور جو کام ہمارے سپرد کرے اُسکے بجالانے مین ہمکو کچھ عذر نہین ہے مگر یہ باتین صرف اسواسطے تھین کہ افسران انگریزی دھوکا کھا کر اُنکا اعتبار کرین اور اُس اعتبار مین وہ اپنا کام یعنی بلوہ پردازی بسہل الوجود کرلین اُس اثنا مین دس میل کے فاصلے تک پیدل نصب ہوئے اور ایک گارد دریائے چناب پر اور ایک وزیر آباد کے گھاٹ پر مقرر ہوا بلکہ اور سب تدابیر عمل مین آئین جنسے یقین حفاظت چھاؤنی سیالکوٹ کا ہوسکتا تھا جب ہم خیال کرتے ہین کہ کیا کیا واقعات اور مقامون مین ظہور مین آئے ہین تو بریگیڈیر برائینڈ صاحب کا ہتھیار نہ لینا اور اسقدر اعتبار سپاہ ہندوستانی کا کرنا اور جیسا اور حکام پنجاب نے بہ نسبت سپاہ ہندوستانی کے کیا تھا ویسا نہ کرنا داخل جرم متصور ہوسکتا ہے مگر چونکہ اُس حرکت بیوقوفی مین اُنکی جان بھی جاتی رہی اسواسطے کوئی نکتہ چین اب نسبت صاحب موصوف کے نہین کرسکتا اور سوائے ترحم اور افسوس کے اُنکو یاد نہین کرسکتا۔

آخر کار نائرہ فساد جو پیش پا افتادہ تھا شعلہ زن ہوا اور بتاریخ ۹ - جولائی ۵۷ء رجمنٹ ہندوستانی اور ایک بارہ نہم رسالہ غیر آئین نے فساد برپا کیا وجہ یہ کہ فساد جھیلم کی خبر سیاہ سیالکوٹ کو پہونچ گئی تھی اور یہ کافی باعث بلوہ پردازی کا واسطے اس سپاہ کے تھا اور سپاہ نے اپنی تدابیر اس خوبی سے کی تھین کہ صبح ہوتے تک سب توپ خانہ وغیرہ اُنکے سوار دنکے مقرر ہو گئے برگیڈیر برائیڈ صاحب اسٹاور قلعہ مین گولی سے زخمی ہوے اور قلعے مین آکر انھون نے جان دی کپتان پشوپ صاحب بھی قلعہ کی راہ مین ایک سوار کے ہاتھ سے زخمی ہو کر مر گئے ڈاکٹر گریم صاحب بھی اپنی بیٹی کو لیکر قلعے کو جاتے تھے اثنائے راہ مین ایک سوار نے اُنکے گولی ماری اور وہ گولی کھاکر اپنی بیٹی کی گود مین گر کر مر گئے اور پادری ہنٹر صاحب بھی مع اپنی میم اور بچے کے اُسی وقت مفسدین کے ہاتھ سے جان بر نہوے مفسدین بعد خراب کرنے اور لوٹنے اسباب کے بگھیون مین اور گاریون مین جو اُنھون نے لوٹی تھین سوار ہو کر بجانب شرق روانہ ہوے مفسدین نے اب یہ چاہا کہ بجانب شمال مقام بسرور راہی ہو کر بتاریخ ۱۲ - ماہ جولائی ترموگھاٹ سے عبور دریاے راوی کرین پر فوج گشتی کو جو متصل امرت سر کے مقیم تھی پہونچی اسکے سنتے ہی فوج مذکور نے وہان سے کوچ کیا اور دو منزلہ کر کے مقام قیام گاہ مفسدین تک تابہ سہ پہر وارد ہوئی ۶ رجمنٹ کو دیکھا کہ اُسکے دونون جانب سواران رسالہ تھے اور انمین کے دو دو رنک آگے چلے گئے تھے فوج گشتی یہ دیکھ کر اور آگے بڑھی اور جب بفاصلہ ۳۰۰ گز کے پہونچی تو ادھر سے غلوہ رانی رائفل کی ۵۲ رجمنٹ شاہی سے شروع ہوئی طرفین سے خوب گولیان چلین بعد ازان ادھر سے توپ سر ہونی شروع ہوئی انمین اول گولے چلے بعد ازان گراپ دشمنون نے بھی ہمارے بازوے راست پر بہ شجاعت و مردانگی حملہ کیا اور فوراً ہمارے بازوے چپ اور عقب پر بھی حملہ آور ہوے اسکے دیکھنے سے دشمنونکا کچھ دل بڑھا اور انھون نے آگے بڑھ کر توپون پر بھی حملہ کیا اور کوئی ۲۵ گز کے فاصلے تک آپہونچے یہ حال دیکھ کر سپاہ گورہ نے انپر تاخت کیا اور ایک لمحہ مین انکو پس پا کیا سوم پنجاب پیادہ نے انکا تعاقب کیا اور جو کچھ اسباب و سامان جنگ دشمنونکے پاس تھا سب اسی مقام مین چھوٹ گیا صرف ایک توپ دشمنون کی دوسرے کنارے دریاے راوی پر تھی اور وہ اب ہمپر گولہ رانی ہوے ادھر سے بھی دو یا تین توپین انکے مقابلے پر طیار ہوئین اور ایسے

گولہ ہائے گراب وغیرہ سر ہوئے کہ دشمنون کا نہایت نقصان ہوا سپاہ مفسدین سے دو سو نفری حصہ وکشتہ ہوے ۔

ادھر تو سپاہ مفسد جو مفرور ہوگئی تھی بدست دیہاتیان قرب وجوار اور ملازمان ورعایاے مہاراجہ گلاب سنگھ بہادر گرفتار ہوکر آتے تھے اور اُدھر چند مفسد قریب تین سو سپاہیونکے ایک جزیرۂ دریاے راوی مین قائم ہوکر مستعد جنگ وپیکار ہوے اور کرنیل نکلسین صاحب کمانڈنگ فوج گشتی نے طیاری حملہ کرنے کی کردی دشمنون نے جو ایک توپ اُنکے پاس تھی اُسکو کنارۂ جزیرۂ مذکور پر نصب کیا اور اُس سے جواب میجر لورسیر صاحب کے غباردن اور دونون بیٹی توپون کا دیتے رہے اسی حالت مین بارش گولہ ہاے طرفین مین ۵۲ رجمنٹ شاہی نے بتاریخ ۱۶ ماہ جولائی وقت صبح کشتیون پر عبور دریا کرنا شروع کیا اور عین ہنگامے مین کچھ خوف جان نہ کرکے اس مہم کو سر کیا اس مقام پر اس کنارے سے دریاے جزیرۂ مذکور تک قریبون میل کے عریض تھا اور اسی سبب سے بہت وقت بیچ طے کرنے کے اُٹھانی پڑی زیادہ تر سپاہ گورہ تا نو اخت ۹ گھنٹہ صبح عبور دریا کرکے جزیرے تک پہونچ گئی تھی اور باقی ماندہ کو خود جنرل نکلسین صاحب نے آگے بڑھایا یہ دیکھ کر مفسدین نے اپنی توپ اُن گورہ سپاہ پر جو اُنکے قریب پہونچ تھی پھیر کر مارنی شروع کی اس توپ پر گولہ انداز برگیڈیر برائینڈ صاحب کا خانسامان تھا یہ شخص اول گولہ انداز تھا اور کسی سبب سے ترک روزگار کرکے برگیڈیر صاحب موصوف کی خدمت مین بطور خانسامان کارگذار تھا جب اُدھر سے توپ اسطرف کو پھری تو ہمنے بھی دو توپ اسی جانب دشمن لگائین مگر مفسدین نے عرصۂ قلیل تک تو خوب دلیری اور مردانگی کو کام دیا لیکن آخر کار جب فوج گورہ وہان پہونچی تو اُنھون نے پہونچتے ہی توپ دشمن پر قبضہ کرلیا اور مفسد روبہ فرار لائے اس مقام پر لڑائی سنگین سے ہوئی اور سپاہ گورہ نے ایسی داد شجاعت کی دی کہ مفسد سب براہ دریاے راوی کے اور اس پار اسی سے بھاگے تھے کہ بہت اوڈوب گئے اور اکثر مقتول ہوے اور جو باقی رہے تھے اُنکو دیہاتیان قرب وجوار نے گرفتار کرکے روبرو حکام کے لانا شروع کیا یہانتک بیچ عرصے عشرے کے جتنے سپاہی اس رجمنٹ کے تھے سب گرفتار ہوکر سزایاب ہوے اور نام ونشان اس رجمنٹ کا گم ہوگیا اسی عرصے مین کپتان لارنس صاحب واسطے دوبارہ قائم کرنے انتظام کے

لاہور سے ضلع سیالکوٹ کو روانہ کیئے گئے تھے اور صاحب موصوف رسن اور توپ کو ایسا کام مین لایا کہ عرصہ قلیل مین بخوبی انتظام تمام ضلع کا ہوگیا یہان اسقدر اور تحریر کرنا مناسب ہے کہ رسن سے تو مراد گل دینے سے ہے اور توپ سے غرض توپ سے باندھ کر اڑا دینے سے ہے یعنی صاحب موصوف نے گل دینے اور توپ سے اڑا دینے مفسدین کے سے بخوبی اور بزودی تمام گل ضلع کا بندوبست کیا

جونپور

شروع ماہ جون مین فوج ہندوستانی نے اس مقام مین فساد برپا کیا اور خزانہ لوٹ کر کارخانہ کلنجرہ مع دیگر عمارات کے جلا کر خاک کردیا کیپیج صاحب اور ٹرلینڈ صاحب مع میم اور دو بچونکے قتل ہوے اور قین صاحب کلکٹر اور ڈاکٹر پارک صاحب مع میم صاحبہ کے اور پادری روتھمر صاحب مع میم صاحبہ کے اور سیزر صاحب مع میم صاحبہ کے اور بینون صاحب اور سل صاحب اور ورڈ سوریتھ صاحب اور ہوورڈ صاحب اور کولس صاحب اور بریڈفورڈ صاحب اور فلیوٹ صاحب متعلقہ کارخانہ نیل بھاگ کر بہ سلامت مقام بنارس مین پہونچے اور ویسکی صاحب مع میم صاحبہ اور ایک لڑکے کے مقام تحصیل مین محفوظ اور مصون رہے۔

جھانسی

ان ۲۷ صاحبون مین سے جو اس مقام مین تھے صرف ایک صاحب لفٹنٹ رایوز نامے متعلقہ ۱۲ جمعہ بہ سلامت فرار ہوکر بچے انکی زبانی احوال قتل جو مفسدین نے کیا تھا معلوم ہوا حال خونریزی جو ذیل مین درج ہوتا ہے حسب بیان ایک بنگالی کے جو صاحب کلکٹر پرمٹ مقام جھانسی کے دفتر مین ملازم تھا تحریر ہوا۔

بتاریخ ۵ جون گذشتہ قریب نو بجے ۳ گھنٹہ بعد دوپہر ہم سب دفتر مین بیٹھے تھے کہ میگزین کی طرف سے آواز بنادیق گولی زد ہوئی ہمارے دل مین نہایت تردد پیدا ہوا بعد ازین فوراً دو چپراسی اور ایک دفعدار برقندازان پرمٹ جنکو کارنیور صاحب نے ایک ہزار پانچ سو روپیہ آمدنی پرمٹ ایکر خزانہ ڈپٹی کمشنر مین بھیجا تھا واپس آئے اور بیان طراز ہوے کہ بعضے سپاہی خزانے مین یہ کہتے تھے کہ خبر گرم ہے کہ ایک گروہ قزاقان خزانے کو آکر لوٹینگے ہمارے دفتر کے بند ہونے کا فوراً حکم ہوا اور چپراسیان دفتر کو یہ حکم ہوا کہ مسلح طیار رہین اور احاطۂ دفتر سے

باہر نہ جاوین کہ بروقت ضرورت موجود ہون اس عرصہ مین دلٹن صاحب دور سے بے تحاشا گھوڑے
ہوے نظر پڑے اور نزدیک آکر انھون نے کارشور صاحب سے کہا کہ جلد مع عیال و اطفال کے
یہان سے بھاگو سپاہ بگڑ گئی اور اب کچھ باقی نہین رہا یہ سُنکر کارشور صاحب مع عیال و اطفال کے
بگھی تین سوار ہوے اور دلٹن صاحب کو ساتھ لیکر ڈاک بنگلے مین بسلامت پہونچے مین اور دیگر عمال
دفتر اب دفتر سے باہر آئے اور چیر اسیدن کو احاطے مین چھوڑ کر ایک مقام پر جو راستے سے الگ تھا جا کر کھڑے
ہوے کہ دیکھین کیا ہوتا ہے جب یہانسے کچھ معلوم نہوا تو ہمنے ارادہ کیا کہ پریٹ پر سے ہوتے ہوئے شہر کو جاوین اور
چند قدم بجانب پریٹ گئے تھے کہ ایک سپاہی نے دور سے ہمسے کہا کہ ادھر مت آؤ کیونکہ کچھ سپاہی ۱۲ رجمنٹ کے
نے بگڑ کر میگزین پر اپنا قبضہ کرلیا ہے مگر ہمنے اُسکی ممانعت کا کچھ خیال نہ کیا اور آگے قدم زن ہوے اور آگے
جا کر دیکھا کہ افسران ۱۴ رجمنٹ رسالہ کچھ سوار اپنے ساتھ لیکر سپاہ ۱۲ رجمنٹ سے گرم سخن سازی ہین اور انکو
فہمایش کر رہے ہین کہ تم حق نمک فراموش کردیہ دیکھتے ہوے ہم شہر مین چلے گئے ہم راستے ہی مین تھے
کہ ہمنے چند سپاہیونکو سکین صاحب اور گورون صاحب کی کچہری کی طرف جاتے ہوے دیکھا اور
ارادہ زشت اور زبون اُنکے بشرے اور وضع سے پایا جاتا تھا مگر چونکہ صاحبان موصوفین مع دیگر
صاحبان دعیائیان ساکن مقام ہذا بہ استثناے افسران رجمنٹ قبل ازین محافظت سوار ان رسالہ
۱۴ مین آگئے تھے اس لیے سپاہ مذکور اس روز قتل صاحبان نہ کرسکی بعد ازین سب صاحب
لوگ وغیرہ سواے افسران رجمنٹ قلعے مین چلے گئے اور سکین صاحب نے حکم دیا کہ دروازے ہاے
شہر بند کیے جاوین اور کوئی شخص سواے اجازت افسر پولیس کے داخل شہر نہونے پاوے

بروز دوم وقت صبح مین نے یہ سُنا کہ ۵۲ سپاہی ۱۲ رجمنٹ نے فساد برپا کرکے میگزین کا قبضہ
کرلیا ہے باقی ماندہ سپاہ موجود مقام ہذا نے بروز مفسدہ و شب بروز مذکور بظاہر کسی طرح کا فساد
نہ کیا مگر دل مین سب انحراف پر مستعد اور آمادہ تھے کیونکہ افسران لنگر بزی نے جتنی انکو نصیحت کی
انھون نے ایک بھی نہ سُنی اور ہر چند افسران مذکورین نے انکو حکم دیا کہ حملہ آور ہوکر مفسدین کو گرفتار
کرین مگر انھون نے تعمیل حکم نہ کی اور مفسدین کو بھی گو حرفہاے امید و بیم کہے گئے مگر سود مند
نہوے اور وہ دوبارہ اپنے کار پر سرکار پر آکر حاضر نہوے۔

اُن ۵۲ سپاہیون نے بروز مفسدہ ایک جھنڈا دین کا منصل میگزین کے نصب کرکے سب اہلکاروں کو

صلاے عام شامل ہونے کی دی تھی اور اقرار کیا تھا کہ جو شخص آکر اُنکے ساتھ خدمت کریگا اُسکو بارہ روپیہ ماہواری ملیگا مفسدین مذکور متصل میگزین وگرد جھنڈے مذکور کے اپنے مقام پر تا تاریخ ششم قائم رہے اور اِس تاریخ کو باقی ماندہ سپاہ بھی یعنی سپاہ ۱۲ رجمنٹ اور سواران رسالہ ۱۴ اُنکے ساتھ شامل ہو گئے یہ مفسدین اول اپنے افسران انگریزی پر جنھون نے ایک لحہ بھی اپنے سپاہیونکو نچھوڑا تھا حملہ آور ہوے اور اول لفٹنٹ کیمبل صاحب کو زخمی کیا مگر صاحب موصوف اپنے گھوڑے سے جُدا نہوے اور گھوڑا اُنکا ایسا چالاک تھا کہ وہ ایک دیوار پھاند کر صاحب کو قلعے مین لے گیا لفٹنٹ ڈیلوپ صاحب اور لفٹنٹ فیلر صاحب بھاگ نہ سکے اور مفسدین کے ہاتھ سے قتل ہوے اور مفسدین کا عضہ اول اِن دونون صاحبون پر نکلا انمین سے ٹیلر صاحب کو دو حوالداروں نے اور ایک سپاہی نے ایک چارپائی کے نیچے چھپا بھی رکھا تھا مگر کچھ فائدہ مترتب نہوا اور آخر کار صاحب موصوف سپاہ کے غضب مین گرفتار ہو کر جان بر نہوے بعد ازین مفسدین گردہون مین منقسم ہو گئے اور کسی نے بنگلہ ہاے صاحبان کو آگ لگا دی اور کسی نے قیدیون کو جیلخانے سے رہائی دی ایک گروہ جسمین پچاس سوار اور تین سو سپاہی تھے مع دو توپونکے اور بہت سے چپراسیان پرمٹ اور پولیس بسرکردگی داروغہ مجلس متصل شہر کے آئے اور یہ آواز بلند بولے کہ دین کی جے یہ آواز سنتے ہی دروازہ کھلا اور وہ شہر مین داخل ہوے یہ حال دیکھکر رانی نے اپنی محل سراے کے دروازون پر پہرے وغیرہ مضبوط کرکے آپ اندر بیٹھ رہی اور دروازے بند کر لیے کپتان سکورون صاحب نے رانی سے استدعا کی کہ ایسے نازک وقت مین مدد کرنی ضرور ہے مگر وہ اُس درخواست کو منظور نہ کر سکی کیونکہ مفسدین نے اُسکو دھمکایا کہ اگر تم انگریزون کی مدد کروگی تو ہم تمکو مار ڈالینگے اور محل سرا کو جلا کر خاک سیاہ کر دینگے بعد ازین پہرے والے رانی سے بھی شامل مفسدین ہو گئے ۔

اب مفسدین بجانب قلعہ اِس ارادے سے روانہ ہوے کہ حملہ کرکے قلعہ لے لین مگر شجاعت انگریزان نے اُنکو نزدیک نہ آنے دیا اور اُنکے اکثر سپاہی بندوق انگریزان سے مارے گئے جب مفسدین کی کچھ پیش رفت نہوئی تو اُنھون نے گاردسواردن کے اور مسلمانان چپراسیان پرمٹ اور پولیس کے دروازون پر چھوڑے اور آپ واپس چلے آئے ۔

شب تو بے تنگ و جدل گذر گئی دوسرے روز وقت صبح اندرو صاحب اور پرسیل صاحب اور مسکوٹ صاحب بہ لباس مسلمانان قلعہ سے باہر نکلے تاکہ رانی کے پاس جاکر اُس سے کچھ تجویز بندوبستی کریں مگر اُنکا بھید معلوم ہوگیا اور مفسدین اُنکو گرفتار کرکے رانی کے پاس لے گئے رانی صاحبہ نے اُنسے ملاقات بھی نہ کی اور اندر سے کہلا بھیجا کہ اُنکو رسالہ دار مفسدین کے پاس واسطے حکم کے لیجاویں رانی صاحبہ کے یہ الفاظ نسبت ان صاحبونکے تھے کہ مجھے کچھ علاقہ انگریزی سوداگرونکے ساتھ نہیں یہ گویا حکم قتل تھا کیونکہ رانی کا حکم سُنکر مفسدان تینون صاحبونکو محل سرا کے باہر گھسان لیگئے اور اندر صاحب کو روبرو دروازۂ محل سرا کے جھاؤ کمہار کے بیٹے نے جو صاحب موصوف کا کسی وجہ سے دشمن ہوگیا تھا قتل کیا اور باقی ماندہ دو صاحبون کو باہر دروازہ کے بدستور بیدریغ قتل کیا اس روز وقت سہ پہر مفسدین نے پھر ارادہ حملہ کرکے لینے قلعہ کا کیا مگر ناکام رہے اور بطور روز گذشتہ گاؤ وغیرہ دروازون پر چھوڑ کر واپس اپنے مقام پر آئے

روز سوم اب غارتگری اموال و اثقال صاحبان و بنگالیان و دیگر عمال شروع ہوئی بنگالیون کو رسوا کرنے کے لئے تلاش کرتے تھے کہ ایک بنگالی نے جو دفتر ڈاکخانے مین ملازم تھا ایک صاحب کو اپنے گھر مین پوشیدہ رکھا تھا اور مفسدین نے سراغ لگاکر اُسکو نکالا اور اُسی بنگالی کے گھر مین اُسکو مار ڈالا الحاصل بروز دوم صبح سے تلاش بنگالیون کی ہوئی اور تین اور دو اور بنگالی ان حرام زادون کے ہاتھ لگ گئے وہ ہم تینون کو روبرو رسالہ دار کے لیگئے جسنے حکم دیا کہ تا افتتاح قلعہ انکو نہ مارو

بعد از ہماوے کرنتا ہونے کے مفسدین کے ایک مرتبہ پھر ارادہ حملہ کرنے قلعے پر کا کیا اور رانی کو خبر کیا کہ اگر تو شامل مفسدان نہوگی تو اُسکو فوراً مار ڈالینگے ناچار رانی اُنکی شریک ہوئی اور ایک ہزار آدمی مع دو ضرب توپ کلان جو اُسنے زمین سے کھدوائین مفسدین کے ساتھ دین ہمنے سُنا کہ یہ توپین تین سال سے زمین مین دفن تھین اسطرح قوی تر ہوکر قلعے پر گولہ رانی شروع کی مگر کچھ نقصان محصورین کا نہ ہوا اور قلعے کی ایک خشت بھی اپنی جگہ سے نہ ہلی کیونکہ تمام گولے دیوار سے پر لگتے تھے بلکہ جو گولیان محصورین کی آتی تھین اُنسے بہت نقصان اور اتلاف جان ہوتا تھا اور محصورین چند مدت اور بھی قلعے مین قائم رہ سکتے تھے مگر ہندوستانی ملازمین نے جو قلعے کے اندر تھے اُنسے ویسا کیا

گورون صاحب کے اس روز ایک گولہ لگا جسکی ضرب سے وہ فوراً مر گئے بعد ازین ملازمین ہندوستانی نے ایک کھڑکی جو قلعے مین تھی کھولدی اور کچھ مفسد اندر قلعے کے آگئے کپتان پوڈر صاحب نے ایک دغاباز کو مار ڈالا مگر مقتول کے بھائی نے انکو ایک ایسی گولی ماری کہ وہ بھی وہین گر کر مر گئے جزوی انگریز جو قلعہ مین تھے اب حیران ہوے کہ کیا کرین مفسد اندر بھی آگئے اور باہر بھی تھے مگر پھر دل قوی کرکے اوپر بالاخانے کے چڑھ گئے اور وہان سے مفسدین پر گولہ اندازی کرتے رہے جب مفسدین نے دیکھا کہ اب بھی صاحب لوگ قابو مین نہین آتے انھون نے وقفہ چاہا اور اس عرصے مین بخلف انگریزون سے کہا کہ اگر تم ہمارے پاس چلے اؤ اور ہتھیار دیدو تو ہم تمکو بے مزاحمت جانے دینگے اس بات پر سب صاحب لوگ بیوقوفی سے راضی ہوے اور جب وہ ہتھیار دیکر قلعے کے باہر نکلے اُسیوقت مفسدین نے انکو نرغہ کرلیا اور گرفتار کرکے جھون کی بلغ مین لیگئے اور وہان انکو تین صفون مین تقسیم کیا ایک مین مرد اور دوسری مین عورات اور تیسری مین بچے کھڑے کیے بعد ازین قتل عام شروع ہوا داروغہ مجس نے اول شمشیر نیام سے نکال کر کپتان سکین صاحب کو قتل کیا بعد ازین سب سپاہی جو موجود تھے تلوارین لیکر آنپر گرے اور اول تو مردونکو قتل کیا بعد عورات کو اور بعدہ بچونکو مار کر اس حرکت ناخدا ترسی کو ختم کیا کپتان سکین صاحب نے قبل از مرنے کے ایک سپاہی سے جو متصل اُنکے کھڑا تھا کہا کہ یہ خیال خام اُن مفسدین کا ہے کہ ان چند انگریزونکے مرنے سے ملک انگلستان شجاعان آزمودہ کارون سے خالی ہوجاویگا اور کارشور صاحب کے پسر کلان نے بزبان ہندی مفسدین سے یہ کہکر امان جان مانگی کہ تمنے میرے والد اور والدہ کو قتل کیا اب بھی کیا تمھارا غصہ فرو نہین ہوا جو تم مجکو بھی مارتے ہو مگر انھون نے ایک نہ سنی اور اُسکو بھی وہین تہ تیغ کیا کپتان گورون صاحب اور سکین صاحب اور اُنکی میم صاحبہ جنکے پاس اسلحہ اور سامان جنگ بہ کثرت تھا مع چند سپاہیونکے جو اُنکے ساتھ رہ گئے تھے خوب لڑے ان صاحبون نے اسقدر مفسد مارے کہ جتنی مرتبہ سکین صاحب کی میم بندوق بھرتی اور ۳۰ مفسدین کو اسطرح دار البوار کو بھیجا آخر کار جب انھون نے دیکھا کہ مفسدین سے لڑکر فائدہ مترتب نہوگا اور خصوصاً صاحب سکین صاحب نے دیکھا کہ گورون صاحب بھی مر گئے تو صاحب موصوف نے اپنی میم صاحبہ کو گلے لگایا اور اُسکی پیشانی چوم

پیدم کر اُسکو گولی سے مار دیا اور بعد ازان خود بھی گولی کھاکر مر گئے۔

شاہ جہان پور

بتاریخ ۳۱۔ ماہ مئی روز یکشنبہ بوقت صبح ۴۸ رجمنٹ ہندوستانی مقیم شاہ جہان پور نے فساد برپا کیا چند سپاہیان مفسد گرجا گھر مین جسوقت نماز ہو رہی تھی آئے اور رکٹ صاحب کلکٹر اور ایک کرانی کو قتل کیا اور انسائن بیس صاحب متعلقہ ۴۸ رجمنٹ کو زخمی کیا اور میک کیلم صاحب پادری کے مقتول ہونے کا بھی گمان ہے کیونکہ کسی نے پادری صاحب موصوف کو بعد از سپاہ مفسد کے گرجا گھر مین آنے کے اور صاحبون کے مخفی ہونے کے ایک مکان متعلقہ گرجا گھر مین نہین دیکھا تھا جب گرجا گھر مین شور غل مفسدین کے آنے کا ہوا تو چند صاحب لوگ جو متصل معبد مذکور رہتے تھے بنادیق وطپانچہ لیکر واسطے امداد صاحبونکے آئے اور جب سپاہ نے ان صاحبونکو مع بنادیق وغیرہ آتے ہوے دیکھا وہ بھاگ گئے کیونکہ مفسدین کے پاس سوائے شمشیر کے اور کوئی سلاح آتش بار نہ تھا کپتان جیمس صاحب جو بیمار تھے یہ سنکر خود گھوڑے پر سوار ہوکر پریٹ پر گئے کہ شائد انکی فہمایش سے سپاہ پھر راہ راستی پر آجائے مگر صاحب موصوف وہان پہونچتے ہی قتل ہوے اور سارجنٹ میجر صاحب بھی اُسی مقام پر مارے گئے ڈاکٹر ولنگ صاحب اپنی گاڑی پر چلے جاتے تھے کہ انکو گولی لگی وہ بھی وہین رہ سیر ملک بقا ہوے اکثر افسران انگریزی وساکنین عیسائی بمقام پوائین بھاگ کر راجہ مقام مذکور کی حفاظت مین آئے مگر راجہ مذکور نے انکو دوسرے روز نکال دیا ناچار ہوکر سب صاحب وہان سے روانہ ہوکر بمقام محمدی وارد ہوے کپتان اور صاحب احوال قتل اُن ۱۳ صاحبونکا جو بعد ازین وقوع مین آیا تھا اور بتائید الہی اپنے اور اپنی میم اور دختر کے فرار ہونے کا حال اسطرح پر بیان کرتے ہین۔

جب مجھے یہ خبر یعنی خبر مفسدے کی پہونچی مین نے فوراً میم صاحبہ کو مع دختر کے ایک راجہ کے مکان پر جو متصل تھا بھیجدین خیال روانہ کیا کہ یہ سپاہ بھی موافق سپاہ ۴۸ رجمنٹ کے کاربردار ہوگی اور اسمین میری غلط فہمی بھی نہ تھی کیونکہ بتاریخ ۴۔ جون سپاہ موجودہ یعنی تین کمپنیان ششم اودھ رجمنٹ کی میرے ہی ہاتھ کی بحلازمی شاہ معزدل بھرتی کی ہوئی تھی اور کچھ سپاہ پولس جنگی نے آمادہ فساد ہوکر خزانے پر قبضہ کیا اور مجھسے کہا کہ ہم اپنے مقام صدر یعنی سیتاپور کو جاتے ہین مین نے انکو بہت فہمایش کی اسمین اُنھون نے کہا کہ اگر سب صاحب ہمارے ساتھ چلینگے تو ہم قسمیہ اقرار کرتے ہین

کہ کسی پر دست درازی نہ کرینگے جب کچھ اور تدبیر نہ بن پڑی تو ناچار ہم سب اُنکے ساتھ اس شرط روانہ ہوے اور تمام سپاہ راضی اور خوش معلوم ہوتی تھی اور نہایت خوش رہے یہ تھی دوسری صبح ہمنے انکے ساتھ کوچ کیا کوئی گھوڑے پر سوار تھا اور کوئی پیادہ چلتا تھا اور میم لوگ میری گاڑی مین سوار تھین جب ہم نرگ اور نگ آباد کے پہونچے جو ۲۰ میل بجانب شرق محمدی واقع ہے ایک سپاہی نے کہ ایک پستول ایک انگریز سے چھین کر شبل صاحب متعلقہ دفتر ڈاکٹری اسپان کو جو نہایت معمر تھے یعنی کوئی ۵۰ برس کی اُنکی عمر تھی مارڈالا بعد ازین کشت وخون جاری ہوا سپاہیون نے ہر طرف سے گھیر کر قتل کرنا شروع کیا ہم سب ایک درخت کے نیچے جمع ہوکر کھڑے رہے اور گولیان چار و نظر مت سے برستی تھین ہم مین سے کسی نے بندوق وغیرہ فیر کرنا مناسب نہ جانا کیونکہ اس سے کچھ فائدہ نہوتا سوار ہمارے چارون طرف کچھ فرق سے نرغہ کیے کھڑے تھے تھوڑے عرصے تک تو مین بھی سب صاحبونکے پاس کھڑا رہا مگر پھر مجھے خیال آیا کوئی نہ کوئی تو سپاہ مین سے جو میرے ہاتھ کے ملازم رکھوائے ہوے ہین مجھے بچالینگے اس خیال کے دل مین آتے ہی مین سپاہیون کی طرف بھاگ چلا گیا اور ایک سپاہی نے مجھے دیکھکر کہا کہ اگر اپنا طپانچہ شش نالہ مجھے دیدو تو مین تمکو بچا لونگا اور مین نے فوراً ایسا ہی کیا اور سپاہی مذکور نے میرے اور اپنے رفیق سپاہیون کے درمیان آکر مجھے بچالیا اس عرصے مین کچھ اور سپاہی بھی میری جانب آئے اور مجھے اپنے بیچ مین لے گئے اور وہانسے ایک راجہ کے مکان پر جو مفصل تھا مجھکو پہونچایا اور اس مقام پر ہم جنگلون مین مخفی رہے اور چند روز تک تو ہمنے نہایت احتیاط کی کہ جب سپاہ مفسد اس نواح سے روانہ ہوگئی ہم سب راجہ مذکور کے مکان پر واپس آئے اور قریب دو مہینے کے اُسکے پاس رہے اس عرصے مین کچھ سپاہی پھر اس نواح مین آگئے اور ہم پھر جنگلون مین مخفی ہو بیٹھے تمام اضلاع اودھ مین نہایت خونریزی ہوئی اکثر صاحب جو مفصل مین تھے دارد لکھنؤ ہوے۔

سکرورہ ضلع اودھ

بتاریخ ۹ جون وقت شب فوج اس مقام کی جسمین ۴۰ رجمنٹ پیادہ کشادہ اور اول رسالہ غیر از نمبر اول فیلڈ بائری اسپی تھی باوجود عہد و پیمان خیر خواہی و نمک حلالی کے برگشتہ ہوگئے۔

ایک صاحب یہان کا حال اسطرح تحریر فرماتے ہین کہ ونگفیلڈ صاحب کمشنر قسمت جو سکرورہ مین

مقیم تھے سوار ہوکر بمقام گونڈا تشریف لائے اور آکر ہم سب کو کہا کہ جہان تمھارے نزدیک جان کی حفاظت
ہو وہان تم بھاگ جاؤ شکر اُس حافظ حقیقی کا کہ میری خوش نصیبی سے اُسوقت میرے حاطے مین اٹھارہ
کہار موجود تھے اور یہ تجویز مین نے دو روز پیشتر سے کر رکھی تھی کیونکہ مجھے خبر پہونچ گئی تھی کہ سپاہ سکرورہ
بگڑنے والی تھی بعد از ہمراہ لینے ایسی چیزونکے جو ضروری تھین اور جو عرصۂ قلیل مہلت چند گھنٹے
مین لے سکے لیکر ہم گونڈا سے بوقت نو احت دو گھنٹہ صبح بتاریخ ۱۰ جون روانہ ہوے اور مین نے
یہ سمجھ کر کہ سوائے راجہ بلرام پور کے اور کوئی بچانے والا نہین نظر آتا بلرام پور کی راہ لی ہمارے
اس جرگے مین مین تھا اور میری والدہ اور سارلوٹ اور دو بچے میرے دفتر کا کرانی دوم اُسکا
بھائی اور دو اور کے اور ہوج کنسن صاحب اور لنج صاحب کی میم اور ایک بچہ اس عرصے تک
کسی افسر نے گونڈا سے کوچ نہین کیا تھا مگر ہمکو دو گھنٹے بھی بلرام پور مین وارد ہوے نہ گذرے تھے
کہ سب افسر لوگ بھاگتے ہوے مقام مذکور مین پہونچے قریب تین روز ہم بلرام پور مین مقیم تھے
کہ راجہ صاحب کو معرفت اُن سوارونکے جنکو راجہ صاحب نے براہ گونڈا اور سکرورہ تعنبات کر رکھا
تھا خبر پہونچی کہ فوج مفسدین درپے صاحبان آتی ہے اس خبر کے سنتے ہی راجہ نے ہمسے کہا
کہ یہان مقام کرنا مصلحت نہین اور اُسنے ایک چٹھی بنام کسی صوبہ ملازم راجہ نیپال کے لکھکر کہ تمام عیالدار
صاحبونکو اُدھر روانہ کیا چٹھی مذکور مین یہ لکھا کہ جہانتک ممکن ہو ان سب کی حفاظت کرنا اور ایک
اور چٹھی بنام اپنے برادر زن کے جو راجہ پارسی ضلع گورکھپور ہے لکھکر ان صاحبونکو دی جو مجرد تھے
اُنمین بھی متعجبون مصرعہ بالا ہوج تھا ہم بلرام پور سے روانہ ہونے کو تھے کہ جمس آرچر صاحب
اور جورج آرچر صاحب دونون مقام بہرائچ آئے اور ہمارے ساتھ علاقہ نیپال مین چلے مقام
مقصود تک ہم سب سلامت پہونچے اور وہان قریب ایک مہینے کے مخفی رہے کیونکہ ہمیشہ یہ خبر
آتی تھی کہ سپاہی اور سوار مفسد ہمارے درپے قتل ہو کر آتے ہین چند روز بعد ہمارے یہان پہونچنے
کے ہمارے جرگے مین تفرقہ پڑا دونون آرچر صاحب اور ہوج کنسن صاحب پیشتر اندو علاقہ نیپال سے چلے
گئے اور میرا کرانی دوم اور اُسکا بھائی اور سارجنٹ میجر لنج مع اپنی میم کے بمقام گورکھپور گئے اور
مین مع اپنے عیال و اطفال کے بمقام تو ہوا اُسوقت تک رہے جبتک گورکھپور مین فساد رہا اور
جب ہمنے سنا کہ مقام مذکور مین اب فساد باقی نہین ہم بھی وہان چلے گئے مقام گورکھپور مین ہم

ایک مہینا اور دو روز رہے بعد اسکے باعث غلط فہمی کسی حاکم کے مقام مذکور کو خالی کر دیا اب پھر ہمکو حکم ہوا کہ جہان حفظ جان معلوم ہو وہان تم جاؤ کیونکہ ہمراہ فوج گورکھہ صاحبان عیال و اسکا مقام بنارس تک جانا ممکن نہین یہ سنکر مین نے اور اسیورن صاحب ڈپٹی اجنٹ محال افیون نے مع اپنے عیال و اطفال کے اور کوک صاحب ہیمٹین صاحب اور اکشائن صاحب نے مع عیال و اطفال کے ایک کشتی کرایہ کی اور ارادہ کیا کہ جو ہو سو ہو اسپر سوار ہو کر بمقام دنیا پور جلین اور روانہ کبھی ہوے زیادہ تر راہ تو ہمنے بے ہنگامہ و مزاحمت کے طے کی اور تمام راستہ اسطرح کا نہ تھا کیونکہ جب ہمسے قریب تیس میل کے فاصلے پر رولکنج رہا جہان دریاے گنگ ملتا ہے تو کچھ مفسد کشتیون پر سوار ہو کر ہمپر حملہ آور ہوے مگر ہمارے پاس بھی بہت ہتھیار تھے اور جو بیس سپاہی ہمنے معرفت راجہ لوہرو کے رکھے تھے وہ بھی مسلح تھے اور خوب مستعد جب مفسدین نے ہمپر گولیا مارین ہمنے بھی ایک مرتبہ مین بیس گولیان اُنپر برسائین اسمین کئی مفسد مارے گئے اور باقی فرار ہو گئے باقی راستہ ہمے بغیر ہنگامے کے طے کیا شکر اُس خدا ے برحق کا ہے جسے ہمکو ہزار ہا مفسدین سے جو درپے ہمارے قتل کے تھے بچایا ہاج کنسن صاحب اور دونون آرچر صاحب تو بسلامت ہمارے پاس پہونچ گئے مگر میرے کرانی وہ اور اسکے بھائی اور عیال و اطفال کا کچھ پتا نہین لگتا کچھ عجب نہین کہ وہ کہین مفسدین کے ہاتھ سے مارے گئے ہون

بریلی

بتاریخ ۱۵ ماہ مئی خبر سرکشی مقامات دہلی اور میرٹھ کی اس مقام مین پہونچی اس تاریخ تک مقام ہذا مین کوئی امر مشتبہ نسبت نمک حلالی سپاہ کے وقوع مین نہین آیا تھا اور کئی روز تک بعد وصول خبر مذکورہ بالا کے بھی کوئی علامت فساد کی ظاہر نہ ہوئی پریڈ و دلیل وغیرہ سب حسب دستور سابق ہوتی رہین اور اگرچہ واقعات میرٹھ اور دہلی کے ہر ایک سپاہی کو لین مین معلوم ہو گئے تھے مگر انکے طریق اور رویہ مین کچھ فرق نہ آیا تھا اب اکثر مفرورین مقامات مختلفہ کے اس شہر مین آنے شروع ہوے اور ہر روز بہ کثرت آتے تھے اور اخبارات موحش و خوف دہندہ شہر کرتے تھے انکے بیانات آخر کا تخم عناد کا سپاہیونکے دلونمین بویا ہر چند افسران ہر دو رجمنٹ مقیم مقام ہذا اپنے سپاہیونکو ہر روز فہمایش کرتے تھے مگر اب معلوم ہوا کہ اُنکا کہنا چندان موثر اور متاثر نہ تھا اور سپاہی اُنکی قدر و اعتبار کم کرتے تھے چونکہ فوج بریلی مین حسب تفصیل ذیل ہندوستانی تھی یعنی ۱۸-۱ اور ۶۸ رجمنٹ اور ششم رسالہ آنریبل

اور کربی صاحب باڑی اور گوکہ سیاہ بدکور سے کوئی امر بدوضعی کا ظہور مین نہین آیا تھا تاہم یہ مصلحت قرار پائی کہ سب میم صاحبوں اور بچونکو یہانسے روانہ کردینا چاہیے اور موافق قرارداد کے تاریخ ۲۰ مئی سب بیبیان وبچے روانہ ہوگئے اس عرصہ مین مفسدین شہر ہاے مختلفہ آکر لین مین سازش کرنے لگے پیغامبر مقام دہلی سے بھی آئے اور اقرار انعامات گران بہا کا کیا اور ترغیب اور تحریص سے سپاہ کو ترک کرنے شراکت اور دوستی سرکار پر کرتے تھے مگر خوف انگریزان سپاہ کے دل مین بہت غالب تھا ہرچند متال طغیان ودہر ایک چیز معتبر سمجھتے تھے اور فہمایش اور اقوال افسران پر اعتبار نہ کرتے تھے اور بازار مین تحقیقات اصل حال کی کرتے تھے اور اُن لوگونسے دریافت حال کرتے تھے جنکو کچھ خبر نہ تھی اور گوکہ ابتک کوئی امر سوء ادب اور نافرمانی کا سپاہ سے ظہور مین نہین آیا تھا تاہم سب پر آشکار ہوگیا تھا کہ اُنکے دل مین کچھ تردد لاحق ہے اکثر آدمی سمجھتے تھے کہ مقدمہ بگڑگیا بعضے اپنے دلمین یہ خیال کرتے تھے کہ فساد ہوچکا اور بعضے یہ تصور کرتے تھے کہ اب کچھ اندیشہ نہین اور جو لوگ گمان بد اپنے دل مین رکھتے تھے اُنکو اور لوگ ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ کچھ بھی نہوا الغرض شہر اور فوج مین ہر روز گمانہاے بدترقی پکڑتے جاتے تھے اور صاحبان لشکری اور ملکی ہر ایک تدبیر واسطے حفاظت امن اور انتظام شہر کے کر رہے تھے اور بعضو طی ہر ایک امر کی کرتے تھے کہ اگر اتفاقاً کچھ ضرورت پڑے تو اسوقت فقط جان ہوسکے اور یہ قرار پایا کہ اگر سپاہ حملہ کرے یا فساد برپا کرے تو سب صاحبان بمقام لین رسالہ ہشتم جمع ہوجاوین الغصہ ۲۹ مئی تاریخ تک سب بدستور رہا اور کچھ فساد ظاہر مین نہ آیا مگر اس تاریخ ایک خبر مشتہر ہوئی کہ آج سپاہ فساد کرنے پر آمادہ ہے یہ خبر افسران ذمیرہ کو بھی پہونچی تھی اور ہر ایک منتظر اسوقت کا تھا مگر یہ روز بھی بامن گذر گیا اور سپاہ نے انکار بہت اس خبر کی اطلاع سے کیا اور کہا کہ ہمکو کچھ خبر نہین کہ کسنے یہ خبر وقوع مشتہر کی بعد ازین معلوم ہوا کہ یہ خبر اور لوگون نے مشتہور کی تھی تاکہ بدنظمی ہوجاے اور اُنکو قابو لوٹ اور غارت گری کا ملے اور انگریزون کے بنگلے لوٹنے اور جلانے سے اُنکو فائدہ حاصل ہو اسی روز صوبہ دار نمبر ۶۸ رجمنٹ کا اجٹین صاحب کے پاس آیا اور آبدیدہ ہوکر نسبت اپنے اور اپنی رجمنٹ کے بیان طراز ہوا کہ ہم سب جیسے خیرخواہ اور نمک حلال تھے ویسے ہی ہین اور آپ میم صاحبونکو اور بال بچونکو چھاؤنی مین دوبارہ بھیجدیجیے بتاریخ ۳۰ روز شنبہ کو بھی کوئی امر خلاف دستور

وقوع مین نہین آیا اور ہرچند بروز گذشتہ بھی کچھ نہین ہوا تھا مگر ہر ایک کے دل مین یہ یقین ہو گیا تھا
کہ کچھ امر زشت اور زبون ہونے والا ہے اس روز وقت شام مفرورین ۴۵ رجمنٹ بکثرت اس شہر مین
آئے اور انھون نے اکثر خبرین متوحش چھاؤنی مین مشہور کین انھون نے لوگونکو یہ کہا کہ سپاہ انگریزی
قریب آگئی ہے اور کورد لوگ اپنا بغض نکالتے ہین اور سب کو تباہ کرتے ہوے چلے آتے ہین اس
تبکو سپاہیان رجمنٹی بھی آکر شامل رجمنٹ ہوے انھون نے اور یہ بھی خبرین بیان کین اور جو
اثر ۵۴ رجمنٹ فیروزپور والی کی خبر دن نے کیا تھا انکو انھون نے اور صداقت دی اور انکی تائید کی
ایسی ایسی خبرین متوحش سنکر اس شب تمام سپاہی لین مین آپسمین مشورے مین رہے اور کوئی
اپنے مکان لین مین تمام شب نہ آیا دوسری صبح کو یکشنبہ تھا اور سب صاحب لوگ گرجا گھر مین
گئے آج یہان بڑا انبوہ تھا ہندوستانی افسرون نے اور اور لوگون نے بیان کیا کہ
سب خیریت ہے اور یہ بھی کہا کہ آج سپاہی بہت خوش ہین انتظامات مسٹر ردل سے ہمارے
سپاہ اور حساب تنخواہات سب اچھی طرح طیار ہوے چٹھیات رخصت بھی درست ہوکر صحیح ہو
اور سپاہ نے دغابازی کو اس خوبصورتی سے اپنے دل مین رکھا تھا کہ کچھ بھی علامت اسکی انکے
ظاہر نہوئی تھی مین بوقت ناخت گیارہ گھنٹہ روز ایک توپ سر ہوئی اسکے بعد ہی لین مین
غل و شور مچ گیا اور گولیان مکانات مین سے چلنے لگین اکثر سپاہی لین مین
سے بھاگ کر آئے اور اپنے افسرونکو کہا کہ بھاگ جاؤ اور ہر چند کہ قریب بہت آدمیونکو گولیان
کا کھیل خوب بن گیا تھا مسلح سپاہی دیوانہ وار چارونطرف بھاگتے پھرتے تھے اور جو سامنے
آتا تھا اسکو گولی مارتے تھے ایسی جلدی یہ فساد برپا ہوا کہ ایک رجمنٹ کی خبر دوسری تک نہین پہونچی
تھی کہ انکے بنگلے مین سپاہ مفسد پہونچ گئی تھی اور گولیان آنیر علیحدہ شروع ہو گئی تھین اکثر افسر
جو اس روز جان بہ سلامت لیکر بھاگے تھے خدا ساز اور اتفاق سے بچ گئے تھے لفٹنٹ
مارویل صاحب متعلقہ ۱۸ رجمنٹ کو مفسدین نے گھوڑے سے نیچے اتار دیا اور انکا گھوڑا
لیگئے بعد ازان آنیر بہیری گولیان چلین مگر انکو ایک بھی نہ لگی اور وہ بہ سلامت بھاگ گئے
لفٹنٹ روجر صاحب متعلقہ ۶۸ رجمنٹ کو ایک گروہ مفسدین نرغہ کر لیا اور چاہتے تھے کہ انکا
گھوڑا چھین کر انکو مار ڈالین مگر صاحب موصوف نے اپنے گھوڑے کو پھندایا اور سپاہ کے

[illegible] نارائن اور ایک بھی نہ لگی دو
[illegible] کے بچانے کو بھاگ نکلے اور ہر چند مفسدین مذکورین نے [illegible]
[illegible] کا کام تمام کریں مگر سوائے
[illegible] کے نکلے کو چلین کہ اُنکے پہونچنے سے پیشتر بنگلہ چھوڑ کر چلے گئے
[illegible] اُنکے نصیب نہ ہوا کیونکہ صاحب
[illegible] صاحب اسسٹنٹ وارڈ صاحب مقابلہ [illegible]
[illegible] صاحب اور [illegible]
[illegible] مفسدین کوئی دگر کا فاصلہ تھا اور اُنکو جاکر [illegible]
[illegible] ہو کر
[illegible] ہو گئے تھے اور وہ تینون صاحب اپنے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر
[illegible] ہوئے ہوئے بھاگے ہر چند سپاہ نے اثر پر باڑ گولیون کی ماری
[illegible] قدرت خدا سے ایک گولی بھی کسی کے نہ لگی مادر ایسے ایک اور امر ایسا وقوع مین آیا کہ
[illegible] حافظ حقیقی نمایان اور آشکارا تھی یعنی ساری پریٹ پر اسطرح بچتے ہوئے جب اُنکے
[illegible] دروازہ دار دہوئے تو جتنی توپین موجود تھین سب اُنکے اوپر سر ہوئین اور سب مین گراپ
بھری تھی اور صرف فاصلہ بھی کوئی دو سو گز کا تھا مگر اُسکی شان دیکھیے کہ ایک کو بھی اُن گراپ
[illegible] گولیون سے آسیب نہ پہونچا نسائن ٹکر صاحب سارجنٹ میجر صاحب کی مدد کرنے پر
مارے گئے بریگیڈیر سب پولڈ صاحب کے ایک گولی سینے پر لگی اور صاحب موصوف گھوڑے
[illegible] ہوئے تھے مگر گھوڑے سے جدا نہوئے اور مقام قیام گاہ صاحبان تک پہنچے
اور وہان وارد ہوتے ہی گھوڑے سے زمین پر گر کر جان سپرد ہوئے قریب اُنین صاحب
لوگون کے ملکی و لشکری مقام قرار داد پر پہونچے اور ایک گھنٹہ وہان اُنھون نے
[illegible] نیت قرار کیا کہ اگر کوئی اور صاحب فرار ہو کر جان بہ سلامت بچا ہو تو وہ بھی آکر ملے
[illegible] ہو جائے ہر ایک مکان چھاؤنی کا اب شعلہ ور تھا اور آواز تفنگ و توپ دشمن رسیا
سے ظاہر ہوتا تھا کہ کشت وخون ہو رہا ہے تینون قسم کی سپاہ توپخانہ و سوار و پیادہ
[illegible] متفق ہو گئے تھے پس اسقدر سپاہ کے سامنے جز وہی انگریز موجود دیکھنے [illegible]
بلکہ کچھ ارادہ مقابلہ یا فہمایش بھی دیوانہ پن مین شامل تھا سوا سطلے سب صاحبون
پھیرے اور بجانب کوہ نینی تال روانہ ہوئے کوہ نینی تال یہان سے ۴۰ کوس
[illegible] صاحب لوگ ۴ گھنٹے برابر گرمی و تکان راہ کا کچھ خیال نہ کر کے روان

صرف ایک گھنٹہ ۱۸۵۷ء ستمبر مین مکث کیا تھا تاکہ کچھ رفع تکان گھوڑون کا ہو وے آخر کار بغیر کسی ہنگامہ کے تمام راستے طے کر
امت مقام مقصود پر فائز ہوے ۔

ایک صاحب اسطرح تحریر کرتے ہین کہ صاحب لوگ بالکل ماندہ و پریشان ہو گئے تھے کیونکہ راستے مین تمازت آفتاب بھی بہت تھی اور کھانا بھی کسی کو میسر نہ تھا مگر جب وہ مقام مطلوبہ مین جو زیر کوہ واقع تھا پہونچے اور وہان کپتان رامزی صاحب مسٹر [illegible] انکو ملے اور صاحب نے ان سب کو خوب اچھا کھانا کھلایا اور تجویز سواریونکی کر کے اسی شب : ام نینی تال پہونچا دیا تو کوئی شخص ایسا شکر گذار اور احسان مند خدا ے تعالیٰ کا نہین تھا اور نہوگا جیسے یہ سب صاحب تھے یہان یہ بھی بیان کرنا ضرور ہے کہ رسالۂ ہشتم کے دو افسر ہندوستانی اور ۴۰ سوار اپنی نمک حلالی پر قائم تھے اور انھون نے جب یہ حال فساد کا دیکھا تو اپنا سب اسباب لین مین چھوڑ کر ہمراہ اپنے افسرون کے وہ بھی بھاگ نکلے اور یہ ارادہ مصمم کر لیا کہ جو صاحبون پر گذریگی اُسکے شریک ہم بھی رہینگے اور مفسدین کی شراکت اختیار نہ کرینگے وہ صاحب لوگ جنکا پتا ابتک نہین لگتا خدا جانے انکا کیا حال ہوا مگر اسمین شک نہین کہ قتل اور خونریزی انگریز بریلی مین بہت ہوئی اور اگر زیادہ نہین تو کشت وخون وحرکات زبون موقوف مقامات دہلی و میرٹھ سے کم بھی نہین ہوا دشمن جانی اس مفسدین مین ایک صوبہ دار توپخانہ تھا جسنے [illegible] انگریز پر گولہ انداز افواج کا قرار دیا تھا اور جھنڈا سبز استادہ کر کے حکم لوٹنے اور مسمار کرنے چھاونی کا دیا تھا اور چونکہ اس عرصے مین شب ہو گئی تھی اُسکے رفیقون نے شب کے وقت خوب لوٹا اور بازار آتش زنی تیز کیا یہانتک کہ صبح کو چھاونی مین سوائے انبار خاکستر کے اور کچھ نظر نہین آتا تھا اگر شہر بریلی تباہ و برباد ہوگا تو اگر تباہی اور بربادی کا نشان قائم رہیگا اور یہ یادگار رہیگا کہ اس شہر مین بیرحمی ہاے بے اندازہ بست انگریزون کے وقوع مین آئی تھین اور مرد اور عورت اور بچے انگریزونکے جو گرفتار ہوے تھے سب بیرحمی سے مارے گئے تھے ایک شخص خان بہادر خان پنشن خوار سرکار نے اپنے تئین شاہ دہلی قرار دیا تھا اور اُسنے جو چند ساعت پیشتر امیدوار اس امر کا رہا کرتا تھا کہ صاحبان عالیشان بخوشی وخندہ روئی جو اُسکے ساتھ شامل ہو گئے تھے اُس سے ملاقات کرین حکم قتل انھین صاحبونکا صادر کیا اور اُسکے بے حمیت دیندارون نے تعمیل حکم بجان ودل کیا اور اول اُسکے پنجے مین بلکہ

پنجۂ اجل مین کہنا چاہیے وہی دو صاحب جج اور دو ڈاکٹر صاحب اور دو ڈپٹی مجسٹریٹ گرفتار ہوے جنکے ساتھ وہ ہمیشہ ملاقات کیا کرتا تھا اور اُسنے انعام واسطے اُن صاحبونکے مقرر کیا جو فرار ہو گئے تھے اور ایک ہزار روپیہ واسطے سر صاحب کمشنر کے قرار دیا ــــ

ایک دلیل سپاہیونکی دغابازی صریح کی یہ ہے کہ بمقام بریلی ایک روز پیشتر برپا ہونے فساد ۶۸ رجمنٹ کے سیاہ افسران ہندوستانی نے اپنے اپنے افسران انگریزی سے یہ کہا تھا کہ اپنی اپنی میم صاحبونکو اور بچونکو پہاڑ سے واپس طلب کرلو اور یہ بھی کہا تھا کہ دیکھو سب طرح امن وامان ہے اور اس امر کا قسمیہ عہد کیا تھا کہ اگر کچھ بھی فساد ہوا تو اپنے اپنے افسران وغیرہ کی جان بچانے کو اپنی جان تک سے دریغ نہ کرینگے تاہم تمام روز کچھ سپاہی متصل ایک پل کے خفیہ بیٹھے تھے کہ گھوڑا صاحب کمانڈنگ افسر اُدھر سے نکلیں تو اُنکو قتل کرین اور نیز دو کمپنیان تعینات ہوئی تھین کہ صاحب موصوف کا بنگلہ جاکر گھیر لین اور ایک توپ راہ فتح گڈھ مقرر ہوئی تھی کیونکہ مفسدین نے یہ خیال کیا تھا کہ افسر لوگ براہ مذکور فرار ہونگے ۔۔۔ رجمنٹ کے مس کوٹ کھڑے گارد افسرون پر گویا ان سرکین اور افسران مذکورین ہر چہار طرف روان اور گریزان تھے اور اُس سنتری پہرے والے نے جسنے چند لحظہ پیشتر نواحت گیارہ بجنے کے ایک افسر کو سلامی دی تھی اُسی سنتری نے اُسی افسر کو بعد سر ہونے توپ اطلاعی فساد کے گولی ماری غارت گری اور قبل سیاہ کی عین خواہش معلوم ہوتی تھی اور یہ دو آدمی ہین جنکی ہمنے پرورش کی تھی اور جو رحم دل ہندو اور دلاور سپاہی کہلاتے تھے ۔

اُن غریب میمونکا خیال کرنا چاہیے جو افسران ملکی وعسکری کرانی اور دو میم اور بچے تھے جو بروز اول فساد بریلی سے بھاگ کر اُس روز قتل سے بچ گئے تھے مگر بعد ازان گرفتار ہوکر بادشاہ نوکے روبرو لائے گئے اور قتل ہوے یہ امر بھی یعنی اُن سب کا گرفتار ہوکر آنا اور بحکم شاہ نو قتل ہونا راست اور صحیح ہے ۔

صوبہ دار توپخانہ بریلی نے اپنے تئین سپہ سالار قرار دیا اور بریگیڈیر سب بولڈ صاحب کی گاڑی مین سوار ہوکر باشان وشوکت مع ہمراہیان کثیر پھرا کرتا ہے اور دیگر افسران ہندوستانی بگھی اور گاڑی و دیگر سواریون مین جو صاحب لوگ بمجبوری چھوڑ گئے تھے سوار ہوکر پھرتے ہین سرغنہ مفسدین مقام ہذا نے ہر ایک انگریز وغیرہ کو جو اُسکے ہاتھ لگا پھانسی پر چڑھا دیا اور

باقی ماندہ کی گرفتاری وغیرہ کے واسطے انتظام مقرر کیا ہے یہ شخص سب سے زیادہ [illegible] معلوم ہوا اور امید یہ ہے کہ شخص [illegible] کے بندوبست کر دیا کہ [illegible]

ترجمہ ایک خط کا ہے جو مقام دہلی سے بریلی کو آتا تھا اور راستے میں مقام [illegible] پور گرفتار ہوا آپ صاحب افسران فوج دہلی بنام افسران رجمنٹہائے مقیم بریلی و مراد آباد یہ کہ اگر تم ہماری مدد کو آنے چاہتے ہو تو [illegible] کہ اگر کھانا وہاں کھاؤ تو وہاں آکر کھانا کیونکہ یہاں اگریزوں سے لڑائی شروع ہوگئی [illegible] بفضل الٰہی یہاں فوج بہت جمع ہے مگر تاہم درصورتیکہ ہمکو ایک بڑی [illegible] کے برابر ہوگی اب تمہارا آنا ضرور ہے کہ شاہنشاہ فیض بخش و فیض رسان شاہ [illegible] جلیل خیر خواہوں کو بخشینگے ہم تمہارے انتظار میں ہمہ تن چشم بنکے ہیں اور [illegible] برا اللہ اکبر ست * ہو رہے ہیں ہمارے گوش مشتاق تمہاری [illegible] کی آواز [illegible] منتظر تمہاری راہ پر لگی ہوئی ہیں اب یہ بھی تمکو مناسب ہے کہ [illegible] تصور کرکے چلے آؤ اور ہمارے گھر کو اپنا دولتخانہ تصور کرو فقط۔

صاحبان مفصلۃ الذیل ہنگامہ بریلی میں مقتول ہوے رابرٹ سن صاحب جج ایک صاحب ششن جج ڈاکٹری صاحب اور آر صاحب ڈپٹی کلکٹر اور بیج صاحب پرنسپل مدرسہ اور ڈاکٹر [illegible] مہتمم چلیانہ ان سب صاحبون کو مردمان شہری نے قتل کیا اور انسائن ٹکر صاحب اور [illegible] سرجنٹ ہنری صاحب متعلقہ ۶۸ رجمنٹ کو سپاہ رجمنٹ مذکور نے اور اسپنسر صاحب کو مع [illegible] اور میم اور دو بچونکے اور لارنس صاحب کو مع اُنکے عیال و اطفال اور ڈیوس صاحب اور فیلن صاحب اور بریل صاحب اور رایلون صاحب مع عیال و اطفال کو مسلمانان شہر قیم نے قتل کیا اور ذی کیمپ صاحب ساکن بریلی بھیت اور پرایر صاحب اور سارجنٹ ہارڈی صاحب مع عیال و اطفال اور مارڈی سپاہی گورہ ۲ سارجنٹ شاہی مفرور ہوکر [illegible]

چند صاحب لوگ اسطرح جان بچاکر فرار ہوے کہ سوائے تائید ربانی و افضال سبحانی کسی طرح انکا جان بر ہونا ممکن نہ تھا چنانچہ انمیں سے ایک صاحب کا حال چٹھی مندرجہ ذیل میں ثبت ہے اس سے واضح ہوگا کہ جو جو تکالیف سارجنٹ والڈن صاحب نے اُٹھائیں طاقت بشری سے باہر معلوم احوال مفسدہ بریلی اور فرار ہونا صاحبان کا مقام مذکور سے تمام شہر میں مشہور کیا تھا اور اقوام

پٹھان وگوجر وبنجارہ وکنجر وغیرہ اپنی عادات قدیمہ دزدی وآتش زنی وقتل بیکسان وغریبان پر آمادہ ومستعد ہو گئے تھے پس ایسی حالت مین اگر کوئی شخص بھاگ کر چاہے کہ ان غارتگرون سے جان سلامت لیجائے تو مکان بشری سے باہر تھا مگر ایسا ہی احوال سارجنٹ والڈن صاحب کی چٹھی سے جسکا مضمون نیچے ذیل مین درج ہے واضح ہوتا ہے کہ سارجنٹ صاحب اور سارجنٹ سیٹھل صاحب دونون دلیر وقوی بلکہ سیٹھل صاحب کو تو رستم ثانی کہنا بجا ہے ان دونون نے گھوڑونکے طیار ہونے کا حکم دیا اور طیار بھی کروائے مگر لگام کسی کی بھی نہ تھی مفسد لیکر بھاگ گئے تھے اب ان دونون صاحبون نے تجویز کی کہ کچھ اور شتے بجاے لگام کے گھوڑونکے منھ مین دیکر سوار ہون جب تک یہ تلاش مین ہی تھے کہ گولیان انکے نزدیک آکر پڑنے لگین اور توپین بھی سیدھی ہوئین انکے قدیم دوستون نے یعنی بعضے گولندازون نے یہ کہا کہ اگر یہان سے نہین بھاگتے ہو تو گولہ تمھارے پاس آتا ہے ناچار ہوکر انھون نے ارادہ پیادہ روئی کا کیا اور شمشیر اور طپانچے ساتھ لیکر باین ارادہ روانہ ہوے کہ کوہ بنتی تال پر چلے جاوین کیونکہ انکے عیال واطفال سب وہان تھے اس روز وہ دونون صاحب اسقدر دور نکل گئے کہ فوج مفسد وہان اندیشہ نہ تھا یہان تمام چھاؤنی شعلہ ور ہوئی اور کئی میل تک میدان اس سے روشن ہو گیا تھا اور کئی دیہات اور انبار گاہ جو وہان تھے سب مین آگ لگ گئی تھی اور یہ شعلہ اور غل مفسدین کا شہر بریلی اور بیرونجات مین پھیل گیا تھا اور ان دونون صاحبونکی تنہائی اور بیکسی یہان تک تھی کہ نہ کھانا پاس تھا نہ کچھ پینے کو موجود تھا اور نہ کوئی ایسا رفیق نظر آتا تھا کہ جس سے اعانت چاہین ان خیالات سے ان دونون صاحبونکا دل پراگندہ ہوتا تھا مگر چونکہ شب ماہ تھی اسواسطے یہ دونون صاحب ناچار ناچار آگے قدم زن ہوے اور بدل چاہتے تھے کہ کوئی مفردین مین سے انکو ملجاوے یا کسی کی خبر ملے اور اگر کچھ اور نہین تو پانی تو کہین ملے کہ یکبیک بیقراری عطش سے نجات پاوین انکو ہر چند راہ مین کئی کنوین ملے مگر انکے پاس کوئی شے نہ تھی کہ جسکے ذریعے سے پانی کھینچ کر پیتے بلکہ انکے ملنے سے اور پانی نہ ملنے سے انکی تشنگی اور دوبالا ہوتی تھی ناچار آگے کو قدم زن تھے اور یہ دل مین سوچتے تھے کہ تمام پہاڑی پر پہونچکر سب اندیشونسے بری ہو جاوینگے بلکہ وہان پولیس سرکاری ہے وہ انکی کچھ مدد کریگی آخر کار رفتہ رفتہ وقت صبح دونون صاحب پہاڑی کے قریب وارد ہوے اور اسکے باہر ایک نالہ گندہ پانی کا جاری تھا مگر اسوقت مین وہ بھی غنیمت سمجھکر دونون صاحبون نے اسمین سے خوب پانی

اور انش تشنگی کو منطفی کیا اس عرصے مین چند گاؤن والے اپنی مویشی لیکر باہر آئے تھے انھون نے جو ان دونون صاحبونکو دیکھا تو نہایت خوش ہوے اور ایک آواز دی جسکو سنکر سب گاؤن والے باہر آئے اور ان دونون صاحبونکو گھیر کر کہنے لگے کہ ہتھیار دیدو نہین تو جو کچھ ہتھیار رکھنے کا نتیجہ ہوگا وہ تم دیکھ لوگے دونون صاحبون نے آپسمین صلاح کی اور چونکہ انھون نے یہ بھی دیکھا کہ گاؤن والے اکثر مسلح باسلحہ بیجگانہ تھے انھون نے یہی مصلحت سمجھی کہ دینا مناسب ہے بعد ازین انھون گاؤن والون سے کہا کہ ہم بیشرط تمکو اس شرط پر دیتے ہین کہ تم مین سے چند آدمی ہمراہ ہمارے ہوکر ہمکو دوسرے تھانے تک پہونچا دو یہ امر گاؤن والون نے مان لیا مگر بعد ازلے لینے پستولون کے کہا کہ تلوار بھی دیدو اب ان دونون صاحبون نے یہ سوچا کہ تلوارین بھی جاتی ہین اب بالکل مایوس ہو گئے مگر چونکہ کچھ چارہ نہ تھا والڈن صاحب نے تلوار بھی پھینکدی مگر سیٹھل صاحب نے صرف میان تلوار نمبردار دپہ کے سامنے پھینکدیا اور شمشیر پکڑ کر مثال شیر نر انمین گھس گیا اور پانچ چھ گاؤن والونکو خستہ و مجروح کیا اس عرصے مین والڈن صاحب کے کئی ضرب لگی اور ایک زخم برچھی کا سینے پر ایسا لگا کہ وہ مثال مردہ زمین پر گر گئے اور سیٹھل صاحب بھی کچھ ایسی جرأت اور شجاعت سے کام کر رہے تھے زخمی ہوکر مر گئے ایک لوہانی لٹھ اُنکے مغز پر لگا جسکی ضرب سے وہ جان بر نہوے بعد از اس واقعہ کے گاؤن والونکو نہایت مایوسی ہوئی کیونکہ اُنکے پاس کوئی شے قیمتی نہ تھی اور سوائے ٹوپی اور پگڑی اور بوٹ کے اور کوئی شے اُنکے کار آمد نہ تھی الغرض گاؤن والون نے اُن دونون لاشونکو کھینچ کر اُس نالے کے پاس ڈال دیا جہان ان دونون سپاہیون نے پانی پیا تھا اور جب والڈن صاحب نے جنمین کچھ جان باقی تھی پڑے پڑے یہ سُنا تھا کہ گاؤن والے اُنکو نالے مین ڈالدینگے اُنکے دل مین نہایت فکر ہوا تھا کیونکہ اُنکو شادی نہین آنی تھی مگر ناہم انھون نے کسی حرکت سے علامت بقیہ جان ظاہر نکی اور جب اُنکو کنارے پر ڈالدیا تو انکو اسطرف سے اطمینان ہوا گاؤن والے اُن دونون کو وہان ڈالکر بخوشی تمام واپس گاؤن مین آئے سیاران کتاب ہذا کو کچھ تعجب یہ سنکر ہوا چاہیے کہ سرغنہ اس ہنگامے کے بمثل دیگر ہنگامہ ہا ہمارے ہی اہل پولس تھے اب راقم اُن ہی صاحبون کے تصور پر احوال والڈن صاحب کو چھوڑتا ہے کہ جب وہ کئی گھنٹی کے بعد ہوش مین آئے تو اُنپر کیا گذرتا ہوگا حال اُنکا یہ تھا کہ اُنسے حرکت بلکہ جنبش بھی نہ کی جاتی تھی اور تشنگی و سیلان خون سے جان

ہلاکت کو پہونچی تھی اُنکے ایک زخم نہایت عمیق زانو پر لگا تھا اور اُنکے جسم پر کئی اور زخم لگے ہوئے تھے جنکے درد کے باعث اُنکو اور بھی تکلیف تھی اور تمازت آفتاب بھی بدرجۂ اتم تھی مگر ان سب تکالیف کو گوارا کر کے اور کسی طرح آپکو جمع کر کے لشکر بسیمل صاحب تک بصد دقت اپنے تئین پہونچایا مگر دیکھا وہ بالکل سرد ہو گئے تھے بعد ازین صاحب مذکور سرکتے سرکتے نالہ مذکور تک گئے اُسکی پانی نے اُنکی نہایت تسکین کی اور بوقت شب اُنکو اسقدر قوت حاصل ہوئی کہ وہ اُٹھ کر جنگل مین جو متصل تھا چلے گئے اور دل مین سوچا کہ لقمۂ شیر و گرگ ہونا بہتر ان آدم صورت بہائم سیرت کے پنجے مین پھنسنے سے ہے مگر باوجود اس عہد اور ارادے کے بعد ازین صاحب موصوف کئی بار گرفتار ہوے اور کئی بار اُنکی تلاشی ہوئی اور کپڑے چھین گئے اور چھوٹے بڑے سب اُنکو ہنستے تھے اور طعنہ زنی کرتے تھے ایک شخص کہتا تھا کہ یہانسے چلا جا اور جب وہ تھوڑی دور چلے جاتے تھے تو دوسرا اُنکو پھر بلا لیتا تھا اور جب وہ نزدیک آتے تھے تو اُنکو دیکھکر ہنس دیتا تھا اور لڑکے اُنکو پتھر مارتے تھے اور برا کہتے تھے کوئی اُنکو پانی تک بھی نہین دیتا تھا اور لاکھ لجاجت اور سماجت اُنکی اُن بیرحمونکو برسر رحم نہین لاتی تھی وہ شخص جسنے اس مصیبت کا سفر کیا ہوگا کہ ماہ جون گرم ریگ پر چلا ہوا اور اُسکا سر برہنہ ہو اور ۲۴ یا ۲۸ گھنٹے تک اس شدت گرما مین اور ایسی تکالیف مین اُسکو پانی بھی نہ ملا ہوگا وہ سارجنٹ والڈن صاحب کے حال پر اختلال پر خیال کر سکتا ہے سوا اسکے سارجنٹ صاحب موصوف کئی مرتبہ بسبب خون زخم سے کم زور ہو کر گر گر پڑتے تھے اور جان سے ہاتھ دھوتے تھے ایک مرتبہ برکیلی صاحب کا ہاتھی مقام ہلدوانی سے واپس آتے ہوئے اُنکو ملا اور اُنھون نے مہاوت سے کہا کہ سوار کر واکر اُنکو لیجاوے مگر اس کمبخت نے بھی نہ مانا اور صاحب کو اُسی حال مین چھوڑ کر آپ اپنی راہ لی اس عرصے مین بمقام نینی تال خبر پہونچی کہ چند صاحب مجروح راستے پر پڑے ہین ایک ہاتھی وہان سے روانہ ہوا اور اُسنے والڈن صاحب کو سوار کر کے بمقام ہلدوانی پہونچا دیا اس مقام پر اُنکو کچھ کھانا ملا اور اس خیال سے کہ اب بمقام نینی تال پہونچکر میم سے ملاقات ہوگی اور وہ ہر طرح خبر گیری کرینگی سارجنٹ صاحب کو ایسی تقویت ہوئی کہ گویا آب رفتہ پھر پھر آیا بمقام ہلدوانی سے صاحب موصوف ایک چارپائی پر لیٹ کر بمقام نینی تال آ[illegible] صاحب اب اُنکو بہت آرام ہے۔

الہ آباد

۶ تاریخ ۶ - ماہ جون مقام الہ آباد مین مفسدہ برپا ہوا چند روز قبل از روز قیامت ساکنین الہ آباد کیا انگریز کیا ہندوستانی کے دلونمین نہایت خوف پیدا ہوا تھا اور اکثر انگریز اور میم لوگ قلعے مین جاکر پناہ گیر ہوے تھے گو چند روز بعد اُسکے وہ سب پھر قلعے سے باہر آکر اپنے اپنے مکانون مین جا گزین ہو گئے تھے ایک روز قبل از برپا ہونے فساد کے یعنی تاریخ ۵ - ماہ مذکور بنارس سے خبر اس مضمون کی آئی تھی کہ ہندوستانی سپاہ مقیم مقام مذکور نے فساد برپا کیا تھا مگر توپخانہ گورہ نے متفق مین سے ایک کو مار ڈالا تھا ایسی ایسی خبرین جو بنارس اور دیگر مقامات سے آئی تھین اُنسے جنگ پیدا ان الہ آباد کو اس امر کا خیال ہو گیا تھا کہ کچھ تدابیر واسطے حفاظت جان کے بہت ضرور ہے مگر انکو ہرگز یہ گمان نہ تھا کہ ۶ رجمنٹ فساد کریگی کیونکہ چند روز پیشتر رجمنٹ مذکور نے خود درخواست کی تھی کہ ہمکو بمقابلہ مفسدین دہلی روانہ کردو اور انکو یہ بھی خیال تھا کہ در حالت قبل وقسم کے جو پریٹ پر رجمنٹ مذکور نے کیے تھے وہ کبھی مصدر ایسے حرکات ناشایستہ و بیحیائی کے نہونگے اور اسی خیال سے انکو یہ توقع تھی کہ اگر سپاہ مفسد بنارس یا اور کسی مقام کی آئیر حملہ آور ہوگی تو یہ رجمنٹ انکی محافظ جان رہیگی اور اسی سبب سے پہرہ جنگی رجمنٹ مذکور کے جا بجا گرد اس شہر کے قائم کیے گئے تھے -

ایک صاحب شروع مفسدے کا حال اسطور پر بیان کرتے ہین کہ الہ آباد مین ایک دستہ سپاہ جسمین پیدل اور توپخانہ تھا واسطے حفاظت راج گھاٹ کے تعینات کیا گیا تھا انکی افسری مین ایک صاحب تھے اور انکو سامان جنگ بھی دیا گیا تھا اور دو توپین اُنکے ساتھ دی گئین تھین مشہور یہ ہے کہ ان ہی احسان فراموش حرامزادون نے اول فساد شروع کیا تھا اور بہانہ فساد کا یہ ہوا تھا کہ افسر سپاہ مذکور کو حکم ہوا کہ توپ اور سامان جنگی سب قلعے مین بھیجدو اور حسب الحکم صاحب افسر ممدوح نے سپاہ کو تعمیل حکم کا حکم دیا مگر انھون نے نافرمانی حکم مذکور کے یہ ظاہر کیا کہ ہمارا ارادہ توپ اور سامان کے پریٹ پر لیجانے کا ہے اور وہان اور سپاہ سے ملکر اپنے فائدے کے کام مین ہم اُسکو صرف کرینگے اور یہ کہکر اپنے مقام سے کوچ کرکے الوپی باغ مین آئے جہان رسالہ سواران متعین تھا کپتان الگزنڈر صاحب نے جب شور و غل آمد سپاہ مفسد کا سُنا انھون نے اطلاع فساد کی دی اور

رسالے کو طیار ہونے کا حکم دیا سواران رسالہ نے اُنکے حکم کی تعمیل کی یعنی وردی وغیرہ پہن کر ہتھیار باندھے اور سوار ہو کر جب صاحب مروح نے انکو حکم سیر کرنے اسلحہ آتش بار کا کیا تو انھون نے اپنے طپانچے سب بادہوا ہی چھوڑ دیے تاکہ کسی کو سپاہ مفسدین سے نہ لگے اور جب سپاہ مذکور قریب رسالے کے پہونچی تو کچھ اشارات آپسمین ہو گئے اور رسالہ بھی جا کر بیچ امر قبیح قتل وغیرہ کے اُنکے شامل ہو گیا سپاہ مفسد نے امتحان رفاقت رسالے کے واسطے سواروں کو بھی کہا کہ تم اپنے افسر کو خود قتل کرو اور انھون نے ایسا ہی کیا اور اس مقام پر اور اسطرح کپتان الگزینڈر صاحب کو جو افسرون مین نہایت لیق اور شجاع تھے قتل کیا بعد از قتل کرنے کپتان صاحب کے مفسدین نے اور دو صاحبون کو جنکو وہ گھاٹ سے دست و پا بستہ ساتھ لائے تھے اسی مقام پر قتل کیا اور اسطرح سب متفق ہو کر بجانب لین رجمنٹ روانہ ہوے راہ مین جو کوئی ملتا تھا خواہ انگریز یا ہندوستانی اُسکو قتل کرتے چلتے تھے اور جب وہ میدان پریٹ پر پہونچے تو بیوگل بجا اب ٹھیک نو گھنٹے شب کے بجے تھے اور ہم ایک باغ مین جو متصل میرے مکان کے تھا گنجفہ کھیل رہے تھے کہ اس عرصے مین ایک سوار اردلی جیٹر صاحب کمشنر نے آکر خبر اس بلوے کی دی تمام سپاہ جو پیرے وغیرہ پر چھاؤنی اور دیگر مقامات پر تعینات تھی سب آکر میدان پریٹ پر جمع ہوئی اگر افسرون مین سے کوئی تو مس کوٹ مین تھا اور کوئی اپنے مکان مین اور انمین سے کسی کو شبہہ بھی اس امر کا نہ تھا کہ انکی سپاہ موجودہ الہ آباد کس طرح کا فساد کریگی اس عرصے مین جب آواز بیوگل کی ہوئی تو سب اپنی اپنی سپاہ کی لین کی طرف اس خیال سے بھاگے کہ انکی افسری مین دشمنونکا مقابلہ کرین اور اس جلدی اور زودی سے گئے کہ کوئی تو وردی پہنے ہوے گیا اور کوئی اپنی پوشاک روزمرہ ہی مین روانہ ہوا ان افسرونکو اس حالت مین دیکھکر سپاہ بہت خوش ہوئی اپنی گویا انکا مددگار آیا اور ایک مرتبہ ایسی مارگولیونکی ماری کہ جتنے صاحب لوگ وہان موجود تھے سب کے سب جان سپرد ہوے اسی عرصے مین کپتان برچ صاحب آئیمن قلعہ اور کپتان اینس صاحب مشلتہ بارک ماسٹری جو دونون ایک مکان مین رہتے تھے شور و غل اور آواز بیوگل سنکر باہر مکان کے آئے اور سپاہ پہرہ

والی ہے جو انکے مکان کے روبرو تھا دریافت کیا کہ یہ شور و غوغا کیا ہے سپاہیون نے اپنی لاعلمی بیان کی یہ سنکر دونون صاحبونکے دل مین خیال آیا کہ شاید کوئی دشمن آگیا اور بہتر ہے کہ محافظت خزانہ کیجاوے یہ خیال کرکے سپاہ پہرہ والی سے کہا کہ دو سپاہی ہمارے ساتھ تا کچہری کلکٹری کہ وہان خزانہ ہے چلو سپاہی راضی ہوے اور انکے ساتھ چلے جب قریب خزانے کے پہونچے تو انھون نے چاہا کہ دونون صاحبونکو قتل کرین مگر ایک ملازم صاحبان ممدوحین سے جو ہمراہ تھا دونون صاحبونکو خبر کردی اور انھون نے اپنے گھوڑے الٹے پھیرے درباب ان دونون صاحبان کے ایک روایت تو یہ ہے کہ ان دونون نے ارادہ جانے قلعہ کا براہ باغ فتح پور کیا تھا مگر جب راستے مین شہر والون نے انکو گھیرا تو وہ کیا نب بابا کو روانہ ہوے اور بعضے یہ کہتے ہین کہ انھون نے ایک کشتی پکڑلی تھی اور ایک صاحب تو اسپر سوار ہو گئے تھے اور دوسرے سوار ہونے کو تھے کہ سپاہ نے گولیون سے ان دونونکا کام تمام کیا القصہ بعد ازین مفسدین نے ایک شور برپا کیا اور خوب غل مچاکر رام چندر جی کی جے بولے اور چند آدمیون کے بجانب جیلخانہ روانہ ہوے وہان انھون نے ڈھائی ہزار قیدی کو جو نامی اور مشہور تھے بلکہ رذیل خلائق انکو کہنا چاہیے رہا کیا انکی رہائی نے تمام ساکنین الہ آباد کو متوحش اور پریشان کیا اور انکی زنجیرونکی آواز کئی گھنٹے تک شہر مین آتی تھی تمام قیدی متفق ہوکر بجانب مساکن صاحبان روانہ ہوے اور تمام بنگلونکو جلادیا اول انھون نے اور سپاہ مفسد نے بنگلہ اجیٹن صاحب ۶ رجمنٹ کو متصل اور قریب ترلین چھاؤنی کے تھا جلایا بعد ازان برل صاحب کی کوٹھی مین آگ لگائی اور جلاتے جلاتے تا بہ ڈاکخانہ پہونچے اور بیل صاحب کے بنگلے کو اور کپتان برج صاحب کی کوٹھی کو جو نہایت آراستہ تھی اور السیلی ہوس کو اور بنگلہ ہاے میجر ہوریہوس صاحب اور میم ہملٹن صاحب اور بامر صاحب کو جلاکر خاک سیاہ کردیا بعد ازان جلاتے بنگلہ ہاے صاحبان اور لوٹ لیتے اسباب کے قیدی گرد نواح مین پھیل گئے بعضے تو اپنے گھرونکی طرف بھاگ گئے اور کچھ سپاہ مفسد نے اسباب مغرورہ کی باربرداری کے واسطے گرفتار کیے اور اکثرون نے غارت کرنا اسباب رعیت کا شروع کیا دوسرے روز یعنی بروز یکشنبہ تاریخ ۷ ماہ مذکور سب سپاہ میدان پریڈ پر جمع ہوئی اور سب کی یہ صلاح قرار پائی کہ اس خزانہ کو جو تعداد مین تیس لاکھ روپیہ تھا آپسمین تقسیم کرلین گو یہ امر قرارداد سابق سے خلاف تھا کیونکہ

یہ مشورہ ہوا تھا کہ سب خزانہ لیکر رہ بروے شاہ دہلی کے رکھینگے اور خود بجا آوری احکام شاہ مین مصروف رہینگے مگر ملکہ نے سب صلاح پھیر دی اور جتنے مشورے تھے سب پر ملکہ غالب آئی اور قریب نو بجے دن گھنٹے بعد دوپہر صندوق خزانے کے کھلے اور کسی سپاہی نے تین توڑے اور کسی نے چار توڑے روپیے کے اٹھائے فی توڑا ہزار روپیے کا تھا جب وہ سب اٹھا چکے اور زیادہ اٹھانے کی طاقت کسی مین نہ رہی تب انھون نے قیدیون اور بدمعاشان شہر کو حکم دیا کہ باقی ماندہ روپیہ وہ آپس مین تقسیم کرلین فوراً بعد اس واقعہ کے ایک مسلمان جہادی نے جسکا نام ابتک بخوبی صحت کو نہین پہونچا مگر نامزد یہ مولوی صاحب تھا جھنڈا سرکشی بخلاف سرکار انگریزی قائم کرکے اکثر بدمعاشونکو جمع کیا مشہور یہ ہے کہ یہ شخص کوئی موئی مکتب مین پڑھاتا تھا لیکن جب ان احسان فراموش محسن کش شیا نے بلوہ عام کیا اور سیاہ گورہ انکی سرکوبی کو موجود نہ تھی تو اسنے بھی بخلاف سرکار اید پا کمر سرکشی اٹھایا تھا اسکی حکومت اگرچہ چند روزہ تھی مگر یہ دو امر ظاہر تھے ایک تو یہ کہ اتفاق مسلمانون مین جیسا کہ مشہور ہے بہت ہے اور دوسرے یہ کہ مسلمان انگریزون کو کلیتہً ناپسند کرتے ہین کیونکہ جسوقت مسلمانون نے سنا کہ ایک مولوی کھڑا ہوا ہے صد ہا ہر روز آکر جمع ہوتے تھے اور غرض سبکی یہ تھی کہ گورہ لوگ یعنی انگریزونکو بیخ بن سے نیست و نابود کرین۔ مولوی مذکور کا اجلاس اس باغ مین ہوا کرتا تھا جو جانب گوشہ جنوبی و مغربی چھاؤنی کے واقع ہے اور مشہور بنام سلطان خسرو کا باغ ہے اس باغ مین اسنے اپنی ایک ہفتے کی خیالی حکومت کو کیا اور اکثر وعظ اور نمازین اوقات بسر کرتا تھا اور اکثر بہ آواز بلند یہ کہتا تھا کہ اے مجاہدین قلعہ پر چلو کہ فرنگی اب نابود ہین اور قرآن سے فال نیک و اعلان اس امر کا نکلتا ہے اور کئی مرتبہ اسکی ہدایت سے مسلمان جو اسکے پیرو تھے صف بستہ بجانب قلعہ آتے تھے مگر توپونکو دیکھکر جو فصیل قلعہ پر چڑھی تھین واپس آتے تھے اور راہ مین رعیت کی کم بختی لاتے تھے اسی طرح کئی مرتبہ وہ قلعے پر آئے مگر ہر بار ہو کر واپس گئے اور کبھی گولے کے نزدیک نہ آئے دور ہی سے توپونکو دیکھکر ہٹ جاتے تھے بتاریخ ۱۴ صاحبان قلعہ نے کچھ سیاہ بیکھ بسر کردگی ایک افسر انگریز کے واسطے سزادہی مفسدین کے باہر قلعہ کے بھیجی مگر چونکہ گروہ مولوی بہ کثرت تھا اور اسی سبب سے سیاہ مذکور کے قابو کا موقع نہ تھا وہ قلعے مین واپس چلی گئی اس ہٹ جانے نے مولوی اور اسکے رفیقونکا اور بھی دل بڑھایا اور مولوی اب کہتا تھا کہ خدا نے میری دعا قبول کی اور دیکھو یہ مدد ایزدی اب انگریزونکو نکال دیتے ہین اور

سوائے اسکے جب انھون نے دیکھا کہ جو گولہ قلعہ سے آیا اُسنے کسی کا نقصان نہ کیا اور نہ کوئی اُس سے مارا گیا تو انھون نے یہ خیال کیا کہ مولوی صاحب نے اپنی قوت سحر سے انگریزون کو بیکار کر دیا ہے مگر یہ خیالات اُنکے جلدی ختم ہو گئے کیونکہ تاریخ ۱۶ ماہ مذکور ایک گروہ کثیر پیادگان سیکھ کا بجانب دریاباد جہان مفسدین میوانی قیام پذیر تھے روانہ ہوا اور اُسی جانب کو ایک گروہ سیاہ گورکھا بسواری جہاز دخانی براہ دریاے جمن روانہ کیا گیا اور ان دونون فوجون نے وہان جاکر خوب قتل عام کیا اور مسلمانون کو اچھی طرح نصیحت دی مفسدین کو شکست فاش نصیب ہوئی اور اسی شب مولوی صاحب مع اپنی کتاب کے فرار ہو گئے اسطرح چند روزہ حکومت مولوی صاحب کی ختم ہوئی ایسا خبیث شخص کبھی دنیا کے پردے پر دوسرا پیدا نہین ہوا ہوگا اور اس شخص کے سبب سے ساکنین آلہ آباد کے نام پر داغ لگا۔

اسی مولوی صاحب نے دو اشتہار بنام شاہ اودھ آلہ آباد اور دیگر مقامات قرب و جوار مین مشتہر کیے تھے اور وہ دونون ایک صاحب کی توجہ سے راقم کو دستیاب ہوے چنانچہ اُنکی نقل بھی ذیل مین واسطے آگہی ناظرین کتاب مذکور درج ہوتی ہے

اشتہار اول منظوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا نعت رسول اکرم ۔۔۔ یہ رسالہ ہے جہاد یہ کہ لکھتا ہے قلم

واسطے دین کے لڑنا نہ پئے طمع بلاد ۔۔۔ اہل اسلام اسے شرع مین کہتے ہین جہاد

ہے یہ قرآن و احادیث مین خوبی جہاد ۔۔۔ ہم بیان کرتے ہین تھوڑا سا اسے کر لو یاد

فرض ہے ہر مسلمان پہ جہاد کفار ۔۔۔ اُسکا سامان کرو جلد اگر ہو دیندار

جسکے پیرون پہ پڑی گرد صف جنگ جہاد ۔۔۔ وہ جہنم سے بچا نار سے وہ ہے آزاد

جو مسلمان رہ حق مین لڑا لحظہ بھر ۔۔۔ روضہ خلد برین ہو گیا واجب اُسپر

اے برادر تو حدیث نبوی کو سن لے ۔۔۔ باغ فردوس ہے تلوارون کے سائے کے تلے

دل سے اس راہ مین پیسا کوئی دیوے گا اگر ۔۔۔ نجات سو اُسکو خدا دیوے گا روز محشر

زر بھی گر خرچ کیا اور لگائی تلوار ۔۔۔ پھر تو دیوے گا خدا اُسکی عوض سات ہزار

جو کہ مال اپنے سے غازی کو بنا دے اسباب ۔۔۔ اُسکو بھی مثل مجاہد کے خدا دیگا ثواب

جو نہ خود جاوے لڑائی مین نہ خرچے کچھ مال
اُسپہ ڈالیگا خدا پیشتر از مرگ وبال

جو رہ حق مین ہوے کشتے نہین مرتے ہین
بلکہ وہ جیتے ہین جنت مین خوشی کرتے ہین

مدت العمر کے مُتے ہین گنہ اللہ شہدا
کیون نہو جنگ مین کٹواتے ہین سر بہر خدا

فتنۂ قبر و غم صور و قیام محشر
ایسے صدمو نسے شہیدونکو نہین ہی کچھ ڈر

حق تعالی کو مجاہدہ بہت بھاتے ہین
مثل دیوار جو صف باندھ کے جم جاتے ہین

اے مسلمانو سُنی تمنے جو خوبی جہاد
چلو اب رن کی طرف مت کرو گھر بار کو یاد

مال و اولاد کی اور گھر کی محبت چھوڑو
راہ مولی مین خوشی ہو سکے تنتا بی دوڑو

گر پھرے جیتے تو گھر بار مین پھر آؤ گے
اور گئے مارے تو جنت کو چلے جاؤ گے

دین اسلام بہت سُست ہوا جاتا ہے
غلبۂ کفر سے اسلام مٹا جاتا ہے

پیشوا لوگ اسی طرح جو کرتے نہ جہاد
ہند پھر کس طرح اسلام سے ہوتا آباد

زور شمشیر سے عالب رہا اسلام مدام
سُستی اگلے جو کبھی کرتے تو ہوتا گمنام

کب تلک گھر مین پڑے جونیان چبھاؤ گے
اپنی سُستی کا جز افسوس نہ پھل پاؤ گے

ابتو غیرت کرو نامردی کو چھوڑو یارو
لو چل چل کے امام اپنے سے کافر مارو

بارہ سو برس کے بعد آئی یہ دولت آگے
حیف اس دولت بیدار سے مومن بھاگے

تھے مسلمان پریشان بغیر از اسباب
شکر سب تو نے دیا اے میرے رب الارباب

یعنی اسباب لڑائی کا جو کچھ تھا درکار
سب دیا تو نے ہمین اور کیا پھر سردار

بات ہم کام کی کہتے ہین سنو اے یارو
وقت آیا ہے کہ تلوار کو بڑھ بڑھ مارو

تمام شد

اشتہار ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی المجد والکرم والصلوٰۃ علی نبیہ الاکرم صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ابی لوار الہم وجمیع نبینی الدین والشرع الاعظم - بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح رفع حجت بزور قیامت وتبلیغ احکام شریعت کہ طریقۂ سنت ہے خادم الطبہ واحقر الفقرا امیدوار رحمت رب الغنی محمد لیاقت علی آلہ آبادی

چند باتین ضروری فرمان واجب الاذعان اعنی قرآن مجید و فرقان حمید اور ارشاد فیض بنیاد برگزیدۂ
لم یزلی حضرت نبوی صلعم سے بخوبی ثابت و متحقق کر کے مسلمانان باایمان کو سناتا ہے کہ جو بدعا
ظلم و فساد ساری سلطنت ہندوستان مین خصوص ضلع آلہ آباد مین کفرۂ فجرۂ نصارا کا علی العموم
اوپر ہر ایک مومنین متبع اسلام کرام کے از قبیل غارتگری و آتش زدگی و قتل و پھانسی و کندہ بندگی
مکان و چھاپہ زنی و خونریزی علما و مشائخان و احراق کلام اللہ احمد و احادیث و کتب فقہ وغیرہ
ہو رہا ہے اظہر من الشمس ہے اس صورت مین ہر ایک مومنین مخلصین کو لازم ہے کہ مستعد جہاد
ہو جاوین بموجب ارشاد فیض بنیاد آنحضرت صلعم کے کل نبی حرفۃ و حرفتی الجہاد و اسطے ہر نبی
کے پیشہ ایک مقرر رہا ہے اور پیشہ میرا جہاد ہے فائدہ بیشک جسنے کہ پیشہ اپنا چھوڑ دیا وہ ذلیل و خوار
اور فقرہ فاقہ مین گرفتار ہوا فقط اب بموجب ان الجنۃ تحت ظلال السیوف فائدہ اخروی
اٹھاوین اور درجۂ شہادت کا جسمین زندگی ہمیشہ کی ہے اور نعمائے جنت اور ازواج حوران بہشت
پاوین اور کسی طرح کا شک و خطرۂ بدل مین نہ لاوین اور جان و مال سے اور تکثیر سواد
و رائے صائب و ہتھیار وغیرہ سے جہان تک ممکن ہو شرکت بجا لاوین ایسا نہ کرین کہ اوقات
سعید و آوان حمید مین شرکت سے محروم رہین اور پچھتاوین اور جو شخص کہ اس مقدمہ مین
پیشوائی کرے اسی کو اپنا امام سمجھ کر بموجب الجہاد واجب علیکم مع کل امیر برا کان
او فاجر کے تابعداری کرین کیونکہ قرآن مجید و فرقان حمید فضائل جہاد سے بھرا ہوا ہے
کہ سورۂ توبہ مین جابجا ارشاد ہے اور احباب سے امید ہے کہ انتظار نامہ و پیام نام
بنام جداگانہ نہ کرین صرف اس اعلان کو کافی و شافی سمجھ کر ہر صاحب اپنے ملاقاتی و احباب
ارشاد کردین اور جہاد مین بڑا سامان یہ ہے کہ بندے توکل بخدا کرین اور امداد جانب خالق
کون و مکان سے ہو سو امداد غیبی صریح ظاہر و باہر کہ مسلمانان ہندوستان کے بہ سبب بے
استطاعتی زر و عدم موجودگی گولہ و بارود و توپ و لشکر مجبور و ناتوان ہو رہے تھے
سو اس خالق احد اللہ الصمد نے دین احمد صلعم کو جیسا کہ باطنا قوی و توانا کیا ہے ویسا ہی ظاہر
ہے سب سامان واسطے تسکین خاطر فاتر تم ضعفا مسکینان اور امداد دین متین کے انھین
بیکار نارا بد اطوار سے بلا سبب و کوشش ہم لوگون کے دلا دیا چنانچہ لشکر سوار و پیادہ

وتوپ وگولہ بارود وزر کثیر خصوصاً قطعۂ شقۂ عطیۂ حضرت فرمان روائے کشور ہند ظل سبحانی خلیفۂ آرامی
بادشاہ دہلی خلد اللہ ملکہٗ وسلطنتہٗ وغیرہا امداد عساکر دانواب میگزین جناب برجیس قدر دام اللہ حشمتہم
والی لکھنؤ سے اور ہمراہی تمام راجگان قلمرو لکھنؤ وراجگان قرب وجوار آلہ آباد وغیرہ اور اخلاق واتحاد
سارے ہندوستان میں باوصف ہونے اختلاف اقوام ومذاہب کے سو یہ سب دلائل کامل و
براہین مدلل کر بندی اوپر اندفاع اس قوم نصارا طاغی باغی کے ہے مناسب ہے کہ جو بھائی مسلمان
اس خبر فرحت اثر کو سنے وہ فوراً مستعد ہو کر کمر ہمت جہاد باندھیں اور تا شہر آلہ آباد تشریف لاویں
اور قلعہ بند کفار نابکار کو قلع قمع کر کے بزور تیغ بیدریغ اپنی کے خاک میں ملاویں اور باقی ماندوں کو
اس ملک سے بھگاویں پھر اطمینان حکومت عدالت اسلام فرماویں اب بہ سبب خوف طوالت کے
تمام کر کے چند آیات طیبات ذیل عبارت مرقومۂ بالا مع ترجمۂ ہندی درج ہے ۔

قال اللہ تبارک وتعالیٰ فی سورۃ التوبۃ الذین اٰمنوا وہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ باموالہم وانفسہم
فرمایا خدائے پاک وبرتر نے سورۂ توبہ میں جو لوگ لائے اور گھر چھوڑ آئے اور لڑے اللہ کی راہ میں لیئے مال اور جان
اعظم درجۃ عند اللہ واولئک ہم الفائزون یبشرہم ربہم برحمۃ منہ ورضوان وجنات لہم فیہا نعیم مقیم
سے انکو بڑا درجہ ہے اللہ کے پاس اور وہ پہنچتے ہیں مراد کو خوشخبری دیتا ہے انکو پروردگار اپنی رحمت اور رضامندی کی اور باغوں کی
خالدین فیہا ابدا ان اللہ عندہٗ اجر عظیم یا ایہا الذین اٰمنوا لا تتخذوا اٰباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا
جنمیں انکو آرام ہے ہمیشہ کا رہا کریں انمیں مدام اللہ کے پاس ثواب ہے اے ایمان والو نہ پکڑو اپنے باپوں کو اور بھائیوں کو رفیق اگر وہ عزیز رکھیں
الکفر علی الایمان ومن یتولہم منکم فاولئک ہم الظالمون قل ان کان اٰباءکم واخوانکم وازواجکم
کفر ایمان سے اور جو تم میں انکی رفاقت کرے سو وہی لوگ ہیں گنہگار تو کہہ اگر ہیں تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں
وعشیرتکم واموال اقترفتموہا وتجارۃ تخشون کسادہا ومساکن ترضونہا احب الیکم من اللہ ورسولہ
اور برادری اور مال جو کماتے ہو اور سوداگری جسکے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور حویلیاں جو پسند رکھتے ہو تمکو عزیز زیادہ اللہ سے
وجہاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یہدی القوم الفاسقین یا ایہا الذین اٰمنوا مالکم
اور رسول سے تو راہ دیکھو جبتک بھیجے اللہ حکم اپنا اور اللہ راہ نہیں دیتا نافرمان لوگوں کو اے ایمان والو کیا ہوا ہے تمکو
اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض ارضیتم بالحیوٰۃ الدنیا من الاٰخرۃ فما متاع الحیوٰۃ الدنیا
جب کہا جاتا ہے کوچ کرو اللہ کی راہ میں گر پڑتے ہو طرف زمین کی کیا راضی ہو گئے تم دنیا کی زندگی پر آخرت کو چھوڑ کر سو کچھ نہیں دنیا کا نفع

فی الآخرۃ الا قلیل الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما ویستبدل قوما غیرکم ولا تضروہ شیئا واللہ علی
آخرت کے حساب مین مگر تھوڑا اگر نہ نکلوگے دگا تمکو دکھ کی مارا اور بدل لاویگا اور لوگ تمھارے سوا اور کچھ نہ بگاڑوگے اسکا اور اللہ
کل شیٔ قدیر انفروا خفافا وثقالا وجاہدوا باموالکم وانفسکم فی سبیل اللہ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون
سب چیز قادر ہے نکلو ہلکے اور بوجھل اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے مال سے اور جان سے یہ بہتر ہے تمھارے حق مین اگر تمکو سمجھ ہے
قال اللہ تعالیٰ وتبارک فی سورۃ الصف ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانہم
فرمایا خدا برتر اور پاک نے سورۂ صف مین اللہ چاہتا ہے انکو جو لڑتے ہین اسکی راہ مین قطار باندھکر جیسے
بنیان مرصوص یا ایہا الذین آمنوا ہل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تومنون باللہ
دیوار ہین سیسہ پلائی اے ایمان والو بتاؤن تمکو ایک سوداگری کہ بچادے تمکو دکھ کی مار سے ایمان لاؤ اللہ پر
ورسولہ وتجاہدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم
اور اسکے رسول پر اور لڑو اللہ کی راہ مین اپنے مال سے اور جان سے یہ بہتر ہے تمھارے حق مین اگر سمجھ رکھتے ہو بخشے
ذنوبکم ویدخلکم جنت تجری من تحتہا الانہار ومساکن طیبۃ فی جنات عدن
تمھارے گناہ اور داخل کرے تمکو باغون مین جنکے نیچے نہرین بہتی اور عمدہ گھرونمین ہمیشگی کے باغون مین
ذلک الفوز العظیم واخری تحبونہا نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المومنین
یہ ہے مراد ملنے کی اور دوسری جزا کہ جسکو تم بہتر جانتے ہو مدد اللہ کی طرف سے اور فتح شتاب اور خوشی سنا ایمان والونکو

ایک وقائع نگار احوال اس مقام آلہ آباد کا اسطرح تحریر کرتے ہین کہ مقام آلہ آباد
چندرے تک نہایت اندیشہ فساد کا جاری رہا ساکنین عیسائی مقام ہذا کو اندیشہ تھا
کہ باشندگان شہر بلوہ پردازی کرینگے مگر افسران ارجمٹ کو اپنی سپاہ کی طرف سے بالکل
اطمینان تھا بتاریخ نہم ماہ جون ایک حکم بریگیڈیر صاحب مقیم کانپور کا آیا کہ قلعہ پر سپاہ گورہ
تعینات کرنی چاہیے اور جی المقدر مقابلہ مفسدین کا بہت ضرور ہے وہ صاحب لوگ
جو فوج سے علاقہ نہین رکھتے تھے انکو بھی ہتھیار دیے گئے اور انکے گروہ ملیشیا کہلاتے
تھے اور انکو بھی حکم ہوا کہ قلعے مین جاکر تحت حکم صاحب کمانڈنگ کے کاربردار ہون
اس مقام مین قریب تیس انویلڈ سپاہی یعنی جنگ گاہ مین کسیطرح معذور ہوگئے تھے
موجود تھے اور کچھ کمسٹریٹ اور میگزین کے سپاہی تھے غرضکہ قریب سو جو ان کے تھے

اور دروازے قلعے کے سپاہ ۶ رجمنٹ اور چار سو سکھونکے پہرے مین تھے بتاریخ ۵ ماہ جون خبر قتل اور ہنگامہ پردازی مقام بنارس کی بیان آئی اور بتاریخ ۶ ماہ مذکور قریب نو ساعت و گھنٹہ شب بیوگل باطلاعی بجا اور آواز توپون کے چلنے کی اُس جانب سے جدھر دو توپین زیر حکم کپتان ہارڈ صاحب بہمراہی دس کمپنی ہاے ۶ رجمنٹ واسطے حفاظت پل گنگا براہ بنارس کے مرسل ہوے تھے گوش زد ہوئی اور اس کثرت سے آواز آتی تھی کہ قلعہ والونکو یقین ہوا کہ رجمنٹ مذکور نمک حلال ہے اور بخلاف مفسدین بنارس کے گولہ رانی کر رہی ہے مگر عرصہ قلیل کے بعد کپتان ہارڈ صاحب نے قلعے مین آکر جب بیان کیا کہ رجمنٹ مذکور بگڑ گئی اور سپاہ نے اُنکے حکم کو کچھ نہ مانا اور توپونکو اپنے قبضے مین کر لیا تو معاملہ راست راست معلوم ہوا جب بیوگل اطلاعی بجا تھا تو سب افسر مسکوٹ گھڑ مین تھے اُسکی سماعت کرتی ہی سب پریٹ کی جانب روانہ ہوے اور وہان پہونچتے ہی سپاہ نے اُنکو چپ و راست مارنا شروع کیا پانچ افسر تو گولیون سے مارے گئے اور نو افسر گرفتار ہو کر سنگین سے قتل ہوے سپاہ نے خزانہ لوٹ لیا اور قیدیونکو جیلخانے سے آزاد کیا مکانات کو لوٹا اور جلا دیا اور قتل عام شروع کیا اور یہ حرکات اُنکی ایسی قبیح تھین کہ قلم اُسکے شمہ بیان سے قاصر بلکہ عذر خواہ ہے اسی قدر کافی ہے کہ آرچر صاحب کی میم کو اُنھون نے بصد آزار قتل کیا اور بویلر صاحب کو مع اُنکے عیال و اطفال کے درختون باندھا اور اول اُنکی انگلیان پھر اعضا من بعد اُنکے بازو کاٹ ڈالے اور بعدہٗ اُنکو زندہ جلا دیا دیوار ہاے قلعہ پر چند سپاہ گورہ نصب کی گئی اور اُنھون نے ایسے گولے سیل اور گراب کے شہر کی جانب روان کئے کہ اُنکے سامنے جو آیا خواہ مکان خواہ مفسد بے ایمان سب کو اُنھون نے ایک ہی راستہ بنلایا اس شہر سے گروہ بھاگتے نظر آتے تھے مگر فوج قلعہ کو اندیشہ درباب فوج سکھ کے باقی تھا کہ آیا یہ کیا کرتے ہین جو پہرہ ۶ رجمنٹ کی سپاہ کا قلعے کے دروازہ کلان پر تعینات تھا اُنکے ہتھیار چھین لیے اور جب دیکھا تو اُنکی بندوقین بھری ہوئی تھین آخر کار کرنیل نیل صاحب مع ایک گروہ فیوزلیر کے وارد وقت ہوے اور فوج قلعہ مع ۴۰۰ سکھ جو اُنکے ہمراہ رہی تھی قلعے سے باہر آئی اب کارزار شروع ہوا فوج سرکاری شہر مین آگئی اور جو مفسد سامنے آیا اُسکو اُنھون دار المیوار کو بھیجا فوج سکھ جو اُنکے ساتھ تھی اور جسمین کے دو ایک سپاہی کوچہ ہاے شہر مین لڑتے ہوے مارے گئے تھے انھون نے جا کر قتل کا

اور کرنیل نیل صاحب نے بخوشی حکم اصدار فرمایا اس حکم کے پاتے ہی سکھ لوگ جو خون عیال و اطفال انگریزان دیکھکر نہایت رنجیدہ اور غصّے مین تھے شہر مین گھس گئے اور جو باشندے خون انگریزان سے بہت راضی ہوے تھے انکو نتیجہ اس اعمال زشت کا دکھایا اسوقت رحم مفقود تھا اور امان خواب مین بھی نظر نہین آتی تھی اور سکھون نے اپنے رفیقونکے خون بہا لینے مین بہت بہت آدمیونکے مکانونمین گھس گھس کر قتل کیا ادھر تو سکھ بازار جدال وقتال گرم رکھتے تھے اور اُدھر سے سیاہ دونٹر نے جہاز پر سے شہر مین گولے مارے شروع کیے اور اکثر مکانات شہر کو گولون سے منہدم کردیا فوج سکھ اور فیوزلیر نے شہر مین منتشر ہوکر خوب گولیان ہر طرف شہر کے سرکین اور آواز تفنگ شور و غل اُن آدمیون نے جنھون نے اپنے وقت پر رحم نہین کیا تھا اور اب امان و رحم کے طلبگار تھے سر آسمان تک پہونچایا تھا ایک عرصے تک ان ستمگارون نے خون بیگناہان و بیکسان مین خوشی حاصل کی تھی اور اب وہ وقت آگیا تھا کہ اُسکا عوض اُنسے لیا جاوے اور اب جو یہ وقت آیا تو وہ لوگ ہماری سپاہ کے روبرو امان چاہتے اور غدر خواہ ہوتے تھے مگر کچھ سود مند نہوا کچھ عرصے کے بعد دھوان آسمان تک ہر جانب شہر سے اُٹھا اور شعلہ مکانات کے گرد معلوم ہوا گویا یہ شعلہ چاہتا تھا کہ مکانون مین جاکر اپنا زور دکھاوے اور اپنا سیکہ خطبہ دہان بٹھاوے۔

جب مفسدین تشنۂ خون اسطرح خوب سزایاب ہو چکے تو ایک کمیشن مقرر ہوا جسمین بلوہ کے زون کی تحقیقات ہونی شروع ہوئی اور جو لوگ سنگین اور گولی سے بچ گئے تھے انکو جلادون کی رسّی اور لکڑی سے سزا ملی یعنی انکو بعد تحقیقات اور ثبوت جرم پھانسی دی گئی اب آلہ آباد نمونہ ویران آباد کا ہوگیا جس مقام پر مکانات خوش قطعہ اور باغیچہ ہاے خوش اسلوب تھے اب وہان دود آتش دیدہ اور مکانات ویران گردیدہ نظر آتے ہین۔

ہم یہان ایک حال عجیب و غریب تحریر کرتے ہین اور وہ یہ ہے کہ جب سپاہ نے بلوہ کیا اور اپنے افسرونکو قتل کیا تو ایک انسائن جسکا نام آرتھر مرگس ہل چنگ تھا اور وہ پسر اوسوالڈ چیک صاحب ٹوان کلارک مقام بوپشام کا تھا اور چند ماہ پیشتر ہنگامہ کے رجمنٹ ششم مین شامل ہوا تھا اور مس کوٹ گھر مین بمنزلہ مردہ تصور کرکے مفسدین اُسکو وہان ہی چھوڑ گئے تھے بعد چند عرصے کے

ہوش مین آیا اور وہانسے گو زخمی تھا مگر ایک خندق مین آہستہ آہستہ چلا گیا اور وہان ایک درخت کے سہارے بیٹھا پانچ روز تک یہان متواری رہا مگر بروز پنجم مفسدین نے اُسکو دیکھلیا اور اپنے حاکم کے روبرو لے گئے وہان اُسنے دیکھا کہ ایک اور شخص جو سابق مین مسلمان تھا اور اب کرشتان ہو گیا تھا موجود ہے اور سپاہ اُسکے درپے ہین کہ پھر مسلمان ہو جائے بلکہ شخص مذکور بخطر جان راضی اس امر پر ہو گیا اور چاہتا تھا کہ کلمہ محمدی پھر پڑھے کہ اس انسائن نے اُسکو اس حال مین اور آمادہ اس امر کا دیکھکر اسطرح پر کہا کہ اے دوست میرے جو ہو سو ہو مگر ایک لمحہ بھی حضرت عیسیٰ کو دل سے مت بھول یہ کلمات وہ کہہ ہی رہا تھا کہ خبر آمد فوج کرنیل بیل صاحب وہان پہونچی اور مفسد یہ سنتے ہی دست و پا گم کر کے بھاگے اور شخص مذکور اُنکے ہاتھ سے بچ رہا جب مفسد بھاگے تو شخص مذکور نے چاہا کہ شکرانہ انسائن مذکور کا واسطے ایسی نصیحت پر ہدایت کے ادا کرے اور جسوقت اُسنے رخ کیا تو دیکھا کہ وہ شہید ہو چکا تھا اور طاقت اور جبر مفسدین سے باہر ہو کر امن آباد مدامی مین جاگزین ہوا تھا یہ قصہ قابل تحریر تھا اس واسطے درج کیا۔

ہمیرپور

بتاریخ ۱۱ جون یعنی چند روز بعد مفسدہ کانپور کے اس مقام ہمیرپور مین بھی بلوہ ہو گیا چند روز تک شب و روز آواز توپونکی اس مقام مین سُننے مین آتی تھی جسکے سُننے سے شہر مین اندیشہ پیدا ہو گیا تھا مگر تو مڈ صاحب کلکٹر اور مجسٹریٹ اور گرنیٹ صاحب جنٹ مجسٹریٹ نے حتی المقدور کوئی دقیقہ انسداد بلوے مین باقی نہین رکھا تھا اور غالب تھا کہ اگر سواران راجہ کسباجی جو قریب پانسو نفری کے تھے اور برقنداز جو چھ سو نفر تھے نمک حلال رہتے تو اس مقام مین فساد نہوتا اور کونسل دونون صاحبون مذکورہ بالا کی کارگر ہوتی اور وہ دونون اب تک زندہ رہتے مگر بتاریخ ۱۴ ماہ مذکور سواران مذکورین مع بدمعاشان شہر مسلح شمشیر اور لاٹھی سے ہو کر شہر مین گشت کرنے لگے اور جو کہ سامنے پڑ گیا انگریز اور کیا بنگالی اور کیا ہندوستانی جنکی نسبت اُنکو شبہہ انگریزی دانی کا بھی ہوا اُنکو اُنھون نے مارنا شروع کیا یہ لوگ ہندوستانی ڈاکٹر کے جو قوم بنگالی کا تھا درپے جان ہوئے مگر وہ خوش قسمتی سے بچ گیا چند روز تک تو وہ چھپتا پھرا بعد اُسکے شہر چھوڑ کر فراری ہو گیا ۲۰ تاریخ ماہ مذکور کو نانا صاحب نے واسطے قتل عام بنگالیون کے بیج کانپور اور شہرون قرب و جوار

کے مقرر کیا تھا اور اگر فوج انگریزی نہ آپہونچتی تو وہ یہ امر قبیح ضرور عمل مین لاتے ڈاکٹر ہنڈ دستانی جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے دو مہینے تک وہانپر خفیہ رہا بعد اُسکے جان بچاکر اب وارد کلکتہ ہے زوجہ صوبہ دار ہمیرپور کو شاباش ہے کہ اُسنے اپنے شوہر کو قتل انگریزون اور بنگالیان سے بہت منع کیا تھا اور صوبہ دار بھی اُسکی نصیحت انسانیت آمیز پر کاربند ہونے کو مستعد ہوا تھا مگر سپاہ خونخوار نے ہرگز نہ مانا اور قتل شروع کردیا مفسدین نے نوبڈ صاحب کو پریٹ پر لیجاکر بطور حیوانات زانو کے بل کھڑا کیا اور اُنپر گولیان مارنی شروع کین اول دو گولیان تو خطا گئین مگر تیسری صاحب کے بازو پر لگی اور یہ بھی کچھ کاری نہ لگی تھی یہ زخم کھاکر صاحب نے آہ بھی نہ کی اور عقب کی طرف رخ کرکے بہت باپو سانہ پوچھا کہ ابھی سپاہ انگریزی نہین آئی اسکے بعد سپاہ نے چارو نطرف سے آنکو گھیرکر بضربات شمشیر راہی ملک بقا کیا بعدازین صوبہ دار بجانب کچہری کلکٹری گیا اور لاش کو وہین خون مین آغشتہ پڑا رہنے دیا۔

ساگر

تمام فسادات مین جنسے چھاؤنی ہاے مختلفہ مین خونریزی ہوئی تھی ایک ہی طریق مرعی رہا ہے یعنی افسرون نے اپنی سپاہ پر اعتماد کلی رکھا تھا گو کہ انکی بدوضعی ظاہر و ثابت ہوتی تھی اور ہمیشہ اُسدم تک اپنی سپاہ کے ساتھ شب باش ہوتے رہے جبتک سپاہ نے سب تدابیر درست کرکے اُنکو مارا یا ذبح کیا اس مقام ساگر مین دو رجمنٹ پیدل کی اور ایک سوار رہتی تھی اور صرف ۶۸ نفر گولہ انداز ان گورہ موجودہ تھے اور قلعہ اور میگزین اور توپخانہ قلعہ شکن تو ایک سرے پر چھاونی کے تھے اور توپخانہ دیگر دوسرے سرے پر اور ان دونون مین فاصلہ سوا تین میل کا تھا اور اسی سبب سے اِن دونون مقامون کی حفاظت غیر ممکن تھی اور توپخانے مین جو ایک پہاڑی کے اوپر واقع تھا رسد موجودہ نہ تھی اور نہ مکانات کافی واسطے جمع کرنے رسد کے طیار تھے اور پانی بھی پہاڑی کے پیچے سے جلتا تھا اور حال یہ تھا کہ خزانہ اور قلعہ تو سپاہ کے قبضے مین تھا بلکہ تمام شہر کے اختیار مین تھا اور سپاہ تینون رجمنٹہاے مذکورۂ بالا شب کو آپسمین ملتے تھے اور بہ آواز بلند اپنے ارادے کو ظاہر کرتے تھے ایسے موقع مین ایک درخواست مقام للت پور سے جو بجانب شمال ساگر کے واقع ہے باستدعاے کمک وصول ہوئی اُسمین درخواست

توپونکی مع سامان جنگی کے کی گئی تھی ایک کمپنی اور ایک ترویپ کو مع دو توپوں کے حکم روانگی
حسب درخواست مذکور ہوا اور شک اس امر مین تھا کہ وہ تعمیل حکم کرتے یا نہین گو انھون نے
متابعت حکم کی مگر اول ہی مقام پر اس امر مین صلاح ہوئی کہ افسرونکو قتل کرکے واپس چلے جاوین
مگر اس صلاح مین جو ۲۸ رجمنٹ کے سپاہیون نے کی تھی ۳۱ رجمنٹ والے شامل نہوے اسواسطے
اس روز ظہور اس امر کا ملتوی رہا اور دوسرے روز پھر کوچ کرکے دوسرے مقام پر قیام پزیر ہوے
چار سپاہیون ۲۸ رجمنٹ کے نے اس دستہ فوج کو کہلا بھیجا کہ سیاہ گورہ انکی سزادہی کو آتی ہے
اسواسطے بہتر ہے کہ وہ واپس آوین ہمارا اپنا دل ہی ہمکو نامرد کرتا ہے ورنہ مفسدین کا کچھ حوصلہ
نہین ہے غرضکہ برگیڈیر سیج صاحب نے پیغام برادر چار دن سپاہیان مرسل کو گرفتار کرکے بحقیقات
انکے جرم کی کورٹ مارشل مین کی اور بعد ثبوت جرم حکم قتد مع مشقت شاقہ کا نسبت انکے وقت
نواخت چھ گھنٹہ شام صادر فرمایا اور بروقت نصف شب وہ لوگ پابزنجیر ہوکر روانہ چھاؤنی نہ ہوئے تھے
ہوے بمقام للت پور مین فوج نے فساد برپا کیا اور راجہ بادپور نے ملک اپنے قبضے مین کرلیا بمجر
گوسن صاحب جو کمانیر فوج للت پور تھے انھون نے درخواست کمک کی روانہ کی برگیڈیر سیج صاحب
نے چار سو پیدل اور سو سوار مذکور روانہ ہونے کا حکم دیا مگر جس روز انکی روانگی قرار پائی تھی اس سے
اول شب ہنگامہ برپا کرنے کے واسطے تجویز ہو چکی تھی مگر برگیڈیر صاحب نے انکو اسی روز روانہ
کیا اور نگرانی کمال رکھی ایک سپاہی نے کرنیل والنزل صاحب کمانیر ۲۸ رجمنٹ کے مارنے کا قصد کیا
مگر شخص مذکور گرفتار ہوکر جیلخانے مین بھیجا گیا خوف اور اندیشہ از بس سب کے دلون مین پیدا ہوا
اور یہ بات مشہور ہوئی کہ نگہبانی جان انگریزان خصوصاً جان میم صاحبان دیگر گان عمل مین نہین آتی صاحب
گمان افسر آپ بھی اس امر کے منتظر تھے کہ کوئی ظاہر حرکت سرکشی ظہور مین آوے تو وہ بھی کچھ
تدابیر عمل مین لاوین مگر یہ بھی جلدی شہر مین آگیا ایک چھوٹی سی گڈھی نام زدبالا بیت مین
فساد ہوا مگر میجر گوسن صاحب کی سپاہ نے حملہ کرکے گڈھی مذکور لے لی اور سولہ سپاہی گرفتار کیے
سپاہ ۳۱ رجمنٹ اور ۲۸ رجمنٹ نے جنمین پہلے کے سپاہی مقید تھے میجر صاحب سے بہت ضد اور اصرار
درباب انکی رہائی کے کیا اور میجر صاحب نے انکو رہائی دی راجہ بادپور نے جسکے یہ سپاہی مقیدین
تھے چھاؤنی مین لکھ بھیجا کہ اگر سپاہی اپنا سامان جنگی اور ہتھیار لیکر اسکے پاس آجاوین تو تنخواہ روپے

ماہوار تنخواہ سپاہی کو دیا جاویگا اسمین کیا شک و شبہ تھا۔

ایک صاحب اسطور پر تحریر فرماتے ہین کہ چونکہ مقام قیام ہمارا اسٹھن مین تھا اور یہ مقام صرف ۳۰ میل ساگر سے ہے تو راجہ اور سپاہ مفسد جسوقت چاہینگی توپخانہ اور ہماری ۳۱ نفری گارد کی عقب مین آجاوینگی اور اس حالت مین مفسدین چھاؤنی انکے روبرو اور سوار دونکے بازو مین ہونگے اس نظر سے مقام تجویز کرکے مین نے اپنا کام شروع کر دیا یعنی اول تو خزانے کو قلعے مین بھیجدیا بعد ازان میگزین بیرونی اور میگزین توپخانہ روانہ کیا اور اسکے بعد میم اور بچے اور اسباب کمپنی کو لندازان گورہ بھی داخل قلعہ کیا یہ سب امر طے کرکے مین خود قلعے مین گیا اور گارد سپاہ ہندوستانی کی بدلی سپاہ گورہ سے کی اسطرح ایک ہی حربے مین مین نے قلعہ اور میگزین اور خزانہ لے لیا تمام میم لوگونکو اور بچونکو وہان رکھکر دوسرے روز کہ یوم یکشنبہ تھا کچھ اسباب ضروری مثل اسباب خانہ داری و پارچہ وغیرہ بھی روانہ قلعہ کیا روز دوشنبہ جسوقت قواعد سوارونکی ہوتی تھی مین نے کمپنی گولندازان ترپ فیلڈ باٹری کو بھی داخل قلعہ کیا اور تمام عیسائیونکو بھی حکم قلعے مین آنے کا ہوا اور سب اسی دامان سے ہو بیٹھے بعد ازین مین نے تمام ہندوستانی افسران فوج کو بلوایا اور سب مفسدے کا حال بیان کیا اور کہا کہ تم بہت آدمی ہو اور تم خود کہتے ہو کہ ہم نمک حلال اور خیرخواہ ہین مگر تم دیکھتے تو سب کچھ ہو اور کرتے کچھ نہین اور اگر تمھاری مرضی یہ ہے کہ بدمعاش تمھاری عزت خراب کرین اور تمھاری رجمنٹ کو برباد کرین تو مین تمپر بھی اعتماد نہ کرونگا اور ایسے آدمیونکے ساتھ مین افسر انگریزی نہ رکھونگا جنھون نے میرے نزدیک اپنا اعتبار اور وثوق کھودیا ہوگا اگر تم اپنی عزت اور رجمنٹ کو بچایا چاہتے ہو تو مفسدین کو گرفتار کرکے ہمارے سپرد کردو یہ سنکر سب متامل ہوے اور مین بھی باستقلال تمام کھڑا رہا آخرش ان سب باتونکا اُنھون نے اقرار کیا دوسرے روز مین نے ایسی ہی گفتگو ہندوستانی افسران رسالۂ سوم سے کی اور اُنھون نے بھی اسیطرح سب باتونکا اقرار کیا مگر ایمان داری اور حیثیت مسلمانونکی دیکھو کہ دوسرے روز بعد گنتی کے کپتان مین صاحب میرے پاس آکر بیان طراز ہوے کہ اُنکے سپاہیون نے تلوارین تیز کی ہین اور اب نماز اور دعا کرنے مسجد مین گئے ہین اور اُنکو کہدیا ہے کہ یہان سے بھاگ کر اپنی جان بچاؤ ان صاحب کو بڑا اعتماد اپنے سپاہیون پر تھا اور اسی خیال سے وہ قلعے مین نہین آئے تھے اور اب تک اپنی سپاہ کے ساتھ تھے

۴۲ رجمنٹ تو شامل رسالۂ سوم کے ہو گئی تھی مگر ۳۱ ۔ اینگ علیحدہ تھی جنگلے اور بازار سب لٹ گئے مگر چونکہ ایک کمپنی بھی میرے پاس ایسی نہ تھی جسکے دمے تو پخانہ ہوتا ۳۱ ۔ بسطے مین سے حرکت نہ کی تباریخ ۱۰ ۔ ایک سوار نے ایک سپاہی ۳۱ رجمنٹ کو گولی ماری اور سپاہی نے سوار کو اسکے عوض ایسی گولی ماری کہ مر گیا اب آپسمین سپاہ کے جنگ قائم ہوئی ایک جانب تو ۴۲ رجمنٹ اور رسالۂ سوم تھے اور دوسری جانب ۳۱ رجمنٹ ایس ۳۱ رجمنٹ نے ہم سے مدد مانگی مین نے بھی وہ ۳۰ سوار جو ہمارے ساتھ رہ گئے تھے بھیجے اور خوب گولہ رانی طرفین سے ہوئی ۴۰ سپاہی اول کمپنی ۳۱ رجمنٹ کے جاکر شامل مفسدین ہو گئے بوقت شام ۳۱ رجمنٹ نے پھر استدلال کمک کی کی اور درخواست کی کہ دو توپین بھیجدو مین نے بجواب کہلا بھیجا کہ اب وقت تنگ ہو گیا ہے کل کے روز وقت صبح مدد کیا بلکہ فتح بھیجدی جاویگی مفسدین یہ سنکر ردبفرار لائے اور ۳۱ رجمنٹ اور ۲۰ سوار مرسلہ ہمارے اُنکے تعاقب مین چند میل تک گئے جب بہ حال فوج مقیم کپونے سنا تو وہ توپین لیکر چھاؤنی کی جانب روانہ ہوئی اور ڈیمن ندی کے نزدیک جو راہ مین پڑتی تھی اُنھون نے دیکھا کہ کچھ سپاہی پیدل اور سوار اُنکے واسطے موجود ہین القصہ مفسدین جسمین تمام رسالہ سوم تھا اور ہندوستانی افسران و سپاہ ۴۲ رجمنٹ اور ۶ سپاہی ۳۱ رجمنٹ کے تھے شب کو فرار ہو گئے اور اسطرح ہنگامہ اس مقام کا ختم ہوا اگر ابھی کچھ اور ہونا ہے تو میری خواہش دلی یہی ہے کہ بس اسی قدر ہو کر آیندہ ختم ہو فقط

جلندھر

بتاریخ ۷ ۔ جون روز یکشنبہ قریب گیارہ بجے شب کے ۳۶ رجمنٹ کی لین آگ لگی اور سب افسر حسب الحکم اپنی اپنی لین کو روانہ ہوے بعضے افسرونکو معلوم ہوتا ہے کہ سپاہ سے اطلاع اس امر کی ہو گئی تھی مگر بہتونکو اطلاع بھی نہ تھی کہ یکایک اُنپر گولی پڑنے لگی عرصۂ قلیل کے بعد شعلہ دہ ہونے آتش مذکور کے چند سواران رسالۂ ششم لین سپاہ ۳۶ رجمنٹ مذکور مین نمودار ہوے اور کسی نے اِن سوارون مین سے لفٹنٹ بکنٹا صاحب کو جو اجٹن رجمنٹ مذکورہ بالا کے تھے گولی ماری تھی جسکے زخم سے صاحب موصوف جان بہ نہوے اور آخر کار تباریخ ۲۰ تہ رہ سپر ملک بقا ہوے اور اُنکے مرنے کا دیگر افسران کو نہایت رنج و افسوس ہوا صاحب مدوح

اسوقت مین گولی لگی تھی کہ جب وہ سپاہ کو سمجھا رہے تھے اور بارش غلولہ ہاے تفنگ مین ہر طرح کی کوشش بیچ بازر کھنے سپاہ کے کر رہے تھے۔

تھوڑے عرصے کے بعد شروع ہونے تفنگ اندازی کے دو کمپنی ۸ رجمنٹ گورہ مع دو توپون کے اپنی بارکون سے نکلکر بجانب لین توپخانہ روانہ ہوے اس عرصے مین ایک دستہ رسالہ ششم اُنپر حملہ آور ہوا اور اُسنے ارادہ لے لینے توپونکا کیا مگر گراب کی مار نہ سہ سکے ادھر سے ایسی گراب اُن دو توپون سے جو چند روز پیشتر ہوشیارپور سے آئی تھین چلی کہ سواران مذکور تاب نہ لاکر رو بفرار لائے عرصہ قلیل کے بعد سپاہ گارد ۳۶ رجمنٹ جو خزانے پر تعینات تھے مع خزانہ جسمین سولہ ہزار روپیہ تھا بارک توپخانہ مین آئے اس گارد کے افسر کی تعریف بیان سے باہر ہے کیونکہ چند روز قبل از اس خدمت کے اُسنے ایک پیغامبر کو بھی جو اُسکی سپاہ کی لین مین آکر سپاہ کو جھوٹی باتین کہکر آمادہ سرکشی کیا چاہتا تھا گرفتار کرکے حوالہ سرکار کر دیا تھا۔

دوسرے روز وقت صبح دریافت ہوا کہ تمام سپاہ بجانب قلعہ فلور روانہ ہوگئی مگر تین سو پیادہ سپاہی بجانب دامن کوہ کچھ خزانہ لیکر چلے گئے ہین قریب نو اخت نو گھنٹہ روز مذکور کیپٹن جونسٹن صاحب دو سو گورہ ۸ رجمنٹ شاہی کو مع ۶ ضرب توپ ایسی اپنے ساتھ لیکر تعاقب سپاہ مفرور مین روانہ ہوے مگر اب کوئی تدبیا موقع آگئی گرفتاری کا باقی نہ رہا تھا کیونکہ مفسدین مذکور کو بہت عرصہ فرار ہوے ہو چکا تھا۔

قبل از فرار ہونے کے سپاہ مفسد نے میگزین ۳۶ رجمنٹ کو جاکر توڑا تاکہ سامان جنگ ہمراہ لیجاوین مگر شتاب زدگی اور زود ازود مین بجاے لیجانے کارتوس گولی دار کے شرہ ہزار کارتوس خالی لیگئے انمین شاید کوئی گولی دار ہو تو ہو اور وہ خزانہ بھی اُنکے ہاتھ لگا جو گارد ۳۶ رجمنٹ مین تھا سواے لفٹنٹ بیگنا صاحب کے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے ایک اور افسر رسالہ بھی ۳۶ رجمنٹ مین زخمی خفیف ہوا تھا اور ایک افسر کا بازو ضرب گولے سے اُڑ گیا تھا اور ۶۱ رجمنٹ مین دو افسر زخمی فقیف ہوے تھے اور ایک کو زخم شدید لگا تھا۔

ایک وقائع نگار احوال ہنگامہ مقام جلندھر کو اسطرح تحریر کرتا ہے کہ اس مقام مین بھی شامل مقامات دیگر شروع فساد آتش زدگی سے ہوا یعنی بتاریخ ۳ رجون لین ۴۶ رجمنٹ مین آگ لگی اور بر شب دوم

بنگلہ ہسپتال آتش دیدہ ہوا تاریخ ۶ جون ایک تروپ توپخانہ اسپی کا اور چہارم رجمنٹ سکھ جلندھر مین وارد ہوئی مگر چونکہ سپاہ قدیم اُنکے ورود سے اندیشہ ناک معلوم ہوئی اسواسطے سپاہ نووارد کو اُسی روز وقت شام حکم ہوا کہ وہان سے روانہ ہوجاوین صاحب افسر کمانڈنگ افواج جلندھر کے لفٹنٹ کرنیل نیون نیگ سے جونسٹن صاحب متعلق ۸۷ رجمنٹ شاہی کے تھے اور اُنکی کارگذاری سے جو ہنگام فساد اُنسے وقوع مین آئی تھی اور جسکا بیان آگے تحریر ہوتا ہے دانائی اُس حکم کی ظاہر ہوگی جسکے بموجب صاحب موصوف افسر کمانڈنگ تمام فوج قسمت سرہند کے مقرر ہوے تھے تاریخ ۷ ماہ جون روز یکشنبہ اگرچہ فوج مین کچھ انتشار پایا جاتا تھا مگر کوئی امر فساد انگیز تا وقوع مین نہین آیا الا بوقت نو ساعت ۱۱ گھنٹہ شب یکایک ۳۶ رجمنٹ کی لین مین آگ نمودار ہوئی اور جو افسر وہان خبر آتش زدگی استماع کرکے فوراً پہونچے تھے اُنپر گولیان سر ہوئین فوراً بعد اسکے چند سواران کشادہ رسالہ ششم سوار ہوکر ۳۶ اور ۶۱ رجمنٹ کی لین مین گئے اور اُنکے شامل ہوکر بہ قتل افسران انگریزی مشغول ہوے اور اول بیگشا صاحب اجینٹ ۳۶ رجمنٹ کو سیاہ کو فہمایش کر رہے تھے بغلولہ تفنگ زخمی کیا یہ زخم صاحب موصوف کو ایسا کاری لگا تھا کہ بعد چند دقیقہ کے صاحب موصوف نے انہی زخم کے شدائد کے باعث جان بحق تسلیم کی بعد ازین سواران مذکور نے اقتاب اسپی پر حملہ کیا تاکہ اُسکا قبضہ کرلین مگر دو کولہ ہاے گریپ نے اُنکے بہت سے گھوڑے بے سوار کردیے یہ توپخانہ گو ہندوستانی سپاہ کے قبضے مین تھا مگر ایسے بندوبست سے سپاہ گورہ اُنکے عقب مین موجود تھی کہ اگر سپاہ توپخانہ ارادہ شامل ہونے مفسدین کا بھی کرتی تاہم اقتاب مذکور اُنکے قبضے مین نہ آتین اور سپاہ گورہ اُنکی حفاظت مین فوراً موجود ہوتی آواز اقتاب سنکر دوکپنیان ۸۱ رجمنٹ شاہی کی مع دو ضرب توپ موقع واردات پر آموجود ہوئین اور اُنپر مفسدین نے حملہ کیا مگر سپاہ گورہ نے بغلولہ ہاے تفنگ اُنکا استقبال کیا اور اسقدر گولیان اُنکے مذکر کین کہ وہ سکین اور آخر کار میدان کارزار سے روبفرار لائے اور مقام جلندھر کی جانب پھر رخ بھی نہ کیا صبح کو دریافت ہوا کہ مفسدین بجانب قلعہ بھلوا فرار ہوے ہین یہ سنکر فوراً اطلاع فساد اور فراری ہونے مفسدین کی بذریعہ تار برقی مقام مذکور کو بھیجی گئی اُسی مین یہ بھی درخواست کی گئی تھی کہ پل دریاے ستلج

جو قریب قلعۂ مذکور کے ہے اُسکو توڑدین تاکہ مفسدین عبور دریا نہ کرسکین مگر اتفاقاً اہل کار تار برقی مقیم قلعۂ مذکور اُسوقت نشہ شراب مین سرشار تھا اور اُسے اِس خبر کا جواب نہ بھیجا ناچار ادھر سے دوبارہ بھیجنے خبر کا ارادہ کیا مگر مفسدین نے چالاکی کرکے تار مذکور کو راستے مین سے توڑ دیا تھا اور اور خبر جلندھر قلعۂ مذکور کی سیالکوٹ نہ پہونچی جب یہ حال معلوم ہوا تو تعاقب مفسدین مذکور کا بہت ضروری ہوا کیونکہ اگر وہ کسی اور مقام مین پہونچ جاتے تو وہان بھی وہ فساد برپا کرکے رعایا کو خراب کرتے مگر اِس تجویز مین بہت عرصہ گذر گیا یہان تک کہ دوسرے روز کہین ۷ بجے تک فوج بسرکردگی بریگیڈیر جونسٹن صاحب تعاقب مفسدین کے واسطے طیار ہوکر روانہ ہوئی اور اُس آرام سے کوچ کرتی ہوئی چلی کہ نو میل چل کر مقام بھکواری مین چھ گھنٹے واسطے کھانا کھانیکے قیام کیا فی الحقیقت ایسے موقع پر اسقدر ہی عرصہ کھانا کھانے مین صرف کرنا لازم تھا اِس عرصۂ چھ گھنٹے مین ہرچند سیاہ نے کئی بار چاہا کہ یہان سے جلدی روانہ ہوکر کچھ سیر میدان کارزار مین دیکھین مگر اُنکے افسرون کی دست کی مرضی نہوئی ناچار دل ہی دل مین افسر ممدوح کی تعریف کرتے رہے اور وہان مفسدین نے بھلور مین وارد ہوکر اور تین رجمنٹ ہندوستانی کو ہمراہ لیکر اور معبر کنانا اور بسارا کو اپنے قبضے مین کرکے عبور دریا کیا اور وہان سے بجانب لدھیانہ روانہ ہوے اور ادھر بریگیڈیر صاحب بعد قیام چھ گھنٹہ مقام بھکواری سے روانہ ہوکر قریب نو بجے دن دس گھنٹہ شب وارد مقام بھلور ہوے اِسی عرصے مین رکٹ صاحب ڈپٹی کمشنر لدھیانہ نے یہ تدبیر کی جس سے صاحب موصوف مفسدین کی پیش روی مین سدراہ ہوسکتے تھے اور ادھر تو اُنھون نے ایک چٹھی اِس مضمون کی بریگیڈیر صاحب موصوف یعنی جونسٹن صاحب کو تحریر فرماکر روانہ کی کہ ہمارا ارادہ روکنے مفسدین کا ہے اور وہ بہت قریب آگئے ہین اور ادھر جب مفسدین عبور دریا کیا تو صاحب موصوف برسر مقابلہ آئے صاحب موصوف کے ساتھ چار کمپنیان سکھونکی تھین جنکو اُنھین صاحب نے بھرتی کیا تھا اور اب وہ زیر حکم لفٹنٹ ڈیسمس صاحب کے تھین اور دو سیاہ راجہ نابھا کی تھی جو دو ضرب توپ لیکر اُنکی کمک کو آئی تھی صاحب موصوف نے گولہ ہاے قریب سے مفسدین کا استقبال کیا اور غلولہ ہاے بندوق بھی اُنکی مدرکین اور کچھ عرصے تک یہ مدارات مہمان خیال جاری رکھی عقب سے بریگیڈیر صاحب اپنی فوج لیکر اُنکی خوب تواضع کرینگے مگر بریگیڈیر صاحب

تو تشریف نہ لائے اور صاحب موصو کا سب سامان جنگ ختم ہو گیا اب ناچار اور کچھ چارہ سوائے گریز کے باقی نہ رہا مگر یہ امر بھی صاحب ممدوح الوصف نے اس خوش اسلوبی کے ساتھ کیا کہ کچھ انتظام مین خلل نہوا شب کو قریب دو بجے صبح کے جب فوج گورہ نے آوار توپ و تفنگ کی سُنی تو اُنھون نے درخواست موقع واردات پر جانے کی کی مگر اُنکے شجاع اور دلاور برگیڈیر صاحب نے گو اُنکو بخوبی دریافت ہو گیا تھا کہ مفسدین کا مقابلہ رکٹ صاحب کرتے ہین اور اُسوقت مین مدد سودمند ہو گی اور یہ موقع واسطے غنیمت اور نابود کرنے مفسدین کے بہت خوب ہے مگر صرف بہ ارشاد فرمایا کہ مفسدین کی تلاش تو صبح بھی ہونی ممکن ہے یہ جواب اسقدر ناگوار سپاہ کینہ خواہ کو اہوا کہ نہ خود بہ پیچ و تاب کھاکر خاموش ہو رہی اور آخر کار اس شبکی صبح بھی نمودار ہوئی تسپر بھی صاحب شیر دل نے کوچ نہ فرمایا اور حکم دیا کشتیان واسطے عبور کرنے کے مہیا کرو اس تک دو اور جستجو مین بھی قریب پانچ گھنٹہ اور بسر ہو گئے اب صاحب بہادر نے عبور دریا فرمایا اور مقام لدھیانے مین پہونچے اور اب اُنکی سپاہ کا صرف یہ کام باقی رہ گیا تھا کہ محافظت خزانہ اور کچہری کی کرین کیونکہ مفسد تو وہان سے بھی آگے روانہ ہو چکے تھے القصہ صاحب بہادر نے کچھ فوج واسطے حفاظت خزانہ اور کچہری کے مقام لدھیانے مین چھوڑی اور باقی سپاہ ہمراہ لیکر تعاقب مفسدین مین بجانب انبالہ روانہ ہوے اب بھی اب چستی اور چالاکی کام مین آتی تو کچھ نہ کچھ فائدہ بخشتی مگر اب بھی یہ ہوا کہ جب دریا پر وارد ہوتے تو اُسوقت تک حکم عبور دریا سے یاس صدور نہوا جبتک ایک ایک متنفس مفسدین کا عبور نہ کر گیا اس انتظام کو کیا کہتے ہین اور یہ مفروری اور جان بری مفسدین کی کیسی تھی۔

اس ہنگامے مین گو سب حال شجاعت اور مردانگی انگریزان ظاہر ہوا اور پایہ ثبوت کو پہونچا کہ ایک ایک متنفس ولایتی کیا کیا کارہانے عجیب کر سکتا ہے مگر یہ بھی واضح ہوا کہ بعضے بعضے نے اتنی سے یاس و دہی اور انسانیت اور خاصیت انگریزان کو داغ لگایا الغرض برگیڈیر جونسٹن صاحب اس علاقہ جلیلہ سے پایہ تنزل مین آگئے۔

اڈگر متعلق گوالیار

نیچم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام اڈگر ہر روز اپنا اعتبار افسرونکے نزدیک بڑھایا کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ ہم کبھی دغا نہ کرینگے اور اگر کوئی فوج مفسد آویگی اُسکا مقابلہ کرینگے ہر آن جو گفتگو

سپاہ مذکور اور اُنکے افسرون سے ہوا کرتی تھی بلکہ اُس شب کی گفتگو سے بھی جو روز مفسدہ سے پہلے گذری تھی کوئی شبہہ اُنکی نمک حلالی مین پایا نہین جاتا تھا مگر افسران بیاعث آنے ۳ رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ اور صاحب کمانیر و پنجانہ مقام سیہری جس مقام مین تمام فوج نے فساد برپا کیا تھا اور بہ سبب سُننے خبر سرکشی مقامات اندور اور مہو جہان سپاہ ہولکر بھی شامل فساد ہوگئی تھی اور بیاعث انکار کرنے صوبہ ملک کے بیچ دینے تنخواہ رجمنٹ کے یہ لوگ بھی فساد پر آمادہ ہوے تھے بہرحال تاریخ ۴ رجولائی تک یہان سب بخوشی و بہ آرام رہے اور وقت صبح بتاریخ مذکور تمام سپاہ بہرہ سنتری حسب دستور قدیم بنگلہ ہاے افسران سے اپنی اپنی لین کو روانہ ہوے بیان مندرجۂ ذیل جسمین حالات فساد و فراری ہونا چند صاحبان و میم لوگونکا درج ہے ایک ڈاکٹر صاحب متعلقۂ گوالیار کنٹنجنٹ نے تحریر فرمایا ہے۔

قریب ساڑھے پانچ بجے اردلی کپتان کارٹر صاحب کمانیر گاروان دوان دروازے پر آیا اور آکر بیان طرار ہوا کہ لین مین بڑا ہنگامہ ہو رہا ہے اور سپاہی ادھر اُدھر بھاگتے پھرتے ہین یہ سُنکر کپتان صاحب نے وردی پہنی اور لفٹنٹ اوڈ صاحب اجٹن کو کہا کہ جلدی میرے ساتھ چلو لیکن لفٹنٹ صاحب کا گھوڑا طیار نہ تھا اور کپتان صاحب کا طیار ہوتا تھا اس سبب سے لفٹنٹ اوڈ صاحب بغیر انتظار کرنے کپتان صاحب کے سوار ہو کر لین کی جانب روان ہوے اور وہان پہونچتے ہی اُنکے ایک گولی لگی جسکی ضرب سے وہ وہین مر گئے جتنے عرصے مین کپتان صاحب کا گھوڑا طیار ہوا اُس عرصے مین اور اردلیون نے آکر خبر دی کہ گروہ کثیر پیدل اور سوار دنگا میدان پریٹ پر جمع ہے اور جمع ہوتا جاتا ہے یہ خبر سُنکر کپتان صاحب کپتان لیمارشنڈ صاحب کے بنگلے پر سیدھے گئے تاکہ اُنکو بھی کہین کہ جو دو توپین مہدپور کنٹنجنٹ کی مقام کوارٹر گارد مین رکھی ہین اُنپر قبضہ کر لین یہ حکم کپتان لیمارشنڈ صاحب کو دیکر کپتان کارٹر صاحب پھر بجانب لین روانہ ہوے اور راہ مین لر صاحب کوارٹر ماسٹر مرجنٹ سے جو بندوق کاندھے پر رکھے ہوے چلا جاتا تھا ملے اور اُنکی زبانی حال صحیح سُنا کہ رجمنٹ بگڑ گئی ہے اور سارجنٹ صاحب کو اُنھون نے خود کہا تھا کہ بھاگ جاؤ نہین مارے جاؤگے یہ سُنکر بھی کپتان صاحب پھر بجانب لین روانہ ہوے مگر جب آگے جاکے چار سپاہیون نے جو راستے مین جاتے تھے نہایت بجاجت اور خوش آمد سے کہا کہ واپس جاؤ ورنہ

مفت میں جان جاتی رہے گی اور اس عرصے میں آواز ہائے تفنگ بکثرت ان کی جانب سے ہم میں آئی تو کپتان صاحب نے خیال کیا کہ اسوقت میں لینے میں جانا بیفائدہ بلکہ بیوقوفی ہے تو واپس نکلے کو آئے بندوقی ہر چہ تمام تر سامان محافظت میم صاحبان اور بچگان کا کیا چونکہ میری گاڑی دوہری نشست کی تھی اور گھوڑے بھی بہت مضبوط تھے بعنایت ایزدی میں باعث حفاظت میم برلٹن صاحب اور میم ہرلسن صاحب جن دونوں کی گود میں بچے تھے ہوا اور میں نے دونوں میم صاحبوں کو گاڑی مذکور میں جادی ان دونوں میم صاحبوں کے خاوند جو رسالہ دوم میں بھرتی تھے یہاں موجود نہ تھے جس عرصے میں سائیس نے گھوڑے جوتے اس عرصے میں دیگر ملازمین نے کچھ کپڑے اور بستر بھی ہماری گاڑی میں ڈال دیے اور یہی اسباب ہمارا بچا باقی سب غارت ہوا میم ہائے باقی ماندہ بھی ایک گاڑی میں سوار ہو کر بھاگیں مگر میم جیمس صاحب کا حال بتحقیق معلوم نہیں ہوا کیونکہ ڈاکٹر جیمس صاحب جنھوں نے میرے عوض چند روز کام بھی کیا تھا ہوا خوری کو سوار ہو کر نکلے تھے اور میم صاحب بھی انکے ساتھ سوار ہوئی تھیں بنگلے سے نکلتے ہی ڈاکٹر صاحب کو کسی سپاہی نے بندوق مار کر مار ڈالا تھا اور میم صاحب کا گھوڑا آواز تفنگ سے چونک کر بھاگا تھا اور میم صاحب اسپر سے گر پڑی تھیں اور جہاں وہ گری تھیں وہاں سے کچھ آواز نرم بھی آتی تھی کہ کوئی اٹھاؤ مگر اسوقت میں انکی مدد کو جانا بعید از عقل تھا بلکہ بعید از قیاس اس سے ظن غالب ہے کہ یہ میم صاحب بھی قتل ہوئی ہونگی مگر کوئی تحقیق خبر معلوم نہیں ہوئی بجملہ ذکر افسران عیسائی جو غیر متعہد مقام اڈگر میں تھے انمیں سے دو صاحبوں نے جو متعلق پنجم رجمنٹ کے تھے اور ایک جو توپخانہ مہدپور میں تھے خبر معلوم نہیں اور نہ انکے عیال و اطفال کا کچھ حال معلوم ہوتا ہے مگر جیسا ہم لوگ اعتبار اپنی سپاہ کا کرتے تھے اگر وہ سپاہی اعتبار انھوں نے بھی کیا ہوگا تو ضرور وہ سب قتل کو پہونچے ہونگے۔

بیچ عرصہ بارہ منٹ یعنی بارہ لحظے کے شروع فساد سے یہ جزوی گروہ مفروریں بجانب جنگل روانہ ہوئے اور کسی کے پاس سوائے پارچہ جو جسم پر تھے اور کچھ نہ تھا بلکہ بعضے انمیں کے پوشاک شبینہ میں تھے کیونکہ خبر مفسدہ سنتے ہی اپنے بستر دن سے اٹھ کر جس طرح روانہ ہو گئے تھے بعضے برہنہ پا و برہنہ تا بہ زانو تھے اور کسی کو یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ کدھر جاتے ہیں اور کہاں

جادین کسی کے ساتھ خدمتگار نہ تھا اور نہ کوئی شے خوردنی ہمراہ تھی اور چلتے ہوے عقب کو جو نظر کرتے تھے تو جن مکانون مین انکا تمام مال واسباب تھا انمین سوا ے شعلۂ تیز کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا اسطرح روان تھے اور دفع رات سے گذر کر شہر مندو وا مین جو یفاصلۂ چار میل کے مقام سارنگپور سے واقع ہے وارد ہوے اور اس شہر مندو وا مین ہمنے باقی ماندہ شب گذرانی یہ ان ہمارے ساتھ دو صاحب مع اپنے عیال واطفال کے ملے یہ دونون صاحب سربراہ راستہ کے تھے اور باعث فساد مجوری اپنے علاقے کے راستے کو جو درمیان اندور اور باجو کے واقع تھا چھوڑ کر فراری ہوے تھے اب ہمارے گروہ مین صاحبان مفصلۂ الذیل تھے کپتان کارٹر صاحب کمانیر پنجم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام اڈگر کپتان میک ڈوکل صاحب کمانیر ثانی رجمنٹ مذکور میجر میکفرسن صاحب کمانیر سوم رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ مقیم مقام سیہری کپتان رسل صاحب کمانیر ثانی رجمنٹ مذکور ڈاکٹر سلیفنٹ صاحب متعلقہ رجمنٹ مذکور کپتان گوالیار شنڈ متعلقہ سوم توپخانہ میم پرلٹن صاحبہ مع بچہ میم ہرسن صاحب مع تین بچہ میم ہیمن صاحبہ مع مس یعنی دختر ہیمن صاحب واٹس صاحب اور اکھلڈ صاحب ولایتی سربراہ راستہ مع عیال واطفال اور راقم وسطر راہ مین مقامات اڈگر اور مندو وا مین ہمکو دو سوار ملے ایک انمین سے منشی رام راؤ تھا اور دوسرا انکا رسنگھ چپراسی اور بعد از قیل وقال بسیار ہمکو دریافت ہوا کہ یہ دونون بطور جاسوس ملازم میجر رچرڈ صاحب رزیدنٹ بھوپال کے تھے ان دونون نے ہمسے کہا کہ علاقہ بیگم بھوپال مین جانا مناسب ہے اور اقرار کیا کہ کچھ سپاہی ہمراہی کو دینگے جو ہمکو تا بہ مقام سہور پور پہونچا دینگے ایسے مقام مندو وا مین ہمکو کچھ مزا اس بدبختی اور بدنصیبی کا ملا جو بعد ازین ہمارے گروہ کے واسطے مقسوم تھا یعنی ہر ایک باشندہ اس مقام کا ہمسے بدزبانی اور بدوضعی سے پیش آتا تھا اور جسقدر ہر ہندہ کرکے ہم لوگ انکے کلام سنتے تھے اسیقدر بدہ گفتار و دریاب نیست و نابود ہونے عملداری سرکار انگریزی باعث طعن وتشنیع زیادہ بیان کرتے تھے کوئی مکان واسطے شب گذاری کے نہین ملتا تھا اور قدرے شیر دنان جو گرسنہ بچونکے رفع جوع کے واسطے درکار تھی بصد دقت وخواری نصیب ہوئی اس مقام مندو وا سے بجانب مقام سہرا و دو براہ سارنگپور روانہ ہوے یہ مقام

قریب تین میل کے فاصلے پر واقع تھا مگر راستے مین دو بڑے خارج تھے ایک تو دریاے کالا سند اور دوسرے سڑک کالان۔

ہمسے قریب چار میل سارنگ پور باقی رہ گیا تھا یہان ہمنے سُنا کہ مقام مذکور پر غارتگر قابض ہو گئے ہین اور ایک بریگیڈ رسالہ مع چند افسرون کے مقام مذکور مین مقیم ہے بلکہ ہر ایک قدم راستے کا غارتگرد نکے قبضے مین ہے اور اگر یہان سے روانہ ہوے تو اُنکے ہاتھ سے سلامت جانا ناممکن ہے یہ سُنکر اب ضرور ہوا کہ مقام مذکور مین نہ جانا چاہیے بلکہ اس راستے کو بھی چھوڑ دینا بہتر ہے یہانسے بلکر ہمنے راستہ کالان تو چھوڑ دیا اور راہ غیر آباد کو اختیار کیا اور ایک گھنٹے مین قریب ایک میل کے راستہ طے کرتے ہمسے بجانب راجہ سراد جو دوست سرکار تھا روان ہوے اور قریب پانچ میل راہ آئی تھی کہ چند دیہاتی ہمارے پاس آئے اور بیان کیا ہوے کہ چند میل پیشتر صدہا سوار و پیادہ ہمارے منتظر قیم تھے ایسی خبر سنکر جو شخص ہماری سی مصیبت مین ہوگا اُسکا دل کب قوی رہتا ہے اور ہماری فکر کچھ اپنے واسطے نہ تھی اسواسطے کہ ہمارے پاس ہتھیار تھے اور ہم جانتے تھے کہ ہم تو لڑ بھڑ کے افغانستان نکال ہی لینگے مگر ہمکو فکر میم لوگونکی اور بچونکی ازحد تھی کیونکہ اُنکی حفاظت ہمارے ذمے تھی اس عرصے مین ہزارہا دیہاتی وہان آکر جمع ہو گیا اور ہر ایک کی صورت سے اندیشہ و خوف معلوم ہوتا تھا۔

بتوسط رام راؤ مذکور کے ہمنے چاہا کہ کچھ روپیہ دیکر کوئی صورت گزارے کی شہر مذکور مین پیدا ہو اور رام راؤ نے کہا کہ سردار شہر سے بات کر سکتا ہے اور فیما بین یہ قرار پائین مگر تاہم سردار مذکور سے کچھ تامل آگے چلنے مین تھا اس سبب سے ہمکو بھی کچھ شبہہ درباب فریب کے پیدا ہوا اور اسی نظر سے رام راؤ مذکور نے سردار مزبور کو علیحدہ بلیجا کر عہد و پیمان کیے اسپر بھی ہمکو اعتبار نہ آیا اور رام راؤ کے بشرے سے ثابت ہوتا تھا کہ وہ کبھی مطمئن نہ تھا بلکہ اُسنے صاف ہمکو کہدیا کہ اِن لوگونسے کچھ توقع نہین ہے۔ انبوہ شہریون کا ہر آن زیادہ ہوتا جاتا تھا اور تورئی بھکتے ہی سردار شہر ہمارے پاس بلا گیا اور نتھی رام راؤ بھی علیحدہ ہوا انبوہ مذکور ہمارے قریب آتا جاتا تھا ہم سب ایک جا جمع تھے اور ہر لحظہ خیال عملہ انبوہ مذکور کا دل مین آتا تھا۔

اب ہمکو یہ ثابت ہوا کہ یہ موضع جسمین ہم تھے قوم لوندیرن کا تھا اور یہ قوم ہمسے منحرف تھی اور جو لوگ ہم مین سے اس قوم کی عادت سے واقف تھے وہ نہایت خوف دل مین رکھتے تھے اور کہتے تھے

ہم سب بڑے اندیشے مین تھے اس عرصے مین شب فریب آتی جاتی تھی اور اس مقام مین شب باش ہونا گویا مرض تلف مین اپنے تئین ڈالنا ہے کیونکہ اسمین کچھ شک نہ تھا کہ تاریکی شب مین ہزار ہا دیہاتی جو گرد ہمارے تھے وہ ضرور حملہ آور ہوتے اس خیال سے اب یہ ہمنے قرار دیا کہ یہان سے چلنا بہتر ہے اور خدا کو یاد کرکے اور اُسکی حفاظت کو معدا اپنا سمجھکر سب جمع ہوکر اور خوب سب طرح مضبوط کرکے یعنی عقب مین زیادہ آدمی اور آگے کم رکھکر ہم اُسی موضع کی طرف روانہ ہوے جسمین اندیشہ حملے کا تھا جب ہم نزدیک موضع کے پہونچے اور ہمنے دیکھا کہ ہمارے تعاقب مین کوئی شخص قوم لوندیا سے نہین آیا تو ہم آگے زیادہ آدمی رکھکر داخل موضع ہوے ہمنے یہ قرار دیا تھا کہ خاموشی تلے کرنے موضع مذکور کے بہت مناسب ہے تاکہ کسی کو معلوم نہو کہ کون جاتا ہے مگر باعث شور وغل سگ دیہاتی و روشنی مکانات دیہ اور آواز ہم سپاہے سواری خفیہ روی ممکن نہ تھی ہم چوکی دیہ سے بھی گذر گئے اور کوئی آدمی سوائے ایک شخص کے جو ہمکو دیکھکر اندر مکان کے چلا گیا تھا اور اُسکے جانے سے ہمکو گمان تھا کہ وہ صرف نشان دہی کے واسطے گیا ہوگا اور پھر جلدی آجاویگا اور کوئی نظر نہ پڑا اور تمام راستہ بغیر جنگ و قتل کے طے ہوا جب ہم باہر دیہ مذکور کے پہونچے تو کچھ اطمینان ہوا اور ہم سب آپسمین مبارکبادی بخیریت طے ہونے امر موضع کے کرنے کو تھے کہ ہم مین سے ایک صاحب سے ایسی حرکت سرزد ہوئی کہ جس سے سب کو اندیشہ تباہی پیدا ہوا یعنی بندوق جو اُسکے ہاتھ مین تھی یکایک سر ہوگئی -

تاریخ ۶- قریب تین بجے صبح کے ہم مقام لارادڈ مین پہونچے اور قریب ایک گھنٹہ ہم یہان رہ کے گئے اور اسقدر عرصہ ہر ایک مقام پر ہنگام وارد ہونے کے ہمکو توقف ہوا کرتا تھا اور بعد از ایک گھنٹے کے ہمکو اجازت ہوئی کہ گڈھی کہنہ مین جسمین راجہ رہتا تھا جاؤ گڈھی مذکور کے اندر اور باہر کچھ عجب حال بیسر و سامانی کا نظر آتا تھا کہ ہمکو وہان رہنے سے کوئی توقع آرام کی معلوم نہین ہوتی تھی جو مکان ہمارے رہنے کے واسطے تجویز ہوا تھا وہ لائق بود و باش نہ تھا اسواسطے ہم سب نے یہ صلاح کی کہ اُس مکان کے باہر کی دیوار کے سایے مین رہنا بہتر ہے اور یہ سمجھکر ہم وہان چاہتے تھے کہ کچھ آرام لین اس عرصے مین ایک شخص نے برج گڈھی پر سے یکبار اسوار ہونا سنکر ہم سب اندر مکان کے بھاگ گئے اور گو اس اندیشے کی کچھ اصل نہ تھی تاہم اُسکے انجام کا خیال سب کو نہ رہا کیونکہ یہ حرکت خالی از سبب نہ تھی تھوڑے گندہ دانے انبہ ہمارے کھانے کو آئے اور ہم اس خیال مین تھے

کہ ہمارے گھوڑونکے واسطے کچھ گھاس وغیرہ بھی آتی ہوگی ہیں عرصے مین ہمکو خبر ہوچکی کہ راجہ صاحب بخیال نام آدمی اپنی سکے دو روپیہ یومیہ ہم لوگون کے مصارف کے واسطے خرچ کیا چاہتے ہین عرصۂ قلیل چند گھنٹہ تک تو راجہ صاحب اور اُنکے ملازم ہمسے ملتے رہے اور بخاطرداری پیش آتے رہے مگر چند گھنٹے کے بعد سب کے اوضاع واطوار مین فرق آگیا اور کوئی چیز جو ہمکو درکار تھی ہمکو نہ ملی قبل ازین ہمکو سب طرح کی توقع راجہ لار اڈ دسے تھی مگر جب اُس سے امر خلاف چشمداشت عمل مین آیا یہانتک کہ زاہر یعنی اگو ابھی اُسنے ہمکو نہ منگوادیا تو جو ناامیدی ہمکو ہوئی اُسکا بیان ممکن نہین صرف تصور پر منحصر رہے زیادہ تر ناامیدی ہمکو اِس سے ہوئی کہ منشی رام راؤ اور اُونکا بھتیجہ چپراسی نے بھی ہمارے ساتھ چلنے سے انکار کیا اور کہا کہ ہم حسب الحکم راجہ صاحب یہانسے آگے نہ جاوینگے۔

ایسی حالت مین اور ایسے موقع پر اِس مقام مین ٹھہرنا بعید از عقل ودانائی تھا اسواسطے فوراً طیاری روانگی عمل مین آئی اب وقت قریب چار بجے صبح کے تھا ہمنے سفر بھی بہت کیا اور ہمارے پاس کوئی شے خوردنی بھی موجود نہ تھی اور گریہ وزاری بچہ ہائے گرسنہ جگر کو خون خون اور دلکو پارہ پارہ کرتی تھی جب ہم طیار ہوے تو مسلح آدمی بکثرت گرد دیوار قلعہ کے جس جانب ہمارا راستہ تھا جمع ہوے یہ حال دیکھکر ہماری روانگی بظاہر متعذر معلوم ہوتی تھی گر ہمنے کچھ خیال نہ کیا اور وہانسے روانہ ہوے اور یہی خیال بہت صاحبونکے دلمین تھا کہ ہم ان آدمیون جو گرد دیوار کے جمع ہین مرنے جاتے ہین مگر ہمکو نہایت تعجب ہوا کہ جب اُنکے برابر سے نکلے تو کسی نے نہ تو بندوق سر کی اور نہ کچھ زبان سے کہا جب ہمنے عبور دریا کیا اور غبار وغیرہ بیٹھنے کرنے لگے نہان معلوم ہوتا تھا کہ قبل اِسکے سوار مقیم تھے ایک شور برپا ہوا اور آدمی بکثرت پہاڑ کے اوپر جو ہمارے سامنے تھی گئے بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ بہ نیت اُسکے قبضہ کرنے کے گئے تھے ہم جب عبور نالہ کر رہے تھے ایک آدمی ہمکو ملا اور اُسنے اقرار کیا کہ وہ ہمکو راستہ بتلادیگا اِس سے ہمکو نہایت تقویت ہوئی اور اکثر ہم مین سے جنگلون مین جاتے تھے کہ سوارونکا مقابلہ کرین ہم اپنی راہ چلتے تھے اور کوئی مزاحم نہ ہوا ہرچند ہمکو یہ یقین تھا کہ ہر قدم پر مرگ موجود تھی مگر کوئی امر ایسا واقع نہوا اور سوائے عنایت الٰہی و افضال خدا اور کون ایسے وقت مین حافظ

اونگہبان ہماوا اٹھا اور کون ہمکو بچا سکتا تھا۔

قلیل راہ اور ہمنے طے کی اور ایک اور واقعہ رونما ہوا یعنی ایک گاڑی جو ہمارے ساتھ تھی اُلٹ گئی اور اندیشہ ایذا رسی سواران گاڑی مذکور پیدا ہوا ہر چند یہ جگہ مقام لار اوڈ سے صرف ایک کوس کے فاصلے پر تھا مگر ساکنین دیہ جو اس مقام کے قریب واقع تھے بہت خاطر داری سے پیش آئے اور ہر طرح کی مدد اُنھوں نے ہماری کی حتے کہ پٹیل دیہ مذکور نے خود بلا اُجرت خواہش کی کہ وہ ہمارے ساتھ تا عبور دریاے کالا سندھ ہمراہ رہیگا اور یہ شخص اپنے قول کا بڑا سچا تھا اور مقام مذکور تک ہمراہ رہا لیکن ہمنے بھی اُسکی خاطر داری اور تواضع جسقدر لازم تھی کی اسیوقت تک ہمارے دل مین راہنماے سابق الذکر کی طرف سے بہت شبہہ باقی تھا مگر رفتہ رفتہ ہمارا اعتبار اُسپر ہونے لگا بلکہ دلیل اس اعتبار کی ہے کہ ہمنے اُسکو کچھ روپیہ پیشگی بابت اُجرت اُسکی رہبری کے دیدیا تاہم اُسکی نگہبانی ضرور متصور ہوئی اور ہم مین سے کئی کس اپنی اپنی نوبت سے اُسکی نگہبانی مین مشغول رہا کرتے تھے قریب نصف شب کے راستہ گم ہوگیا اور کئی گھنٹے تک ہماری سواریکے جانور کھیتون مین بھرتے رہے آخر کار ایک موضع مین وارد ہوے اور دریافت کرنا راہ مقام انجود مناسب متصور ہوا مگر ہنوز ہم دریافت نہ کرنے پائے تھے کہ لوگون نے ہم پر بنا دیق سر کین اور ہم یہان سے بھی بنا چاری بھاگے مگر یہ معلوم نہ تھا کہ ہم راہ راست پر ہین یا کسی غلط راستے پر جاتے ہین اور نہ یہ معلوم تھا کہ ہم کہان پر جاتے ہین چند کوس آگے جا کر ہم ایک چمارونکے گاؤن مین پہنچے اور یہان ہمکو معلوم ہوا کہ ہم کہان ہین اور اب کدھر جانا چاہیے اور یہان ہمکو ایک آدمی بھی ملا جسنے راستہ مقام تجود کا نشان دیا اور اُسکی نشان دہی پر چلے اور قریب صبح کے بتاریخ ۷۔ ماندہ و گرسنہ مقام مذکور مین وارد ہوے یہ مقام شروع علاقہ بیگم بھوپال پر واقع ہے اور یہان پہونچکر ہمنے شکر ادا کیا اور سمجھا کہ اب ہم مقام امن و آسایش مین پہونچے کیونکہ بیگم بھوپال ابتک خیر خواہ و شریک سرکار تھی قریب پاؤ کوس یا ہر مقام مذکور کے ہمنے ایک درخت املی کے نیچے قیام کیا اور کماشدار ہمارے پاس آیا اور کیفیت احوال خیریت اشتمال مقام سہور کا بیان کیا یہ سنکر ہمکو نہایت خوشی ہوئی کیونکہ ہمارا ارادہ یہ تھا کہ ہم مقام سہور جاوین اُسکے ذریعے سے ہمکو کچھ دودھ میسر آیا اور اُس سے ہمنے لڑکونکی گرسنگی جس سے وہ قریب بمرگ ہو رہے تھے قدرے کم کی کماشدار مذکور نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہماری چھٹی

وہ صاحب رزیڈنٹ سہور کے پاس بھجوادیگا سوائے اسکے اُسنے ہمسے کہا کہ شہر کے اندر مکان موجود ہے وہان چلکر آرام کرو مگر وہان جاکر جو ہمنے دیکھا تو مکان نہایت غلیظ تھا اس سے ہم وہان نہ گئے اور درخت کے نیچے ہی قیام کیا کماشدار مذکور نے کہا کہ رسد وغیرہ بھی یہان آجاویگی تھوڑا عرصہ ہمکو یہان پہونچے ہوا تھا کہ طوفان بارش و باد شروع ہوا اور ناچار ہوکر ہم شہر مین چلے گئے کیونکہ دس بجے شب شروع ہونے بارش کے تمام اُس جگہ پر پانی پھیل گیا اور کہین کسی چیز کے رکھنے کا ٹھکانا نہ رہا ایک نالہ راستے مین بامین ہمارے مقام قیام اور انجود کے واقع تھا اور اب بارش کے سبب سے اُسمین طغیانی بھی بہت ہوگئی تھی یہان جو تکالیف ہمپر گذرین اُسکا بیان جسقدر بیان کیجاوے تھوڑا ہے ہم سب ناچاری اُس نالے مین گئے اور زور و شور پانی کا ایسا تھا کہ وہان ٹھہرنا مشکل تھا مگر چونکہ کنارے پر بھی قیام بباعث بارش و باد کے نہایت تکلیف دہ تھا اسواسطے ہمنے خطرۂ جان کو اُسپر ترجیح دی اور عبور کرنے مین کوشش کی کوئی تو بچونکو دوش اُٹھائے ہوے تا بہ گلو پانی مین تھا اور ہر وقت یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ اب بہا اسپر بارش اور باد کا طوفان اور طوفان برپا کرہا تھا ہر ایک صاحب دوسرے کی صورت دیکھتا تھا اور اپنی تکالیف و بدنصیبی پر شکر ادا کرتا تھا ہم ۷ ۲ زن و مرد باہم تھے اور سب بالکل تر تھے اور گرسنہ و سرمازدہ مٹی پر برآمدۂ دکان بقال مین جو قریب ۲۴ فٹ طول مین اور ۶ فٹ عرض مین تھا سب یکجا گل ولاے مین بیٹھے تھے یہان یک انگشت برابر جگہ خشک بھی نہ تھی ناچار کچھ کنبل ہم پہونچائے اور تھوڑی گھاس بچھا کر اُسپر کنبل ڈالکر ایک بستر ایسا بنایا کہ شب بسر ہو اب ہم جان سے تنگ ہوگئے تھے کیونکہ تکلیف پر تکلیف ہوتی جاتی تھی اور کوئی وقت ایسا نہ تھا کہ ہم فکر سے خالی ہوتے اسواسطے جانا کہ اگر کچھ دیر نیند آوے تو غنیمت ہے کہ تکلیف ترمی و گرسنگی و سردی کی نہ معلوم ہوگی اس خیال سے ہم سب وہان دراز ہوے —

تمام شب باد و باران کا گذر برآمدے مین بھی ہوتا رہا اور گریہ و زاری بچہ ہاے گرسنہ کی اور شور و غل گھوڑون نے جو چھوٹ کر آپسمین لڑتے تھے ہرگز ایک لحظہ بھی سونے نہ دیا بلکہ اکثر صاحب تو اپنے گھوڑونکے پاس کھڑے رہے کہ وہ چھوٹ نہ جاوین اور کئی چھوٹے ہوؤن کے پکڑنے مین رہے تا تاریخ مذکور بھی بارش جاری رہی مگر اس روز ہمکو کچھ چپاتیان اور دودھ ملا وقت شام بھر علامات تکالیف شب گذشتہ نمودار تھین اور شب بھی ویسی ہی تکالیف مین گذر گئی

اونگہبان ہمارا اٹھا اور کون ہمکو بچا سکتا تھا۔

قلیل راہ اور ہمنے طے کی اور ایک اور واقعہ رونما ہوا یعنی ایک گاڑی جو ہمارے ساتھ تھی اُلٹ گئی اور اندیشہ ایذا رسی سواران گاڑی مذکور پیدا ہوا ہر چند یہ جگہ مقام لارا اوڈ سے صرف ایک کوس کے فاصلے پر تھا مگر ساکنین دیہ جو اس مقام کے قریب واقع تھے بہت ناظر داری سے پیش آئے اور ہر طرح کی مدد اُنھون نے ہماری کی حتے کہ پٹیل دیہ مذکور نے خود بلا اُجرت خواہش کی کہ وہ ہمارے ساتھ تا عبور دریاے کالا سندھ ہمراہ رہیگا اور یہ شخص اپنے قول کا بڑا سچا تھا اور مقام مذکور تک ہمراہ رہا لیکن ہمنے بھی اُسکی خاطر داری اور تواضع جسقدر لازم تھی کی اسیوقت تک ہمارے دل مین راہنماے سابق الذکر کی طرف سے بہت شبہہ باقی تھا مگر رفتہ رفتہ ہمارا اعتبار اُسپر ہونے لگا بلکہ دلیل اس اعتبار کی ہے کہ ہمنے اُسکو کچھ روپیہ پیشگی بابت اُجرت اُسکی رہبری کے دیدیا تاہم اُسکی نگہبانی ضرور متصور ہوئی اور ہم مین سے ہر کس اپنی اپنی نوبت سے اُسکی نگہبانی مین مشغول رہا کرتے تھے قریب نصف شب کے راستہ گم ہوگیا اور کئی گھنٹے تک ہماری سواریکے جانور کھیتون مین پھرتے رہے آخر کار ایک موضع مین وارد ہوے اور دریافت کرنا راہ مقام انجود منا سب متصور ہوا مگر ہنوز ہم دریافت نہ کرنے پائے تھے کہ لوگون نے ہم پر بندوق سر کیں اور ہم یہان سے بھی بناچاری بھاگے مگر یہ معلوم نہ تھا کہ ہم راہ راست پر ہین یا کسی غلط راستے پر جاتے ہین اور نہ یہ معلوم تھا کہ ہم کہان پر جاتے ہین چند کوس آگے جاکر ہم ایک چمارونکے گاؤن مین پہونچے اور یہان ہمکو معلوم ہوا کہ ہم کہان ہین اور اب کدھر جانا چاہیے اور یہان ہمکو ایک آدمی بھی ملا جسنے راستہ مقام انجود کا نشان دیا اور اُسکی نشان دہی پر چلے اور قریب صبح کے بتاریخ ۷۔ ماندہ و گرسنہ مقام مذکور مین وارد ہوے یہ مقام شروع علاقہ بیگم بھوپال پر واقع ہے اور یہان پہونچکر ہمنے شکر ادا کیا اور سمجھا کہ اب ہم مقام امن و آسایش مین پہونچے کیونکہ بیگم بھوپال ابتک خیر خواہ و شریک سرکار تھی قریب پاؤ کوس یا ہر مقام مذکور کے ہمنے ایک درخت املی کے نیچے قیام کیا اور کماشدار ہمارے پاس آیا اور ہمنے احوال خیریت اشتمال مقام سہور کا بیان کیا یہ سنکر ہمکو نہایت خوشی ہوئی کیونکہ ہمارا ارادہ یہ تھا کہ ہم مقام سہور باوین اُسکے ذریعے سے ہمکو کچھ دودھ میسر آیا اور اُس سے ہمنے لڑکونکی گرسنگی جس سے وہ قریب بمرگ ہو رہے تھے قدرے کم کی کماشدار مذکور نے یہ بھی اقرار کیا کہ ہماری چھٹی

وہ صاحب رزیڈنٹ سہور کے پاس بھجوادیگا سو اسے اسکے اُسنے ہمسے کہا کہ شہر کے اندر مکان موجود ہے وہان چلکر آرام کرو مگر وہان جاکر جو ہمنے دیکھا تو مکان نہایت غلیظ تھا اس سے ہم وہان نہ گئے اور درخت کے نیچے ہی قیام کیا کماشدار مذکور نے کہا کہ رسد وغیرہ بھی یہان آجاویگی تھوڑا عرصہ ہمکو یہان پہونچے ہوا تھا کہ طوفان بارش و باد شروع ہوا اور ناچار ہوکر ہم شہر مین چلے گئے کیونکہ دس بجے بعد شروع ہونے بارش کے تمام اُس جگہ پر پانی پھیل گیا اور کہین کسی چیز کے رکھنے کا ٹھکانا نہ رہا ایک نالہ راستے مین ہمارے مقام قیام اور انجود کے واقع تھا اور اب بارش کے سبب سے اُسمین طغیانی بھی بہت ہوگئی تھی یہان جو تکالیف ہمپر گذرین اُسکا بیان جسقدر مبالغے سے کیا جاوے تھوڑا ہے ہم سب ناچاری اُس نالے مین گئے اور زور و شور پانی کا ایسا تھا کہ وہان ٹھہرنا مشکل تھا مگر چونکہ کنارے پر بھی قیام باعث بارش و باد کے نہایت تکلیف دہ تھا اسواسطے ہمنے خطرۂ جان کو اُسپر ترجیح دی اور عبور کرنے مین کوشش کی کوئی تو بچونکو دوش اُٹھائے ہوئے تا بہ گلو پانی مین تھا اور ہر قدم پر یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ اب بہا اسپر بارش اور باد کا طوفان اور طغیان برپا کر رہا تھا ہر ایک صاحب دوسرے کی صورت دیکھتا تھا اور اپنی تکالیف و بدنصیبی پر شکر ادا کرتا تھا ہم ۲۷ زن و مرد باہم تھے اور سب بالکل تر تھے اور گرسنہ و سرمازدہ مٹی پر برآمدۂ دکان بقال مین جو قریب ۲۴ فٹ طول مین اور ۸ فٹ عرض مین تھا سب یکجا گل دلاے مین بیٹھے تھے یہان یک انگشت برابر جگہ خشک بھی نہ تھی ناچار کچھ کنبل ہم پہونچائے اور تھوڑی گھاس بچھا کر اُسپر کنبل ڈالکر ایک بستر ایسا بنایا کہ شب بسر ہو اب ہم جان سے تنگ ہوگئے تھے کیونکہ تکلیف پر تکلیف ہوتی جاتی تھی اور کوئی وقت ایسا نہ تھا کہ ہم فکر سے خالی ہوتے اسواسطے جانا کہ اگر کچھ دیر نیند آوے تو غنیمت ہے کہ تکلیف تر دنی و گرسنگی و سردی کی نہ معلوم ہوگی اس خیال سے ہم سب وہان دراز ہوے —

تمام شب باد و باران کا گزند برآمدے مین بھی پہونچتا رہا اور گریہ و زاری بچہ ہاے گرسنہ کی اور شور و غل گھوڑون نے جو چھوٹ کر آپسمین لڑتے تھے ہرگز ایک لحظہ بھی سونے نہ دیا بلکہ اکثر صاحب تو اپنے گھوڑونکے پاس کھڑے رہے کہ وہ چھوٹ نہ جاوین اور کئی چھوٹے ہوؤن کے پکڑنے مین رہے تاریخ مذکور بھی بارش جاری رہی مگر اس روز ہمکو کچھ چپاتیان اور دودھ ملا وقت شام بھر علامات تکالیف شب گذشتہ نمودار تھین اور شب بھی ویسی ہی تکالیف مین گذر گئی

بتاریخ ۹۔ کچھ مطلع آسمان صاف ہوا کرندی نیود جسکو عبور کرنا تھا نہایت طغیانی پر تھی یہ روز بھی ہمنے بہ امید رسید جواب چٹھی سہور بسر کیا مگر کوئی چٹھی نہ آئی ناچار بوقت نو بجے شام بعزم استوار تمام یہان سے روانہ ہوے اس مقام کے عامل نے جو ایک روز پیشتر نہایت شرافت و خاطرداری سے پیش آیا تھا اب بالکل انحراف قبول کیا حتی کہ اسنے قلی تک بھی نہ دیا اور نہ کوئی راہبر یا چوکیدار دیا ناچار ملا رہبر کے ہمکو ندی مذکور عبور کرنی پڑی اس امر کو ہمنے اپنے نزدیک نہایت زبون اور بدفہن تصور کیا مگر تاہم سوائے اسکے اور کچھ چارہ نہ تھا کہ برہبری و حفاظت حافظ حقیقی پیشتر قدم زن ہوں اور دل مین یہ خیال تھا کہ کوئی نہ کوئی ضرور مقام سہور سے آکر ہمسے راستے مین ملیگا۔

جب ہم اس مقام انجود سے روانہ ہونے کو تھے تو ہمنے سنا تھا کہ مفسدین مودانہ ور اس جانب چلے آتے ہین بلکہ یہانتک خبر تھی کہ دو منزل تک پہونچ گئے ہین یہ سنکر اول ہی ہر چند ہمارا حال خراب تھا اب زیادہ نازک وقت گذرا لیکن بسبب وقت و خرابی دو گھنٹے مین ہمنے عبور دریا کیا اور وہان سے آگے بڑھے مگر سیاہ مٹی یا نکی ایسی چکنی تھی کہ بمشکل ہمنے شام تک چار کوس طے کیے اور رات جنگل مین بسر کی۔

بتاریخ ۱۰۔ قریب نو بجے صبح کے ہم یہان سے روانہ ہوے اور مقام جمنیر کی جو علاقہ بیگم صاحبہ مین واقع ہے راہ لی کپتان کارٹر صاحب اور راقم آگے سب سے گئے کہ جاکر تحقیق حال سہور کا دریافت کرین بموقت ہم شہر مذکور مین پہونچے اور بازار مین گھوڑون پر سے اترے کہ ہمکو ایک ہاتھی اور ایک چپراسی نظر پڑا اسکو دیکھکر ہم نہایت خوش ہوے اور چپراسی مذکور نے ہمکو ایک چٹھی بھی دی اسمین میجر رکٹ صاحب نے لکھا تھا کہ مقام سہور مین ہرگز مت جانا اور سیدھے ہوشنگ آباد کو روانہ ہونا اور ہوشنگ آباد مین جو جمنیر سے چھ منزل آگے تھا سب طرح کی آسایش اور امنیت ملیگی یہ چٹھی ہمکو اس پریشانی و حیرانی مین گویا باعث حیات و خوشی خاطر ہوئی سوائے اسکے میجر صاحب نے ہمارے واسطے اقسام اقسام اکل و شرب بھی روانہ کیا تھا اور ملبوسات چھوٹے بڑے بھی سب قسم کے بھیجے تھے کھانے مین توروئی گوشت چاے شکر وغیرہ اور پینے کو بیر شراب دین شراب اور برانڈی واسطے رفع ماندگی و کسل کے بھی تھی اور ملبوسات مین گرم کپڑے اور سفید کپڑے بچونکے اور بڑونکے واسطے ارسال کیے تھے فی الحقیقت یہ سب چیزین اس افراط سے اور اسقدر اقسام کی بھیجی تھین کہ

اس سے صاف ظاہر تھا کہ میجر صاحب موصوف کو کسقدر خوشی ہماری ملاقات کی ہوگی ہماری زبان نہیں جو وہ خوشی بیان کرین جو ہمکو بروقت اٹھانے سرپوش خوانونکے اور دیکھنے اسقدر اجناس نفیسہ کے حاصل ہوئی تھی۔

مگر چونکہ ممانعت روانگی مقام سہور سے ہمکو کمال تعجب تھا اسواسطے ہمنے اُس چپراسی سے حال مفصل دریافت کیا یہ چپراسی ایک مسلمان تھا مگر نہایت فہمیدہ اور ہوشیار اُسنے سب حال مفصل ہمنے کہا کہ حسب صلاح و درخواست سکندر بیگم ولی بھوپال سب صاحب لوگ ہونگ آباد کو چلے گئے ہیں اور میجر صاحب بھی بروقت روانگی چپراسی مذکور روانہ ہونے کو طیار تھے اور بیگم صاحبہ نے یہ بھی اقرار کیا ہے کہ حفاظت ملک و نیک رویگی سپاہ کنٹنجنٹ اسکے ذمے ہے چپراسی مذکور نے یہ بھی بیان کیا کہ بیگم صاحبہ کے پاس ایک اشتہار شاہ دہلی کا اس مضمون سے آیا ہے کہ بقاعدہ مسلمانان باایمان جھنڈا محمدی کھڑا کرے اور فرنگیونکو بیخ و بن سے نیست و نابود کرے لیکن بیگم صاحبہ کے بروقت اطلاع کرنے سے افسران کنٹنجنٹ سے اور اُنکے بسلامت روانہ ہونے سے ظاہر ہے کہ اُسکی شرکت ساتھ مفسدین کے نہیں ہے

اپنی سواریان ہمنے یہان ہی چھوڑ دین اور اُسی شب روانہ بسمت مقام املاہ ہوے اور تین کوس کا چکر کھایا تا کہ مقام پیراسیا سے بچے ہوے چلین کیونکہ یہ شہر برلب دریاے بارہتی علاقہ سندھیہ تھا اور اس مقام مین سوار و پیادہ مفسدین بکثرت موجود تھے اب ہمارا ارادہ یہ تھا کہ مقام مورپا مین کچھ مکث کرین اور آرام لین مگر جب ہمنے یہ سُنا کہ یہ مقام قریب دو میل کے فاصلے پر سہور سے ہے ہمنے اُسکو بھی دہنے پر چھوڑ دیا اور آگے روانہ ہوکر مقام سولاہین جو ایک چھوٹا سا گانون تھا قریب چار گھنٹے کے آرام لیا اگرچہ یہان رسد وغیرہ ہم نہ پہونچ سکی اسواسطے یہان سے بھی روانہ ہوکر مقام ایچاور کو جو بڑا شہر پانچ کوس کے فاصلے پر واقع تھا چلے اور اس شہر مین قریب نو بجے شب ۵ گھنٹہ شب بتاریخ ۱۱ دار کے ایچاور ایک شہر ہے اور اسکے گرد فصیل تعمیر کی ہوئی ہے اور جب ہم اس شہر مین پہونچے تو دروازہ شہر بند تھا مگر کچھ عرصے کے بعد ہمارے واسطے دروازہ کھل گیا اور ہم شہر مین داخل ہوے اور حاکم شہر مذکور بنام جان وی سلوا جو بنام جان صاحب مشہور تھا ہمکو اپنے مکان مین لے گیا اور خبر گیری خورد و نوش ہماری اور ہماری سواریونکی بخوبی کی اور سب طرح بہر ادب و تعظیم تمام پیش آیا اُسکی خاطرداری کی ہمنے نہایت قدر کی کیونکہ تمام اس سفر مین سواے الفاظ زشت زبون سماعت مین نہین آئے تھے اور سب

یہ کہتے تھے کہ ان نالائق فرنگیون کا اب راج جاتا رہا ایسی مصیبت کے بعد جو یہ راحت نصیب ہوئی تو اسکی بڑی قدر تھی اور ہر ایک صاحب بدعاے خیر کا مدار و حاکم ایجاد کو یاد رکھیگا یہ جان ڈی سلوا یا جان صاحب جس نام سے وہ یہان مشہور تھا از ملک پرتگالی تھا مذہب عیسائی اسنے اختیار کیا تھا اور لباس مسلمانی پہا کرتا تھا از بس بے تکلف تھا اور ماہیت ادویہ سے بھی کچھ واقفیت رکھتا تھا اس سبب سے اسکو ساکنین ہمہ دان جانتے تھے اور اسکا نہایت پاس اور لحاظ کرتے تھے اسنے ہمکو اپنا صندوق ادویہ دکھایا اور اسکے پاس اکثر ادویہ انگریز و ہندوستانی موجود تھی اور اسکے باعث ہزار ہا آدمیون کے علاج بھی کرتا تھا۔

اکثر معمر فرانسیس یورپ والے بھی یہان رہتے ہین یہ لوگ بھی فرانس سے ہنگام سرکشی فرانس چلے آئے تھے انمین سے اکثر تو ملازم سرکار انگلیشیہ ہو گئے تھے اور اب پنشن پاتے ہین اور ہر ایک نے نام اپنا مسلمانی رکھ لیا ہے ایک خیر خواہ آدمی نکولس ریلی نامے ثابت ہوشیار ہمارے پاس آیا یہ اپنے تئین ساکنین آیرلینڈ بتلاتا ہے آیرلینڈ ایک جزیرہ متعلق انگلستان کے ہے بلکہ یہ اور جزیرہ یہ انگلینڈ دونون ملکر بنام جزائر انگلستان مشہور ہین یہ بھی لباس ہندوستانی پہنتا ہے اور زبان انگریزی خوب بولتا ہے اسکے سبب سے ہمکو بہت حال اس ملک کا معلوم ہوا اسکی پیدایش کا مقام کانپور ہے اور یہ ملازم بیگم دولمن صاحبہ کا ہے جسکی جاگیر مین شہر ایجاد شامل ہے اس بیگم کا اصلی نام الیزبتھ ہے اور یہ بھی عیسائی تھی مگر حکیم شہزاد مسٹل سے اسکی شادی ہو گئی تھی اور یہ دونون یعنی بیگم صاحبہ مع اپنے شوہر کے حسب الطلب سکندر بیگم کے بھوپال گئے ہین یہان موجود نہین۔

اس مقام مین ہمنے مفصل حال مفسدہ امروکا سنا اور جو قتل وہان ہوا تھا وہ بھی مشروحاً دریافت ہوا اس مفسدے کا حال قبل ازین مشہور ہو گیا ہے حاجت تحریر کی نہین بوقت سہ پہر یہان ہماری ملاقات کمال الدین کامدار مقامات لارکوئی اور پیلی بھیت سے ہوئی اسنے بہت خاطر داری کی اور کہا کہ اسکے علاقے مین ہمکو سب طرح سے امنیت حاصل ہو گی اور خاص لارکوئی مین جہان ہمکو دوپہر سے روز جاتا تھا سب طرح کی آسایش اور خاطر داری ہو گی بروز

بروز دوم تاریخ ۱۳- کو ہم بمقام لارکے پہونچے یہ منزل بہت بڑی تھی اور راستے مین تکلیف بہت ہوئی کیونکہ کئی میل تک اس منزل مین بڑے گھن کا جنگل طے کرنا پڑا ایمان بہونچکر ہکو از حد استعجاب ہوا جب ہمنے دیکھا کہ کوئی خبر بھی نہین لیتا گو کمال الدین اسقدر اطمینان کر آیا تھا بہر حال ہمنے یہ تصور کیا کہ اب خطرۂ جان نہین ہے اور اس خیال سے ہم ایک بقال کے مکان کے برآمدے مین بیٹھے تھے کہ ایک شخص کندن سنگھ نامے آیا اور بچشم خشم آگین اور آواز مہیب بولا کہ مین جاسوس ملازم مہاراجہ ہولکر اور سندھیہ ہون اور مجھے حکم یہ ہے کہ کوئی فرنگی اس ضلع مین سے زندہ نہ چلا جاوے یہ کہکر خوب دھمکایا اور کہنے لگا کہ وہ پہاڑ جو سامنے نمودار ہے اور قریب پانچ کوس کے فاصلے پر اس مقام سے واقع ہے وہان پانچ سو سوار مفسد موجود ہین اور میرے زیر حکم ہین اگرچہ کہ میرا اخلاص صاحب لوگ سے ہے اسواسطے تمھاری زندگی کی کچھ فکر کرونگا اور ادھر ادھر کی باتین کرکے بہ لطائف الحیل بیان کیا کہ کرنیل دبورنڈ صاحب ارزیدنٹ اندور تین روز ہوے کہ ہمسے گئے ہین اور انھون نے ہماری خدمتگزاری کے عوض پانچ سو روپیہ دیا اور کئی بندوقین اور تلوارین ہمکو دین ۔

یہ سب اسکی باتین سنکر ہمکو از حد تعجب ہوا بلکہ ہم بہت تنگ اور ضیق مین ہوے کہ کمال الدین نے کیا اقرار کیا تھا اور یہان کیا وقوع مین آتا ہے القصہ ہمنے یہ ارادہ مصمم کیا کہ شب یہان بسر کرکے صبح آگے کو روانہ ہون خیر جو کچھ ہوگا سو سمجھ لینگے آخر کار ہم سب بہ شب تاریخ ۱۴ روانہ ہوے دل ان مین فکر و تردد تھا اور خیال مین یاس و نا امیدی ہماری دانست مین ہماری زندگی کندن سنگھ مذکور کے ہاتھ مین تھی اور اسکی حفاظت کا ذریعہ یعنے روپیہ ہمارے پاس موجود نہ تھا اور چونکہ روپیہ بھی نہ تھا اور اسکا قول سن ہی چکے تھے پس اس حالت مین ہتھیار بھی جیسے وہ کہہ گیا تھا اسکو دینے مناسب بلکہ غیر ممکن نہ تھے مجھے اب افسوس اس امر کا آتا کہ وہ حرامزادہ جو چند ساعت تنہا ہمارے پاس آکے ہم کلام ہوا تھا اور اسقدر کلمات بیہودہ اسنے بکنے تھے اسوقت مین نے اسکو کیون نہ مار ڈالا کہ اب خوف اسکی جانستانی کا باقی نہ رہتا اور اسوقت اسکا قتل کرنا کچھ مشکل نہ تھا مگر اب کیا ہو سکتا تھا ہم آگے کو قدم زن تھے اور ہمنے دیکھا کہ کندن سنگھ ہمکو راہنے سوار دنکی طرف گیا چند ساعت کے بعد ہمکو دریافت ہوا کہ یہ کندن سنگھ برادر رسوم ولیپ سنگھ و نرپت سنگھ جاگیر داران

ضلع ہذا کا ہے اور اُن سب کی یہ صلاح قرار پائی ہے کہ جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ سب چھین لینے کا حال کے سُننے سے کچھ فکر ہماری کم ہوئی اور افضال الٰہی پر نظر کر کے جنے اب تک ایسی ایسی آفات سے محفوظ رکھا تھا بیشتر بجانب موضع گورارائیا قدم زن ہوئے۔

قریب آٹھ بجے شب کے ہم بمقام موضع گورارائیا وارد ہوئے اور دیکھا کہ یہ مقام ویران سا ہو رہا ہے باشندے وہان کے بھاگ گئے ہین ایک بنیا وہان موجود تھا اور باقی سب معلوم ہوا کہ رسد وغیرہ لیکر سواران ہولکر مین گئے ہین اور یہ سوار اُس گھاٹ پر موجود ہین جس گھاٹ سے عبور کر کے بمقام ہوشنگ آباد پہونچے جو باشندے وہان موجود تھے وہ سب بتعظیم و تکریم پیش آئے اور اُنکے اوضاع واطوار سے معلوم نہین ہوتا تھا کہ یہ خبر غلط مشہور کرتے کیونکہ انکو اُس سے کیا فائدہ تھا اسی نظر سے ہمنے خبر مذکور کو غلط نہ سمجھا اور ہر ایک سے مستفسر رہے غرضکہ جس سے سُنا کچھ نہ کچھ اختلاف خبر مذکور مین پایا گیا اس سبب سے ہمکو چند ان اعتبار اُسکا نہ رہا اور تاریخ ۱۵ وقت صبح ہم یہانسے روانہ ہو کر قریب نو ساعت و دو گھنٹہ بعد دوپہر کے بے مزاحمت وارد بودھانی گھاٹ ہوئے اور راستے مین کسیطرح کا اندیشہ نہ ہوا یہان سے ہمکو وہ زمین نظر پڑی جسمین امید زیست کی تھی اور جسکے واسطے اسقدر کوشش و تردد ہم کرتے آتے تھے ہماری شکرگزاری اُس رحیم و کریم کی بیحد و بیقیاس تھی جسنے ہماری نگہبانی اور حفاظت بارہ دن ایسی تکالیف اور شدائد مین کی کہ جسمین ہر روز موت کا سامنا تھا اور ہر لحظہ احوال دگرگون ہوتا تھا اور جسنے ایسی راہ ہائے سخت و دشوار گزار مین ہماری رہبری کر کے ہمکو مقام محفوظ و منزل مقصود کو پہونچایا تھا۔

القصہ بوقت نو ساعت تین گھنٹے بعد دوپہر کے ہمنے عبور دریائے نربدا کیا اور اُس کنارے پر میجر گارڈ صاحب نے جو سہور سے آگے تھے اور کپتان ڈوڈ صاحب کمشنر نے بطیب خاطر و خوش دلی ہمسے ملاقات کی اور جو جو مہربانیان دیا نکے سب صاحبون نے خصوصاً کرنیل ہالین صاحب اور دیگر انسران ۲۲ رجمنٹ نندر اس مقیم مقام مذکور نے ہمپر کین انکا بیان نہین ہو سکتا اور اسقدر نہین کہ اُنپر کسی عنوان زیادتی کا تصور بھی نہین ہو سکے اس مقام مین اور بہت سے مفرورین اندور و سہور سے ہم لوگونکے وارد ہوئے تھے اس سبب سے کوئی مکان خالی نہ تھا مگر تاہم جیسے مندر اس دلے مہمان نواز مشہور ہین ویسا ہی انھون نے کیا

اور ایک گھنٹے مین ہمارے واسطے سب سامان مہیا کر دیا اور کسی طرح کی تکلیف اب باقی نہ رہی زیادہ تر خوشی ہمکو ایک اور بات سے ہوئی کہ ایک میم صاحبہ جو ہمارے ساتھ مین تھی اُسکی گود مین ایک بچہ بارہ دن کا تھا اور اُسکا شوہر گم تھا بلکہ ہم سب کو یقین ہوگیا تھا کہ وہ قتل ہوگیا ہوگا مگر اس مہم میں اُسنے بڑی ہمت و جرأت کرکے مع اپنے بچے کے ان سب تکالیف کو گوارا کیا اور اب اُسکا نتیجہ یہ ملا کہ اُسکا شوہر یہان زندہ اُسکو ملا اس صاحب کا نام کپتان ہارلسن صاحب ہے اور یہ صاحب کمانیر ثانی رسالۂ دوم گوالیار کنٹنجنٹ کے تھے اور ان صاحب کے دریے بھی بابا اپنے اور اُسکے سوار جو ہمارے تعاقب مین بھی آئے تھے کئی روز رہے تھے اور یہ صاحب بھی بہ افضال الٰہی اُنکے ہاتھ نہ آکر جان بہ سلامت اس مقام مین پہونچے تھے۔

بلند شہر

خبر مفسدۂ میرٹھ کی جسنے اول مقام بلند شہر مین پہونچائی تھی وہ ایک صاحب افسر تھا جو میرٹھ جاتا تھا اور اثنائے راہ مین مابین ہاپور اور میرٹھ کے اُسکو مفسدین نے لوٹ لیا تھا نا چار وہ وہان سے آگے نہ گیا اور واپس بلند شہر کو آیا کیونکہ اُسکو خبر ملی تھی کہ باعث بلوۂ میرٹھ کے آگے جانا بہتر و مناسب نہین ہے چند روز مین کئی مسافر صاحب لوگ جو بجانب غرب جانے والے تھے یہان آکر مقیم ہوئے یہ سب مسافر قریب بیس صاحب لوگون کے جمع ہوگئے تھے اور جو خبر بلوۂ میرٹھ کی اور نیز یہ کہ بلوائیونکو کچھ سزا نہ ملی اور نہ کچھ تدارک اُنکا ہوا تمام مین مشہور ہوگئی اسنے دیگر مفسدان ضلع بلند شہر کے دلون مین حوصلہ مفسدہ پردازی کا پیدا کیا بسبب صاحب مجسٹریٹ اور کلکٹر کے پاس سوائے ایک کمپنی ۹ رجمنٹ ہندوستانی اور کچھ سوارانِ رخصتی اور اسقدر فوج کے جسقدر وہ نو بھرتی کر سکے اور کچھ سیاہ نہ تھی پس اسقدر آدمیونسے صرف شہر کا بندوبست کرنا مشکل تھا چہ جاے آنکہ کل ضلع کا بندوبست کرتے اسواسطے تمام تمام ضلع گوجرون کے اختیار مین ہوگیا مگر تاہم ایک یا دو مرتبہ صاحب موصوف نے جرات کرکے گوجرون کو سزا دی اور کچھ گوجر گرفتار کرکے جیلخانے مین قید کیے اور اسی طرح کچھ بندوبست تا تاریخ ۲۱- ماہ مئی رکھا مگر جب خبر بلوہ و پردازی ۹ رجمنٹ کی جنھون نے بمقام علیگڈھ فساد برپا کیا تھا اس شہر مین پہونچی تو تمام میم صاحبونکو ہمراہی اُن صاحب

لوگون کے جو یہان اکر مقیم ہو گئے تھے اور کچھ سوار دن کے بمقام میرٹھ روانہ کیا مگر سب حکام یہان رہے اور ٹرنبل صاحب بھی جسکی بدلی بسیٹ صاحب سے چند روز پیشتر کی تھی اس مقام مین تھے۔

اب یہ بات مشہور ہوئی کہ مفسدین پانچ بجے شام کے بلند شہر پر حملہ آور ہونگے یہ خبر سُنکر کچھ عرصہ قبل وقت معہودہ کے حکام نے خزانہ بند کرنا شروع کیا اور اُنکو یہ خیال تھا کہ رجمنٹ ہندوستانی کا گارد اکر اُسکو میرٹھ لیجاویگا مگر یہ خزانہ بندہی کر رہے تھے کہ ایک گروہ کثیر گوجرونکا شہر مین گھس آیا غرضکہ فوراً اُنکا مقابلہ کیا اور کئی گوجر مارے گئے گوجرون سے اور تو کچھ ہو نہ سکا مگر اُنھون نے جیلخانہ توڑ دیا اب ایک گارد ۹ رجمنٹ کا خزانے پر قائم تھا بعد از نکال گوجرونکے حکام نے چاہا کہ ایسے گارد ۹ رجمنٹ کو ترغیب دیکر ہمراہ خزانے کے بمقام میرٹھ روانہ کرین اور وہ بھی جانے پر راضی ہوے مگر بجاے میرٹھ جانے کے اُنھون نے راستہ دہلی کا لیا اور چلتے ہوے سب حکام وغیرہ عیسایون سے کہ گئے کہ تم سب میرٹھ چلے جاؤ اور حکام نہین جاتے تھے مگر بمجبوری گئے اور وہان سے کچھ سوار زیر حکم کپتان تروٹ صاحب کے لیکر ایک یا دو روز بعد پھر بلند شہر مین آئے اور دیکھا کہ سپاہ گورکھہ وہان موجود ہے اور قریب دو سو سوار رسالہ رام پور کے بھی ہین اِن سواروں نے دو یا تین روز بعد فساد برپا کیا مگر سوا اے نزارکے اور کچھ اُنسے نہو سکا بھاگتے بھاگتے اُنھون نے مکانات جلا دیے اور سرکاری اور رعایا کے مکانات کو لوٹ لیا تا تاریخ ۳۰ مئی سپاہ گورکھہ وا سطے شامل ہونے ساتھ کیوسیہ سالا بہادر کے یہان سے روانہ ہوئی اور دوسرے روز گوجرون نے سکندر آباد کو حملہ کرکے خوب لوٹا اور چونکہ وہ جانتے تھے کہ سپاہ سرکار موجود نہین ہے کہ اُنکی سزادہی کو پہونچیگی اِس خیال سے اُنھون نے اِس شہر سکندر آباد کو بطمانیت تمام غارت کیا سکندر آباد ایک بڑا شہر نو میل کے فاصلے پر واقع ہے اور ہزارہا لوگ اُسمین آباد ہین تا تاریخ ۳۰ جون اس مضمون کی خبر پہونچی کہ سواران مفسد خورجے مین آگئے ہین اِس خبر کے سنتے ہی ایسا ہراس سپاہ موجودہ مین پیدا ہوا کہ اکثر اُنمین کے بھاگ گئے اور قریب تیس آدمی حکام کے پاس رہے اور انمین بھی چندان اعتبار نہ تھا کہ بروقت حملہ مفسدان یہ بھی قائم رہین پس یہ مناسب متصور ہوا کہ مقام گلوٹی مین جو بارہ میل بجانب شمال بلند شہر کے واقع ہے چلے جاوین اور ایسا ہی کیا مگر دوسرے روز پھر بلند شہر

تو شہر مذکور کو قبضہ ملازمین ولی داد خان جو رشتہ دار شاہ دہلی کا ہے پایا۔
جب یہ لوگ قریب شہر کے پہونچے تو دیکھا کہ مفسد نصف جنگ مع تین توپون کے آراستہ ہین مگر صاحب لوگون جنمین کپتان تروٹ صاحب اور سیبٹ صاحب اور رلال صاحب اور کلیفورڈ صاحب اور اندرسن صاحب تھے اور بہمہ وجوہ ۱۴ سوار اُنکے ہمراہ تھے چاہا کہ دشمن پر باین جمعیت قلیل حملہ آور ہون اور اسی خیال سے آگے بڑھے اور دشمن پر حملہ کیا مگر دشمنون نے گراب مارا اُس سے تین سوار اُڑ گئے مگر کسی صاحب لوگ کو آنسیب نہ پہونچا ناچار سب صاحب واپس میرٹھ کو چلے آئے اور شہر بلند شہر کو قبضہ ولی داد خان مذکور مین چھوڑ دیا۔

سرسا

بتاریخ ۹ ماہ مئی خبر اس مضمون کی آئی کہ چار ہزار مفسد متصل فتح آباد کے جمع ہوے ہین اور انکا ارادہ یہ ہے کہ اس شہر کو تاخت و تاراج کرین کپتان ہروبرٹسن صاحب نے جب یہ خبر سنی تو ارادہ کیا کہ کچھ سپاہ واسطے حفاظت شہر مذکور کے روانہ کرنی چاہیے اور اسی خیال سے ایک کمپنی ہریانہ پلٹن کی اور پچاس سوار چہارم رسالے کے بسرکردگی لفٹنٹ ایلبارڈ صاحب کے روانہ کیے گئے یہ سپاہ منتخب ایک گھنٹہ بعد نصف شب بتاریخ ۳۰ روانہ ہوئی اور اُسی تاریخ دو شتر سوار حصار سے بوقت ۵ بجے صبح کے آئے اُنکے پاس دو چٹھیان تھین ایک تو صوبہ دار پلٹن ہریانہ کی طرف سے اور دوسری رسالہ دار رسالے کی طرف سے تھی اور غالب کہ اُنمین قتل انگریزان جو بمقام ہانسی و حصار سپاہ نے اور سواران مجھ نے کیا تھا لکھا ہوگا اور یہ بھی لکھا ہوگا کہ تم بھی یعنی سپاہ موجودہ مقام سرسا بھی ویسا ہی کرے فوراً بعد اسکے ایک قاصد حصار سے آیا اور اُسنے ایک چٹھی فتح چند خزانچی کو دی اُسمین بھی حال قتل کا جو مفسدون نے صداقت کیا تھا درج تھا اس خبر کے سنتے ہی سب سب میم صاحبون کو روانہ مقام ساہو والہ کیا اور صاحب لوگ سب یہان موجود رہے قریب ساڑھے نو بجے دن کے جب یہ معلوم ہوا کہ سپاہ پیدل نے خزانے پر قبضہ کر لیا اور کچھ سوار واسطے حملہ کرنے اوپر شہر کے طیار ہوتے ہین ہر چند اب تک یہ یقین تھا کہ اکثر اُنمین کے مع افسران ہنوز خیرخواہ سرکار ہین اور جب یہ دریافت ہوا کہ جو چپراسیان پرمٹ سب المحکم صاحب کلکٹر پرمٹ یہان آکر واسطے حفاظت شہر کے بکثرت جمع ہو رہے تھے وہ دروازہ کھولنے مین انکار

کرتے ہین تو سب نے یہ صلاح کی یہان سے جلد جانا مناسب ہے اور مقام ساہو والہ مین جاکر اپنے عیال واطفال سے ملنا بہتر اور انسب ہے تھوڑے عرصے بعد وارد ہونے ان سب صاحبونکے بمقام ساہو والہ مین خبر پہونچی کہ چیراسیان پرمٹ نے شہر سرسا کو لوٹ لیا اور سوار تبلاش صاحبان چہار طرف سرسا کے منتشر ہو گئے ہین اور قیدی سب آزاد کیے گئے اور پلٹن پولس شامل غارت گرون کے ہو گئی۔

ایک صاحب تحریر فرماتے ہین کہ صاحبان مفصلۃ الذیل فوراً ساہو والے سے روانہ ہوکر بمقام دھودال جو علاقہ پٹیالہ مین واقع ہے چلے گئے ڈونلڈ صاحب اسسٹنٹ ثانی صاحب سپرنٹنڈنٹ مع میم صاحبہ اور ایک بچہ خرد سال اور تین دختر ڈونلڈ صاحب اور ملیارڈ صاحب کی میم مع دو بچونکے اور ایک بچہ خرد ایک ہفتے کی عمر کا اور روٹسلی صاحب کلکٹر پرمٹ مع میم صاحبہ کے اور پول صاحب اسسٹنٹ پٹرول مع میم صاحبہ اور دو دخترون کے اور ڈاکٹر نیس صاحب مع میم صاحبہ اور ایک بچے کے اور مور صاحب جونیر اسسٹنٹ اور سپرنٹنڈنٹ۔

ہم سب بغیر مزاحمت کے روان تھے کہ بموضع گودھا معروف بہ برنوالہ ایک گاڑی جسمین پول صاحب وغیرہ تھے اور جو پیچھے رہ گئے تھے لٹ گئے بعدازان بموضع بہڑایچ جہان ہم قریب دو بجے بعد دوپہر کے پہونچے تھے دیہاتی ہمارے تعاقب مین آئے اور شور وغل مچاتے ہوے چلے آتے تھے کہ ہمنے دو تین بندوقین جو سر کین تو قریب دو میل تعاقب کرکے واپس چلے گئے تاریخ ۳۱- قریب تین بجے صبح کے ہم موضع اوری مین پہونچے اس مقام مین اہالیان پولس اور نمبردار نے اقرار ہماری اعانت اور حفاظت کا کیا مگر جسقدر دن آتا جاتا تھا انکی نیت برگشتہ ہوتی جاتی تھی اور آخر کار قریب نواخت تین گھنٹہ بعد دوپہر کے ظاہرا حملہ آوری پر مستعد اور آمادہ ہوے ساڑھے چار بجے ان سب بدمعاشون نے ہمکو گھیر لیا اور ارادہ حرکات خصومت آمیز کا شروع کیا مگر تھانہ دار دیہ نے جسکا نام بھجو سنگھ تھا چار یا پانچ سپاہیان خیرخواہ ونمک حال سے سب کو دور رکھا کسی کو ہمارے پاس تک نہ آنے دیا اور اسی کی ہوشیاری اور دلاوری اور چالاکی اور سمولیت باعث ہماری زندگی کی ہوئی۔

بتاریخ دوم ماہ جون وقت نواخت دو گھنٹہ بعد دوپہر سوار مہاراجہ پٹیالہ کے بھیجے او

اور اُنکی حفاظت مین ہم موضع دودھال مین پہونچے اور بمقام سُناور نغری صاحب پیر دل مقام دھودہ ہمسے ملے تھے وُنس روز مین بمقام پٹیالہ پہونچے اور مہاراجہ نے ہمکو جگہ باغ بارہ دری دین دی اور مہاراجہ صاحب بہت تواضع وتکریم سے پیش آئے کھانے اور میوہ جات بکثرت ہمارے پاس بھیجے ہم پندرہ روز تک اُنکے مہمان رہے مین ایک روز کے واسطے انبالے گیا تھا بعد ازاں سب میم صاحبانکو بکوہ کسولی روانہ کرکے ہم پھر تاریخ ۳۰ - جون وقت صبح وارد سرسا ہوے -

گوپی گنج

بتاریخ یکم جولائی وقت شام دو سوارون نے آکر صاحب مجسٹریٹ کو اطلاع دی کہ اٹھارہ سپاہی ۷۴ رجمنٹ کے مسلح بدین خیال راستہ چھوڑکر چلے جاتے ہین کہ جو گارد ۴۸ رجمنٹ شاہی کا راستی پر تعینات ہے اُس سے بچکر نکل جاوین یہ سُنکر صاحب مجسٹریٹ مع لفٹنٹ دولہوس صاحب اور تیس سپاہیان گورہ کے روانہ ہوکر جسوقت وہ ایک گانون کے اندر جاتے اُسی وقت اُنکو جالیا اور صاحب مجسٹریٹ نے جو اُنسے حال دریافت کیا تو اُنھون نے کہا کہ ہم ۷۴ رجمنٹ مقیم مرزاپور کے سپاہی ہین اور رخصت پر جاتے ہین مگر اُن سب کی بندوقین بھری ہوئی تھین اُسکا سبب اُنھون نے کہا کہ ہمنے اپنی حفاظت کے واسطے بھر رکھی ہین صاحب مجسٹریٹ نے اُنسے ہتھیار رکھ دینے کو کہا اُنھون نے تعمیل حکم کیا مگر ایک سپاہی نے حسب الحکم نہین دیے تھے اور چاہتا تھا کہ سرکرے مگر فوراً گرفتار ہوا اور ہتھیار اُسکے چھین کر دو درجن بید اُسکو لگوائے بروقت تلاشی کے اُنکے پاس چٹھیاں رخصت کلین اور صاحب مجسٹریٹ نے بعد ازین اُنکو حکم چلے جانے کا دیا -

بتاریخ ۳ - قریب پانچ بجے شام کے یہ خبر صاحب مجسٹریٹ کو پہونچی کہ کچھ آدمی مسلح ایک گانون مین جو قریب ۶ میل کے فاصلے پر واقع ہے جمع ہوتے جاتے ہین دس بجے رات کے صاحب مجسٹریٹ مع بارہ سوار اور پندرہ چوکیدارون کے گانون مذکور پر گئے اور بعد تجسس اور تلاش بسیار کے وقت صبح دریافت ہوا کہ سا کنان دیہ مذکور مفسدین کو پوشیدہ رکھتے ہین اور صاحب مجسٹریٹ کو مغالطہ دیتے ہین اسواسطے صاحب موصوف نے اُس گانون کو جلا دیا اور وہان سے جون تمام

کے کارخانۂ نیل مین جو متصل تھا گئے اور وہان سے سوار ان ہمراہی اور چند چوکیدارون کو بھیجا کہ ایک دوسرے گاؤن کو جو قریب اُس مقام کے تھا جاکر جلادین اسی عرصے مین قریب پانچ یا چھ سو مفسد کے جمع ہوے اور جاکر کارخانۂ نیل پر حملہ آور ہوے ایک چوکیدار نے بھاگ کر بمقام گوپی گنج خبر دی کہ مفسدون نے کارخانہ گھیر لیا اور صاحب مجسٹریٹ اندر گھر گئے یہ خبر قریب ایک بجے بعد نصف شب کے یہان پہونچی تھی اور اُسی وقت ایک گروہ سپاہ ولایتی زیر حکم لفٹنٹ دولہوس صاحب روانہ ہوے اور زود ترین زود وارد مقام مذکور ہوے مگر دیکھا کہ کارخانۂ مذکور مین آگ لگادی تھی اور لاش صاحب مجسٹریٹ کی بیسر پڑی تھی کیونکہ مفسدین اُسکا سر کاٹ کر لے گئے تھے قریب سو گز کے فاصلے پر اُنھون نے دیکھا کہ لاش جون صاحب کی اور لاش اُنکے خسر پورہ کی جو قریب پندرہ برس کی عمر کے تھا پڑی ہے جسوقت لفٹنٹ دولہوس صاحب نے لاش صاحب مجسٹریٹ کو اسطور پر دیکھا اُنھون نے حکم دیا کہ جو سامنے آوے اُسے مار دو اور کسی کو نہ چھوڑو اب تعاقب مفسدین دو یا تین میل تک کیا گیا اور جن دو گاؤن مین وہ چھپے تھے وہان سے اُنکو نکال کر خوب مارا اور اُن گاؤن کو جلادیا اور اکثر مفسدین اس معرکہ مین مارے گئے اور اُنکی لاشین واسطے طعمۂ زاغ وزغن و دیگر حیوانات شکاری کے میدان مین چھوڑ دی گئین۔

اب گورہ لوگ واپس کارخانۂ مذکور مین آئے اور ہرچند تمازت آفتاب سے اور تعاقب و منگ مفسدین سے ماندے ہو گئے تھے مگر تاہم بخوشی تمام تینون لاشون کو گوپی گنج تک جو چھ میل یہانسے تھا لیگئے گوپی گنج سے لاش صاحب مجسٹریٹ کی مرزاپور مین لیجاکر اُنکے بھائی نے وہان دفن کی اور لاش جون صاحب اور اُنکے خسر پورہ کی مقام گوپی گنج مین تاریخ ۵- دفن ہوئین۔

جانسی

بروقت قتل انگریزان بمقام دہلی یہان دو رجمنٹ موجود تھین ایک اُنمین کی یعنی رسالۂ چہارم تو قریب ۱۵- ماہ جون کے یہان سے کوچ کرکے شامل سپاہ ہو گیا تھا اور اُسی روز وقت شب چند انبار گیاہ مین جو احاطۂ لفٹنٹ بارڈیل صاحب مین جمع تھے آگ لگی مگر بکوشش افسران جلدی فرو ہو گئی چند روز کے بعد یہ خبر شہر مین مشہور ہوئی کہ غارت گر فوج آگئے ہین کپتان سٹافورڈ صاحب جو صرف حاکم ساتھ پیادہ پلٹن کے اُسوقت موجود تھے ایک کمپنی کو ساتھ لیکر باہر گئے مگر کوئی

نظر نہ آیا دو یا تین روز کے بعد چالیس یا پچاس سوار مقام بھوانی کی جانب سے آتے ہوے نظر پڑے اور بروقت استفسار انھون نے بیان کیا کہ ہمکو راجہ داوری نے واسطے حفاظت شہر ہانسی کے بھیجا ہے مگر انکو اجازت چھاؤنی مین آنے کی نہوئی دوسرے روز دوسو سوار راجہ داوری کے بمقام رتوتک جو راہ مین ہانسی اور دہلی کے واقع ہے آئے اور خزانہ سرکاری کو اور شہر کو لوٹا اور قریب وجوار کے دیہات پر بھی دست اندازی کی بعد ازان انکا ارادہ ہوا کہ بمقامات ہانسی وحصار وسرسا بھی آکر یہی عمل کرین مگر جب انھون نے یہ سنا کہ سپاہ گورہ مع دو ضرب توپ انکے مقابلے کو آتی ہے وہ واپس دہلی کو چلے گئے۔

بتاریخ ۲۹۔ جون فساد شروع ہوا اور تمام میم صاحبونکو ایک مرتبہ بمقام حصار روانہ کیا۔

چمراسیان پرمٹ دھنراور بدمعاشان شہر نے سبز کپڑے پہنے اور ظاہر کیا کہ ہم دہلی شہید ہونے جاتے ہین ایک گروہ کثیر انکا متوقع شہادت کا متصل آسیا یفی مین جمع ہوا اب ہریانہ پلٹن بھی برملا مفسد ہو گئی پیٹرول صاحب کا بنگلہ جلاکر تمام چھاؤنی کو آگ لگادی جو صاحب یہان تھے وہ بمشکل جان بہ سلامت لیگئے کیونکہ بہت دور تک مفسدون نے انکا تعاقب کیا تھا سکنر صاحب نے کل حال اپنے فرار ہونے کا اور جو جو مشکلات اور شدائد انکو پیش آئی تھین چھپوادیا ہے غرضکہ بعد کچھ عرصے کے صاحب موصوف بمقام راج گڈھ وارد ہوکر راجہ بیکانیر کی محافظت مین پہونچ گئے اور وہ اور چند صاحب مقام مذکور مین بہ امن وامان زندہ رہے۔

راقم کا ارادہ تھا کہ احوال سکنر صاحب کا جو انھون نے خود چھپوایا ہے اس مقام پر تحریر کرے چنانچہ ایک چٹھی بہ طلب حال مذکور خدمت مین صاحب موصوف کے روانہ کی گر انکا جواب باصواب نہ ملا یعنی احوال مذکور دستیاب نہوا ناچار احوال ہانسی کو اتنا ہی لکھ کر ختم کیا فقط۔

ہنیج

بہ شب ۳۔ جون بوقت نواخت گیارہ گھنٹہ شب چھاؤنی مین ایک توپ سر ہوئی جسکی آواز سے سب کے کان کھڑے ہوئے اور فوراً دیکھا کہ چند بنگلے شعلہ ور ہو رہے ہین

ایک صاحب فی الحال اودے پور مین ہین حال اس کشت وخون کا اسطرح پر بیان کرتے ہین —

کہ ایک بازو فوج گوالیار کا زیر حکم میکڈونلڈ صاحب قلعے مین موجود تھا اور بازوے ثانی اسمتھ زور صاحب کے خالی اسپتال مین مقیم تھا جب خوف بلوہ عام ہوا تو زور صاحب نے ارادہ کیا اپنے بازو کو بھی قلعے مین لیجاوین مگر سب سپاہیون نے انکار کیا بلکہ ایک شخص نے اپنی بندوق صاحب موصوف کی طرف چھتیا کے سر کی مگر صاحب کی خوش نصیبی سے نشانے نے خطا کی تھوڑے عرصے کے بعد میکڈونلڈ صاحب آئے اور بازو چپ کو قلعے مین لیگئے اب سپاہ نے جبراً و قہراً کچھ اسباب محافظت کے جمع کرنے مین کوشش کی مگر یہ بھی کہا کہ اگر توپ ہمارے سامنے آویگی تو ہمکو خواہ انکی اطاعت کرنی ہوگی بعد تھوڑے عرصے کے ایک سوار نے آکر کہا کہ طیار ہو اور آکر ہمارے ساتھ شامل ہو آخر کار سپاہ نے میکڈونلڈ صاحب اور زور صاحب سے کہا کہ اب تم بھاگ جاؤ ورنہ تمھاری جان پر آسیب آویگا اور یہ سوار آپکو زندہ نہ چھوڑینگے یہ حال سنکر میکڈونلڈ صاحب اور زور صاحب اور اجیٹن صاحب جنکا نام معلوم نہین اور ڈرن فورٹ صاحب بھاگ کر بجانب مقام ڈارودرہ روانہ ہوے اور اثناے راہ مین افسران رسالہ مثل گوتھ صاحب اور دیگر صاحبان سے جو قریب پندرہ صاحب لوگ تھے اور پانچ میم صاحبونکے تھے ملاقات ہوئی سواران رسالہ از حد مفسدہ پردازی پر آمادہ تھے اور جو صاحب لوگ انکے سامنے آیا اسکو انھون نے ہلاک کیا مفسدین نے شیخ ارادت علی صوبہ دار رسالہ یکم کو برگیڈیر مقام نیمچ کا مقرر کیا اور برگیڈیر مذکور نے حکم از جانب شاہ دہلی اجرا کرنا شروع کیا اور خزانہ نیمچ کا درمیان سپاہ کے تقسیم کیا ہر ایک امر نمود اور شان سے ہوتا تھا ایک خیمہ کلان نصب کیا اور اسکے روبرو جھنڈا قائم کرکے واسطے رہنے برگیڈیر مذکور کے مقرر ہوا اور اسنے صوبہ دارون اور جمعدارونکو کرنیل اور میجر مقرر کیا ایک صوبہ دار شیخ قاسم نامے رجمنٹ ہفتم گوالیار پر حکمرانی کرتا تھا لائڈ صاحب کے پاس ایک رپورٹ اس مضمون کی آئی کہ ارادہ گوالیار والونکا یہ ہے کہ مقام نیمچ مین ایک نیا راج قائم ہو اور ایک اختیار گوالیار مفسدین کے ساتھ شازش بھی رکھتا ہے میکڈونلڈ صاحب نے یہ چاہا تھا کہ اپنے تمبو وغیرہ ساتھ لیجاوین مگر مفسدین نے انکے ہاتھ مین بھین لیے

ایبٹ صاحب نے تباد یخ دوم وقت سہ پہر ارادہ فہمایش کرنے سوار ہونا کیا اور کہا کہ جو انھون نے عہد وفاداری کا کیا ہے تو انکو لازم ہے کہ اُسکو وفا کرین مگر انھون نے متفق اللفظ یہ دجواب کہا کہ ہمنے کیون سرکار نا ہو راور شاہ اودھ سے عہد شکنی کی اور اب تم ہمارے مذہب مین کیون خلل انداز ہوا چاہتے ہو یہ نہونیگا اب زیادہ تحریر کی گنجایش نہین نہ تو مجھے زیادہ فرصت ہے اور نہ دل چاہتا ہے کہ مفصل حال کشت وخون بیان کیجیے پس اسقدر کافی ہے کہ جہان جہان قتل ہوا ہے اُس سب سے تیج مین زیادہ تر بیرحمی ظہور مین آئی اور وہ چیزین اور مکانات جو آتش زدگی سے محفوظ رہے تھے انکو مفسدین نے کلھاڑونسے توڑ کر خراب خستہ کیا غریب پستو بنجی سوداگر کو مفسدین نے توپ سے باندھکر اڑا دیا اور مشہور ہے کہ انھون نے چند میم صاحبونکو بھی اسیطرح اُڑایا تھا اب مفسدین بجانب دہلی روانہ ہو گئے اور شود رصاحب بروقت یہان نہ پہونچے مفسدین کے روانہ ہونے کے بعد آئے۔

ایک سپاہی بنام قادر بیل جو بتاریخ دہم جون بمقام خیرواڑہ گرفتار ہوا تھا اُسکے اظہار مین اکثر باتین ایسی ہین جو کاتب مذکورۂ بالا سے رہ گئی ہین اسواسطے اُسکا بیان بھی ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

مین اوپر بنگلہ کرنیل لارنس صاحب کے بیچ گارد راجیا حوالدار کے جسمین آٹھ جوان تھے تعینات تھا ایک روز یہ خبر وحشت انگیز مشہور ہوئی کہ گورے آتے ہین اسکے سننے سے تمام رجمنٹ طیار ہو کر میدان مین آئی اور دیوار ہاے قلعہ پر سپاہی متعین ہوے آخر کار یہ خبر غلط نکلی اور فیما بین صاحب لوگون اور سپاہیونکے عہد وپیمان ہوے بتاریخ سوم قریب تو اخت گیارہ گھنٹے شب کے آواز بنادیق از طرف توپخانہ گوش زد ہوئی اور دوسرے روز مین نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سوارون نے تمام مقام گھیر لیا تھا اور سپاہ پیدل بھی طیار ہو کر میدان مین آئی تھی اس عرصے مین آواز بنادیق بنگلہ برگیڈیر میجر صاحب سے سننے مین آئی اور فوراً اُس بنگلے مین سے شعلہ آتش نکلتے ہوے نمودار ہوے مفسدین گروہ باندھکر پھرتے تھے اور جہان تہان بنگلونمین آگ لگاتے تھے بوقت تو اخت چار گھنٹہ صبح ایک نایک اور چار سپاہی معدی سوانے پتلونکے پہنے ہوے کرنیل لارنس صاحب کے نکلے پر آئے انکو دیکھ ہمارا گارد طیار ہوا اور ہمنے بندوقین بھر کر اُنسے کہا اگر تم نزدیک آؤ گے تو ہم ماریںگے یہ سنکر نایک نے کہا کہ تم ایک دین یاد و دین ہمنے کہا ایک دین کیونکہ ہمکو بھوانی بخش جمعدار خیراسیان نے سمجھا رکھا تھا کہ تم سے جو یہ سوال کرین تو اُسکا ایسا جواب دینا ورنہ تمکو مار ڈالینگے جب ہمنے اُنکو جواب ایک دین کا دیا

تو نایک اور چارون سپاہی سنکر چلے گئے وقت نو اخت سات بجے کے چار سوار آئے اور شمشیرہائے برہنہ ہاتھ مین لیے ہوے ہمارے سامنے آکر کھڑے ہوے ہمنے انکو بھی دھمکایا جیسے ہمنے پہلے سپاہیونکو دھمکایا تھا کہ آگے آؤ گے تو ہم بندوق مارینگے اسپر انھون نے بھی وہی سوال کیا کہ تم ایک دین یا دو دین ہمنے جواب دیا ایک دین یہ سنکر انھون نے کہا پھر مقابلہ کرنے کی کیا ضرورت ہے ہتھیار دھر دو اور وردی اتار کر ہمارے ساتھ چلو ہمنے ہتھیار رکھنے سے انکار کیا بعد ازین دو دو سوار ہمارے دونون طرف ہوکر ہمکو لے چلے اب سپاہ قلعہ کی رد بدو پھرتی تھی اور زیادہ سپاہ ہمراہ تو پخانے کے مقابلے مین تھی سواران مذکور ہمکو جرنیلی صوبہ دار بہادر کے پاس لے گئے یہ شخص پشت قد بہت لحیم و شحیم سفید بردت کرکے وردی سپاہ پیدل کی پہنے ہوے بیٹھا تھا سپاہ مفسد نے خزانہ نکالا تھا اور دو ماہہ ہر ایک شخص کو دیتے جاتے تھے جرنیلی صوبہ دار نے ہمسے کہا کہ اگر تم فوج کے ساتھ کوچ کروگے تو کل کے روز تمکو بھی دو ماہہ ملیگا اور جو ہمراہی سے انکار کروگے تو تمھارے ہتھیار چھین کر تمکو اسی جگہ مار ڈالینگے ہمنے بناچاری اقرار ہمراہی کا کیا اور روانہ ہوے قلعے سے پہلے ہمکو چھاؤنی مین لے گئے یہان وہ سب مال مغرونہ جمع کرتے تھے اور یہان سے گاڑی اور بگھی مین بار کرکے لیجاتے تھے قریب نو اخت دو گھنٹہ روز یہان سے روانہ بجانب مقام نیمچ گڈھ ہوے اور بد انتظامی سوائے اسکے اور کچھ نہ تھی کہ پیش فوج اور پس فوج اور سوار وغیرہ مین فاصلہ بہت تھا پیادہ وسپاہ آگے تھی اسکے بعد توپخانہ اور عقب مین سوار اس ہیئت سے وہ روانہ ہوے اور اس شب کو مقام نوگانوان مین وارد ہوے ہمارے گارد نے تجویز فرار ہونے کی کی اور جب قریب نوگانوے کے پہونچے تو ہم ایک باولی مین اترے گویا پانی پینے جاتے تھے سوار نے ہمسے کہا کہ چلے آؤ ہمنے جواب دیا کہ چلو آتے ہین ذرا رفع تکان کرلین اس مقام پر ہمنے حقہ کشی شروع کی اور جبتک تاریکی شب محیط زمین ہوئی بیٹھے رہے اور بعد تاریکی کے جنگل کی راہ لی اور اب چھ روز کے عرصے مین براہ ڈاردہ بندہ زیان وارد ہوے۔

سپاہی بیان کرتے تھے کہ اکثر افسر لوگ مارے گئے مین نے خود سنا کہ اکثر بنگلونمین سے آواز تفنگ آتی تھی اور وہ شعلہ در تھے اور آتش زدگی کی گرم بازاری تھی اور سپاہیون نے مجھے یہ بھی کہا تھا کہ برکیڈیر صاحب بھی مارے گئے تھے۔

سپاہ نے ہمکو اُنکے ساتھ دہلی جانے کو کہا تھا اور یہ بیان کرتے تھے کہ وہان بادشاہ ہمکو خود دو روپیہ ماہوار دیگا اور یہ بھی کہتے تھے کہ ہم براہ جیتور گڈھ پندرہ روز مین مقام دہلی پہونچ جاوینگے مین نے یہ بھی سُنا تھا کہ ایک یا دو میم صاحبہ بھی ماری گئین اور جس مکان مین وہ تھین اُسمین بچے بھی تھے اور مفسدین نے اُنکی ٹانگین پکڑ کر اُنکو شعلے مین ڈال کر جلا دیا تھا۔

ایک صاحب منجملہ صاحبان مفرورین اپنا حال فرار ہونے کا اسطرح پر بیان کرتے ہین کہ مع دیگر صاحبان مفرورین نیمچ کے جو تاریخ ۳ ۔ وقت شب فرار ہوے تھے اب حفاظت رانا صاحب مین ہون اور رانا صاحب بہت خاطر داری اور مدارات سے پیش آتے ہین اور جو صاحب لوگ مقام ارنپورہ اور کوہ ابو مین ہین اُنھون نے ہمارے پاس بہت سامان پارچہ پوشیدنی و دیگر ضروریات کا جسکی ہمکو از حد ضرورت تھی بھیجا کیونکہ ہم لوگ مقام نیمچ سے صرف پارچہ جو جسم پر تھے اور جان جوتی مین تھی لیکر فرار ہوے تھے اور ہم اپنی خوش نصیبی اپنی مین تصور کرتے ہین کہ جان سلامت رہی کپتان اینلی صاحب اسسٹنٹ پولیٹکل اجنٹ میوار ہمارے محافظ ہین اور اُنکے احسانات کے ہم بہت شکر گزار ہین تمام افسران فوج بنگال جو نیمچ اور نصیر آباد مین تھی اُنکو حکم آگرے جانے کا ہے اور راجپوتانہ مین پھر فوج بمبئی حاظر آنے والی ہے ہمارے ساتھ مین صاحبان مفصلہ ذیل ہین لفٹنٹ ڈاکٹر صاحب لفٹنٹ گورون صاحب اور ڈاکٹر کلارک صاحب متعلقہ فوج بنگال اور ڈاکٹر کوٹ صاحب اور ڈلاکا جین صاحب اور لفٹنٹ رو صاحب لفٹنٹ دیون پورٹ صاحب اور سارجن برنی صاحب متعلقہ فوج بمبئی اور پانچ میم لوگ اور دس بچے اور مقام شکر ہے کہ ابتک سب سلامت ہین ۔

خبرین دہ باب قتل سارجن میجر سیبل صاحب کی میم اور اُنکے تین بچونکی بہت مختلف ہین یہ صاحب متعلقہ توپخانہ ایسی تھے اور میم صاحبہ نے اپنی تین مکانین جو اُنکا اپنا تھا اور بہت پختہ بنا ہوا تھا بند کر لیا تھا اور دشمن اُنکو اُسمین سے جب کسی طرح نکال نہ سکے تو دروازونکی راہ سے بندوقین مار کر اُنکو ہلاک کیا ۔

تین ہفتے بعد اس فساد کے اُن افسرونکو جو قلعے مین تھے کچھ اندیشہ پیدا ہوا اور اُنھون نے

یہ تصور کیا کہ مفسدین مؤ اینر سلہ آونیہونکے اسی لحاظ سے تمام سیم اور بیجو نکو بمقام نصیر آباد جہان فوج گورہ بکثرت موجود تھی روانہ کیا اور اُنکے ہمراہ افسران ۲۰ رجمنٹ گئے اور یہان قلعے مین صرف گیارہ صاحب لوگ رہ گئے ان صاحبونکے نام جو گیارہ صاحب واسطے حفاظت قلعے کے رہ گئے تھے ذیل مین درج کیے جاتے ہین میجر برٹن صاحب کپتان شوبرد صاحب کپتان لاڈ صاحب کپتان اری صاحب اور سرجی ہل صاحب اور لفٹنٹ رٹشی صاحب اور لفٹنٹ بارنس صاحب اور لفٹنٹ ایلسن صاحب اور لفٹنٹ سٹیل ٹن صاحب اور لفٹنٹ ولیمسن صاحب اور ڈاکٹر مری صاحب۔

بتاریخ ۱۲ ماہ اگست وقت شب چند سوار دن نے مفسدہ پردازی کرکے اپنے کمان افسر پر تین گولی چلائین اور صاحب ممدوح نے سپاہ گورہ کو حکم دیا کہ اُنکو مار کر جس مکان مین وہ گھس بیٹھے ہین اُسمین سے نکال دو جب گورے نزدیک آئے تو مفسد بھاگے مگر بھاگتے بھاگتے ایک گورے کو اُنھون نے جان سے مار ڈالا اور دو کو زخمی کیا اور ایک افسر کو مجروح کیا بعد ازین تمام فوج گورہ کو حکم طیاری کا ہوا بخیال اسکے کہ شاید کل سوار مفسدہ پردازی کرکے بمقابلہ فوج پیش آوین مگر ایسا نہوا اور بعد چند روز کے فوج مؤ سے آکر اس قلعے کی تبدیلی کرادی۔

لیکن جو دلایتی لوگ مقام نیمچ مین تھے اُنکو ابھی اور بھی تکالیف اُٹھانی تھین تفصیل اُسکی یہ کہ بتاریخ ۳ نومبر وقت شام مفسدین قریب چار ہزار سوار و پیادہ کے تین ضرب توپ مندسور کی جانب سے اس قلعے پر عازم ہوے اور اس قلعے مین ۳۲۷ نفر لائق کارزار اور ۴۵ نفر بیمار تھے مگر سامان خورد و نوش اور اسباب جنگ بکثرت تھا اس تاریخ کی شام سے صبح ۲۲ تک فوج قلعگی نے جو دشمنون سے محصور ہو رہی تھی بہ دلیری و مردانگی تمام زیر حکم کپتان سیمسن صاحب متعلقۂ رسالہ دوم اپنے تئین بچایا اور جو حملہ دشمنون نے کیا اُسکو روکا اور ایسی ترکیب سے جنگ آور ہوے کہ ہر ایک حملہ مین دشمنونکا بہت نقصان جان پڑا اور بتاریخ ۲۱ وقت صبح دشمنون نے ارادہ مصمم زینہ لگاکر قلعے مین گھس آنے کا کیا تھا مگر یہ بھی پیش رفت نہوا۔

بتاریخ ۱۱ وقت صبح فوج قلعگی نے دیکھا کہ فوج زیر حکم لفٹنٹ فارکیوہارسن صاحب متعلقۂ رسالۂ دوم نے مقام باگنا سے دشمنون پر حملہ کیا اور بہت مفسدین کو قتل کیا مگر یہ فوج نیمچ کے قریب نہ رہ سکی کیونکہ فوج مفسدین کی بکثرت تھی اور گرداگرد جا بجا پڑی ہوئی تھی۔

بعد ازاں ہنگامے کے جب روز روشن ہوا تو معلوم ہوا کہ مفسدین ایک جھنڈا سبز جسپر نام پنجتن کا درج تھا اور چار زینے چھوڑ گئے اور اس جھنڈے اور زینون کو نہایت دھوم دھام سے حوالدار شکا مصر مالانا خان بلوچ سپاہی اور چند باجے والے متعلقہ رسالہ دوم جو اس کام کے واسطے عین بازار گولہ مین دیوار کی راہ نیچے اتر کر گئے تھے قلعے مین لائے اور جب بتاریخ ۲۲- وقت صبح خبر روانگی فوج بریگیڈیر سٹوارٹ صاحب کی مقام منڈسور سے بسمت مندسور پہونچی اور فوج مذکور اثنائے راہ مین اس مقام نیمچ مین آئی اسیوقت مفسدین اس مقام کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور مقام نیمچ مفسدون سے خالی ہو گیا۔

ایک وقائع نگار احوال اس مقام کا اسطور پر تحریر کرتا ہے کہ جب فوج نصیر آباد نے ہنگامہ برپا کیا تو فوج نیمچ نے بھی انکی پیروی کی یعنی اس فوج نے بھی فساد شروع کیا اسوقت یہان ۲ رجمنٹ پیادگان بنگال اور ایک رجمنٹ سواران بنگال اور کچھ توپخانہ بنگال اور ۷ رجمنٹ گوالیار کنٹنجنٹ موجود تھی اور قلعے مین بازدے راست ۷ رجمنٹ کا مقیم تھا اور بازدے چپ رجمنٹ مذکور کا ایک خالی ہسپتال مین تھا بتاریخ ۳۰- اور ۳۱- مئی اور یکم جون کو کچھ علامات بیقراری کے بشرہ سپاہ سے نمودار ہوے مگر بروز دوم وہ سب ناپدید ہوے اور سپاہ نے دوبارہ قول وقسم از روے دھرم اور ایمان کے کیا مگر یہ قول انکے بھی ایک فریب کے ساتھ تھے کیونکہ بتاریخ ۳ جون توپخانے سے ایک آواز توپ کی آئی اور پھر دوسری آئی جسکے سنتے ہی سب فوج آمادہ پرخاش ہوئی اور تمام چھاؤنی مین منتشر ہو کر بازار کشت وخون وآتش زنی گرم کیا اور سوارون نے تمام چھاؤنی کا رخنہ کر لیا اور جو سامنے آیا اسکو قتل کرنا شروع کیا مکانات صاحبانمین آگ لگی پیادے لوٹ اور آگ لگانے مین مشغول تھے اور سوار چارون طرف بنگلون کے پھرتے تھے تاکہ جو صاحب لوگ بنگلے سے باہر آوے اسے قتل کرین اب یہان شور محشر سے کم نہ تھا ایک جانب تو سپاہ غل مچاتی تھی اور دوسری جانب آواز توپ وتفنگ آسمان تک پہونچتی تھی اور ادھر شور مفسدون کا اور گریہ وزاری ستمدیدگان کی طبق آسمان کو توڑتی تھی اس ۷ رجمنٹ گوالیار کا جو ہسپتال مین تھا اسکو اندر قلعے کے بصد دقت لے گئے اور وہان انکو گولی وغیرہ سامان جنگ دیا گیا تاکہ قلعے کو مفسدین سے بچاوین اور ایک صوبہ دار اور دو لانبی سلدین اور پینتیس چیدہ سپاہی واسطے حفاظت

دروازہ قلعہ کے تعینات ہوے چار گھنٹے یہی حال رہا اور قلعہ بند رہا مگر بعد اسکے دو آواز توپ کی باہر پھر نر ہوئین جسکے سنتے ہی گوالیار کی فوج جو قلعے مین تھی وہ بھی مستعد بہ فساد ہوئی اور صوبہ دار نے حکم دیا کہ دروازہ کھول دو ہر چند لفٹنٹ زور صاحب روز صاحب اور گورون صاحب اور ڈیوریو صاحب نے فہمایش کی مگر کچھ اثر نہوا اور صوبہ دار نے خفا ہوکر یہ کہا کہ یہانسے چلے جاؤ ورنہ تمھاری زندگی نہ رہیگی سوار آکر تمکو مار ڈالین گے ناچار وہ تینون صاحب باہر قلعے کے آئے اور تھوڑے عرصے تک انتظار فوج کمکی کا کیا مگر جب کچھ چارہ باقی رہا تو وہان سے روانہ ہوے اور چونکہ کوئی سواریا اسباب انکے پاس نہ تھا اسواسطے پیادہ پا چلتے چلتے اُنکے پیرون مین چھالے پڑ گئے جس گانون مین جاتے تھے وہانکے لوگ اُنکو ہنستے تھے اور اُنکی تضحیک کرتے تھے اور اپنے مکان پر رہنے نہین دیتے تھے کہین کہین اُنکو خشک روٹی بصد ذلت وخواری نصیبہ ہوتی تھی یہ سب لوگ پندرہ نفر تھے اور اُنکے ساتھ چھ میم اور دس بچے تھے الغرض بصد ذلت وخواری یہ سب مقام دوکلا مین پہونچے یہان رانا صاحب اودے پور نے کچھ سوار تعینات کر رکھے تھے یہ سوار اُنکے ہمراہ ہوے اور انکو بحفاظت مقامات محفوظ مین رکھا اسطرح ان سب صاحبونکی تکلیف ختم ہوئی اور آیندہ جور وستم مفسدین سے انکو نجات ملی

اندور

بعد از مفسدہ گوالیار جو بتاریخ ۱۴-جون برپا ہوا تھا اندور مین بھی بتاریخ یکم جولائی فساد برپا ہوا اور شروع فساد مین کرنیل دیورنڈ صاحب رزیڈنٹ دربار ہلکر کو مہاراجہ صاحب نے دو کمپنی پیادہ اور تین ضرب توپ واسطے حفاظت رزیڈنسی کے دی تھین تھوڑے عرصے بعد تو آٹھ گھنٹے صبح کے ان سپاہیون نے باتفاق دیگر سپاہ ہلکر خلاف حکم مہاراجہ صاحب رزیڈنسی پر حملہ کیا اور اکثر انگریز متعلقہ دفتر تاریخی کو قتل کیا اب ہوگل بجانا شروع ہوا فوج بھیل مع سپاہ سہور اور مہدپور حسب الحکم آکر موجود ہوئین مگر سپاہ سہور اور مہدپور نے کرنیل دیورنڈ صاحب کے حکم سے انحراف کیا اور اسوقت مین تنبیہ اور تادیب سپاہ مذکور کی بیجا اور بیکار تھی کیونکہ یہ امر ظاہر تھا کہ جب دوسرے روز مفسدین سوا اُنکے ساتھ شامل ہونگے تو قتل عام انگریزان ہوگا بدین خیال میم صاحبان اور چھوٹے بچونکو میٹی تو اب کوہی پر سوار کرواکر بھراہی فوج بھیل روانہ سہور کیا اور اس مقام سے بھی بناچاری وہ سب بھاگ کر مقام ہوشنگ آباد کو گئے کیونکہ فوج منیم سہور

بھی مفسدہ پردازی پر کمر حیث باندھی تھی بعد ازین مفسدین نے مہاراجہ جلکر سے تمراہ پیش کین اُسنے سب منظور کین مگر جواب کر دیا اگر یہ ان کا نہ مانا اور مہاراجہ صاحب خود فوج مفسدہ مین گئے وہان مفسدین نے انکو صلاح دی کہ تم بھی اپنی فوج طیار کر کے دہلی کو چلو انھون نے بجواب یہ کہا کہ نہ مجھ مین اتنی قدرت ہے کہ مین فوج بھرتی کرون اور نہ جسونت راو ہلکر اسقدر روپیہ چھوڑ مرے ہین کہ جو اس مہم کے واسطے کفایت کرے اور مہاراجہ صاحب نے یہ بھی کہا کہ مذہب سنو دین یہ کہان لکھا ہے کہ عورات اور معصوم بچونکو قتل کرو القصہ ایسی ایسی باتین نصیحت آمیز اُنسے کہکر اور اُنکو اس خونریزی سے منع کرکے مہاراجہ صاحب محل سرا کو روانہ ہوے اور مفسدین نے خزانہ لوٹنا شروع کیا اور شامل مفسدین کمپو سے مئو کے ہو کر روانہ دہلی ہوے فقط ۔

مئو

افواج مقیم مئو نے بھی اُسی روز سرکشی شروع کی تھی جس روز فوج اندور نے سر بشورش اٹھایا تھا بتاریخ ۳۰ جون ایک جاسوس متعلقہ پولس نے آکر کرنیل پلیٹ صاحب کمانیر چھاؤنی کو خبر دی کہ ایک جھنڈا سبز نصب ہوا ہے جس سے مراد یہ ہے کہ سب آدمی جو دین دار ہین اور جو سرکار کی حرکات سے ناراض ہین وہ آکر اُسکے گرد جمع ہون مگر اُس روز اس خبر کو پایۂ اعتبار سے ساقط سمجھا تھا بروز دوم یعنی یکم جولائی بدستور سابق سب فوج کی پریڈ ہوئی اور کسی کی حرکات سے یہ نہ پایا گیا کہ وہ آمادۂ فساد ہین قریب آٹھ بجے کے آدمی اپنا جواب اندور کی جانب سے گومش زد ہوئین اور تھوڑے عرصے کے بعد ایک چٹھی کرنیل دیورنڈ صاحب کی جو میل سرمہ سے لکھی ہوئی تھی آئی اسمین یہ مضمون درج تھا کہ توپخانہ گورہ از راہ مہربانی بھیجدو ہلکر ہم پر بمقام رزیڈنسی حملہ آور ہوا ہے بلحق اسکے فوراً توپخانہ روانہ ہوا مگر بوقت سہ پہر واپس آیا کیونکہ صاحب رزیڈنٹ اندور سے روانہ ہو گئے تھے کپتان ہنگر فورڈ صاحب کمانیر توپخانہ مذکور نے صلاح دی کہ قلعہ مئو پر تسلط توپخانہ بہت ضرور ہے اور یہ صلاح بعد قدرے تامل کے منظور ہوئی یکم جولائی اور بچے بھی داخل قلعہ ہوے اور ایک پہرہ جنگی توپخانہ لیپٹ کا بفاصلہ پانچ میل

جانب اندر نصب کیا گیا اور پچاس سپاہی بجانب شمال چھاؤنی کے تعینات ہوے بنظر اسکے کہ
سپاہ ہندوستانی کے دلون مین کسی طرح سے بے اعتباری کا گمان نہو پہرہ باے ہندوستانی
جو قلعے مین تھے اُنکی نفری زیادہ کی گئی اور اُنکے افسر تمام روز اُنکی لین مین رہے تاکہ فساد نہو
اور اُنکے دلون مین اعتبار بجانب سرکار رہے سوا اسے ازین افسران تو بخانہ کو حکم ہوا کہ شبکو
اپنے سوارونکے ساتھ لین مین رہین مگر سب افسر جب اس کوٹ مین کھانا کھا رہے تھے
ایک سوار خفیہ اُنکے پاس آیا اور اُسنے آکر کہا کہ اس حکم کی تعمیل نہ کرنا مگر اس اطلاع
خیر خواہی کا کسی نے خیال نہ کیا اور بعد کھانے کے سب صاحب لین کو گئے اور لفٹنٹ
فارٹن صاحب متصل گارڈ جھنڈہ لین کے ایک سوار سے کچھ گفتگو کر رہے تھے کہ یکایک سوار
مذکور نے اپنی قرابین اٹھاکر سر کی اُسکی آواز سے اور سب افسر انگریزی اپنی اپنی آرام گاہ
سے اُٹھ کر بھاگے اب یہ حال تھا کہ سوار اور پیادہ متعلقہ رجمنٹ ۳۴ کے سب بندوقین
مار رہے تھے غرض کہ اُسی بارش گولہاے تفنگ مین سب صاحب لوگ اپنے اپنے
مقام سے بھاگے قبل از اس واردات کے کچھ سواران مفسدین سے جدا ہوکر راستے پر
اس ارادے سے کھڑے ہوے کہ جسوقت میجر ہیرسن صاحب اُنکا کمانڈنٹ آوے
اُسکو فوراً قتل کرین اور یہ ارادہ اُنکا پورا ہوا یعنی جسوقت صاحب موصوف اپنے بنگلے
سے اُٹھ کر اُنکے نزدیک آئے اُنھون نے فوراً گولی مار کر اُنکو زمین پر گرا دیا اور بعد ازان
تلوارونسے اُنکے جسم کو پارہ پارہ کیا اُسوقت افسران ۳۴ رجمنٹ سارجنٹ میجر صاحب
کے بنگلے مین جسمین مسکوٹ مقرر ہوا تھا کھانا کھا کر چورٹ پی رہے تھے کہ یکا یک آواز
تفنگ لین سواران سے گوش زد ہوئی اور ایک لمحہ نہ گذرا تھا کہ ویسی ہی آواز ین لین
کمپنی گرانڈیر ۳۴ رجمنٹ سے سماعت مین آئین اور چونکہ یہ لین روبرو اُس بنگلے کے تھی
جہان وہ سب صاحب مقیم تھے سوا اے آوازکے گولیان بھی صاحبان موصوفین
کے گرد و پیش آنے لگین اور اب تمام چھاؤنی میدان مین سوا اے گولی کے اور کچھ
نظر نہ آتا تھا چند صاحبون نے تصور کیا کہ فوج ہلکرونے شاید چھاؤنی پر حملہ کیا
ہے اور اس خیال مع اسے اپنی اپنی کمپنی کے کوارٹر گارد کی جانب روانہ ہوے

اور وہان پہونچکر اور معاملہ دگرگون دیکھکر ہر چند سپاہ کو فہمایش کی مگر کچھ فائدہ و مترتب نہوا
اور سپاہ نے اتنی گولیان مارین کہ سوائے گولی کے اور کچھ وہان نظر نہ آتا تھا کرنیل بلیٹ صاحب
نے بندوقین لینے ہتھیار سپاہ گارد قلعہ کے جنکی بندوقین بھی پر تھین حکم دیا کہ تو پخانہ چھاؤنی پیدل
کو روانہ ہو مگر اب بھی کرنیل صاحب کے دل مین اسقدر اعتبار سپاہ کا جاگیر تھا کیونکہ موسم گرما کے گذشتہ
مین جب صاحب موصوف مستعد جانے سپاہ گورہ مین تھے تو سپاہ مذکورہ نے انکو عرضی دی تھی کہ
وہ انکو چھوڑکر نجاوین اور اسطرح اپنی محبت و وفاداری ظاہر کی تھی کہ وہ بغیر انتظار کرنے تو پخانے
کے کپتان میگن صاحب اجٹین کو ساتھ لیکر چھاؤنی کو تنہا روانہ ہوے اور وہان سپاہ کو فہمایش کر رہے
تھے کہ اس عرصے مین کچھ سوار آئے اور سپاہ سے بیان طراز ہوے کہ ہمنے اپنے مکان افسر
کو تو مار ڈالا اب تم کیا کیا چاہتے ہو یہ سنکر سپاہ مین سرگوشی ہونے لگی اور نتیجہ اسکا یہ نکلا کہ کرنیل
الیٹ صاحب اور کپتان میگن صاحب بھی وہین مارے گئے اور انکی لاشین دوسرے روز روبرو
لین کمپنی نمبر ۷ کے اس حال سے پڑی ہوئی ملین کہ کرنیل صاحب کے دونون رخسارے اڑ گئے
تھے اور انکی پشت سوراخ سوراخ ہوگئی تھی دونون رانون کا گوشت اتر گیا تھا اور زنخدان انکے بیٹھ
چلی گئی تھی اور تین زخم تلوار کے انکے منھ اور کھوپڑی پر تھے اور ایک گردن پر اس روز کا ہاتھ لگا تھا
کہ جس سے انکا سر شانے سے جدا ہو گیا تھا اب تو پخانہ مذکورہ بالا پہونچا اور مفسدون پر گولہ رانی
شروع ہوئی مگر قبل از اسکے آنے کے مکان مسکوٹ اور مکان پادری صاحب اور اور مکانات
جو قلعے کی توپون کی زد سے باہر تھے مفسدین نے لوٹ کر جلا دیے تھے دوسرے روز توپ
عجیب دو توپین جنکے ساتھ وہ صاحب لوگ صرف تھے جو بہ ضرورت جنگی بنگئے تھے واسطے نکالنے
باقی ماندہ مفسدین کے جو لین سوار ان کے نزدیک پھرتے ہوے نظر آتے تھے انمین اکثر گروہ
مفسدین نظر آئے مگر توپ کو دیکھتے ہی وہ سب بھاگ گئے اب اکثر مکانات جنمین مفسدین پناہ گیر ہوے تھے
جلا دیے گئے اور لاشین کرنیل بلیٹ صاحب اور میجر ہیرسن صاحب اور کپتان میگن صاحب اور
دیگر صاحب لوگونکی لاکر دفنائی گئین ہلکر نے اپنی دستی وفاداری ثابت کرنے کو چار لاکھ روپیہ
نقد اور غلہ اور اسامان جنگی بکثرت ہمارے پاس بھیجا اور اسقدر امداد دی کہ ہمارا امن گاہ ایسا
مضبوط ہو گیا کہ اگر مفسد ہمارا محاصرہ بھی کرلین اور وہ مدت تک جاری بھی رہتا تو بھی ہم اسکے مقابلہ کر سکتے تھے

اعظم گڈھ

بتاریخ دوم جون ۱۸۵۷ء رجمنٹ ہندوستانی نے یہاں فساد برپا کیا اور لفٹنٹ جنکنسن صاحب کو تو جان سے ہلاک کیا اور مین صاحب سارجنٹ میجر وغیرہ کو زخمی شدید کرکے سات یا آٹھ لاکھ روپیہ اور توپونکا قبضہ کرکے بروز دوم روانہ ملک اودھ ہوے بتاریخ چہارم زمیندار اور دیگر بدمعاشان شہر آمادۂ فساد ہوے ساکنین شہر مکانات مخفی مین متواری ہوے اور تاریخ ۱۸ ماہ مذکور تک مخفی رہے اس تاریخ کو دیبل صاحب اور ڈن صاحب کچھ سوار اور پیدل لیکر آئے اور ساکنین کو طمانیت بخشی کہ وہ اپنی اپنی حفاظت گاہ سے باہر آئے اور اپنے کاروبار مین پہلی مصروف ہوے

منگیر

بتاریخ ششم جولائی صاحب مجسٹریٹ کو ایک عیسائی ہندوستانی نے آکر خبر دی کہ کل شام کو ایک چپراسی ملازم حاجی احمد سوداگر کا ایک آدمی کو دو روپیہ دیکر کہتا تھا کہ ایک چٹھی جو اُسکے پاس موجود تھی مقام پٹنہ میر حسین خان ناظر فوجداری کے پاس لیجا اور وہ بباعث شورش راہ اس سے انکار کرتا تھا بلکہ اُسنے چٹھی نہ لی ہر چند چپراسی مذکور نے اُسکو بہت دھمکایا اور سخت و سست کہا مگر اُسنے نہ مانا اور وہ نہ گیا اس خبر سے صاحب موصوف کے دل مین شک پیدا ہوا اور یہ سمجھکر کہ آدمی نہین لیگیا تو چٹھی ڈاکخانے کے ذریعے سے روانہ ہوئی ہوگی خود ڈاکخانے مین گئے اور صندوق چٹھیات جو کھلوایا تو چٹھی مذکور بمبئی دستیاب ہوئی اُسکا مضمون یہ تھا کہ روپیہ جو واسطے ترغیب آمادگی فساد مرسل ہوا تھا پہونچا اور ہر روز عید یعنی ۳ اگست قریب ایک ہزار چار سو آدمی آمادہ ہوکر تمام انگریزونکو قتل کرینگے فقط آپسمین کچھ اشخاص اہل اسلام باشندہ منگیر خاص اور پٹنے اور بھاگلپور کے شامل تھے اور اکثر اُنمین کے ایسے تھے کہ وہ علاقجات معزز سرکاری مین نوکر تھے اس چٹھی کے حال سے واقف ہوکر بہیر گرفتاری منشی ذکی الدین وکیل عدالت دیوانی اور حاجی احمد کاتب چٹھی مذکور کی عمل مین آئی اور وہ دونون گرفتار ہوکر واسطے تحقیقات کے روانہ بھاگلپور ہوے

بنارس

بتاریخ ۴ ماہ جون رجمنٹ ۳۷ ہندوستانی اور لدھیانہ رجمنٹ سکھ اور ۱۳ سوار ان کشادہ نے

ہنگامہ سازی کی اور رات بین نو بجے چار اور پانچ گھنٹے سے پہر سکھونکو دیکھا کہ وردی پہن کر پریڈ پر
جمع ہوتے ہین اور سپاہ ہندوستانی نے وردی پہننی شروع کی کیونکہ انکو حکم تھا کہ جب کچھ اندیشۂ
فساد معلوم ہو تم سب تیار رہو کر میدان کوارٹر گارد مین آکر جمع ہونا اس عرصے مین دو یا تین
افسر انگریزی گھوڑون کو پاشنہ ڈالے ہوے لین مین آئے اور بیوگل وسطے باہر آنے فوج
کے سب مطابق آواز بیوگل کے سب سپاہی باہر میدان مین آئے مگر دھوتی پہن کر آئے پاجامے
وردی کے نہین پہنے تھے اس لیے حکم ہوا کہ اپنے نیلے رنگ کے پائجامے پہنکر آؤ چند سپاہی
بمتابعت حکم پائجامہ پہننے گئے اب انکو حکم ہوا کہ اپنے ہتھیار ریلو مین رکھدو انھون نے رکھدیے
اور واپس اپنے افسرون کے پاس آتے تھے کہ اس عرصے مین بل تو بند ہو گئے اور انھون نے
کیا دیکھا کہ توپخانہ گورے بیدل چلے آتے ہین اس حال کے دیکھنے سے سپاہ کے دلین خوف
غالب ہوا اور وہ بلون کی طرف بھاگی اور انکے قفل توڑ کر ہتھیار نکالے اور بندوقین ارجمنٹ
شاہی کو جو ہتھیار دنکا قبضہ کرنے کو آتی تھی مارنی شروع کین سپاہ گورہ نے بھی بنادق سے کام لیا
غرض کہ طرفین سے خوب گولی چلی آخر کو سپاہ ہندوستانی اپنی لین کیطرف بھاگی اور وہان دیوار
ہاے لین کو دیوار پناہ قرار دیکر اسکی پشت سے گولیان مارتے تھے کرنیل سیوٹس داود صاحب
نے جب دیکھا کہ سپاہ ہندوستانی دیوارونکی پناہ مین ہو کر گولیان مارتی ہے انھون نے تمام
لین کو آگ لگا دی اور ہوا جو موافق تھی تمام دھوان اور تیزی آگ کی بجانب مفسدین
شدت سے ہوئی یہانتک کہ تاب نہ لاکر مفسدین بھاگ نکلے اور بہت سے اسمین جل گئے
کیونکر روز دوم جب وہان جاکر دیکھا تو قاکستر مین سے بوے گوشت سوختہ بکثرت آتی تھی ۔
اب اور دشمن میدانمین آنے والے تھے یعنی جب کپتان ڈوجسن صاحب ۳ ارجمنٹ مین
گئے اور جاکر انکو اطلاع دی کہ چونکہ انکا کمانڈنٹ مارا گیا اسواسطے بریگیڈیر پونسونی صاحب نے
انکو یعنی کپتان صاحب کو حکم دیا ہے کہ انکے رسالے کی کمان کرین تو سب سوارون نے اپنی تلوارین
کھینچین اور انسے کچھ گفتگوے ناخوشی کی بلکہ ایک سوار نے پستول صاحب موصوف کے مارا مگر
صدمے سے بازو لے کپتان صاحب کا جدا ہو گیا اب اور دقتین ہونا ہوئین یعنے جب کپتان صاحب
کا بازو جدا ہو گیا اور انکا گھوڑا انکو لیکر بھاگا سکھان رجمنٹ لدھیانہ نے گورون کی طرف بنا دقت

سرکین اور دو تین مرتبہ ایسا ہی کیا اور گورہ سیاہ سپاہ ہندوستانی کے نکالنے مین مصروف تھی اور ادھر کا گمان بھی نہ تھا اس لحاظ سے سب کو اس امر کا تعجب رہا اور جب گورے اسطرح گولیون مین ادھر اُدھر پھر رہے تھے سکھون نے یہ اعانت کچھ سوارونکے اوپر حملہ کیا اور باقی سوار علیحدہ کھڑے ہوکر تماشا دیکھتے تھے اب سپاہ گری سپاہ گورہ کی ظاہر ہوتی ہے یعنے سامنے سے تو ۳۷ رجمنٹ ہندوستانی بارش غلولہ کر رہی تھی اور ایک جانب سے سکھ اور دوسری طرف سے سوار بھی اوپر گولیان مار رہے تھے کہ سپاہ گورہ ہوشیار ہوکر ایک گروہ اُنکا تو بجانب سکھ سپاہ گیا اور اُنکو مار کر بھگا دیا اور دوسرا گروہ ۳۷ رجمنٹ کی بین مین گھس گیا اور وہان سنگینون سے مار کر سپاہ مفسد کو کوئی راستہ سوائے فرار کے نہ چھوڑا۔

اسی طرح سے دشمنون سے فراغت حاصل کرکے سپاہ گورہ حفاظت میم صاحبان اور صاحبان ملکی مین مصروف ہوئی اور اُنکو بحفاظت تمام مکان ٹکسال مین پہونچا دیا ادھر تو یہ ہو رہا تھا اور سپاہ گاردہاے خزانہ وکچہری وسکوٹ وہسپتال وبازار نے جب دیکھا کہ کوئی پرسان حال نہین انھون نے دست غارتگری دراز کیا اور تمام چھاؤنی کو لوٹ کر بجانب بنگلہاے صاحبان بارادہ قتل روانہ ہوے اُنکے بنگلون مین آنے سے پیشتر سب صاحب لوگ بھاگ کر مکانات شاگرد پیشہ ودیگر مکانات مین جو اُنکے نزدیک محفوظ تھے متواری ہوگئے تھے مگر سپاہیون نے اُنکو وہان بھی نہ چھوڑا اور وہان سے بھی تلاش کرکے نکالا اور بہ سختی تمام قتل کیا سوائے اُن سپاہیون گاردہاے مذکورۂ بالا کے جنھون نے چھاؤنی کو لوٹا تھا اور سپاہ ۳۷ رجمنٹ بھی جسکو گورون نے سنگینون سے مار کر لین مین سے نکال دیا تھا تمام مقامات مین منتشر ہوگئی یہ سپاہ سب سے زیادہ مفسد تھی کار قتل وخونریزی مین اور سپاہیون سے گوے سبقت لے گئی تھی آخر کار یہ بھی روبفرار لائی اور سپاہ سکھ ایک طرف کو اور سپاہ ہندوستانی بجانب دیگر فرار ہوگئی اور شہر مین دوبارہ صورت امن کی پیدا ہوئی تمام میم لوگ اور صاحبان ملکی کو حکم ہوا کہ ٹکسال مین جاکر رہین یہ مکان بہت مضبوط تھا

اور اُسکے بالاخانے پر مورچال کے موقع موجود تھے اور شہر بنارس مین آئین جنگی جاری ہوا جو مفسد گرفتار ہوکر آتا تھا اُسکو پھانسی ہوتی کبھی چھ چھ اور دس دس مفسدین کو ایک ایک مرتبہ پھانسی گئی اور چند عرصے کے بعد کمک کلکتے سے آگئی اور اُسنے افکار آیندہ بھی رفع کردیے اس کمک کی سرداری مین کرنیل نیل صاحب تھے اور فوج مندرا اس فیوزلیر رتھی ۔

ایک صاحب جو اس مفسدے مین موجود تھے اسطرح پر حال بیان کرتے ہین کہ میری دانست مین کبھی انگریزون نے اسقدر شجاعت و مردانگی نہ کی ہوگی جیسی یہ ہوئی ہر ایک انگریز خواہ ملکی یا سپاہی دوسرے سے سبقت لیجانے کی خواہش رکھتا تھا اور سارجنٹ میجر جنل صاحب سے جو متعلق سپاہ سکھ ہین کوئی شجاع تر اور دلاور تر نہ تھا جب وہ کمپنی مین آئے تو تمام خون آلود تھے اور اُنکی تلوار اُنکا حال کارزار بیان کرتی تھی اور اسی صاحب نے اول میری میم کی خبر زندگی کی مجھے دی تھی انکا حال یہ ہوا کہ جب میرے مکان سے سب صاحب لوگ جو وہان موجود تھے ہمراہ لین فرٹ صاحب کے روانہ ہوے تو میری میم کو ساتھ لینا بھول گئے تھوڑی دور جاکر جو یاد آئی تو میجر صاحب نے کہا کہ مین جاکر اُنکو لاتا ہون مگر ایک سپاہی گورہ نمبر ایک نے کہا کہ مین جاکر لاتا ہون اور بھاگ کر اُنکو بغل مین لیکر بارش غلولہ ہاے مفسدین مین زندہ لے آیا جب فساد کچھ کم ہوا تو ہم لین سواران کی طرف گئے اور وہان طیاری شب باشی کی کی قریب نو بجے دو گھنٹے صبح مین نے سُنا کہ میری میم کپتان برون صاحب کے بنگلے مین ہے یہ سُنکر مین اور سارجنٹ میجر جنل اور ایک سپاہی ارجمنٹ کا ٹمبون گئے اور دیکھا کہ میری میم اور کپتان برون صاحب اور اُنکی میم اور بچے سب زندہ ہین مگر طویلے مین خفیہ ہین غرض کہ وہان سے اُنکو نکال کر لین سواران مین لائے یہان کے مفسدین کی ایک تعریف کرنی چاہیے کہ اُنھون نے کسی میم یا بچے کو نہین مارا اور نہ خزانہ لوٹا صرف اپنی رجمنٹ کا خزانہ لوٹ لیا اور کسی سے کچھ نہ بولے مین اب مقام جونار مین ہون اور یہان اسطرح پر آیا کہ راجہ رام نگر نے ایک کشتی بھیجی تھی اُسمین مین اور میجر برٹ صاحب اور کپتان ڈینار صاحب وانسین پلٹن صاحب اور گیارہ سپاہی ۳۴ رجمنٹ کے اور تین چار اور نمک حال آدمی جنھون نے ہتھیار بخلاف سرکار نہین اُٹھائے تھے ہم سب سوار ہوکر اس مقام کی حفاظت کے واسطے آئے ہین اور یہان ہم اسقدر سب طرح کے سامان سے درست

کہ کچھ ہو اس مقام کو نہ چھوڑین گے جب مین بتاریخ ۶- بنارس سے روانہ ہوا تھا اسوقت تک میجر گاریس صاحب رسالہ ۸ کے اور تین سپاہی ۱ رجمنٹ کے اور جنگین صاحب اپوتھی کیری یعنی ڈاکٹر فرد دفن ہو چکے تھے -

انسین جمین صاحب زخمی شدید ہوے تھے اُنکے منھ مین زخم آیا تھا جسکے صدمے سے انکا تالو بھی پھٹ گیا تھا اور ہیٹر صاحب ۲۵ رجمنٹ کے جو ۳۷ رجمنٹ کے ساتھ کام دیتے تھے اُنکی دونون ٹانگین شکست ہو گئی تھین اُنمین سے ایک توبہ رائے ڈاکٹر صاحب کاٹی گئی اور لوٹنڈی صاحب ۳۱ رجمنٹ کے بازو مین زخم آیا تھا اور دس یا پندرہ سپاہی گورہ بھی زخمی ہوے تھے

حیدرآباد

بماہ جولائی افواج نظام حیدرآباد خود سر ہو گئی ۲۱ نفر سواران اول رسالہ نظام فتحون نے ہتھام اورنگ آباد مفسدہ پردازی کی تھی بتاریخ ۷ جولائی گرفتار ہو کر واسطے سزا کے اہمال قبیحہ سپرد صاحب رزیڈنٹ بہادر کے کیے گئے تھے اس امر سے جس سے نظام اور اُنکے رکن سلطنت کی نمک حلالی بہ نسبت سرکار انگریزی کے ظاہر ہوئی تھی شہر والون کو نہایت قبح ہوا بلکہ سب لوگ مشوش ہو گئے بتاریخ ۱۷- ایک گروہ کثیر نے جمع ہو کر محل نظام کو نرغہ کر لیا اور بسختی و درشتی پیش آکر طلبگار رہائی مجرمان مذکور بالا ہوے یہ گروہ اول مولوی صاحب کلان کے مکان پر جا کر مستدعی حکم اور دعا کے ہوے مگر جب مولوی صاحب نے حکم دینے سے انکار کیا بلکہ اس امر کے باز آنے کی فہمایش کی تو انھون نے اپنا غصہ مولوی صاحب پر چھانٹا یعنے انھین کا سر دوش سے اول جدا کیا بعد ازین وہ سب بجانب محلات روانہ ہوے اور جا محل کو گھیر لیا اور شور و غل مچانا شروع کیا اور درخواست رہائی مجرمان کی کی یہ خبر فوراً صاحب رزیڈنٹ کو دی گئی اور صاحب موصوف نے اسکی اطلاع صاحب کمانڈنٹ کنٹنجنٹ فوج نظام کو بذریعہ تار برقی دی حکم نصب کرنیل فورجٹ صاحب کمانڈنٹ توپخانہ کو بھی دیے گئے توپ جو سلامت اندیشہ کے ظاہر کرنے کے واسطے مقرر تھی سر ہوئی اور ریٹ پر جو چہار توپخانہ موجود تھا اسکے ساتھ افواج مفصلہ ذیل شامل ہو گئی چار توپخانہ اسپی اور ہفتم سواران کشادہ سوم رجمنٹ گورہ اور یکم اور ۲۲- اور ۲۴-۱۴۱ اور ۲ رجمنٹ ہندوستانی

منجملہ اُنکے نصف توپخانہ پیدل اور دو رسالہ ہفتم سواران کشادہ اور بہت سے پیدل سپاہی بجانب کوٹھی رزیڈنسی روانہ ہوے اور وہان پہونچکر میجر برانس صاحب کے توپخانہ کے ساتھ جو کام مین وہان مصروف تھے شامل ہو گئے یہ کوٹھی شہر سے باہر بفاصلہ چند میل چھاؤنی سے تعمیر کی گئی ہے رکن سلطنت سالار جنگ نے صاحب رزیدنٹ کو کہلا بھیجا کہ ایک گروہ کثیر شہر سے وقت شب بہ ارادۂ حملہ آوری کے کوٹھی کی طرف روانہ ہوے ہین اوعجب نہین کہ وہان آکر فساد کرین یہ خبر سنتے ہی طیاری جنگ شروع ہوئی اور سوارونکو حکم آگے جانیکا ہوا اور جسوقت توپخانہ احاطۂ رزیڈنسی سے باہر نکلا اسیوقت گروہ مذکور نظر آئے توپخانے نے بمجرد دیکھنے کے گولہ رانی شروع کی اور تھوڑے عرصے مین مفسدین کو منتشر کردیا اکثر مفسدین میدان جنگ مین کشتہ پڑے تھے اور بہت مفسد گرفتار ہوکر پھانسی پا گئے ۔

سوائے حیدرآباد کے اس نواح مین اور چند مقامات مین بھی مفسدہ پردازی ہوئی تھی لیکن وہ ایسی نہین کہ اُنکا بیان علیحدہ علیحدہ تحریر کیا جاوے لہذا اُنکے نام ذیل مین درج کرکے اکتفا کیا گیا وہ مقامات یہ ہین اسیر گڈھ گولہ پور اور دو چار اور چھوٹے چھوٹے مقامات تھے جنمین فساد نے کچھ منہ دکھایا تھا مگر اقبال عدو مال سرکار دولت مدار کے ہاتھون منعکس ہوکر پشت دکھاکر بیٹھ گیا تھا اور اُسکے بانی مبانی سیاست حکومت سرکار سے [illegible] اعمال نکوہیدہ کو پہونچکر نیست و نابود ہو گئے تھے ۔

ناگور

بتاریخ ۱۴ ماہ ستمبر خبر اس امر کی بمقام ناگور پہونچی کہ مفسدین [illegible] ہمراہی جرگہ کو رستین مفسدین کے مقام باندا سے روانہ ہوکر عازم ناگور ہین بسبب [illegible] مفسدین مذکور بفاصلہ ۲۰ میل کے مقام مذکور سے تھے اور عہدہ داران ہندوستانی [illegible] مقام مذکور آپ ہمراہ اُنکے رہ کر مستعد جنگ و پیکار رہونگے یہین خیال ایک مقام [illegible] جنگ گاہ کے برلب ناگہ تجویز ہوا جو سامان جنگ کہ فاضل تصور کیا گیا تھا اُسکو خلاصیان [illegible] سپاہ مذکور چھاؤنی قرب وجوار مین ڈال دیا اور بطیار می جنگ کی عمل مین آئی ۔

ایک صاحب اسطرح بیان کرتے ہین کہ بتاریخ [illegible] صاحب کلکٹر نے

کہا بھیجا کہ مفسدین قریب ہین اور صبح کو ہمپر حملہ آور ہونگے اُسیوقت رجمنٹ موجودہ کو پریٹ کا حکم ہوا اور اُنکے سامنے آٹھ سو ہتھیار جو فاضل تھے توڑے اور جو کچھ نقد تھا تقسیم ہوا موجود تھین انمین سیخ مادری بعد اسکے رجمنٹ بجانب کمپو روانہ ہوئی جب ہم سب کمپو مین پہونچے صاحب کمانڈنگ افسر نے چاہا کہ رجمنٹ کو آگے بڑھادے اور قریب دو سو گز آگے گئے تھے کہ ایک سپاہی نے جو گارد اول مین تھا حکم مقام کا اور طیاری ہتھیار کا دیا اور اُسکے حکم کی سب رجمنٹ نے تعمیل کی جب ہمنے آواز بنادیق کے پر کرنے کی سُنی ہمکو یہ خیال آیا کہ وقت کو غنیمت سمجھ کر بھاگ جانا چاہیے اور ہمنے ایسا ہی کیا اور کسی سپاہی نے ہمپر گولی نہ چلائی ایک افسر جو پیادہ تھا اُسکو انھون نے گرفتار کیا اور رجا بجا پھرایا بعد ازان کسی نے کہا کہ اُسکو مار ڈالو مگر اور سپاہیون نے اُسکو نہ مارنے دیا اور کہا کہ مارنے سے کیا ہوگا اسے چھوڑ دو [illegible] روز کی ہر روز گردی اور بیابان نوردی کے ہم بمقام مرزاپور وارد ہوے اور ہمارے ساتھ دو سو پچاس سپاہی وغیرہ جو شامل ہمارے تھے مقام مذکور مین آکے بعد ازان ہم لوگونکے بھاگ جانے کے سیاہ واپس ناگود کو روانہ ہوئی اور وہان تمام میگزین درمیان سیاہ ۱۷ و ۱۸ و ۴۰ رجمنٹ کے اور دیگر پلٹن رام گڈھ کے جو دوسرے روز مقام مذکور مین وارد ہوئی تھی برابر تقسیم کر دیا سیاہ مذکور دو روز ناگود مین رہی اور اس عرصے مین تمام بنگلہ جلاکر بجانب باندا واپس روانہ ہوئی صوبہ دار ۵ رجمنٹ جو نہایت حرامزادہ اور واقف زبان انگریزی سے تھا میجر جنرل فوج مذکور کا مقرر ہوا اس فوج کو صرف اسی ہزار روپیہ خزانے سے دستیاب ہوا سب افسر انگریزی بسلامت مقام مرزاپور تک پہونچے اور راستے مین سوائے شدائد موسم کے اور کسی طرح کی تکلیف منجانب مفسدین نہوئی۔

جبلپور

۵۲ رجمنٹ ہندوستانی جو یہان مقیم تھی مدت تک نمک حلال رہی مگر اُنکی وفاداری پر بدگمانی بہت تھی اور اس امر کے انتظار تھے کہ دیکھئے کب تک یہ اپنے نمک حلال رہتے ہین سیاہ رجمنٹ مذکور کہا گیا تھا کہ اگر وہ نمک حلال سرکار رہینگے تو انکو دو چند بھتا ملیگا اس اقرار سے بہت کام نکلا یعنی مادرلے اُنکے اپنے فساد نہ کرنے کے اُنھون نے فرو کرنے ہنگامے مین جو بندیلون نے پرگنہ سرحدات پر کیا تھا خوب کوشش کی تا بتاریخ ۵ ستمبر وقت نو اخت ۹ گھنٹہ شب یہ خبر پہونچی

کہ سپاہ مستعد اس امر پر ہے کہ جو لوگ بجرم ہنگامہ پردازی مقید ہوے ہین انکو جیلخانے سے رہا کرین اور جتنے انگریز مقام مذکور پر موجود تھے انکو قتل کرینگے یہ خبر سنکر ایک سو سپاہ پیادہ مندر اجی اور چند سوار ان مندر اجی واسطے حفاظت جیلخانہ کے روانہ کیے گئے اور چند لحظہ تمام سپاہ پہرہ وغیرہ کی اپنے اپنے مقامات پر مستعد ہو گئی اور دو ضرب توپ مع ۹ نفر گولندازان گورہ اور ایک سو سپاہ پیدل اور باقی ماندہ سواران مندر اجی کمربستہ طیار ہوے کہ جہان ضرورت ہو وہان روانہ ہون پہرہ ہاے جنگی سوار اور پیادے کے گرد رزیڈنسی کے قائم کیے گئے اور دو غول سوارونکے بطور پترول گرد و نواح کے گشت کرنے پر آمادہ کیے گئے قریب ایک بجے تک کوئی واردات وقوع مین نہ آئی اس نظر سے وہ سپاہی جو کام پر تعینات نہوے تھے اپنے اپنے بستر پر جاکر لیٹ رہے لیکن آدھے گھنٹے کے بعد اندیشۂ فساد جو دلون مین تھا ظاہر ہو گیا اور لین طرف سے آوازہاے تفنگ گوش زد ہونے لگی آخر پیش یہ خبر پایۂ صداقت کو پہونچی اور تمام فوج ہمراہی دوبارہ طیار ہوئی عرصۂ قلیل کے بعد بعضے افسر ہندوستانی اور کوارٹر ماسٹر سرجنٹ رزیڈنسی مین آئے اور صداقت خبر رہائی چند مقیدین کی کی اور بیان کیا کہ چند بدمعاشون نے یہ ہنگامہ کرکے تفنگ اندازی کی تھی بہ سبب شمار سب سپاہ کا ہونا جسی سے معلوم ہوا کہ آٹھ سپاہی ۵۲ رجمنٹ کے اور ایک سپاہی گارد عقب کا مع اپنے ہتھیارونکے مفرور تھے۔

اس عرصے مین شور و غل آتش زدگی بلند ہوا اور دریافت ہوا کہ ایک چھوٹا سا بنگلہ جو قریب لین کے واقع تھا مفرورین مذکورین نے جلایا تھا تمام سپاہی ہمراہی صبح تک مسلح رہے اور کوئی علامت فساد کی ظاہر نہوئی سوا اسے ازین دلیل اور قواعد وغیرہ حسب دستور سب ہوا اور ظاہر مین کوئی علامت ہنگامے کی موجود نہ تھی اور سپاہ سب نیک رو یہ معلوم ہوتی تھی۔

قریب تین بجے صبح کے وہ قیدی جنکی رہائی مشہور ہوئی تھی جیلخانے سے لاکر توپخانے مین رکھے گئے اور جو سپاہ مندر اجی جیلخانے پر تعینات ہوئی تھی اتیر گئی گو لیان آئین مگر کسی کو آنے نہ پہونچا اور نہ سر کرنے والا اُن گولیونکا معلوم ہوا۔

اس سے بھی زیادہ وحشت انگیز واقعات درپیش ہوے یعنی قریب عرصہ دو یا تین مہینے سے راجہ شنکر شاہ جو خاندان راجہ گونڈ مین سے ہے تدابیر واسطے بربادی صاحبان انگریز مقیم

جیلپور و آتش زنی بنگلہ ہا و غارتگری خزانہ در عایا مین مصروف تھا اور اُسکے ساتھ رکھو ناتھ شاہ اُسکا وزیر و دیگر مفسدین سازش رکھتے تھے اس سرکشی کی اطلاع صاحب ڈپٹی کمشنر لفٹنٹ کلارک صاحب کو پہونچی صاحب موصوف نے ایک چپراسی کو بلباس فقیرانہ در اسطے دریافت حال کے روانہ کیا اور اُسکی زبانی صداقت خبر کی ظاہر ہوئی لہذا حکم ہوا کہ ایک گروہ کثیر سپاہ پولس کا اور بنگلہ کلارک صاحب کے جمع ہوا اور جب وہ سب جمع ہوے تو صاحب موصوف انکو لیکر بجانب مکان راجہ مذکور روانہ ہوے جب مکان قریب ایک میل کے فاصلے پر رہا تو صاحب موصوف سوارونکو لیکر دوڑ پڑے اور جاکر گانون کو گھیر لیا اور بروقت پہونچنے سپاہ پیادہ پولس کے مفسدین کو گرفتار کر لیا۔

روز بروز تحقیقات اس مقدمہ کی روبرو ے لفٹنٹ کلارک صاحب ڈپٹی کمشنر جیلپور اور لفٹنٹ ڈاوگلس صاحب ڈپٹی کمشنر اضلاع منڈل اور کپتان مولسن صاحب متعلقہ ۵۲ رجمنٹ ہندوستانی کے ہوتی رہی اور جرم سرکشی کا نسبت راجہ مذکور اور اُسکے فرزند کے بخوبی پایۂ تحقیق کو پہونچا بعد تحقیق کو پہونچا بعد تحقیقات اور ثبوت جرم حکم اڑا دینے کا توپ سے نسبت ہر دو مجرمونکے نافذ ہوا اور بتاریخ ۱۸ وقت صبح تعمیل اس حکم کی احاطہ کوٹھی رزیڈنسی مین عمل آئی۔

فیض آباد من مضافات ملک اودھ

بتاریخ ۸ ماہ جون بوقت شب ششم اودھ پیادگان نے بیوگل بنگامہ پردازی کا بجایا اور ۲۲ رجمنٹ ہندوستانی نے اُسکی تعمیل کی اور ہر ایک سپاہی اپنے ہتھیار لینے کو دوڑا یہ خبر سُنکر میجر فلسن صاحب نے اپنی سپاہ کو حکم دیا کہ توپون پر جاوین وہ بموجب حکم کے چلے مگر دم کمپنی ۲۲ رجمنٹ نے جو توپون پر تعینات تھی جمع ہوکر سگینین اپنی آگے کرین اور کسی کو لندازکو توپ کے قریب نہ آنے دیا بعد ازین میجر فلسن صاحب نے حکم آگے بڑھانے توپونکا دیا مگر سپاہ مذکور نے اسکی تعمیل بھی نہ ہونے دی اور نہ کسی افسر کو نزدیک توپون کے آنے دیا۔

بیان ہنگامہ پردازی سپاہ ۲۲ رجمنٹ کا عجب تماشے کا ہے یعنی گو انھون نے فساد کیا مگر ہنگام فساد مین بھی اپنے افسرونکی جان اور مال کی حفاظت کی اُنکے بنگلہ ہا کو بچایا اور گارد ہاے سپاہ میگزین اور دیگر اسباب سرکاری پر تعینات کیے اور جا بجا پہرہ ہاے جنگی نصب کیے تاکہ دیہاتی اور

شہری لوگ دست غارتگری دراز نکرین اور ایک کونسل سب سیاہ کی واسطے انتظام آیندہ کے
قرار دی اسمین فشر صاحب کے رسالے والون نے صلاح بیچ قتل کرنے افسران انگریزی کے
دی مگر ۲۲ رجمنٹ نے اسکے خلاف راے دی اور سب افسران انگریزی کو کہا کہ تم جہان چاہو
وہان چلے جاؤ بلکہ اپنے اسلحہ خانگی اور اسباب بھی اپنے ساتھ لیجاؤ مگر اسباب وسامان سرکاری نہ
لیگا کیونکہ وہ اسباب اب شاہ اودھ کا مال ہے یہ سُنکر افسرون نے کشتیان واسطے سواری اور بادی
کے طلب کین سپاہ نے ایک رسالہ دار کو جو کشتی جنرل مقرر ہوا تھا حکم دیا کہ کشتیان بہم پہونچاوے
اُسنے کشتیان دین مگر ایسی چھوٹی تھین کہ سوا اے ایک دست بقیچے کے افسران مذکورین اور کچھ
ہمراہ نہ سکے وقت روانگی مفسدین نے نو سو روپیہ خزانہ سرکاری مین سے نکال کر واسطے خرچ
راہ کے اُنکو دیا یہ حال دیکھ کر جسبب افسران مذکورین نے پھر اُنکو فہمایش درباب رفاقت کے کی
تو اُنھون نے باادب تمام جواب دیا کہ ہم اب زیر حکم اپنے ہندوستانی افسرونکے ہین اور صوبہ اجمیر
۲۲ رجمنٹ کا کمانیہ چھاؤنی مقرر ہوا ہے اور ہر ایک کمپنی نے اپنے اپنے افسر کو سردار مقرر کیا ہے
جس روز افسران انگریزی اس مقام سے روانہ ہوے تھے اُسی روز خبر آنے ۱۰ رجمنٹ کی جو
مستعد بہنگامہ پردازی تھی پہونچی بلکہ ایک روز پیشتر حسب معمول گاردرسد کا بھی فیض آباد مین آگیا
تھا اور دوسرے روز گار آخر کار ۱۰ رجمنٹ مذکور کا برلب دریا وارد ہوا کرنیل اور برائن صاحب
متعلق ششم پیادگان اودھ اور اندرس صاحب متعلق ۲۲ رجمنٹ اور لفٹنٹ گوردن صاحب ششم پیادگان
اور لفٹنٹ پرسیوال صاحب متعلق توپخانہ مقام دنیاپور مین بہ سلامت پہونچے اور دو افسر جو اُنکے
ساتھ کشتی پر سوار ہوے تھے کسی مقام پر اتنا سے راہ مین بہ ارادہ جانے گورکھپور کے اُتر گئے تھے
اور شاید مفسدین کے ہاتھ سے کہین مارے گئے ہونگے راجہ بان سنگھ نے جسکو شاہ دہلی نے سپہ سالار
ملک اودھ کا مقرر کیا تھا بہت مہم لوگون کو اپنی حفاظت مین رکھا اور اقرار بہ مہربانی پیش آنیکا
کیا ایک میم کو جسکے عنقریب بچہ ہونے والا تھا اُسکا شوہر جو کپتان ۲۲ رجمنٹ کا تھا چھاؤنی
مین لیگیا اور اُسنے وہان سپاہ سے کہا کہ اگر تم مجکو مار ڈالوگے تو اس میم کی حفاظت ضرور کرنا
یہ سُنکر ایک حوالدار جسکا مکان قریب اُس جانب دریا کے تھا اُٹھا اور بہ اجازت سپاہ دونکو اپنے
مکان مین لیگیا اور ایک ڈاکٹر بھی اُنکے پاس سپاہ نے بھیجدیا بعد فساد کے بھی سپاہی

افسران انگریزی کی سلامی دیتے تھے اور اُنکے ساتھ باد بہ پیش آتے تھے بلکہ اکثر سپاہی تو نادیدہ ہوکر نہایت تاسف ظاہر کرتے تھے اور بیان کرتے تھے کہ ہمارا کچھ چارہ نہین ہے جب سب سپاہ نے ہنگامہ برپا کیا ہم بھی ناچار اُنکے شامل ہو گئے القصہ فیض آباد سے روانہ ہوکر یہ سب افسر بمقام ابودھیا اور ہوے وہان کے رئیس نے اُنکی بہت خاطرداری کی اور بہ تواضع وتکریم پیش آیا اور اُسنے اقرار بہم پہونچانے بڑی کشتونکا کیا مگر وہان سے روانہ ہوکر جونہی دن انکو راستے مین گذرے اُن دنون مین بڑی صعوبتین رونما ہوئین اور بعضے بعضے مقام سے تو یہ مشکل جان بر ہوے کیونکہ اگر گڈھی ہاے خام جو بر لب دریاے گھاگھرہ واقع ہین اور اُنمین مسلح مفسد آمادہ بہ فساد جمع تھے اُنکے ہاتھ سے بچنا فی الحقیقت بہت مشکل تھا۔

ایک صاحب ہیوگل نواز قونجانہ مسمی اجازج دی ہسن اسطرح پر اپنا حال بیان کرتا ہے کہ جب ہم کشتی پر سوار ہوتے تھے تو ہمنے دیکھا کہ سپاہی ۲۲ رجمنٹ کے بجانب خزانہ سرکاری روان اور دوان تھے اُس روز کپتان ڈرم منڈ صاحب کوٹھی مین جہان خزانہ بنظر حفاظت رکھا تھا دو لاکھ چالیس ہزار روپیہ موجود تھا غرض کہ فیض آباد سے روانہ ہوکر بیگم گنج مین جو قریب دس میل کے فاصلے پر نیچے فیض آباد کے ہے پہونچے وہان دیکھا کہ مفسد جمع ہین قریب نو اخت یک دیم کھینچکے اُن لوگون سے ہمپیوند و قین سر کین وہان قریب آٹھ یا نو سو مفسد جمع تھے اُنمین سے سو آدمیون نے ہمپر وار کیا تھا مگر ہم اُنسے چھ سو گز کے فاصلے پر تھے اور کرنیل گولڈنی صاحب نے یہ صلاح دی کہ دوسرے کنارے کی جانب گھاگھرہ کے کشتی لیجاوین اُدھر جاتے ہوے ہماری کشتی ایک جھاؤ کے کھیت مین اٹک گئی مفسدون نے کشتیون پر سوار ہوکر ہمارا تعاقب کیا ہم بھی اُس کھیت سے بجانب کشتی جو آگے تھی روان ہوے اب ہم مین اور مفسدین مین چالیس یا پچاس گز کا فاصلہ باقی رہ گیا تھا اُس دوا دوش مین میجر فلسن صاحب غرق آب ہو گئے اور مارجنٹ میجر اور لفٹنٹ برائٹ صاحب اور راقم چٹھی گرفتار ہو گئے مفسدین ہمکو مقام قیام گاہ بدمہاشان پر لے گئے وہان ۷ ارجمنٹ اور ۷ ۳ رجمنٹ پیادہ ہندوستانی اور ۷ ارجمنٹ سوار ان کشادہ موجود تھے القصہ ہمکو روبرو صوبہ دار کے جو کمانڈنگ مفسدین کا مقرر ہوا تھا لیگئے مین اُسکا نام نہین جانتا گردہ ہندو تھا وہ ۷ ارجمنٹ مین سابق ملازم تھا آدمی سمراو درمیانے جسم کا تھا قد اُسکا پانچ فٹ آٹھ انچہ بلند تھا

اور بان

اور بال سفید تھے اُسکے چہرے پر کوئی بال نہ تھا اور رنگت سیاہ تھی جب ہم اُسکے روبرو پہونچے اُسنے ہمسے سوال کیا کہ تم کون ہو ہمنے جواب دیا کہ ہم فلانے مین سداگر ہین اُسنے اہل اسلام سے یہ قران کی اور ہنود سے گو یعنی گاؤ کی قسم اِس بات کی لی کہ وہ ہمکو نہ مارینگے اور قسم لیکر ہمکو چھوڑ دیا جب ہم وہان سے روانہ ہوے تو دو سپاہی ۱۷ رجمنٹ کے آگے بڑھے اور ہم پر حملہ آور ہوے اُنکی گولیونسے سارجنٹ میجر اور لفٹنٹ برائٹ صاحب تو مارے گئے مگر مجکو ایک گولندازنے بچاکر سراے بیگم گنج مین پوشیدہ رکھا اور بعدازان تبدیل لباس کراکر مجھکو وہانسے روانہ کیا جب ہم صوبہ دار مذکورۂ بالا سے گفتگو کر رہے تھے اُسوقت پندرہ یا سولہ سوار اور دس یا بارہ پیدل سپاہی درپے تلاش باقی ماندہ صاحبان جو کشتیون پر تھے گئے اور ہمنے بگوش خود آواز تفنگ جانب دریا سے سُنی تھوڑے عرصے کے بعد سوار ان مذکور واپس آئے اور بیان طراز ہوے کہ اُنھون نے کرنیل گولڈنی صاحب اور میجر اور صاحب لوگونکو قتل کیا اور تین صاحب لوگ بھاگ گئے جب مین بتاریخ ۱۰ بمقام ٹانڈا آیا تو وہان لوگونکی زبانی سُنا کہ چھ یا سات صاحب لوگ تو مارے گئے اور دو یا تین کو زمینداران ضلع گورکھپور نے بچالیا بعدازین مین براہ متوپور اور شاہ گنج اور جونپور کے ادھر چلا آیا کپتان ریڈ صاحب ڈپٹی کمشنر اور کپتان آوٹرم صاحب اسسٹنٹ کمشنر اور بروفورڈ صاحب اور کپتان تھربرن صاحب راجہ مان سنگھ کے پاس پہونچے اور راجہ نے اقرار اُنکی حفاظت اور پناہ دہی کا کیا جب مین بمقام متوپور مین تھا تومین نے سنا تھا کہ صاحبان مذکورۂ بالا بہمراہی و حفاظت گارد راجہ مان سنگھ بسواری کشتی اپنے اپنے عیال و اطفال کے پاس جاتے ہین اور بمقام ٹانڈا میرے یہ گوش زد ہوا تھا کہ فٹس جرالڈ صاحب کرانی دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر اور سارجنٹ برسٹ صاحب کچھ سارجنٹونکے عیال و اطفال لیکر براہ سلطان پور الہ آباد کو جاتے تھے کہ مع زن و بچہ راستے مین مارے گئے اور مجھے کچھ معلوم نہین کہ اُن صاحبونکا کیا حال ہوا جو ہمارے پیچھے کشتیون پر بوقت روانگی فیض آباد سے سوار ہوے تھے۔

فٹس جرالڈ صاحب کی میم کو جو جو مصائب اور صعوبات مقام فیض آباد سے روانہ ہوکر پیش آئے تھے اُنکا بیان ذیل مین کیا جاتا ہے۔

تاریخ ۶ جون مین یعنی میم صاحبہ موصوفہ قلعہ راجہ امام سنگھ مین گئی وہان اور بھی کچھ عیسائی پناہ گیر تھے مگر افسوس میرا ایڈورڈ صاحب یعنی شوہر مجسے چند گھنٹہ پیشتر وہان سے روانہ ہوچکا تھا پوربیون نے راجہ امام سنگھ کو پیام بھیجا کہ سب انگریزونکو اُنکے حوالے کردے راجہ نے بجواب کہلا بھیجا کہ کوئی صاحب میرے یہان نہین ہے پھر انھون نے دوبارہ سوال کیا کہ جو میم وغیرہ ہون اُنکو دیدے یہ سُنکر راجہ نے اُسی شب حکم دیا کہ آٹھ سو جوان ہمراہ میم صاحبون کے جاوین اور ہمکو اپنے قلعہ مین سے روانہ کردیا مین صاحب ڈپٹی کمشنر کی میم کے ساتھ ایک گاڑی پر سوار تھی ہم آٹھ بجے شبکے روانہ ہوے اور سولہ میل سے زیادہ فاصلے تک راستا بجاتے ہوے گھتیون مین سے جاتے تھے اثناے راہ مین بباعث صدمہ گاڑی کے تین روز رہے تھے آخرکار بوقت صبح گھاٹ پر پہونچے وہان ایک کشتی ہمارے واسطے موجود تھی اور ہم ۲۹ آدمی اُسمین سوار ہونے والے تھے تفصیل سوارونکی یہ ہے کپتان ریڈ صاحب ڈپٹی کمشنر مع میم صاحبہ اور دو بچے کپتان تھربرن صاحب مع میم اور بچے کے اور اُنکی میم صاحبہ کے اور ہونے والا تھا اور کپتان ڈاسن صاحب مع میم اور چار بچے کپتان بی صاحب مع میم اور اُنکی سالی مع پانچ بچونکے لفٹنٹ براڈفورڈ صاحب اور میم ہرسٹ صاحب مع میم اور بچے اور ایڈورڈ اور مین اور ایک بچہ اسقدر تو ہم آدمی تھے مگر ہمارے ساتھ کسی کے کچھ کھانا سوائے دو بکس اردو ورٹ جو ایک قسم کا کھانا ولایتی ہوتا ہے اور قدرے چاے کے موجود نہ تھا اُن دو بکس مین سے ایک میرے پاس تھا اور دوسرا بی صاحب کی میم کے پاس الغرض تین روز تک ہمکو فاقہ تھا کیونکہ اردورٹ تو بچونکے واسطے ہمنے رکھچھوڑے تھے اور کوئی کوئی میم کسی وقت کچھ اُسمین سے کھالیتی تھی ہم باقی ماندہ کو کبھی نان اردو نیم پختہ ملجاتی تھی اُسپر بھی زیادہ سختی یہ تھی کہ گرمی کشتی پر بشدت تھی اور ہم مین سے کسی کے پاس دوسرا جوڑا یا پارچہ پوشیدنی کا نہ تھا اور اگر کسی کے پاس کوئی شے زائد بھی تھی تو وہ مفسدین نے لوٹ لی تھی ایک شب ہماری کشتی کو مفسدین نے روکا اور ہم وہان سے کچھ خوش آمد اور کچھ پیشکش کرکے بچگئے مگر انھون نے دوسرے گانون والونکو اطلاع ہمارے آنے کی دی اور انھون نے کشتی گرفتار کرکے کنارے پر لگا دی اور طلب کا ہاتھ دراز کیا قریب دو سو آدمیونکے تھے اور اُنکا سردار بھی اُنکے ساتھ تھا جو کچھ انھون نے طلب کیا اور ہمارے

پاس موجود تھا وہ ہنسے انکو دیکھکر کپتان اور صاحب نے سردار کو بخوش آمد اور چاپوسی کہا کہ ہم تمھارے اختیار مین ہین چاہو مارو چاہو زندہ رکھو مگر ہمارے مارنے سے تمکو کچھ فائدہ نہین ہے آیندہ تمکو اختیار ہے غرض ایسی خوش آمد آمیز باتون سے سردار مذکور بہت خوش ہوا اور اُسنے ہمکو چھوڑدیا مگر یہ کہا کہ کپتان ریڈ صاحب ایک چٹھی اس مضمون کی لکھدین کہ اُسنے یہانکو کسیطرح پر مزاحم نہین ہوا ہے یہانسے روانہ ہوکر راستہ قلیل طے کیا تھا کہ صلاح قرار پائی کہ آگے جانا مناسب نہین اور بہتر ہے کہ بابو مان سنگھ کے قلعہ مین چندے اقامت کرین غرض وہان گئے اور پانچ روز تک بطور حلہ گشان اُنکے کارخانے مین دال روٹی کھاکر بسر کرتے رہے اور بباعث تبدیل اور غذا سے مختلف کے اکثر بچے بیمار ہو گئے بلکہ نوبت یہانتک ہوئی تھی کہ اگر چندے دیگر وہان اور قیام ہوتا تو مین اس بیانکے کرنے سے محروم رہتی یعنی مین نہ زندہ ہوتی اور نہ یہ حال لکھتی القصہ ہم مین سے کسی کو باعث نہ معلوم ہوا کہ راجہ نے ہمکو اتنے دن اپنے پاس کیون رکھا مگر بعد ازان کچھ ملاح اور سپاہی ہمراہ دیگر روانہ کیا مگر یہ سپاہی ایسے تھے کہ جب کوئی وقت آتا تھا تو وہ کنارہ کش ہو جاتے تھے جب ہم قلعہ سے روانہ ہوے تو ایک مقام پر جسکا نام بنجور تھا پہونچے وہان ہماری کشتی کو مفسدین نے روکا اور جو افسر سپاہ راجہ نے ہمارے ساتھ کیا تھا اُسنے ہماری حفاظت کے واسطے اقرار ڈھائی سو روپیے کے دینے کا کیا جب ہماری کشتی روکی گئی تھی تو ہم سب کشتی مین چھپتے پھرتے تھے اس دارو گیر مین ایڈورڈ صاحب اور متیہوس صاحب تو مارے گئے مگر بوشیر صاحب بچ رہے فقط

اوریا

پسانا صاحب مع گرنتھ صاحب جو اُس مقام سے فراری ہو کر جان بہ سلامت لیگئے تھے اسطرح حال ہنگامہ مقام اوریا جو بتاریخ ۱۴ ماہ جون واقع تھا بیان کرتے ہین ۔

ہنگام قریب آنے مفسدین جہانسے کے راقم مع اپنے اور گرنتھ صاحب کے عیال واطفال کے بتاریخ ۱۴ جون یہان سے روانہ ہوا اور مین نے یہ سمجھا تھا کہ میری والدہ کو بہ لباس ہندو کوئی نہ شناخت کر سکیگا مگر ہمارے برقندازون نے اُسکو پہچان کر قتل کیا ہیک صاحب جو اس صدمے سے دیوانہ وار پھر رہا تھا اُسکو بھی مفسدین نے گرفتار کر کے قتل کیا اور دو بل صاحب

اور اُنکے عیال و اطفال کو مفسدین نے ایک گانوں سے لاکر جہان وہ پناہ گیر ہوے تھے اور بمقام چوک متصل کالپی لیجاکر رہا کیا مگر وہ سب تمازت آفتاب اور ماندگی سفر سے جان بر نہوے الا انکا ایک فرزند زندہ رہا۔

گورنر اے راؤ نے اس ضلع کا قبضہ کرلیا ہے اور اپنے عہدہ دار مقرر کیے ہین اور مہاجن اور متمول باشندون سے روپیہ بہ زبردستی لیتا ہے اور اُسکے بیٹے نے جسنے کالپی وغیرہ پر داخل کیا ہے مشہور ہے کہ اُسنے صرف باشندگان کالپی سے تیس ہزار روپیہ وصول کیا ہے۔

مصیبت اب یہ ہوئی کہ ہم اُس کمپنی مفسدین کے ہاتھ گرفتار ہوے جو خزانہ لیکر گوالیار کو جاتی تھی صورت اُسکی یہ ہوئی کہ ہم بمقام کوداری مقیم تھے اور کمپنی مذکور آکر بمقام باگرہ فروکش ہوئی اور بعبور سننے اس خبر کے کہ ہم فلانے مقام پر ہین وہ دوڑ پڑے اور یہان آکر ہمکو گرفتار کرکے لیگئے اور چھ روز ہمکو قید رکھا جو مال واسباب ہمارے پاس تھا سب لوٹ لیا وہان سے رہا ہوکر جو ہم روانہ ہوئے تو راؤ صاحب کے آدمیون نے ہمکو گرفتار کرکے مقام اورایہن لاکر کے جب مفسدین للت پور یہان آئے تو ہمکو اُنکے حوالے کردیا مگر شکر خدا کہ اُسکے احسان سے ہم سب کی جان بچی رہی بعد ازین راؤ کے بیٹے مسمی تاتیا نے جو کالپی مین تھا ہمکو گرفتار کیا اور چاہتا تھا کہ ہمکو بمقام کانپور پاس نانا راؤ کے روانہ کرے کہ اسیے مین خبر شکست نانا راؤ کی اُسکے پاس پہونچی اور ہماری روانگی نہوئی اس خبر کے بعد ہمپر کچھ کچھ رعایت بھی ہونے لگی اور ہم بطور قیدی نہ بطور مظلوم رہنے لگے مین نے ایک ترکیب نکال کر چٹھی اپنے حال کی بخدمت جنرل نیل صاحب بمقام کانپور روانہ کی اُسکے جواب مین صاحب ممدوح نے کئی پروانے بنام راؤ مذکور اس مضمون کے جاری کیے کہ ہمکو روانہ کانپور کرے راؤ مذکور تامل کیا مگر جب اور کچھ بن نہ آیا ناچار ہمکو روانہ کیا اور ہم بتاریخ ۴ ماہ حال (شاید ماہ اگست سے مراد ہو) بمقام کانپور بہ سلامت وارد ہوے۔

کوہ آبو

سپاہ جودھپور نے جو یہان تعینات تھی بتاریخ ۱۷ ماہ اگست درمیان چار اور پانچ بجے صبح کے ہنگامہ برپا کیا صورت اسکی یہ ہوئی کہ کپتان ہال صاحب کمانڈنٹ نے اس سپاہ کی ایک کمپنی کو حکم دیا کہ مقام ارنیورہ سے بمقام آبو روانہ ہو اور یہ بھی کہا کہ ہم بھی مقام مذکور مین شامل ہونگے

اور وہانسے ایک گانون پر جو متصل مقام مدارا کے راستہ ڈیسا پر واقع ہے چڑھائی ہوگی کیونکہ اس جا
چند ٹھاکرون نے غارتگری شروع کی ہے یہ سب بستم اگست کمپنی مذکور بمقام انندراوار دہوئی یہ مقام
دو میل کے فاصلے پر گھاٹ یعنی دامن کوہ سے اور سات میل چھاؤنی سے واقع ہے اسی شب قریب
۵۰ سپاہی کمپنی مذکور کے کوہ متصلہ پر چڑھ گئے اور وہان جاکر اپنے باقی ماندہ سپاہیونکو طلب کیا اور
کہا کہ ہنگامہ برپا کرکے تمام انگریزونکو قتل کرو۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بوقت نو اخت پانچ گھنٹہ صبح روز دوم یہ سپاہی اور گروہ مین تقسیم
ہو گئے اور بارک سپاہ مقیم اور کپتان ہال صاحب پر حملہ آور ہوے اس صبح کو ایسی تاریکی اور کوہرا
ایسا بھاری تھا کہ پندرہ گز کے فاصلے کی چیز نظر نہ آتی تھی جو سپاہ کہ بارک مین تھی وہ سب متعجب ہوئی
کہ یہ کیا ہوا اور گرد لیان دیوار ہاے عام کو پھوڑ کر ادھر آنے لگین اس سپاہ نے یزدی ہر چہ تمام
وردی پہنی اور دروازے اور دریچے سے گولی مارنی شروع کی اور ایسی غلولہ بازی کی کہ مفسد
میدان پریٹ سے فراری ہوے اور ایک انمین کا مجروح وخستہ وہان پڑا رہا اور تمامی مجروحین
کو وہ اٹھا کر لیگئے کوئی سپاہی ۳ ۸ رجمنٹ کا زخمی نہوا اور یہ باعث نہایت استعجاب کا ہے اور وہ
گروہ جو کپتان ہال صاحب کے قتل کے واسطے گئے تھے اسی برآمدہ کوٹھی مین کھڑے ہو کر براہ
دروازہ ہاے مکان گولی مارنی شروع کین مگر کپتان صاحب مع عیال واطفال ایک اور راہ سے
نکل کر مکان اسکول گھر مین بہ سلامت پہونچگئے تھے جنرل لارنس کے بیٹے آئے لارنس صاحب نے
جب آواز بندوق بجانب کوٹھی کپتان ہال صاحب کے سنی تو وہ خود برائے تفتیش احوال
اُس سمت کو روانہ ہوے راستے مین مفسدین نے انکو دیکھکر یہ غلولہ تفنگ زنی کیا مگر شکر خدا کا
کہ زخم شدید نہین ہے بعد ازین مفسدین بجانب بازار روانہ ہوے اور بازار کو لوٹ کر جیلخانے
مین جو پانچ قیدی تھے انکو باہر کے ڈاک بنگلے کو توڑ ڈالا اس عرصے مین اکثر باشندے شہر کے
اسکول گھر مین آگئے اور تھوڑی سپاہ بھی واسطے حفاظت کے وہان پہونچ گئی اب یہ صلاح
قرار پائی کہ قیام گاہ مفسدین دریافت کرنا چاہیے اور یہین خیال کپتان ہال صاحب ایک
گروہ سپاہ کا ہمراہ لیکر اسکول سے بجانب دفتر اجنٹی روانہ ہوے جب قریب دفتر
مذکور کے پہونچے تو ایک گروہ مفسدین بسرگردہی ایک نخلص سردار جو غالب ہے کہ

اودان سنگھ تھا نظر پڑا ما بین مین گویان چلین اور مفسدین پس پا ہوے مگر افسوس کہ بخیال حفاظت بارک و اسپتال و اسکول گھر کے اُنکا تعاقب نہوا اگر مفسدین بھی بعد ازین وہان نہ ٹھہرے اور نہ پھر کبھی نظر آئے مفسدین وہان سے فراری ہوکر بمقام انندراوا ہوے اور مقام مذکور کو لوٹ کر اور گاڑی ہاے باشندگان کوہ آبو گرفتار کرکے اُنپر مال غارتگری بارکر کے بجانب مرو ہی روانہ ہوے مگر تعجب یہ ہے کہ کسی صاحب کا بنگلہ نہ لٹا اور اکثر بنگلو نمین تو مفسد گئے بھی تا شام سب صاحب اسکول گھر مین جمع ہوے اور ہر چند مکانمین قلت تھی اور یہ بھی خیال تھا کہ شاید بوقت شب کچھ شغل کرتا ہوا اور اسی لحاظ سے تمام شب گشت اور روند کرتے رہے مگر تمام شب بہ آرام گذری اور کوئی مفسد بر روبہوا۔

اس ہنگامے مین صرف ایک صاحب یعنی لارنس صاحب بیٹا کرنیل لارنس صاحب کا زخمی ہوا مگر زخم خفیف زانوے چپ پر لگا ہے اور شام تک جتنے صاحب لوگ پہاڑ پر تھے سب آکر اسی گھر مین جمع ہوے اور بخیال اسکے کہ شاید شب کو کچھ معرکہ روئنما ہو برآمدے کے گرد ایک دیوار کھینچکر اسمین سوراخ کیے مگر مفسدین بہت ہوشیار تھے اور دوبارہ اُدھر کو نہ آئے جب یہ ہنگامہ ہوا اُسوقت ۱۶۵ انگریز کہ مذکور یہ موجود تھے اسمین سے چھیاآٹھ صاحب بیمار بھی تھے مگر اگر تاریکی نہوتی تو مفسدین کی سزا دہی کو کافی تھے۔

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مفسدین کوہ آبو سے باربرداری وغیرہ لیکر بجانب اُدے پورہ روانہ ہوے کیونکہ اُنکی چھاؤنی کی جگہ ہے۔

اور جو دس نفر انگریز ان مع زن و بچہ وہان ہین اُنکی جانب سے بڑی فکر ہے۔

ایک گارد، ارجمنٹ ہندوستانی کا جسمین پندرہ سپاہی بھی کمشریٹ کے گودام پر تعینات تھے اُنکے ہتھیار چھین لیے گئے اور جب اُنکے اسلحہ کو دیکھا تو بندوقین بھری ہوئی تھین مگر یہ نہین معلوم کہ اُنکا ارادہ فساد کا تھا یا نہین لیکن اُنکا ناپاک اسطرح گستاخی سے پیش آیا تھا کہ اُسکے ہاتھ مین ہتھکڑی ڈالی گئی اور اُسکے خلاف اکثر قصورات ثابت ہوتے جاتے ہین باقی سپاہی جسقدر تھے سب پہاڑ سے اتار دیے گئے۔

سلطان پور اُودھ

یہان شہرت یہ ہوئی کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا سلطان پور کو آتا ہے یہ خبر سنکر سب ولایتی انگریز وغیرہ جو تینتالیس شمار مین تھے دو مکان مین آکر جمع ہوے اور اسمین جتنے صاحب لوگ تھے انھون نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اگر مفسد آئین تو ان دونون مکانون مین وہ جان بچا سکینگے مگر یہ خبر غلط نکلی اور اندیشہ رفع ہوا بعد ازین اُن سب نے یہ ارادہ کیا کہ یہان سے فرار ہو جانا بہتر ہے الغرض وہ سب بچا الہ آباد روانہ ہوے تاریخ روانگی انکی ۷ جون تھی اور اس تاریخ کو تمام سپاہ موجودہ برسر ہنگامہ پردازی تھی مگر کوئی انکی روانگی مین مزاحم نہوا بلکہ بارہ سوار اور کچھ پیدل بھی حفاظت راہ کے واسطے انکے ہمراہ ہوے۔

ایک صاحب اس گروہ مین سے حال راستے کا اسطرح پہ بیان کرتے کہ ہم شب روانگی تو بخیر و عافیت روان تھے مگر جب بوقت تو اخت تین گھنٹہ صبح ہم سب ایک مقام پر واسطے تبدیل کرنے سواری کے قرار گزین ہوے تو وہان کے اہالیان پولس نے ہمکو اطلاع دی کہ پاؤ گھنٹہ ہوا ہوگا کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا اسی راہ سے گذر کر گیا ہے اس خبر نے ہمارا اندیشہ دوبالا کیا اور ہم وہانسے آگے بڑھے ایک اور اینائے متصل پرتاب گڈھ کے طے کرنی تھی اسکو ہم کرتے تھے کہ جس سواری مین مین اور میرا لڑکا تھا وہ پانی مین ٹوٹ کر رہ گئی اسی عرصی مین مین نے دیکھا کہ کچھ ہندوستانی بھی عبور کر رہے ہین انکو مین نے اشارے سے بلایا وہ میرے پاس آئے اور سر سے گئے کے بموجب عبور آب مین میری مدد بھی انھون نے کی ہر چند ایک نے انمین سے اول یہ کراہیت میرے لڑکے کی طرف دیکھا اور پھر ہنسا اور اسکو اٹھا کر پار پہونچایا اسکی کراہیت کی وجہ مجھے ایک معلوم ہوئی اور وہ یہ تھی کہ وہ ہندو تھا اور اسکو جو میرا لڑکا گود مین اٹھانا پڑا اسواسطے شاید اسکے دلمین کراہیت آئی تھی مگر خیال کرنیکا مقام ہے کہ جب ہم عبور دریا کر چکے وہان ہمنے سنا کہ یہ لوگ جنھون نے میری مدد کی تھی یہ قیدی چلغانہ الہ آباد کے تھے اور کچھ عجب نہین تھا اگر وہ بجاے امداد کچھ فساد یا شرارت برپا کرتے مگر شکر خدا کہ وہ ایسی حرکت سے باز رہے اور یہ بھی ہمنے سنا کہ الہ آباد قبضۂ مفسدین مین ہے اور تمام شہر مین لاشین کشتونکی پڑی ہین یہ سنکر اب ہم اس شش و پنج مین ہوے کہ کدھر جائیے کیونکہ الہ آباد تو اُسی شب ہم پہونچنے کو تھے مگر یہ حال سنکر وہانکے جانے کو بھی دل راضی نہوتا تھا آخرکار یہ صلاح قرار پائی کہ مقام پرتاب گڈھ چلکر کچھ تجویز مناسب کیجاویگی یہ قرار دیکر

وہانسے روانہ ہوے اور دارو پور تاب گڈھ ہوکر بجوز سواریونکی کرکے عزم بنارس کیا اس مقام پر ہمکو قریب ایک گھنٹہ کے عرصہ ہوا تھا کہ بابو گلاب سنگھ نے یہ کہلا بھیجا کہ گروہ مفسدین ہماری جانب آتا تھا اور اگر سب صاحب اُسکے قلعہ مین اجاوینگے تو وہ بدل ہماری حفاظت کریگا اس پیغام سے بعضونکی راے تو یہ ہوئی کہ اسکے پاس جانا مناسب نہین شاید اس پیغام مین کچھ دغا ہو مگر باقی ماندہ کی راے اسکے قلعہ مین جانا واجب تھا کیونکہ انھین کی یہ راے تھی کہ اگر اُسکے پیغام کو نہ مانین تو گویا اُسکی بے اعتباری ظاہر ہوگی اور ایسے وقت مین یہ امر مناسب نہین سوا اسکے اس مکانین ہم گئے وہ اس قابل بھی نہ تھا کہ اگر مفسدین آجاوین تو کسیطرح کا ہمارا بچاؤ اسمین ہو ایسے ایسے امور سے ناچار ہوکر ہم سب اُسکے پاس گئے اُسنے از حد خاطرداری کی اور ہر طرح کی حفاظت کا اقرار کیا مگر ایک آدمی گھنٹہ کے بعد آیا اور آکر کہنے لگا کہ مفسدین بہت ہین اور اُسکے پاس اسقدر جمعیت نہین کہ وہ اُنکا مقابلہ کرسکے اسواسطے بہتر ہے کہ سب صاحب بنارس کو چلے جاوین اور کہا کہ سواری اور سپاہی ہمراہی کا سرانجام بھی وہ کردیگا القصہ سامان روانگی طیار ہوا اور ایک صاحب کی بگھی کے پاداندین اپنے لڑکے کو مین گود مین لیکر جا بیٹھا میرا لڑکا آج بہت بیمار تھا یہانتک کہ اُس سے کھڑا نہین رہا جاتا تھا غرضکہ جب سب سوار ہوچکے تو یہانسے روانہ ہوے اور تھوڑی دور چل کر جو صاحب لوگ آگے تھے اُنکو کچھ سوار ملے اور طلبگار روپیہ ہوے قریب تین سو روپیہ اُنکے پاس ایک تھیلی مین تھا وہ تھیلی اُنھون نے پھینک دی اور ادھر تو سوار مذکور اسکے اُٹھانے مین مصروف ہوے اور ادھر ہم وہان سے روانہ ہوے مگر اس روپیہ کے پھینکنے سے ایک اور بڑی خرابی رونما ہوئی یعنی صدہا دیہاتی تلوار اور برچھیان لیکر پیچھے درپے ہوے بلکہ کچھ آدمیون نے اگر جس بگھی مین مین تھا اُسکو پکڑ لیا مگر جب صاحب مالک بگھی نے اپنی شمشیر نیام سے کھینچی وہ سب بگھی چھوڑ کر پراگندہ ہوگئے اور ہم وقت کو غنیمت سمجھکر وہانسے راہی پیشتر ہوے۔

باقی جتنے صاحب ہمارے ساتھ تھے وہ سب گرفتار ہوگئے اور اُنکے ساتھ جتنا ہمارا اسباب تھا وہ بھی مفسدین کے قبضے مین آگیا مین نے دیکھا کہ ایک سوار نے ایک صاحب کو گھوڑے سے نیچے پھینک دیا اور ایک دوسرے صاحب کے اوپر حملہ آور ہوا اس صاحب نے دلین ہو

یہ خیال کیا کہ ہم سب قتل ہو گئے اور اسطے اُنسے بچاے اسکے کہ مفسدین کے ہاتھ گرفتار ہوجاے
ایک چاہ مین جو مقفل تھا کود پڑے اور چاہا کہ وہان غرق آب ہو مگر ہو نہ سکا اسی عرصے مین مفسدین نے اُسکو چاہ مین گرتے ہوے دیکھا تو وہ بھی وہان گئے اور اوپر سے پتھر مارنے
شروع کیے اِن پتھرون سے بھی جب وہ نہ مرا تو اُنھون نے ایک رسی ڈالی اور اُسکو اوپر
کھینچا اور باہر لاکر بہت سخت و سُست کہنا شروع کیا اور کہا کہ کہو اب بہشت مین جاؤ گے یا کہین
اور یہ بتلاؤ کہ تمھارا کون سا عضو اول کاٹین غرض ایسی ایسی باتین اُنکو بہت سی کہتے رہے اس
عرصے مین ہم وہان سے دور نکل گئے مگر جہان جاتے تھے یہی سُنتے تھے کہ ہر طرف مفسد
جمع ہین ایک صاحب ہم مین ایسے تھے کہ بغیر صلاح یا مشورہ کے تنہا گانون مین چلے جاتے
تھے تاکہ وہان کچھ امن ملے مگر بجاے حفاظت کے صدہا دنیاتی اُنکے تعاقب مین ہم پر آکر جمع
ہوتے تھے الغرض سب سے بچتے ہوے ہم روان تھے اب گھوڑون کا یہ حال ماندگی سے ہو گیا
تھا کہ اُنکے پا حرکت سے باز رہے تھے اور کبھی اُنسے نہ کھینچی تھی اس میدانین ریگ بھی بہ کثرت
تھی اور یہ موقع آیا تھا کہ کوئی کسی کی خبر نہ لیتا تھا آخر کار ناچاری ہمنے بھی چھوڑ دی اور پیادہ
پا چلنا شروع کیا مگر میرا لڑکا کہ دو دن سے گرسنہ تھا چل نہ سکتا تھا جن صاحب کی بگھی پر مین سوار
تھا وہ صاحب بھی میرے ساتھ پیادہ چلتے تھے اور اُنھین نے اس موقع پر میری مدد بھی
کی یعنے میرے لڑکے کو گود مین لیکر دور تک چلے مگر نہایت ماندے ہو گئے ناچار مین نے اُسکو
اپنی پشت پر بٹھایا اور روان ہوا اب حال یہ تھا کہ ایک تو اندیشہ جان اور دوسرے ماندگی
راہ اور میرے لڑکا پشت پر اور جو تھے ریگ گرم پر کہ تمام پیر اُسمین ڈوبتا تھا چلنا یہ سب
تکالیف گوارا کرنی پڑین کیونکہ سواے اِن دو اُمور کے اور کچھ نہوتا تھا کہ یا تو یہ سب گوارا ہون
اور یا تنہا پیچھے رہتا ہون اور تنہا رہنے سے سب کے ساتھ رہنا مناسب بلکہ ضروری معلوم
ہوتا تھا۔

اسیطرح غرض کہ تمام روز بسر کیا وقت شام ایک باغ انبہ مین پہونچے اور وہان خیلے مکث کیا
تمام باشندے آکر گرد جمع ہو گئے اور ہمسے یہ سمجھا کہ اب زندگی دشوار ہے مگر اسی عرصے مین ایک
سوار آیا اور آکر کہنے لگا کہ مین ایک صاحب کو بچاکر ابھی پرتاب گڈھ سے لایا ہون اُسکے ساتھ

ایک رشتہ دار بابو گلاب سنگھ مسمی اجیت سنگھ بھی تھا اور اُسنے کہا کہ اگر تم بھی ہمراہ چلو تو تمہاری حفاظت گلاب سنگھ کے قلعے مین بخوبی ہوسکیگی اب خیال کرنا چاہیے کہ یہ بات کس مشکل سے قبول ہوسکتی ہے کیونکہ جسج ایسی کج خلقی سے ہم سبکو اُسنے اپنے قلعے مین سے نکالا تھا اور شام کو اس پیغام کا آنا اور ہماری طرف سے قبول ہونا کیسا مشکل اور بیرون از قیاس تھا مگر بخیال اسکے کہ شاید دہاکوئی صورت حفظ جانکی ہو اور یہان تو اسکا ہونا غیر ممکن تھا کیونکہ سب دیہاتی جمع تھے اور سب لوگ بدخواہ ہوگئے تھے ہمنے اس پیغام کو منظور کیا اور اُسکے ساتھ روان ہوے اور یہ سوچتے تھے کہ ایکبار اور ہندوستانی کی حفاظت مین چلتے ہین آیندہ جیسا ہوناہوگا ویسا ہوگا اب اجیت سنگھ مذکور نے اپنی طرح پر ہماری نہایت خاطر داری کی ہمکو شربت پلائے اور کھانے کو دال اور چپاتی دی اور ہمارے بسترکے واسطے اپنے دیہ سے کپڑے طلب کیے مگر وہ ایسے تھے کہ اگر ایسا وقت نہوتا تو شاید ہم انکو ہاتھ بھی نہ لگاتے مگر اب بمجبوری انھین کو لینا پڑا اور خالی زمین سے انکو بہتر تصور کیا اور ہم سب نے بستر برابر برابر لگائے اور اُنپر سوئے اکثر صاحبونکا تو یہ حال تھا کہ اب ہم دوسرے روز آفتاب کی صورت نہ دیکھینگے یعنی تمکو قتل کیے جاوینگے مگر ہاہم شب اپنی حفاظت کے واسطے کوئی سو گیا یا نہ سویا مین نے ایک آدمی تا بہ برتاب کو بڑھ روانہ کیا کہ وہان جاکر دریافت کرے کہ ہمارے ہمراہی جتنے صاحب سابق مین تھے وہ سب قتل ہوے یا زندہ ہین یہ شخص دوسرے روز واپس آیا اور آنکر اُسنے اطلاع دی کہ سب صاحب زندہ ہین مگر بابو گلاب سنگھ کی قید مین ہین اور بابو نے کئی مرتبہ اُنسے اقرار کیا کہ مین چھوڑ دونگا مگر ابھی تک چھوڑا نہین ہے اور اگر کوئی صاحب تم مین سے وہان جاوے تو وہ سب آباد ہونگے یہ سنکر ایک صاحب طیار ہوے مگر ہمنے یہ خیال کیا کہ اگر وہ جاوینگے تو زندہ نہ آوینگے اسلیے اُنکو جانے سے ممانعت کی اور ہرچند اُنکی مرضی کے خلاف تھا مگر ہمنے نہ جانے دیا غرضکہ اسی روز سب قیدیان مذکور ہمارے پاس آگئے اسکے بعد اجیت سنگھ مذکور نے ہمکو پانچ روز اور اپنے پاس رکھا مگر اب ہماری خورد و نوش کی فکر اُسنے کم کردی تھی بلکہ ایک سخت تمک کردی تھی دو صاحب اور ہمراہی اب یہان سے بدین خیال روانہ ہوے کہ جاکر حال راستہ الہ آباد کا دریافت کرین اگر صاف ہو تو یہانسے روانہ ہوجاوین مگر چند میل راہ طے کرچکے تھے کہ مفسدین نے اُنکو آگھیرا یہ حال دیکھکر وہ بھاگے اور بمشکل تمام جان بچاکر واپس ہمارے پاس آئے اب ہم از حد تنگ تھے اور رہے تین آدمی مع چٹھیات الہ آباد کو روانہ کیے مگر کوئی بھی واپس نہ آیا آخر ناچار

ہو کر سوار ہمراہی کو جو تک حلال تھا آلہ آباد پہونچا دیا اور وہ بھی اس امر کو قبول کر کے اور اپنے تئین بہ لباس فقیرانہ بنا کر اور چٹھی لیکر راہی ہوا اور آلہ آباد مین پہونچا چٹھی مذکور صاحب کلکٹر کو دی صاحب ممدوح نے ایک پروانہ بنام اجیت سنگھ بدین مضمون جاری کیا کہ سرکار کو بخوبی معلوم ہے کہ تمھارے پاس ننھا لیس انگریز زن و مرد اگر انمین کسی کو کچھ ہوا تو تم اُسکے ذمہ دار ہو اور اگر تم انکو بخیر است و سلامت آلہ آباد تک پہونچا دوگے تو تمکو انعام قرار واقعی ملیگا اس پروانہ نے بڑا کام کیا اب اجیت سنگھ ہماری از خاطر داری کرنے لگا اور ہمارے واسطے سواریونکی تجویز بھی کی اور دو بندوقچی ہماری ہمراہی کے واسطے ملازم رکھے تاہم راہ امن سے جو بالا بالا راستہ عام و دیہات سے تھی جائین اسواسطے گھوڑے اور شتر ہماری سواری کے واسطے طیار ہوے کچھ ہم عورتین بغیر زین زنانہ کے گھوڑون پر سوار ہوئین اور کچھ جنکے ساتھ بچے تھے وہ شتر پر اسطور سے سوار ہوئین کہ انکے بستر پیش شتر پر باندھ دیے اور وہ آپ بیٹھین مگر باعث کم ہونے رسی کے بندش درست نہ تھی اور حرکت جو انکو ہوتی تھی اُس سے انکے بچونکو زیادہ صدمہ پہونچتا تھا اور وہ زار زار روتے تھے مگر اسکا کچھ چارہ نہ تھا اور وہ تمام شب اسی طرح روتے رہے اور میرا لڑکا بھی ایک اونٹ پر سوار ہوے اُسپر سوا سے کجاوہ چوبین کے اور کچھ نہ تھا اُس سے مجھے اور میرے لڑکے کو بھی نہایت تکلیف ہوئی بلکہ کئی مرتبہ ناچار ہو کر مین شتر پر سے اتر کر اور لڑکے کو ساتھ لیکر کئی کوس پیادہ چلا رات تو اس تکلیف سے بسر کی مگر روز جب روشن ہوا تو اور زیادہ تکلیف ہوئی یعنی شدت تمازت آفتاب و عدم دستیابی سایہ و حرارت ریگ راہ اور بھی رنج دیتی تھی غرض کہ آفتان و خیزان ہم پُل آلہ آباد تک پہونچے وہان دیکھا کہ نہ کوئی سپاہی اور نہ کوئی توپ وغیرہ موجود ہے سب نوابین مفسدین لیگئے تھے اور ہماری حفاظت کے واسطے بھی کوئی سپاہی قلعے سے نہین آیا اب سوا اے حافظ حقیقی کے اور کوئی محافظ نہ تھا اور خدا ہی جانتا ہے کہ کس اندیشہ مین ہمنے عبور دریا کیا اور بعد نواخت دو گھنٹہ روز ہم قلعے مین وارد ہوے جسوقت وہان پہونچے تو ماندگی راہ و تشنگی سے ہم سب نیمجان ہو رہے تھے یہان ہمکو ایک خیمہ رہنے کو ملا اور یہ حکم ہماری نسبت جاری ہوا کہ یہان کسی کے رہنے کا حکم نہین ہے اسواسطے ایکی جو جہاز خالی کلکتہ کو جائیگا اُسمین سوار ہو کر سب کو کلکتہ جانا ہوگا تعمیل حکم کے سوا اور کچھ چارہ نہ تھا اور اگر کپتان جہاز مہمان نوازی نہ کرتا اور سب کو کھانے کو نہ دیتا تو ہم سب گرسنگی سے راہی مین مرجاتے یہانسے روانہ ہو کر جو ۲۴ روز مین ہم براہ سندربن کلکتے

وارد ہوے اور یہان چند روز خیرات خانہ مین رہے اور کچھ دنوں بعد وہ اور کنہیہ کے اور بیس روپیہ نقد واسطے اخراجات ضروریہ کے یہان ہمکو ملے۔

اورنگ آباد

ایک سپاہی متعلقہ توپخانہ اور ایک سپاہی رجمنٹ پیادگان مین سے ہر وقت دو پیہ برانگیختہ کرنے اور ترغیب دینے اور سپاہیونکے جو مقام ہذا مین مقیم تھے رہنے شدہ شدہ یہ ہوا کہ تمام سپاہ اورنگ آباد آمادۂ فتنہ و پرواز ہو گئی اور چونکہ انگریزی فوج یہان اسقدر نہ تھی کہ سپاہ مذکور کے ہتھیار لے لیتی اور یا انپر غالب آئی لہذا انھون نے تجاہل کو کام کیا اور اسطرح اُنسے آمیختہ رہے کہ سپاہ مذکور کے دل مین یقین بدگمانی کا اُنکی طرف سے متمکن نہوا۔

بتاریخ ۲۳ ماہ جون جنرل ڈوبرن صاحب کا برگیڈیر وارد ہوا اور اب یہ تجویز قرار پائی کہ مفسدہ کو کلیتہً دفع کرنا مناسب ہے بدین خیال برگیڈیر مذکور کو وہان لیگئے جہان سوار فنکی چھاؤنی تھی اور وہان پہونچکر سوار دنکو حکم ہوا کہ اپنے ہتھیار دیدو اس حکم کی تعمیل سوا سے ایک تروپ کے اور سب نے کی۔

جنرل صاحب نے اس تروپ کو حکم دیا کہ دس منٹ کی مہلت تمکو دیجاتی ہے اس عرصے مین اپنا بندوبست جیسا تمھارے دل مین آوے ویسا کرو اسپر بھی جب اُنکا ارادہ نہ پایا تو توپخانہ کو حکم گولہ اندازی کا ہوا ایک فیر مین چند سوار تو کام آئے اور باقی فرار ہو گئے اُنکے تعاقب مین ڈرگاون روانہ ہوا مگر بباعث ماندگی راہ کے زیادہ تعاقب نہو سکا مگر تاہم قریب بارہ سوار انھون نے بھی مارے اور مفروزین کی شامت ایام سے اُنکو راستہ شہر کا ملا جب شہر مین آئے تو شہر والون نے اُن سب کو گرفتار کر کے حوالہ سرکار کر دیا اور سرکار نے سرغنہ مفسدین کو سزا قرار واقعی دی تاکہ اورون کو عبرت ہو۔

مندراس

بتاریخ ۱۸ ماہ اگست اُس رسالۂ کشادہ مندراس حاطہ نے جسکو حکم تھا کہ ہمراہ اور فوج مندراس کے جسکو کایم مندراس کہتے تھے کلکتہ کو روانہ ہو فساد برپا کیا اس فوج نے خود درخواست دی تھی کہ ہمکو کچھ خدمت کرنے کا بخلاف سرکشون کے حکم ہو اور بطبق اُسکے وہ بمقام بنگلور سے

روانہ ہوکر بمقام مندراس آئے تھے کہ یہان سے کشتیون پر سوار ہوکر روانہ کلکتہ ہون اثنائے راہ مین جب وہ بمقام ستری پورمٹور جو بفاصلہ ۲۶ میل مندراس سے واقع ہے وارد ہوے تو انھون نے درخواست دی کہ اگر تنخواہ اور بھتہ اور اُنین پنشن موافق احکام ۱۸۳۴ء کے مقرر ہو تو ہم آگے جاوینگے ورنہ میدان کارزار نہ دیکھینگے کیونکہ تعداد تنخواہ وغیرہ سنہ مذکور کی تعداد حال سے زیادہ اور فائدہ بخش سپاہ تھی ایسے وقت مین اسطرح کی درخواست بہت رنج افزا و فکر آمیز حکام تھی مگر تاہم چند افسر ڈاک پر سوار ہوکر واسطے تصفیہ اس مقدمہ کے بمقام مندراس روانہ ہوے اور وہان جاکر گورنر بہادر کو اطلاع دی نواب گورنر بہادر نے اقرار سفارش کرنے کا بخدمت نواب گورنر جنرل بہادر کلکتہ کے کیا اور افسران مذکور بمقام ستری پورمٹور واپس آئے اور سپاہ سے کہا کہ تمھاری درخواست نواب گورنر بہادر مندراس نے منظور فرمائی یہ سنکر سپاہ مذکور روانہ آیندہ ہوئی اور بمقام پونامالی جو بفاصلہ ۱۳ میل مندراس سے ہے اگر یہ از نہفتہ آنکا کیا اور کہا کہ ہم کسیطرح آگے نجاوینگے اور اپنے ہموطنون کے مقابلہ مین جنگ نہ کرینگے قدرے خدا کا تماشا دیکھنا چاہیے کہ اسیوقت دو توپین اور کچھ گولندار مقام پونامالی مین وارد ہوئے اُنکے آنے سے ایسی تقویت ہوئی کہ اُسیوقت رسالہ مفسد کو حکم ہوا کہ ہتھیار دیدے اور اُنسے گھوڑے اور پستول اور ٹوپی اور دیگر سامان جنگ زبردستی چھین لیا صرف شمشیر اُنکے پاس رہین یہ سب امر بہ آسانی وسہولیت عمل مین آیا کسی نے سر نہ اٹھایا بعد اُسکے رسالہ کو حکم ہوا کہ اسی مقام مین قیام کرنے بعد انقضاے چند روز رسالہ مذکور کو تلیہ مین کارچو کی دیہرہ وغیرہ کا حکم ہوگیا فقط۔

حیدرآباد سندھ

اس بلاے عالمگیر سے جو تمام ہندوستان مین مبسوط ہوگئی اگر بچا تو ضلع سندھ بچا کیونکہ سندھ کے اضلاع مین کہین کوئی علامت فساد یا ہنگامہ پردازی کی ظاہر نہین ہوئی مگر مقام حیدرآباد خاص مین کچھ توہم پیدا ہوا تھا لیکن اُس سے کوئی نتیجہ بد ظاہر نہین ہوا۔

حال اُسکا یہ ہے کہ بتاریخ ۱۳۔ ماہ ستمبر کو خبر اس مضمون کی میجر بنک گریگر صاحب کمانڈنگ ۲۲ رجمنٹ ہندوستانی کو پہونچی کہ کچھ سپاہ ناراض اور مستعد ہنگامہ پردازی معلوم ہوتی ہے اور اُسکی مدد باشندگان شہر کرینگے اس خبر کے سنتے ہی صاحب موصوف نے بندوبست خزانہ اور بے افسر اور گھوڑ

کرکے توپخانہ اسپی اور دوم رجمنٹ ولایتی چھاؤنی رجمنٹ اہ ہندوستانی جانب گئے اور رجمنٹ
ندکور کو حکم پریٹ کا ہوا سب حاضر ہوے بعد ازان انکو حکم ہوا کہ ہتھیار رویدہ سب نے فدر کے
اپنے اسلحہ رکھدیے اور کچھ اظہار ناخوشی نہین کیا وقت شب پندیاہی انمین کے روبفرار لائے
تھے مگر گرفتار ہو کر آئے اور سزائے اعمال پائی یعنی توپ سے اڑائے گئے اسکے سوائے اور کچھ نہوا
اور سارے ضلع مین امن وامان رہا +

مقدمہ

بفور پہونچنے خبر مفسدۂ مقامات میرٹھ اور دہلی کے نواب افٹنٹ گورنر بہادر اضلاع شمالی ومغربی
نے تین قطعہ اشتہار بخلاصۂ مضمون مندرجۂ ذیل جاری فرمائے —

اول یہ کہ ہر ایک تعلقہ دار یا زمیندار یا کوئی شخص جسکے پاس کچھ زمین ہو اگر مفسدین سے شامل
ہو کر خلاف سرکار کریگا اسکا استحقاق زمینی ضبط ہوگا اس شخص کو لیگا جو سرکار کے شریک رہیگا —

دوم کہ سب کو جو رفیق سرکار ہین اور جو ہمایا نمک حلال اور وفادار سرکار ہے اسکو چاہیے کہ
بہت ہوشیاری سے ایسی ترکیب کرے کہ مفسد بغیر سزا یابی کے بچ نجائین —

سوم یہ کہ قانون جنگی مقامات میرٹھ اور مظفر نگر اور بلند شہر اور دہلی مین جاری ہو —

تدابیر فرو واقعی واسطے سزا دہی مفسدان اور قاتلان جنھون نے ایسے خون ناحق کیے تھے
شروع ہوئین احکام بنام فوج ولایتی مقام میرٹھ اور انبالہ اور پنجاب اور کوہستان کے انھون
سے جاری ہوے کہ سب آکر مقام کرنال مین جمع ہون اور وہان سے افواج کمک راجپوتانہ
اور راجہ پٹیالہ کی جنھون نے ازخود استدعا خدمت گزاری کی کی تھی شامل ہو کر بیخ سزا دہی گنگاران
کے کوشش بلیغ کرین —

افواج مفصلۂ ذیل بجانب شہر دہلی معین ہوئی — دو تروپ توپخانہ اسپی — نوان لینسر ایک دستہ
۵ رجمنٹ شاہی — اول فیوزلیر — اور چھ کمپنیان دوم فیوزلیر اس فوج کا روانہ شدین تا ۱۹ ہ
ماہ مئی بمقام کرنال جمع ہوا اور فوج دربان تا ۲۲ ماہ مذکور انبالہ سے بجانب کرنال روانہ ہوئی
تفصیل فوج میرٹھ کی جسکو حکم شامل ہونے کا اس فوج کے ساتھ ہوا تھا یہ ہے چار تروپ ششم
کارابین چھ کمپنیان ۶۰ رجمنٹ رائفل شاہی تین ضرب توپ اسپی نمبر ۱۴ باٹری اسپی تین ضرب

توپ ۸ اپنی تین کمپنیان سوم پلٹن توپخانہ پیدل چند سپاہ سفر مینا اور پلٹن سرمور ہوا ے انکے ایک توپخانہ اتوا ب قلعہ شکن مقام اگرہ سے روانہ ہوا اور ایک توپخانہ قلعہ شکن کو حکم ہوا کہ مقام بلوہ سے اگر شمال ہوا اور بلاٹن گائیڈ کو اور چہارم سکھ کو بھی حکم ہوا کہ اس فوج کے ساتھ آملین یہ فوج بمجبوری عرصے تک کرنال مین مقیم رہی اور وجہ مجبوری علاوہ اور باغیونکے پڑا باعث تھا کہ بارہ برداری نہین ملتی تھی اسی اثنا مین صاحب کمانڈر انچیف بہادر یعنی سپہ سالار فوج بعارضہ ہیضہ بیمار ہو کر تاریخ ۲۷- ماہ مئی اس جہان فانی سے رخصت ہوے اور بجا ے صاحب محتشم الیہ کے جنرل برنارد صاحب سپہ سالار فوج مقرر ہوے -

بتاریخ مذکورہ بالا یعنی ۲۷- ماہ مئی فوج میرٹھ بسرکردگی بریگیڈیر ولسن صاحب بمقام میرٹھ سے واسطے روانگی دہلی کے روانہ ہوئی بتاریخ ۳۰- فوج مفسدین نے دہلی سے کوچ کیا اور دریاے ہنڈن پر فوج بریگیڈیر ولسن صاحب پر حملہ آور ہوے یہان خوب لڑائی ہوئی اور شکست فوج مفسدین کو ہوئی چار ضرب بھاری توپین ایک ۲۴ پنی غبارہ اور بکثرت سامان جنگ اور آلات مورچہ سازی فوج سرکاری کے ہاتھ لگا بروز دوم مفسدین دوبارہ جنگ آور ہوے اور شکست فاش کھا کر پس پا ہوے ہر چند مفسدین پانچ ہزار اور فوج سرکاری آٹھ سو نفری شمار مین تھی تاہم کچھ پیش نہ چلی اور آخر کو ہزیمت اٹھا کر بھاگ نکلے -

فوج میرٹھ بتاریخ ۳- ماہ جون بمقام رائی جو دہلی سے ۲۰ میل کے فاصلے پر ہے وارد ہوئی اور اتوا ب محاصرہ کن یعنی سیج برپا کی بتاریخ ۶- بمقام علی پور پہونچین اور فوج میرٹھ عبور دریا کر کے بتاریخ ۸- شمال کی سمت کے سپہ سالار بہادر بمقام دہلی ہوے -

فوج سرکاری نے بسرکردگی جنرل برنارڈ صاحب بوقت نو ساعت ۲ گھنٹہ صبح بتاریخ ۸- مفسدین دہلی پر حملہ کیا مقامات بیرونی شہر سے انکو چھین لیے اور ۳۶ ضرب توپ مفسدین کی بہادران سرکاری کے ہاتھ لگین یہ لڑائی دو بجے سے ۹ بجے تک رہی اسمین کرنیل جیکب صاحب اسسٹنٹ جنرل اور لفٹنٹ رسل صاحب متعلقہ ۶۰ رجمنٹ مارے گئے اور قریب ۵۰ گورہ ۵۰ رجمنٹ شاہی کے کام آئے اتوا ب مفسدین مورچال گردونواحی مقام چھنیرہ یعنی خلیک سٹیشن تھین مگر اب مقامات اور چال سے ہٹا دیے گئے ایک دستہ فوج سرکاری تو سڑک

کلان کے راستے سے آیا اور دوسرا دستہ چھاؤنی کی طرف سے اور اسطرح دونو طرف سے انکو ہٹا دیا اب بھاری توپین پہاڑی پر قائم کی گئین مفسدین نے بتاریخ ۹- اوپر فوج سرکاری کے حملہ کیا کچھ خفیف لڑائی رہی اس لڑائی مین گاہ بگاہ رنے کارہائے نمایان کیے اور دشمنو کا تعاقب تا بہ دیوار شہر کیا۔

بتاریخ ۱۲- مفسدین نے شہر سے نکل کر دو جانب فوج انگریزی پر حملہ کیا ایک تو مسلف صاحب کی کوٹھی کی طرف سے اور دوسرے سبزی منڈی کی جانب سے بگر دونون سمت انکو ہزیمت نصیب ہوئی اس حملہ مین اُنکے ۵۰ سپاہی مارے گئے۔

دوسرے روز وقت شام دشمن پھر روبنما ہوے اور اپنے نصیب کا لکھا دیکھکر واپس بھاگ گئے اور بہت سپاہی مقتول اور مجروح میدان کارزار مین چھور گئے۔

بتاریخ ۱۵ دشمن پھر میدانمین آئے اور اس مرتبہ اُنکا ارادہ یہ تھا کہ انگریزی فوج کو نیست ونابود کرکے شہر مین واپس آوین مگر تقدیر سے ناچار تھے اور بطور سابق ہمدہا خستہ چھوڑ کر شہر مین بھاگ گئے بتاریخ ۱۸- جنرل صاحب نے حکم دیا کہ مورچۂ دشمن پر جو مفسدین نے باہر شہر کے بدین مراد قائم کیا تھا کہ فوج انگریزی کے مقامات پہرہ وغیرہ کو دق کرتے ہین حملہ کیا جاوے اس حملہ مین خوب زد وضرب رہی آخر کار دشمن بھاگ نکلے اور نقصان کثیر اٹھاکر شہر مین گھس گئے اس لڑائی مین ایک توپ دشمن کی ملی اور اسلحات جان سرکار کی جانب بہت کم ہوا بتاریخ ۱۹- وقت شام مفسدین نصیر آباد نے عقب فوج انگریزی کے آکر حملہ کیا اُنکے ساتھ چھ ضرب توپ تھین اول فوج راجہ جھیند نے انکا مقابلہ کیا بعد ازان فوج سرکاری مین سے توپخانہ اور ۹ لینسر اُنکی کمک کو گیا اور دشمنون کو پھر نصیب کا لکھا آگے آیا اور پس پا ہو کر رو بگریز لائے دوسرے روز وقت صبح دشمنون نے پھر حملہ کیا اور پھر شکست کھاکر بھاگ گئے اس جنگ مین بھی اُنکا بہت نقصان ہوا ایک توپ اور دو پیٹیان سامان جنگ کی میدان مین رہ گئین جھیند والون نے بڑی مردانگی کی اور قریب دو سو سپاہی مفسدین کو تہ تیغ کیا بتاریخ ۲۳ مفسدین آوہ جنگ ہو کر باہر شہر کے آئے اس روز تا بہ شام لڑائی قائم رہی اور

اور فوج مفسد کو دیوار ہائے باغات سے بہت پناہ ملی مگر آخر کار چار سو سپاہی اُنکے مارے گئے تو میدان چھوڑ کر روبفرار ہوئے۔

بتاریخ ۲ دشمن پھر دیوار ونکی پناہ لیکر مستعد ہوے اور اس روز کئی مرتبہ اُنھون نے پہرۂ سرکار پر حملہ کیا اور ہر مرتبہ پس پا ہوے اس روز آفتاب سرکاری نے بڑا کام کیا انگریزی فوج کے صرف بارہ سپاہی قتل ہوے اور مفسدین میدان مین صدہا کشتہ پڑے تھے اس سے خیال کیا گیا کہ قریب ہزار سپاہی مفسد اُس روز مارے گئے اور جن دیوار ونکی پناہ مین وہ لڑتے تھے اُنکا قبضہ بھی فوج سرکاری نے اس مرتبہ کر لیا۔

بتاریخ ۳۰ خفیف لڑائیان بمقام سبزی منڈی رہین کیونکہ مفسد اپنے مقامات چھوڑ کر باہر نہین آئے۔

بتاریخ ۵ جولائی جنرل برمارڈ صاحب نے بعارضۂ ہیضہ مبتلا ہو کر رخت ہستی اس جہان سے اُٹھا لیا اور جنرل ریڈ صاحب بجاے انکے سپہ سالار افواج انگریزی مقرر ہوے۔

بتاریخ ۸ جولائی ایک دستہ فوج سرکاری واسطے توڑنے پل نہر جو متصل مقام بسی کے واقع تھا مامور ہوا یہ مقام قریب پانچ میل شہر دہلی سے واقع ہے اور فوج مذکورہ نے پل مذکور کو توڑ دیا اور نتیجہ اس امر کا بہت اچھا ہوا کیونکہ اسی رستے سے رسد وغیرہ مفسدین کی آتی تھی

بتاریخ ۹ جولائی مفسدین نے جانب راست سے آکر عقب فوج انگریزی پر حملہ کیا مگر شکست کھا کر شہر مین بھاگ گئے اس لڑائی مین قریب ایک ہزار سپاہ دشمن کی تہ تیغ ہوئی مفسد دوبارہ بروز دوم شہر سے باہر آئے اور جو سپاہ انگریزی قرب وجوار مین بکار مورچہ سازی و دیگر سامان مشغول تھے اُسپر حملہ آور ہوے مگر بارش باران اس زور شور سے نازل ہوئی کہ وہ شہر مین جا کر پناہ گیر ہوے

بتاریخ ۱۴ مفسد بمقام سبزی منڈی آکر ایک جگہ پر قائم ہوے اور دلاوران انگریزی نے پھر انکو شہر مین بھگا دیا اس مرتبہ میدان کارزار بہت گرم ہوا اور مفسدین کا اسقدر نقصان ہوا کہ پہلے کسی لڑائی مین نہین ہوا تھا۔

بتاریخ ۱۸ مفسدین سے پھر ایک لڑائی ہوئی اور اُسمین بھی مفسد پس پا ہوے دوسرے روز بتاریخ ۱۹ انھون نے پھر ارادۂ جنگ کیا مگر ضعف دکھا کر شہر مین بھاگ گئے۔

بتاریخ ۲۴ مفسد بکثرت جمع ہوکر اور اتواب فیلڈ ہمراہ لیکر دروازۂ کشمیری سے باہر شہر کے آئے اور ہمارے مورچہ گاہ کوٹھی مٹکلف صاحب پر حملہ آور ہوے اور فصیل شہر پناہ پر سے بھی توپ چل رہی تھی اس ہنگامہ مین خوب بازار قتال وجدال گرم ہوا برگیڈیر شودر صاحب نے اپنی فوج سے بازوے دشمن پر حملہ کیا اور ایسی حکمت عملی سے جنگ آور ہوے کہ دشمن نے دست پا کم کیا اور بھاگ نکلے مگر اتواب اپنی بھی ساتھ لیگئے اگر جلدی نہ بھاگتے تو اس مرتبہ انکی سب توپین رہ جاتین

بتاریخ ۲۱۔ ایک گروہ کثیر مفسدین کا بجانب رہتک روانہ ہوا اور انھون نے ایک پل بھی متصل مقام بسی کے اس جگہ نہر پر بنایا جہان پل سابق فوج انگریزی نے توڑ ڈالا تھا جب یہ پل تیار ہوا تو پانی نہر کا طغیانی پر آیا اور پل نو تعمیر کو بہا کر لیگیا یہ دیکھکر مفسد واپس شہر مین آئے اور دہان اور فوج مفسد بھی انکے شامل ہوئی اب انھون نے انگریزی فوج کے بازوے راست پر حملہ متواتر کرنے شروع کیے مگر ہر بار شکست کھاتے تھے اسیطرح تمام شب گذر گئی اور کچھ عرصے تک بروز دوم بھی یہ حملہ آوری جاری رہی اسمین بھی دشمن کا بہت اتلاف جان ہوا۔

بعد ازین تا تاریخ ۱۱۔ ماہ اگست جنگہا سے خفیف ہوتی رہین بتاریخ ۱۲۔ ایک دستہ فوج انگریزی نے بسرکردگی برگیڈیر شودر صاحب کے دشمن کے مورچہ پر جو درمیان کشمیری دروازہ اور مورچہ انگریزی کوٹھی مٹکلف صاحب کے واقع تھا حملہ کیا اور ایک غبارہ ۔۴ اپنی اور دو ضرب توپ نوینی اور ایک چھ پنی دشمنون سے چھین لین اس تاریخ کو فوج برگیڈیر جنرل نکلس صاحب شامل فوج انگریزی اس مقام پر ہوئی۔

اسوقت مین کہ فوج انگریزی واسطے برباد کرنے مفسدین مقیم دہلی کے روبروے شہر دہلی کے جمع ہوتی تھی اور اضلاع مین بھی تدابیر اندفاع فساد مین حکام انگریزی غافل نہ تھے یعنی اضلاع شمالی و مغربی و ملک پنجاب و بنگال مین بھی تدابیر واسطے سزا دہی مفسدین عمل مین آتی جاتی تھین تاکہ وہانسے کوئی شعلہ فتنہ اٹھکر ایسی سربلندی نہ حاصل کرے کہ جس سے مفسدین دہلی کو اور دلاوری اور پردلی حاصل ہو مگر افسوس کہ فوج گورہ بہت کم تھی اور وہ بھی بگروہ ہاے خرد جابجا منتشر ہو رہی تھی اور اسی سبب سے قتل انگریزان مقامات مختلفہ مین ایک مرتبہ نہ ہو سکا تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ۔

مقام پشاور مین بھی فساد ہوا تھا اور اُسکے اندفاع کی تدبیر جیسا کہ سابق حالات پشاور مین درج ہو چکا ہے عمل مین آئین ۔

مقام بلند شہر مین بھی فساد ہوا اور مقام دیرہ سے سر مور بٹلین کو حکم کوچ کا ہوا راستے مین چونکہ قتلی نہو کی مفسدین نے دور کڑ ائی تھی وہ عبور نہ کر سکے مگر انھون نے دو گانون کو جو قریب مین آباد تھے بہ شبہہ ہنگامہ پردازی نرغہ کیا اور ہنگام تلاشی بہت سا مال منہوبہ انمین سے برآمد ہوا اس سبب سے دونون گانون کو جلا دیا اور ۳۱ نفر مفسدین کو گولی سے مار دیا ۔

بتاریخ ۱۶ جون دس نفر سپاہی ۵۴ رجمنٹ ہندوستانی جو مفسد ہو گئے تھے بمقام انبالہ توپ سے اڑا دیے گئے اور عمل پھانسی اور اڑانے کا ہر جگہ جہان کہین کچھ بھی شبہہ سرکشی کا پایا گیا جاری ہوا اور اُسکی تعمیل مین کسیطرح کا فروگذاشت نہوا ۔

ایک دستہ فوج بطور موڈیل کو یم بمقام مئو علاقہ بنبئی تیار ہوا یہ سب سامان و بار برداری سنے اسیطرح مکمل تھا کہ جسوقت حکم ہوا اُسیوقت وہ روانہ ہو سکتا تھا اسمین دو سو اڈرن ڈرگون شاہی کے اور ۲۵ رجمنٹ ہندوستانی اور ایک توپخانہ شاہی تھا اور کمانڈنگ اس دستے کے میجر جنرل دوبرن صاحب مقرر ہوے تھے ۔

ایک روز اسیطرح کا دستہ پنجاب سے بسرکردگی بریگیڈیر نکلسن صاحب بجانب دہلی آیا اور بتاریخ ۱۱ ماہ اگست شامل فوج روبرو دے دہلی کے ہوا ۔

ایک روز اسیطرح کا دستہ بسرکردگی جنرل ونن کو رٹلنڈ صاحب پنجاب سے طیار ہو کر روانہ ہوا تاکہ حصار دیرہ اضلاع مین سے مفسدین کو نکالکر امن قائم کرے اس دستے کے ساتھ دو ہزار سات سو اعلیٰ نفر سپاہی مہاراجہ بیکانیر کے تھے یہ فوج مقام فیروزپور مین جمع ہو کر بجانب سرسہ روانہ ہوئی اور بتاریخ ۱۷ ماہ جون مقام ادوہ مین فوج مفسدین سے دوچار ہوئی اور ہنگامہ جدال و قتال گرم ہوا دشمن کے پچاس سپاہی مارے گئے اور فوج انگریزی کے دو سپاہی اور مفسد یہان سے بھاگ گئے بتاریخ ۱۹ مفسد بمقام کھیرا کا برلب نالہ کاگر قائم ہوے فوج سرکاری بھی وہان پہونچی اور دشمنونکو وہان بھی نکال دیا اس لڑائی مین دو سو نفر مفسد قتل ہوے اس لڑائی کے بعد پھر اس فوج مین کوئی جنگ نہوئی اور مقامات سرسہ و حصار دوبارہ قبضہ سرکاری مین آگیا ان مقامون مین اکثر صاحب

زندہ ملے جنکے مارے جانے کا خیال تھا جو خفیہ جان بچا گئے کہین کہین پڑے ہوے تھے۔
بفور اطلاع یابی ہنگامہ و فساد غربی کے حکم فوراً روانہ ہونے فوج کا مقام کلکتہ سے صادر ہوا
اور نواب گورنر جنرل لورڈ کانک صاحب بہادر نے حکم فرمایا کہ افواج انگریزی مقامات مندراس
وسیلون و بارشیسن اور کیپ سے بھی روانہ ہو کر اضلاع غربی ہندوستانی کو جاوین اور جو فوج
ولایت انگلستان سے بجانب چین روانہ ہوئی تھی اُسکو بھی حکم ہوا کہ راستے مین سے بجانب
ہندوستان آجاوے اور فوج مذکور آکر داخل کلکتہ ہو گئی لیکن اس فوج کے آنے تک اضلاع
شرقی مین بھی فساد ہو گیا اور اسی باعث سے کرنیل نیل صاحب بروقت واسطے کمک فوج دیلر صاحب
کے جو بمقام کانپور محصور تھے پہونچ نہ سکے اور جب تک کرنیل صاحب موصوف
بعد فرو کرنے آتش فساد بمقامات بنارس اور آلہ آباد کے کانپور تک پہونچین قتل عام انگریزان
و عیسائیان ہو چکا تھا تاہم بزور دی ہر چہ تمام تر انھون نے چار سو گورہ اور پانچ سو سکھ
بسرکردگی میجر رینارڈ صاحب بجانب کانپور روانہ کیا اور ۱۷ جولائی کو جنرل ہیولوک صاحب مع باقی
گورہ کے روانہ کانپور ہوے اور بتاریخ ۱۲ شامل فوج رینارڈ صاحب کے ہو کر بتاریخ
۱۳ فوج باغی ناناصاحب کو بمقام فتحپور شکست دی اور ۱۵ تاریخ کو پھر بمقام بڈانڈی کے
شکست دیکر بتاریخ ۱۶ ماہ مذکور داخل کانپور ہوے اور ناناصاحب بجانب بٹھور فراری
ہوا۔

ایک دستہ فوج مقام کامٹھی سے جو اضلاع ساگر و نربدا مین واقع ہے تیار ہو کر روانہ ہوئی
اور مقام ساگر کو مفسدین سے چھین لیا۔

مہاراجہ گلاب سنگھ بہادر والی کشمیر نے باستماع خبر ہنگامہ پردازی درخواست دی کہ جسقدر
فوج اور روپیہ درکار ہو مجھسے لیا جاوے سرکار نے یہ درخواست اسکی منظور کی اور جب تک
فوج وغیرہ کی اُس سے طلب ہو مہاراجہ صاحب تیار ہی ملک مین بقا ہوے مگر انکے جانشین
مہاراجہ نرپیر سنگھ بہادر نے فوج کثیر بمقام دہلی واسطے کمک فوج سرکاری کے بھیجی۔

اسی اثنا مین مہاراجہ انگریزی کلکتے سے دو اڑھائی آئی تھی اور ۲۵ جولائی تک چھ پلٹن ہائے
گورہ اور بہت سا توپخانہ براہ تری و خشکی طے کر کے بمقام آلہ آباد وارد ہو گیا اور

سر پی گرانٹ صاحب بہادر سپہ سالار جدید واسطے جلدی روانہ کرنے مقام کلکتہ مین دنی بخشے مہاراجہ گوالیار نے ہر موقع پہ دوستی سرکار قائم رکھی اور حتی المقدور فوج ذاتی کو شامل فوج بغاوت نہونے دیا اور احکام انگریزی کو جو کچھ حال گوالیار کا ہوا کرتا تھا اُس سے اطلاع دیا کرتا تھا اور ہر طرح افعال نمک حلالی اور دوستی بروے کار لاتا تھا۔

۱۷۸ سپاہ مفسد جنھون نے مقام پشاور مین فساد کیا تھا اور جنمین کے قریب چار سو نفری کے بچے تھے کیونکہ باقی تو سب کا غانیون نے قتل یا گرفتار کر لیے تھے یہ چار سو نفری باقی ماندہ بماہ جولائی کوہستان کشمیر مین سرگردان پھرتے تھے اور آخر کار اکثر انمین کے شدت ماندگی اور گرسنگی سے جان بر نہوے اور کچھ پھر کا غانیو کی تبادیق سے نہ بچے الغرض بماہ اگست ۵۸ء نفر تو کشتہ اور مردہ شمار مین آئے اور ۸۵ سپاہی جو باقی رہے تھے وہ بھی دو دو تین تین بالیان پولس و دیہات قرب وجوار سے گرفتار ہو کر آتے تھے۔

ایک قریب رشتہ دار نواب رانیہ کا جو ملک بھٹیانہ مین واقع ہے واسطے حفاظت سرحد کے منجانب سرکار مقرر ہوا تھا اور بجاے حفاظت کے اُسنے از جانب بادشاہ دہلی شہر مذکور اور دیگر مقامات کو خوب لوٹا تھا گرفتار ہو کر آیا اور حکم پھانسی کا نسبت اُسکے نافذ ہوا اور بتاریخ ۱۵ ماہ اگست پھانسی بھی پا گیا نواب رانیہ بھی ہنگام فرار ہونے کے ضلع لودھیانہ مین گرفتار ہوا۔

ایک گروہ دو ہزار پانچ سو گورکھیونکا بدین حکم نیپال سے آیا کہ شامل فوج انگریزی کے ہو کر امداد فوج مذکور کی کرے اور اوس گروہ نے بمقام گورکھپور پہونچکر اور ساتھ ایک دستہ فوج گورہ اور چند سواران روانہ ہو کر عبور دریاے گھاگھرہ کیا تا کہ ساتھ فوج جنرل ہیوک صاحب کے شامل ہو جاوین۔

مہاراجہ پٹیالہ نے بہ فوج و زر بدل کوشش بیحد مدد کرنے سرکار کے کی اور رانا سے بلبان الوٹ اور رانا سے گنگو تھال ترائی مدنے اور راجہا سے بیکانیر و جیند وغیرہ نے بھی صفائی قلوب ساتھ سرکار انگریزی کے دکھی۔

دلی داد خان جو رشتہ دار شاہ دہلی کا تھا اور ضلع بلند شہر پر قبضہ کر لیا تھا اور جو مقام

بالا گڈھ مین جو نصف راہ میرٹھ اور علی گڈھ مین واقع ہے بمضبوطی تمام قائم ہوا تھا اُسکی سرکوبی کے واسطے ایک دستہ فوج گورہ میرٹھ سے روانہ ہوا اور مقام ہاپور مین اُس سے اور دستۂ مذکور سے لڑائی ہوئی اس لڑائی مین دلی والون خان شکست کھا کر پس پا ہوا۔

حکام پنجاب نے بدین غرض کہ پوربی لوگ شامل مفسدین سیالکوٹ و دیگر مقامات کے نہو سکین اور نیز باین ارادہ کہ وہ کسیطرح لائق امداد اور کمک کرنے مفسدین کے نہ رہین بتاریخ ۱۴ جولائی حکم صادر فرمایا کہ جتنی پوربی فوج پولس مین نوکر ہین سب برخاست کر دی جاوین۔

اس عرصے مین مقام دہلی پر بھی مفسد غافل نہ تھے وہ بھی ہمیشہ بدین ارادہ شہر سے باہر آکر خبر دی فوج انگریزی پر حملہ آور ہوتے تھے کہ اُنکو پہاڑی پر سے نکال دین مگر اُنسے کچھ نہو سکتا تھا اور ہمیشہ شکست کھا کے فاش کھا کر شہر مین گھس جایا کرتے تھے اور افواج سرکاری قدم آگے بڑھاتی تھی۔

اب مفسدین کو خبر پہونچی کہ توپخانہ قلعہ شکن مقام پہلور سے قریب دہلی کے آپہونچا یہ خبر سنکر فوج کثیر مفسدین کی جنمین فوج کمپوے پیج اور بریلی کی تھی باہر آئی اور بجانب کرنال بدین عزم روانہ ہوئی کہ راستہ روک کر اُسکو آگے نہ آنے دین اثنائے راہ مین بمقام بخف گڈھ فوج انگریزی سے جو بسرکردگی برگیڈیر ینگلسن صاحب پنجاب سے آئی تھی دوچار ہوئی اور بازار جنگ طرفین سے گرم ہوا آخر کش مفسد بھاگ نکلے اور تیرہ ضرب توپ میدان کارزار مین چھوڑ گئے اس لڑائی مین مفسدین درمیان تین اور چار سو نفر یکے مارے گئے اور اوا ب مذکورۂ بالا بھی سپاہ سرکاری کے قبضہ مین آگئین توپخانہ مذکور دہلی پر پہونچا اور شروع ماہ ستمبر مین مقامات مناسبہ پر قائم کیا گیا اور اب محاصرہ شہر دہلی شروع ہوا، بتاریخ ۱۴۔ ماہ مذکور وقت صبح شہر پر حملہ آور ہوا اور اُسی روز فوج سرکاری داخل شہر ہوگئی مگر شہر مین بھی کئی روز لڑائی سخت رہی اور تاریخ ۲۰۔ ستمبر کو تمام شہر قبضۂ اولیاے دولت قاہرہ مین آگیا مفسد نہایت خوب لڑے مگر انگریزی کا کچھ نہ کر سکے اور وہ آخر تک جس مقام پر پہونچکے تھے وہانسے ایک قدم پیچھے نہ ہٹے ہر چند شہر دہلی تو بدمعاشون سے متواتر وعظیمہ قبضۂ سرکار مین آگیا مگر سرکار کا بھی بہت نقصان بباعث مارے جانے افسرونکے ہوا خصوصاً اُس افسر فوج کے جسکا حکم ابتک ہر ایک متعلق فوج کو ہے وہ برگیڈیر جنرل جون بکلسن صاحب تھا جو بسرداری اپنی فوج کے اول حملہ شہر مین گیا تھا اور داخل شہر ہو کر فوج کو آگے بڑھاتا تھا کہ ایک گولی آکر لگی اور اسلئے

صدمے سے جان بر نہوا۔

فوراً بعد فتح دہلی کے ایک دستۂ فوج پنجاب روانہ ہوا کہ مفسدین مفروین کو سزا دے اور دستکات سرکاری ضلعجات مین قائم کرنے شاہ دہلی مع رفقا اور عزیزونکے ایک مقام پر ملا اور مقید ہوکر شہر دہلی مین آیا کپتان ہودس صاحب مع اپنے سواروں کے شاہ دہلی کو گرفتار کرکے لائے تھے اس مفید رئیس دشمن خلق خدا کو کپتان ہودس صاحب نے بڑی کوشش اور حکمت عملی سے گرفتار کیا تھا۔

ایک وقائع نگار احوال جنگ دہلی کا کچھ تفصیل کے ساتھ درج کرتے ہین چونکہ اُسکا ہونا بھی اس مقام پر خالی از فائدہ متصور نہین لہذا درج ذیل کیا جاتا ہے۔

جو فوج کہ حتی الامکان جمع ہوسکی وہ سب زیر حکم جنرل برنارڈ صاحب کے ہوکر دہلی گئی مگر وہ اسقدر نہ تھی کہ دشمنونکا جو اُنسے بارہ مرتبہ زیادہ تھے بہ اعتبار غلبۂ مقابلہ کرسکتی جو مقام یعنی شہر دہلی جو دشمنون نے مضبوط کیا تھا نہایت مستحکم تھا اور نفری سپاہی کی بھی بہت زیادہ تھی اور سامان جنگ و رسد بھی اُنکو بکثرت دستیاب ہوتا تھا اور اُنکے پاس موجود تھا اور قواعد جنگی بھی اُنکو خوب معلوم تھے اور فوج انگریزی شمار مین بہت کم تھی اور موسم بھی خلاف طبائع انگریزان تھا یعنی موسم بہت گرم تھا اور علاوہ اِن سب اُمور کے بباعث سیلابی اور گندگی مقام فوج انگریزی بیماری پیچش اور وبائے ہیضہ انمین بہ شدت تمام تھی اِن وجوہ سے فوج انگریزی بمقابلہ فوج باغی ہر طرح کم تھی اور اسی سبب سے چند مرتبہ یہ تجویز قرار پائی تھی کہ یہان سے چلا جانا بہتر ہے اور میرٹھ اور علی گڈھ مین قیام کرنا مناسب مگر اسکے نتیجے پر کوئی خیال نہ کرتا تھا اور ایلیٹ صاحب افسر کمانڈنگ اُنکے مشورے کے شریک نہ تھے اور اُنھون نے اس صلاح کو منظور نہ کیا اور اسی باعث سے یہ فعل نامناسب ظہور مین نہین آیا ہر چند سر جان لارنس صاحب نے فوج روانہ کرکے پنجاب کو خالی کردیا تاہم فوج انگریزی کافی بمقابلہ باغیان متصور نہین ہوتی تھی مگر چونکہ آمد کمک پنجاب سے جاری تھی اس وجہ سے توقع تھی کہ دن خوشی کا نزدیک آتا جاتا ہے اس عرصے مین جنرل برنارڈ صاحب ہیضہ کرکے راہی ملک بقا ہوے اور جنرل ریڈ صاحب جو بجاے صاحب موصوف کے نیہ سالار مقرر ہوے تھے باعث بیماری ناچار ہوکر روانہ کوہ شملہ ہوے آخر اس حکومت فوج کی نیبر دگیڈیر ولسن صاحب کے ہوئی بتاریخ ۴ ستمبر

فوج انگریزی نے دو مضبوط مورچال رد بر و کشمیر دروازے کے بفاصلہ ۵۰۰ گز کے دروازہ مذکور سے تیار کرنے شروع کیے کیونکہ اسی دروازے پر حملہ کرنا قرین مصلحت سمجھا گیا تھا یہ دونون مورچال اور قریب دس اور مورچال کے تا تاریخ ۸ تیار ہو گئے اور توپین بھی اُن سب پر چڑھ گئین اور گولہ اندازی شروع ہوئی سات شبانہ روز ان مورچال سے گولے شہر مین برستے رہے تا ریخ ۱۴ ایک اور مورچہ متصل ندی کے تیار ہوا اور اُسپر سے بھی گولے شہر مین برسنے لگے اسقدر گولہ اندازی سے کئی جگہ بعد دو مقام سے گنگورہ فصیل شہر گر گئے اور قریب ساٹھ فٹ کے درز درمیانین ہو گئی جنرل وِلسن صاحب کے خیال مین آیا کہ فتح بیشک نصیب اولیاے دولت ہو گئی مگر یہ بھی خیال تھا کہ فوج انگریزی ہر چند شجاعان ولایت کی تھی مگر شمار مین بہت کم تھی اور سوا اسکے دشمن پناہ دیوار مین لڑتے تھے اور اُسکو اُنھون نے خوب آراستہ کیا تھا کیونکہ قواعد انگریزی سے وہ بخوبی واقف تھے اور اُسی سرکار کی ملازمی مین یہ سب قواعد اُنھون نے سیکھے تھے آخر ۱۴ ستمبر آئی اور حسکم حملہ کرنے کا صادر ہوا اور ایک دستہ فوج نکلسن صاحب زیر حکم لفٹنٹ فیرجرالڈ صاحب کی اول آگے بڑھی اور جو شگاف فصیل مین ہو گیا تھا وہان جا پہونچی ہر چند دشمن اوپر سے گولیان مارتے تھے مگر کچھ خوف جان نہ کرکے وہ شگاف کی راہ سے گھس گئے اور وہان اپنے تئین جمع کرکے بجانب راست فصیل پر چلے اور دشمنونکو مارتے ہوے اور زمین کو اُنکی لاشون سے بھرتے ہوے آگے بڑھے یہ نکلسن صاحب وہی ہین جنھون نے فوج باغی کو چند روز پیشتر بمقام نجف گڈھ شکست فاش دی تھی اور جنھون نے قبل ازین پنجاب مین کارہاے نمایان سے فتح و نصرت کو وابستہ و اسن کیا تھا شہر مین یہ حال تھا کہ بامہا و دریچہا و دیوارہاے مکانات سے اس فوج نصرت موج پر گولیان برستی تھین اور توپ آہنی دشمن کی فوج انگریزی داخل شہر کا سخت نقصان کرتی تھی اور غلولہا سے بنادق ہر چہار طرف کوچہ و بازار سے اُنپر علی الاتصال پڑتے تھے اور سپاہی فوج انگریزی کے اگرچہ گرتے جاتے تھے مگر قدم آگے برابر مرتے تھے اسی ہنگامے مین نکلسن صاحب زخمی شدید ہو کر عقب فوج مین لیجائے گئے اور کپتان پروک صاحب نے جب دیکھا کہ سپاہی بہت ضائع ہوتے جاتے ہین اور تھوڑے عرصے مین ساری فوج داخل شدہ کٹجاویگی اُنھون حکم دیا کہ بجانب کابلی دروازہ کوچ ہو دوسرا دست

فوج انگریزی جو پیچھے دستۂ اول کے داخل شہر ہوا تھا وہ بھی لڑتا ہوا اور دشمنوں کو پسپا کرتا ہوا بمقام کابلی دروازہ دستۂ اول سے جا ملا کیونکہ اُس روز قدم بقدم پیشتر اندر دن شہر بڑھانا ممکن تھا اور وہاں دشمن بحفاظت دیوار ہائے مکانات لڑتے تھے اور اسی سبب اُنکو آسیب نہیں پہونچتا تھا اور فوج سرکاری ناحق تلف ہوتی جاتی تھی اس مقام پر ہر مکان بمنزلہ ایک کوٹ کے تھا اور ہر گھر ایک گڈھی بنا ہوا تھا اور اُسکی حفاظت میں دشمن دلاوران انگریزی کو ہر قدم پر مارتے تھے اور کسی طرح اُنکو آسیب بھی نہیں پہونچتا تھا جو کارہائے نمایان سپاہیان سرکاری نے یہاں کیے وہ بشریت سے بعید تھے اور بغیر دیکھنے کے انکا اعتبار قرین قیاس نہیں سارجنٹ کامیکل صاحب نے باروت زیر دروازہ جاکر رکھدی کہ دشمن اوپر سے گولیاں مارتے تھے مگر افسوس کہ وقت ایسی جان بخش ہوے لفٹنٹ ہوم صاحب شتابی اُس باروت میں لگانے آگے گئے اور جسوقت برشتابی میں آگ دینے کو تھے اُسیوقت راہی ملک بقا ہوے فوراً گورپورل برجس صاحب نے شتابی موصوف کے ہاتھ سے لیکر آگ سے روشن کیا اور اُسی مقام پر داد شجاعت دیکر اس ملک فانی سے رخصت ہوے آگ کے لگتے ہی دروازہ اُڑ گیا اور دستہ فوج سرکاری داخل شہر ہوے اور ہر قدم پر لڑتے ہوے اور دشمنوں کو پسپا کرتے ہوے قدم بڑھاتے گئے آخر کار بہت سا اُلٹا پھاکر قریب جامع مسجد کے پہونچے اس مقام کو دشمنوں نے خوب مضبوط کر رکھا تھا اسی سبب سے فوج سرکاری نے یہاں قیام کرنا مناسب نہ سمجھا اور واپس آکر قریب مکان چھاپہ خانے کے شب باش ہوئی اس عرصے میں فوج پچھلی بھی زیر حکم بریگیڈیر یونگفیلڈ صاحب داخل شہر ہوکر آشامل ہوئی اب فوج انگریزی کشمیری دروازے سے مکان گارد ہوتی ہوئی تا مکان مدرسہ جا گزین ہوئی اول روز کا کام یہ تھا جو مذکور ہوا دوسرے روز صبح کو فوج آگے بڑھی اور رفتہ رفتہ جتنے مقامات مورچال دشمنوں نے بنائے تھے سب قبضۂ دلاوران انگریزی میں آگئے اور جب قلعہ پر گولہ باری ہوئی تو سب مفسد شہر چھوڑ کر بھاگ نکلے۔

شہر دہلی ایسی سخت جنگہاے متواترہ کے بعد قبضۂ سرکار میں آیا اور اس شہر میں تیس ہزار فوج مفسد جو سب طرح کے قواعد انگریزی سے واقف بھی جمع تھی اور سرکاری فوج اُسکے مقابل عشر عشیر بھی نہ تھی مگر آفرین انگلستان کو کرنی چاہئے کہ ایسے ایسے شجاع وہاں پیدا

ہوتے ہین اور لفٹرین ہندوستانکو کہ جسکی اسقدر فوج سے بھی کچھ نہو سکا اور آخر کار سوائے فرار کے اور کچھ چارہ اُنکو نہ رہا جنگہاے دہلی مین فوج انگریزی کے گیارہ سو نیزہ ہی کام آئے اور دو سو پچاس افسر فوج مذکور کے داد شجاعت دیکر اور نام دلاوری باقی چھوڑ کر خود ملک بقا کو چلے گئے۔

فتح دہلی کے ایک یا دو روز بعد وہ سفید ریش احسان فراموش جسنے ارادۂ تخت نشینی کیا تھا اور جسنے حکم قتل زن و بچۂ معصوم انگریزان کا دیا تھا گرفتار ہوا اگر تعجب کہ سرکار نے اُسکی بھی جان بخشی کی گو اُسکی اولاد کو اُسکے روبرو قتل کیا اور جو بعد ازین گرفتار ہوے تھے وہ بھی قتل ہوے مگر اس محسن کُش کی جان بچ گئی۔

بعد ازین بندوبست اور انتظام دوبارہ شہر دہلی مین قائم ہوا اور مفسدین گرفتار شدہ کو سزاے اعمال ملنی شروع ہوئی۔

سابق کئی مقام پر ہمنے احوال شجاعت جنرل نکلسن صاحب کا تحریر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ایسے افسر شجاع کے مرنے کا سرکار کو نہایت افسوس ہوا اب ایک تحریر زبانی خواجۂ خان دلایتی کے جو نائب تھانہ دار پشاور تھا اور نکلسن صاحب کے ساتھ وہان سے بمقام دہلی آیا تھا اور ہمیشہ صاحب کی اردلی رہان کرتا تھا ہمارے پاس آئی چونکہ اُسکا درج کرنا اس پر بے محل متصور نہوگا اسواسطے مختصر احوال لکھا جاتا ہے۔

خواجۂ خان بیان کرتا ہے کہ بتاریخ ۱۴۔ ماہ ستمبر وقت چار بجے صبح کے جنرل نکلسن صاحب نے اپنا دستۂ فوج تیار کیا اور جانب کشمیری دروازۂ شہر دہلی نہضت فرما ہوے قدم آگے بڑھاتے ہوے فصیل دیوار شہر پناہ تک پہونچے یہان دیوار صدمات گولہ سے شق ہو گئی تھی اُسکی راہ سے درمیان بارش گولہ ہاے دشمن داخل شہر ہوے اور اتواب دشمن پر قبضہ کر کے بیشتر قدم رکھا اور اگر جا گھر کے مورچے کو بھی لے لیا یہان سے آگے قدم نہ ہوتے تھے کہ کسی مفسد کی گولی جنرل صاحب کو لگی داہنی بغل مین لگی اور بائین مین سے پار نکل گئی مین صاحب کو ڈولی ڈالکر ہسپتال لیگیا وہان ڈاکٹر صاحب نے کچھ دوا دی جس سے صاحب کو کچھ تخفیف ہوئی وہان سے صاحب نے حکم دیا کہ ہم میجر ڈیلی صاحب کے خیمے مین جاوینگے مین حسب الحکم صاحب کو وہان لیگیا دوسرے روز صاحب نے حکم دیا کہ کپتان لیک صاحب حاکم رسالہ ملتانی کو ہمارا سلام دو مین گیا اور کپتان صاحب

سے مین نے سلام کہا کپتان صاحب خود سوار ہو کر جنرل صاحب کے پاس آئے صاحب کو طاقت گفتگو کی نہ تھی اسلیئے کچھ لکھکر کپتان صاحب کو دیا کپتان صاحب نے اسکے جواب مین کچھ تقریر کی اور اسمین نام کشن گنج اور پتلی دروازہ کا معلوم ہوا بعدازین کپتان صاحب رخصت ہوکر اپنے رسالے کو گئے اور وہان جاکر حکم درباب ان دونون مقامونکے صادر فرمایا بزور دم جنرل صاحب نے بریگیڈیر جنرل چیرلین صاحب کو بلوایا بریگیڈیر صاحب آئے انسے کچھ گفتگو درباب کشن گنج اور سلیم گڈھ کے بڑی دیر تک رہی بریگیڈیر صاحب بعدازین رخصت ہوکر شہر مین گئے اور حکم مارنے توپونکا اوپر سلیم گڈھ کے نافذ فرمایا بعدازین بتاریخ ۲۰ - ماہ ستمبر شہر دہلی مفسدین سے خالی ہوگیا اور مین نے خبر خالی ہوجانے تمام شہر کی جنرل صاحب کو سنائی صاحب اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوے اور فرمایا کہ ہم بھی چاہتے تھے کہ اپنے مرنے سے پیشتر ہم اس خبر فرحت اثر کو سن لے سو خدا سے ہماری مراد بر آئی یہ فرماکر یہان تک خوش ہوے کہ بیہوش ہو گئے تھوڑے عرصہ بعد ہوش مین آکے اور فرمایا کہ ہم اب بفکر اور رنج کے مرینگے اور بتاریخ ۲۴ - ماہ مذکور اس دار فانی کو چھوڑ کر بجانب ملک جاودانی عازم ہوے اور داغ رشک اور افسوس کا سینۂ دوستان و یگانگان پر چھوڑ گئے

اب ہم ایک خط بھی یہان لکھتے ہین جو مولوی رجب علی خان بہادر سابق میر منشی پنجاب رفیق کپتان ہاڈسن صاحب نے منجانب سرکار بنام حکیم احسن اللہ خان تحریر کیا تھا اس سے صاف نراوش ہوتا ہے کہ اگر اسوقت بھی شاہ دہلی ہمرہی مفسدین باز آتے تو سرکار انکی خطاؤن کو معاف کرتی

نقل خط اسی حکیم احسن اللہ خان مورخہ ۳۰ - جولائی ۱۸۵۷ء ؎ نصیحے کنمت بشنو و بہانہ مگیر ؎ ہر پنجہ ناصح دلسوز گویدت بشنو پذیر ؎ حکیم صاحب فلاطون فطنت ارسطو حکمت کیتاے زمان داناے دوران سلامت رسوم عرضیہ بر طرف خرف مطلب انکہ ازعرصہ دو ماہ کم و بیش کہ سپاہ نمکحوار سرکار گردون وقار انگریزی بی انتہا عاقبت اندیشی بمقام دہلی رسیدہ گرد فتنہ و فساد بلند کردہ نام حضرت جہان پناہ بادشاہ را بدنام ساختہ قدم از اندازۂ خود بیرون نہادہ خود را بمقابلی دولت دوران عداوت انگلیشیہ قرار میدہد بعینہ مطابق شعر عارف روم است ؎ آن مگس بر برگ کاہ پول خرد ؎ ہمچو کشتیبان ہمی افراست سر ؎ ضمیر منیر شاہی و آن متفق عقلاے ہفت کشور عظمت و اقتدار سرکار انگلشی معلوم و عیان معرکۂ روس چون آفتاب نیم روز ظاہر است گو از بیش گاہ بلکہ از بنگلستان خلد اللہ ملکہا و سلطانہا اعانت سلطان عبد المجید خان بادشاہ روم و صرف زر خطیر

ازابیض و احمر و مامور ی افواج طفر امواج دبحر و بر محفوظ داشتن سلطنت اسلامیہ و دلیسند کردن نقصان جمع و در حفظ حقوق رعیہ باوجود اتحاد دولت باردسیان چہ قدر سعی جمیل و کوشش جلیل بظہور آمدہ گاہے از ابتدائے تسلط بر کشور ہند تعلیم و تلقین احدی از اہل اسلام و ہنود بالاجبار برائے اختیار مذہب مسیحی نبودہ بلکہ خلاف ہر روشی کہ در امورات دنیا و آخرت خواستہ آزادانہ زیست کردہ و میکند باقی تفاصیل محول برائے صائب کہ تطویل غیر مقصود است حال ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر شاہ کہ بازو قبائے شاہی کشور ہند بر قد کسے راست نیامد و از تاریخ فرشتہ واضح است کہ در عہد قوت و شوکت بادشاہ مرحوم در ہندوستان جہازات شاہی کہ از ہندوستان روانہ حجاز میراہ دریا نشدہ بود ندوست بردو دولت انگریزی شدند و آن بے دغلی کہ سرکار انگریزی برادر ہند بود استرداد احمال و اثقال جہازات شاہ جمجاہ کردن نتوانست حالانکہ عرصہ ہند از دریائے شور تا پشور پا مال ملازمان دولت انگلشیہ است چگونہ کسے با این حکمائے عصر و شجاعان دہر مقابلہ کردن میتواند اگر ترا خی و تاخیر با مہال کنیم کردار ناآگاہان عاقبت کار بوقوع آمد حمل بر زعم عوام نمی تواند شد بلکہ استحکام دوست و دشمن و تفرقہ دانا و نادان وغیرہ مصالح ملکی پیش نظر است و تا وقتیکہ گردہ مفسد قدم اندازد ہلی نہ شدہ بود از جانب ملازمان شاہی ہم امرے خلاف رضائے اہالیان سلطنت انگریزی بہ ظہور نہ رسید حالانکہ انقلاب بر روئے کار آمدہ و کدام امید و علت کدامی بسوئے انتیار بودہ خانہ زادگان راسخ الاعتقاد با وجود تخلی و تنائیہ عقل و دانش بنا التفاتی چرا در پے اطفائے نور این سراج ہند و شدند و بچہ سبب در رفع حائل و حائل این فروغ دودمان چنگیزی صرف اوقات نمی نمایند این چہ خیال محال بدماغ اہالیان سرکار شاہی پیچیدہ و اگر این امر نیست تا امروز چرا اثرے دریں باب نہ رسید و کوششی در رفع این مفسدہ نشدہ صلاح صواب اگر در رائے ارباب دربار شاہی مستحسن متصور شود این ست کہ محظورات و مکنونات خاطر را اصالتاً و کالتاً تحریراً یا تقریراً بخدمت صاحبان والا دریان گزارش فرمایند کہ بعد برہمی اساس این فتنہ این وقت بدست نخواہد آمد و بجز تاسف یادگاری بر صفحہ روزگار نخواہد ماند الکتابت ابلغ من التصریح وقف انتظار جواب متصور فرمایند و ہر چہ از قام خواہند فرمود حرف بحرف بملاحظہ صاحبان عالیشان خواہد گذشت فقط ۵ قلم شکستم و مضمون مختصر کردم ۵ کہ نیست طرز من این گفتگوئے طولانی ۔

اس مقام پر ایک فرمان بادشاہی بھی درج کیا جاتا ہے جو بنام جمیع رؤسا و راجگان ہندوستان جاری ہوا تھا اسکے ملاحظے سے معلوم ہوگا کہ مضمون فرمان کسقدر راست اور درست ہے اور کیا کیا اتہام اوہتان بے بنیاد نسبت سرکار انگلشیہ لگائے گئے تھے

فرمان

فرمان بادشاہ دہلی

جمیع راجگان و روساے ہند پر واضح و لائح ہو کہ تم بہہ وجوہ نیکی اور نیک خصلتی اور فیاضی مین مشتہر الدہر والعوام ہو اور تمھاری حسن حمایت طرز اور فہم اور ہدایت سے مذاہب ہندوستانی اعانت ہے لہذا ازراہ خیر اندیشی تمھاری تمکو ہدایت ہوتی ہے کہ خداے تعالے نے تمکو اپنے مختلف مذاہب کے قائم کرنے کے واسطے پیدا کیا ہے اور تمپر فرض ہے کہ اپنے عقائد اور قوانین مذہبی کو بخوبی درست جانو اور انپر ثابت قدم رہو کیونکہ خداوند تعالے نے تمکو یہ مرتبہ عالی اور ملک اور دولت اور حکومت اسیواسطے بخشی ہے کہ تم اُن لوگونکو جو تمھارے مذہب مین رخنہ اندازی کرین غارت کرو اور جو اشخاص کہ تم مین سے صاحب طاقت ہین اُنکو ضرور ہے کہ وہ اُن لوگونکو جو تمھارے مذاہب کو بگاڑنا چاہتے ہین نیست و نابود کرین اور جو اتنی قدرت نہین رکھتے وہ بدل و جان ایسی تدبیر و مین مشغول رہین جنسے اُنکے مذاہب کے دشمنونکی پایمالی ہو اور یہ تمھارے عقائد کی کتابون مین لکھا ہے کہ مذہب بدلنے سے مرجانا بہتر ہے اور واقع مین یہی حکم خداوند تعالی کا بھی ہے جو خاص و عام پر روشن ہے انگریز جملہ مذاہب کو غارت کیا چاہتے ہین اور ہندوستانیون کے تمامل مذاہب کے واسطے انھون نے ایک مدت سے بہت سی کتابین لکھوا کر اپنے پادریونکے ہاتھ سے سب ملک مین تقسیم کرائی ہین اور پادریونکو بلوا کر اپنے مقولونکا اعلان کیا ہے قسمخھے کی بات ہے کہ انگریزونے کیا کیا تدبیرین واسطے غارتی ہمارے مذاہب کے کی ہین اول یہ کہ جب ایک مرد مرجاوے تو اسکی بیوہ دوبارہ شادی کرلے دوسرے یہ کہ ستی ہونے کی ایک رسم مذہبی قدیم تھی جسکو انگریزون نے اپنے قوانین کے رو سے موقوف کیا تیسرے یہ کہ انھون نے تمام خلقت کو علانیہ سمجھایا کہ اگر وہ انکا مذہب قبول کرینگے تو سرکار مین اُنکی توقیر ہوگی اور یہ بھی ہدایت کی کہ تم عیسائی کلیساؤ نمین جاکر دعظ سنو علاوہ اسکے انھون نے یہ حکم قطعی دیا ہے کہ صرف حقیقی اولاد ارجگان و رئیسان ہند کی مسند نشین ہوگی اور گود لی ہوئی اولاد کا کچھ حق نہوگا حالانکہ از روے شاستر دنل طرح کے مختلف وارث فرایاد سلطنت ہو سکتے ہین اس تدبیر سے اُنکا مطلب خاص یہ ہے کہ وہ آخر کو تمھاری ریاستین اور جاگیرین چھین لین جیسا کہ انھون نے فی زمانہ ریاستاے لکھنؤ اور ناگپور مین عمل کیا اور اسے ازین ایک اور

تدبیر انھون نے یہ بھی کی کہ قیدیان جیلخانہ کو جبراً کبی ہوئی روٹیونکے کھانے کا حکم دیا اور اکثر قیدیون نے
تو یہ امر قبول نہ کیا بھوکے مر گئے اور بہتون نے ناچار ہوکر روٹی کھانا قبول کیا اور اپنا مذہب
کھو دیا جب یہ تدبیر انگریزونکی اچھی طرح نہ چلی تو انھون نے آٹے اور شکر مین ہڈیان پسوا کر ملائیں
تاکہ لوگ اسکو بلا کسی ظن اور شبہہ کے کھا کے اپنا ایمان کھو دین اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے استخوان
اور گوشت کے جانورونکے ساتھ ملوا کر انکو سر بازار بکوایا علاوہ اسکے انھون نے ہر ایک تدبیر
ایسی کی جس سے ہمارے مذاہب غارت ہون انجام کار بعض جگالیون نے بعد غور یہ امر قرار دیا کہ
اگر ابتدا مین اہل فوج اس معاملۂ مذہبی مین پیرو رائے انگریزان ہو جاوین تو فرقۂ بگالیان بھی انھیں
کی رائے کے مطابق کاربند ہوگا انگریزون نے اس تدبیر کو بہت پسند کیا اور بے اندیشہ اس مثل
کے کہ چاہ کندہ راچاہ در پیش برہمنان اور افضل قوم کے لوگونکو ان کارتوس کے کانٹے کا جنکے بنانے
مین چربی لگی تھی حکم دیا اس حالت مین اگرچہ مسلمان سپاہیون نے خیال کیا کہ ان کارتوسونکے کاٹنے
سے مذہب ہنود کا صرف جاتا رہیگا لیکن تاہم انھون نے انکے کانٹے سے انکار کیا تب اس سپاہ کو
جنھون نے کارتوس کاٹنے سے انکار کیا انگریزون نے توپ سے اڑا دیا یہ ظلم شدید دیکھکر سپاہ نے انگریزونکا
قتل شروع کیا اور جہان کہین فرنگی کو پایا مار ڈالا اور بفضل ایزدی و امداد سرمدی بالفعل ان تدابیر
مین مشغول ہین بحیثیکہ چند انگریز جو کہین کہین باقی رہ گئے ہین وہ بھی نیست و نابود ہو جاوین اور ہمارا یقین واثق
ہے کہ اگر اب انگریز ملک ہندوستان مین رہینگے تو کل اس ملک کے آدمیونکو مار ڈالینگے اور ہمارے مذہبونکو مٹا دینگے
ہر چند بعض آدمی ہمارے ملک کے اب بھی انگریزون سے موافقت رکھتے ہین بلکہ انکی طرف سے لڑتے
بھڑتے ہین انکے حال پر بخوبی غور کیا گیا تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ انگریز نہ انکا مذہب چھوڑینگے اور نہ تم
سب کا پس اس صورت مین ہم تمسے پوچھتے ہین کہ تمنے اپنے ایمان اور جان کی سلامتی کے واسطے
کیا تدبیر کی ہے اگر ہماری اور تم سب کی رائے متفق ہو تو بہت آسانی سے انگریزونکو غارت کرکے
اپنے ملک اور ایمان کو بچا سکتے ہین چونکہ تم سبکو ہندو اور مسلمانکی بہتری پیش نظر ہے اور انگریز دونون
فرقونکے دشمن ہین لہذا تمھارے مذہب کی حمایت کا پاس اور خیال کرکے اور بنظر اندفاع
اعدائے دین بذریعۂ اس فرمان مطبوعہ کے اعلان کیا جاتا ہے کہ اہل ہنود کو گنگا جی اور تلسی
اور سالگرام کی قسم ہے اور مسلمانونکو قرآن شریف کی قسم ہے کہ وہ بالاتفاق شامل ہو کر اپنی جان اور

ایمانکی حفاظت کے واسطے انگریزونکا قتل اپنے ذمہ فرض سمجھین اور چونکہ گاے کے ذبح کرنے مین ہندو کے مذہب کی اہانت ہے بدین نظر روسا ے اہل اسلام نے یہ عہد و پیمان کیا ہے کہ اگر ہنود قتل عیسائیون مین گرم جوش اور مسلمانونکے شامل ہونگے تو اُسی روز سے گاے اور بیل کا ذبح ہونا موقوف ہو جائیگا اور بعد اسکے اگر کوئی مسلمان خلاف اس عہد کے کاربند ہوگا تو وہ پیرو قرآن نہ سمجھا جاویگا اور جو مسلمان کہ گاے کا گوشت کھائیگا وہ اُسکو سوّر کے گوشت کے برابر ہوگا اور اگر اہل ہنود قتل عسائیان اور فرنگیانمین کمربستہ اور آمادہ نہونگے تو وہ خدا کی نظر مین اسقدر گنہگار ہونگے جیسا اُنھون نے گاے ذبح کی یا اُسکا گوشت کھایا شاید اہل فرنگ بھی اپنی مطلب براری کے واسطے ہندوؤن سے بکلف ایسا ہی اقرار کرینگے اور کوئی عقلمند اس دام فریب مین نہ آئیگا کیونکہ اقرار اہل فرنگ ہمیشہ مملو بفریب ہوتے ہین اور جہان ایک مرتبہ اُنکا مطلب نکل آیا پھر وہ فوراً اپنے عہد و پیمان کو بالاے طاق رکھ دیتے ہین اور ہر غریب اور امیر ہندو پر روشن اور ہویدا ہے کہ فریب انگریزونکی عادت جبلی ہے اور ہمیشہ دغابازی اُنکا شعار ہے اس واسطے انگریزونکے کہنے پر کبھی یقین نہ لاؤ اور یقین واثق جانو کہ پھر کبھی ایسا موقع جو بالفعل موجود ہے ہاتھ نہ آویگا فقط

اب ہم پھر کچھ مختصر حال اُن تدابیر کا لکھتے ہین جو سرکار انگریزی نے واسطے اطفاے نائرۂ فساد ملک اودھ وغیرہ مین بروے کار لائی۔

جنرل ہیولوک صاحب جنرل نیل صاحب کو کمان کانپور چھوڑکر آپ واسطے رہائی اُن محصورین بیلی گارد لکھنؤ کے روانہ ہوے جنھون نے اسقدر عرصہ دراز تک بخلاف مفسدین خونخوار کے اپنے تئین بچا رکھا تھا اس دستۂ فوج کو فتوحات کبریٰ نصیب ہوئین اور روز اُنسے دشمنونکی بیس ضرب توپ چھین لین اور دوسرے روز ۳۶ سے اوز اُس روز نا مراد شکست کھاکر بجانب بٹھور فراری ہوا جنرل صاحب ممدوح اُسکے تعاقب مین لگے اُس عرصے مین جو رسد و سامان جنگ فوج انگریزی کے ساتھ تھا وہ سب صرف مین آگیا اور جنرل صاحب واسطے بہرسانی سامان کے واپس بجانب کانپور روانہ ہوے اور سامان سب لیکر بتاریخ ۲۷ جولائی عبور دریا کرکے ملک اودھ مین داخل ہوے اور بمقابلہ دشمن مقام اونام تک

پہونچے وہان دشمنونکو شکست دیکر بجانب فتحپور روانہ ہوے اور مقام مذکور کو بعد جنگ قبضہ کرلیا یہان کچھ کمک اور آنے والی تھی اور جب نہ آئی تو جنرل صاحب پھر بجانب کانپور نہضت فرما ہوے جب مقام کانپور مین بتاریخ ۱۹ ماہ ستمبر فوج کمک آگئی تو جنرل صاحب پھر عبور دریا کر داخل اودھ ہوے اور بمقام منکر دارد دشمنون سے دوچار ہوے اس مقام پر چار گھنٹہ لڑائی رہی آخر کو دشمن پس پا ہوے اور سات ضرب توپ میدان جنگ مین چھوڑ کر بفرار لائے آخر کار فوج سرکاری قریب لکھنؤ کے پہونچی اس مقام سے دو یا تین میل آگے بڑھ کے دشمنون نے مورچال نہایت مضبوط اور مستحکم بنا رکھے تھے اور پچاس ضرب توپ ان مورچال پر موجود تھین اس مقام پر جنگ سخت ہوئی اور نوبت بجنگ سنگین پہونچی اور فوج سرکاری نے دشمنونکو سنگینین مار مار کر پیچھے ہٹایا مگر یہانسے اب ہر قدم پر لڑائی ہونی شروع ہوئی اور فوج سرکاری بھی جنگ جنگان اور حرب کنان پیشتر قدم زن تھی اور رفتہ رفتہ ایک گروہ سیاہ نصرت پناہ کا داخل بیلی گارد ہوگیا اس فوج کے قدم ہی محصورین بیلی گارد خوشی سے بدنمین نہ سمائے اور آسمانتک آواز سگالہ خوشی آمیز ہوئی یہ فوج بروقت بیلی گارد مین پہونچی کیونکہ مفسدین نے ایک سرنگ ایسی بھاری لگائی تھی کہ اگر چند روز اور فوج سرکاری داخل لکھنؤ نہ ہوتی تو وہ تیار ہوجاتی اور اسی کے اڑنے سے محصورین مین سے ایک بھی زندہ نہ رہتا القصہ جب ایک گروہ فوج سرکاری کا داخل بیلی گارد ہوا دشمنون نے جمع ہوکر اور جرأت کرکے پل راستی پر قریب شہر کے واقع تھا لڑ ڈالا اسکے شکست ہونے سے فوج ہیولوک صاحب کی داخل بیلی گارد ہوئی تھی اور محصورین کی کمک کو آئی تھی خود محصور ہوگئی اور اس روز تک دشمنون سے لڑتی رہی جب تک صاحب کمانڈر انچیف صاحب بہادر مع فوج تشریف لائے اور لکھنؤ کو فتح کرکے تمامی مفسدین کو لکھنؤ اور اسکے قرب جوار سے نیست و نابود کردیا اب فتح لکھنؤ امر یقینی ہوگیا بعد ازین جنرل ہیولوک صاحب بمقام کانپور تشریف لیگئے اور وہان بعارضہ پیچش وغیرہ مبتلا ہوکر بہشت نصیب ہوئے صاحب ممدوح کے مرجانے کا ایسے نازک وقت مین بڑا افسوس ہوا۔

سر کولن کیمبل صاحب جو جنگ روس مین بھی شامل تھے اور اب سپہ سالار فوج مقرر ہوکر رونق افروز ہندوستان ہوے تھے لکھنؤ کو فتح فرما کر بمقابلہ کانپور تشریف لے گئے اور وہان سے مفسدین کو الباکو شکستہاے فاش دیکر اور فتحگڈھ وغیرہ شہرونکو فتح کرکے انتظام اس نواح مین دوبارہ قائم کیا۔

خاتمۂ تالیف

الحمد للہ والمنۃ کہ بعون قادر بیچون یہ اجزا ختم ہوے اور راقم بھی بار فرمائیں دوستان صادق الولا سبکدوش ہوا یہ کتاب ہر چند کچھ طویل ہوگئی مگر مفصل حال چند مقامات مثل دہلی ولکھنؤ تحریر نہو سکا کیونکہ جب یہ کتاب ختم ہوئی اسوقت تک کوئی مفصل حال صحیح اور قابل اعتبار راقم کے پاس نہین پہونچا تھا اور سواے اسکے اگر حال مقامات مذکورہ کا بہ تفصیل لکھا جاتا تو اور بھی طوالت ہوتی اور قیمت بڑھ جاتی اور سائقین کو فی الجملہ دقت اُسکے خرید کرنے مین ہوتی لہذا اسی قدر پر اکتفا کر کے یہ عزم مین نہاد رکھتا ہے کہ اگر زمانے نے فرصت دی تو انشاء اللہ تعالی مفصل حال علحدہ جلد مین تحریر ہوگا فقط

خاتمۃ الطبع مطبوعۂ سابق

حمد و نعت و منقبت و مدحت کے بعد معلوم ہو شہرہ عالم علی العموم ہو کہ حاضر و غائب لوگ سوانح غدر کے مشتاق ہین دریافت وقائع کی خواہش مین مردم آفاق ہین مگر افواہ عوام پر اکثرون کی نظر ہے سچے حالات کی خبر کمتر ہے جسنے جیسی سنی ہو پہونچائی کسی نے محض بے پر کی اُڑائی حقیقت واقعی کا انکشاف تھا کوئی بیان بخلاف نہ تھا بات پسند یا ناپسند ہو خلق کی زبان کیونکر بند ہو بے اصل روایات سے یہ ہوتا ہے کہ جھوٹ سچ کا اعتبار کھوتا ہے اسلیے دانائے روزگار واقف رموز اسرار سخن فہم حرد اساس ہنر نکتہ شناس ستودہ منش نیک خصال پنڈت منشی **کنھیالال** مرحوم نے جنکو انگریزی مین بھی دستگاہ کامل تھی تحریر و تقریر کی مہارت کلی حاصل تھی اور آکے انگریزی کے مترجم تھے محکمۂ چیف کمشنری مین ملازم تھے تاریخ صحیح لکھنے پر عزیمت درست کی ہمہ تن مستعد ہوے کمر ہمت چست کی تفتیش حقائق مین بہت محنت اُٹھائی ہر واقعے کی راست خبر بہم پہونچائی انگریزی چٹھیون سے مضمون متبر رقم کیا جو کچھ گذرا تھا بعینہ حوالۂ قلم کیا کسیطرف کی مراعات نہین جانبداری کی کوئی بات نہین جب یہ کتاب تیار ہوئی پڑھ کر اولی الابصار ہوئی ہمنے بھی چاہا کہ بعضون کی بھی خبر دین گڑھی ہوئی باتین دھونسے دھر کر دین نقش باطل صفحۂ دہر سے اٹھا دین حرف غلط لوح روزگار سے دھو ڈالین لہذا اُسکو چھاپ کر مشہور انام کیا قابل نظارہ خاص و عام کیا تصحیح لفظ و معنی مین جیسا چاہیے خوب اہتمام ہوا غرض دیکھنے پر ماجرا مفصل کھلا جائیگا بلوے کا اتنا حال تحقیق کہین ہاتھ نہ آئیگا

خاتمۃ الطبع جدید

ہزار ہزار شکر خالق بیچون وچگون اور آفرینندۂ ربع مسکون کو کہ کتاب تاریخ بغاوت ہند ۱۸۵۷ء مسمے بہ معیار عظیم جس مین حال غدر کا ہو بدرج ہے بمزید خواہش وخواستگاری شائقان علم وہنر وواقفان فن تواریخ وسیر مطبع نامی گرامی عالیجناب مہلی القاب منشی نولکشور صاحب سی آئی ای واقع شہر کانپور ماہ فروری ۱۸۹۶ء مین منصرم کامل منشی جگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع کے حسن انتظام سے پانچوین مرتبہ چھپی ٭ کتبہ خاکسار نور محمد خان بنا

تاریخ طبع از مورخ کامل منشی جگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع ہذا

طرفہ تاریخ بغاوت شد طبع — شائقش گشت زہر سو عالم
از سر انصاف بسالش عاقل — خوب تاریخ نکو - کردرقسم

۱۸۹۶

تاریخ طبع از بحنور بحر بیان ابو ناظم مولوی محمد حامد علیخان حامد شاہ آبادی مصحح مطبع ہذا

چھپی فضل الٰہی سے یہ وہ تاریخ اے حامد — ابھی تک جا بجا ہندوستانین جسکا چرچا ہے
مفصل غدر کے احوال سب مرقوم آئین ہین — ہمارے منشی صاحب نے اسے چھاپا بھی اچھا ہے
مولف نے جو تحریر کی بہت تصحیح مین کی ہے — وہی لکھا جو اٹھارہ سو ستاونمین گذرا ہے
شنیدہ ہم نے دانی دیدہ سے مطابق کی ٭ — جو دیکھی مشتبہ چھوڑی ہی سچ تو کو زیبا ہے
سواد اعظم بھی لکھتا ہے ہر ایک نقطہ چمکتا ہے — کہ جس کاتب نے لکھا ہے بہت خط صاف اوسکا ہے
نہ اغلاط رکھے ہے نہ کچھ کار تو ہم ہے — ہے بار طبع پنجم فروری کا یہ مہینا ہے
حسن اتفاق سے اوپر اضافہ ہین — لکھون تاریخ ہجری بھی یہ اب دلمین ارادہ ہے
مورخ ہر نہین اب تاریخ گوئی کام میرا ہے

حروف معجمہ مین سال ہجری کیلیے حامد
یہ لکھدو تم - مشرح غدر کا یہ حال سچا ہے

اعلان حق تالیف اس کتاب کا بحق مطبع اور حق اختیار محفوظ ہے

ازبرہما تا راجہ جے چند شتم ہے اور بعد اختتام
حکومت راجاؤں کے جو جو بادشاہ اسلامی
گذرے انکا حال تا انقراض عہد دولت
سلطان عالم واجد علی شاہ مصنفہ منشی طوطا رام
شایان -

تاریخ جدولیہ - اسمین احوال نبی اول حضرت
آدم سے تا ایندم جزو کل حال تاریخی ہر
طبقہ کا انبیاء ائمہ وصحابہ وتمام سلاطین سے
بعد اول مین بطرز شایستہ لکھا ہے مؤلفہ
مولفہ منشی خادم حسین اکبرآبادی -

تاریخ نپولین بونا پارٹ - مشہور شہنشاہ
فرانس کی تاریخ جسکا ترجمہ مولوی مشتاق
حسین نے فرمایا -

سفرنامہ متضمن حالات شہر دیار قند
مرتبہ دبچشم دیدہ جناب فورسائھ صاحب
بہادر کمشنر جنھون نے ۱۸۷۰ع مین یارقند
سفر فرمایا -

تاریخ قنوج - تاریخ شہر قنوج کی
تصنیف منشی کنھیا لال صدر آمین -

تاریخ پنجاب - تاریخ ملک پنجاب کی مفصل
دو حصہ ہین -

حصہ اول - مولفہ رائے کالی رائے
اسسٹنٹ -

حصہ دوم - فراہم کردہ لالہ تلسی رام -

سرگذشت سیاح - سفرنامہ منشی میان داد سیاح
تخلص مع غزلہاے شاعرہ لکھنو وکانپور مرتبہ
حضرت سیاح -

تاریخ ستارہ ہند - مخصوص حالات شاہان
اودھ مولفہ منشی طوطا رام شایان -

ریاض الامرا - حالات امراے ہند جنکو
گورنمنٹ سے سلامی شلک کا حکم ہے مولفہ
منشی رحمن علی خان -

خلاصہ تاریخ مسعودی - حضرت مسعود غازی
کا احوال از محمد صادق وکیل -

کمیشن بروودہ - اسمین کامل مقدمہ زہر دینے
کرنل فیر صاحب بہادر رزیڈنٹ بروودہ کو مہاراجہ
ملہار راؤ رئیس گایکوار کی طرف سے اور
روداد گواہان انگریزی سے ترجمہ ہوا
مترجمہ بابو دامودر داس وکیل آگرہ سند
یافتہ آگرہ کالج -

تاریخ راج پوتانہ - کارنامہاے رانا
اودیپور راجپوتانہ جو ملک میواڑ مین راج
سمندر تالاب کے اوپر طاقون مین کندہ ہین
اسکو مجرالبین بروس صاحب بہادر اور کپتان
جے جے بلیر صاحب بہادر اسسٹنٹ گورنر جنرل
راجپوتانہ نے ایک عالم برہمن جاد رائے

نام سے آن کیتون کو انگریزی مین نقل کرایا اور
مورخ کامل الفکر منشی دیبی پرساد نے نہایت
صحت کے ساتھ سنسکرت سے اُردو ترجمہ
کیا اور جو نام وغیرہ ایسے تھے کہ جنکا اُردو پڑھنا
دشوار تھا انکو دیوناگری مین بھی لکھدیا لائق
دید ہے

تاریخ گلشن پنجاب - مع نقشجات مولفہ
پنڈت دیبی پرشاد ڈپٹی کلکٹر ممالک مغربی
و شمالی -

انیس الیاحین - یہ لوٹ ہین صاحب
کی جاگرفی کا ترجمہ ہے تین حصہ مین مولفہ
منشی درگا پرشاد ہیڈ ماسٹر نارمل اسکول لکھنؤ

تاریخ انگلستان شاہان انگلستان کا احوال
جو کو میجر سدرلینڈ صاحب بہادر نے باعانت
منشی فرید بخش انگریزی سے ترجمہ
فرمایا -

وقائع نگار انگلستان - احوال سلطنت
رومیون اور انگلستان کا مترجمہ جناب
کالیر صاحب بہادر -

مراۃ السلاطین - ترجمہ اردو سیر المتاخرین
کامل ہر صفحہ بلد کا جنمین حالات شاہان دہلی
ابتداے حکومت راجاؤن سے شاہ عالم
تک ہے مترجمہ منشی گوکل پرشاد -

تاریخ مخزن پنجاب - بہت مفصل
تاریخ پنجاب ہے مولفہ مفتی غلام سرور
لاہوری -

کارنامہ سکندری - تاریخ سکندر
بادشاہ مولفہ منشی گوکل پرشاد -

تاریخ شاہان و اعیان فارسی

اکبرنامہ - کامل ہر سہ دفتر از شیخ ابوالفضل
وزیر اکبر شاہ -

۱ - دفتر مین ذکر ولادت اکبر شاہ ہے -
۲ - دفتر مین انتظامات اور وضع تاریخ جدید
الہی وغیرہ -
۳ - دفتر مین فتوحات ملکی کا ذکر -

آئین اکبری - ہر سہ دفتر آئینی باتصویرات
و نقشجات مختلف رنگ کے سب موقع سرخ
سبز - سیاہ از شیخ ابوالفضل وزیر اکبر شاہ -

۱ - آئین مین آئین خزانہ آبادی و خزینہ جواہر
و دارالضرب وغیرہ -
۲ - آئین مین آئین متعلقہ سرکار ہاے صوبہ
اودھ -
۳ - آئین مین آئین متفرقات انتظامیہ -